قال اللہ تعالیٰ یاایہا الرسول بلغ ما انزل الیک

از تالیفات جناب مستطاب صاحبزادہ محمد عبدالمنعم خان صاحب خلف الصدق

(تاریخی نام)

علی التحاہی رسالاتِ نبویہ

۱۳۲۳۴ الی

ھجری النبوی

جناب صاحبزادہ حافظ حاجی محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ مرحوم

Checked
1087

زیر نگرانی احقر ابوظفر حامد میرزا عفا اللہ عنہ دہلوی

دہلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں باہتمام ٹھاکر داس صاحب چھپا

تعداد طبع (۵۰۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

امابعد۔ یہ ہیچمدان **محمد عبد المنعم خان** خلف صاحبزادہ **حافظ حاجی محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ** ایک عرصہ سے اس فکر میں تھا کہ کوئی تالیف ایسی جو مشتمل برافادہ مسلمین و موجبات دنیا و دین ہو لکھے۔ مدتوں اسی خیال میں منہمک رہا۔ آخر بعد تردد بیشمار و فکر بسیار بمشورہ استاذی و ملاذی مولانا و بالفضل اولانا۔ مولوی **محمود حسن خان** صاحب دام فیوضہ یہ قرار پایا کہ مناقب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کوئی تالیف نہیں جو موجب فلاح دارین ہو۔ یہ بات دلمیں جم تو گئی لیکن سوچتا تھا کہ اس فن میں بھی علمانے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا ہے۔ مگر یہہ کار خیر خداوند عالم کو اس ناچیز کے ہاتھوں لینا تھا۔ لہذا تائید غیبی نے کہا کہ یہہ ایسا محدود فن نہیں ہے کہ تمامی کو پہنچ گیا ہو۔ بلکہ یہہ ایسے برگزیدہ عالم کے اوصاف ہیں کہ قیامت تک ختم نہوں گے۔ اوراوس زبدۂ اولاد آدم کے مناقب ہیں کہ قیامت کے بعد بھی اِن کا سلسلہ رہیگا۔ اِسی خیال نے دماغ اور قلب کو خوب مضبوط بنادیا۔ لیکن ابتک کوئی ایسا قوی سلسلہ جو میرے اِس خیال کا محرک ہو نہیں پیدا ہوا تھا۔ اِسی اثنا میں جناب والد ماجد صاحب مدظلہ نے میرے جد امجد صاحب مرحوم مغفور کے

چند جمع کردہ مکاتیب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ کے لیے مجھے دیئے میں نے اسی سبب
کو اپنے لیے غیبی امداد تصور کر کے مصمم ارادہ کر لیا کہ یہی ذریعہ تالیف مناقب کے لیے سب سے
عمدہ ہے۔ اور کوشش کی کہ ان کے علاوہ اور جس قدر مکاتیب فراہم ہو سکیں کروں۔ لہذا
بقدر وسیع معتبر کتابوں سے جنکا ذکر آگے آئیگا تلاش کر کے وہ کل مبارک نامے جو حضور سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف و جوانب میں بنام اکابرین وقت تحریر و تسطیر فرمائے
ہیں جمع کیئے اور اون کا ترجمہ عام فہم سلیس زبان میں لکھا ہے۔ تاکہ عام مسلمان اوس کے مطالعہ
سے اخلاق و عادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مسائل شریعت کے صحیح اصول اور یہ کہ
اسلام دین حق ہونے کے سبب سے بذریعۂ اخلاق حسنہ کسقدر جلد پھیلا۔ اور ہمارے مقتدا نے
جسکے ہم پیرو ہیں کن کن چیزوں کی طرف دلالت فرمائی ہے اور کن طریقوں سے خداوند عالم
کا تقرب حاصل کرنے کا راستہ بتایا ہے اور توحید کے کیا اصول ہیں معلوم کر سکیں۔ لہذا کچھ
میری ہمت سے اور کچھ استاذی مولانائے موصوف مدظلہ کی پشت گرمی سے یہ ذخیرہ دنیا و
آخرت ۱۳۴۳ ہجری میں مرتب ہو کر لائق مطالعہ ناظرین بن گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک اور اس ذخیرہ کا
نام تاریخی (**رسالات نبویہ علیہ التحیہ**) رکھا۔ میرے احباب میں سے حافظ محمد عبید اللہ صاحب
نے بہت سے تاریخی نام لکھے جو اونکی فضیلت کے شاہد ہیں اسلئے میں اونکو ذیل میں درج کرتا ہوں:۔
خصائل مکارم رسول۔ ابلغ اسیر تسطیر الخطوط۔ ترجمہ خطوط نبوی۔ اخبار و احادیث۔ خلاق شارع۔ مراسلات الشارع
تقویم المذہب۔ ان مکاتیب کو جس نام سے تعبیر کیا جائے شایاں ہے۔ اللہ تعالی اس ذخیرہ کے مطالعہ سے
مسلمانوں کو توفیق اعمال حسنہ عنایت فرمائے۔ اور اس ناچیز کو بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آلودگی عصیاں سے پاک کرے

اللهم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منهم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منهم آمین یا رب العالمین ۔

فہرست الکتب وما فیہا من المسائل

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
خطبة الکتاب	١	کتاب کا خاتمہ	١
اسباب التالیف	٣	تالیف کتاب کا باعث	٣
مواد التالیف	٥	تالیف کتاب کے ذخیرہ	٥
فہرست کتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم التی توجد لہا الالفاظ	٩	ان فرمانوں کی فہرست جن کے الفاظ	٩
کتاب لابی بکر رضی اللہ عنہ فی الصدقات	٤٢	فرمان ابو بکر رضی کا زکوٰۃ کے بارے میں	٤٢
دفع الاموال الی الامام	٤٧	اموال زکوٰۃ کا پہونچانا امام کی طرف	٤٧
حکم الامام الفاسق	٤٧	امام فاسق کا حکم	٤٧
الکافر لا یخاطب بالاحکام	٤٧	کافر احکام کا مخاطب نہیں ہے	٤٧
بعض احکام نصاب الغنم	٤٧	بعض احکام نصاب غنم کے	٤٧
حکم الاوقاص	٤٨	اوقاص کا حکم	٤٨
اختلافہم فیما زاد علی عشرین ومائة فی صدقة الابل	٤٨	اختلاف علما کا اونٹوں کی زکوٰۃ میں جب زائد ہوں ایکسو بیس پر	٤٨
نصاب الغنم وما زاد وما اختلفوا فیه	٤٨	نصاب غنم اور اوس کا اختلاف	٤٨
اختلافہم فی شرط الزکوٰة	٤٩	اختلاف علماء کا شرط زکوٰۃ میں	٤٩
نصاب الفضة	٥٠	چاندی کا نصاب	٥٠
کتاب لابی ضمرة اللیثی	٥٠	فرمان ابی ضمرہ لیثی کے لئے	٥٠
معنی لا یفرق بین والدة وولدہا	٥١	نہ تفریق کی جاوے درمیان والدہ اور اوس کے لڑکے کے	٥١
حکم المعتق	٥٢	حکم معتق کا (آزاد شدہ)	٥٢
اختلافہم فی بیع الحیوان بالحیوان	٥٢	اختلاف علماء کا بیع حیوان بالحیوان میں	٥٢
فضل العرب	٥٢	فضل عرب	٥٢
الحقوق یعم کل شی	٥٣	حقوق عام ہیں ہر شئے میں	٥٣
کتاب لابی شاة	٥٣	فرمان ابو شاہ کے لئے	٥٣
لا ینفر صیدہا وما اختلفوا فیه	٥٤	مکہ کا شکار کو مکہ میں اور اوس کا اختلاف	٥٤
حکم قطع الاشجار بمکة	٥٥	مکہ میں درخت کاٹنے کا حکم	٥٥
حکم اللقطة بمکة	٥٦	مکہ میں گری ہوئی چیز کا حکم	٥٦
کتاب ابی وہیمة اللہبی	٥٦	فرمان ابو وہیمہ لہبی کے نام	٥٦
حکم المعدن	٥٧	حکم معدن کا	٥٧
حکم الرکاز	٥٨	حکم رکاز کا	٥٨
کتاب لابی راشد الازدی والی جمیع الازد	٥٨	فرمان ابو راشد ازدی کے نام اور تمام اہل ازد کی طرف	٥٨
کتاب لاحمر بن معویة	٥٩	فرمان احمر بن معویہ کے لئے	٥٩
الامان یجوز علی الشرط	٥٩	امان شرط کے ساتھ جائز ہے	٥٩
کتاب لاسیخت	٥٩	فرمان اسیخت کے لیے	٥٩
کتاب لاسقف اہل نجران	٦٠	فرمان اسقف اہل نجران کے لئے	٦٠
بیان انہ ہل یجوز ان تکتب باسم الہ اسحق ابراہیم	٦١	بیان اس امر کا کہ لکھنا چاہیے بجائے بسم اللہ باسم الہ	٦١
واسحق بدل بسم اللہ الرحمن الرحیم	"	اسحق ابراہیم	"

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
مایخاطب به الکفار فی دعوة الاسلام	٦١	وہ احکام جن سے کفار مخاطب ہیں دعوت اسلام میں	٦١
کتاب لاساقفة نجران	٦١	فرمان اساقفہ نجران کے لئے	٦١
اهانة رسل الکفار	٦٥	کافروں کے قاصدوں کی اہانت	٦٥
المباهلة	٦٥	مباہلہ	٦٥
الصلح ما یریده الامام	٦٥	صلح اوس چیز پر جس کا امام ارادہ کرے	٦٥
الاشتراط علی الکفار بما یشاء من المصالح	٦٦	شرط لگانا کفار پر جس میں مصلحت ہو مسلمانوں کے لئے	٦٦
حکم الربوا عند اهل الکتاب	٦٦	حکم ربوا کا اہل کتاب کے نزدیک	٦٦
حکم العهد	٦٦	حکم عہد کا	٦٦
کتاب للاسقف ابو الحارث	٦٦	فرمان اسقف ابو الحارث کے لئے	٦٦
کتاب لاقیال حضرموت	٦٧	فرمان اقیال حضرموت کے لئے	٦٧
الکفار مخاطبون باعمال الاسلام والاختلاف فی ذلک	٧٠	کفار مخاطب ہیں اعمال اسلام سے اور اختلاف اس میں	٧٠
الصدقة فی اموال التجارة	٧١	صدقہ اموال تجارت میں	٧١
الاصل فی زکوٰة الزرع	٧١	قاعدہ کلیہ کھیتی کی زکوٰۃ میں	٧١
معنی قوله لاخلاط ولا وراط وحکمه	٧٢	قولہ لاخلاط ولا وراط کے معنی اور اوس کا حکم	٧٢
نکاح الشغار وما اختلفوا فیه	٧٢	نکاح شغار اور اوس کا اختلاف	٧٢
المسابقة	٧٣	مسابقت (گھوڑ دوڑ)	٧٣
حکم الجلب والجنب	٧٣	جلب جنب کا حکم	٧٣
الفصل فی حکم السبق والرهان وصورته المتفقة	٧٣	فصل مسابقت اور اوس میں شرط لگانے کے حکم میں اور	٧٣
والمختلف فیها۔	″	اوس کی متفق علیہ اور مختلف فیہ صورتیں۔	″
فصل فی فروع مسئلة السباق	٧٣	فصل مسئلہ سباق کے فروع کے بیان میں	٧٣
فی بیان الخمر والاختلاف فیه	٨١	خمر کا بیان اور اوس کا اختلاف	٨١
کتاب لاکیدر صاحب دومة الجندل	٨٢	فرمان اکیدر حاکم دومۃ الجندل کے نام	٨٢
ارض النزول (ای ارض التی لاتکون ملکا لاحد من الرعیة)	٨٥	ارض نزول یعنی وہ زمین جو رعایا میں سے کسی کی ملک نہو۔	٨٥
للامام ان یاخذ من رعیته مایری من الحلقه والسلاح	٨٦	امام کو جائز ہے کہ اپنی رعیت سے ہتھیار وغیرہ جسکی ضرورت سمجھے لے	٨٦
حکم جمع صلوتین	٨٦	دو نمازوں کے جمع کرنے کا حکم	٨٦
بیان حق الزکوٰة	٨٦	حق زکوٰۃ کا بیان	٨٦
معنی شهادة الله والفرق بینها وبین شهادة غیره	٨٧	اللہ کا شہادت کے معنی اور اس شہادت اور غیر اللہ کی شہادت کا فرق	٨٧
کتاب لاکثم بن صیفی	٨٨	فرمان اکثم بن صیفی کے لئے	٨٨
کتاب لاهل قبیلة حربا واذرح	٨٩	فرمان اہل قبیلہ حربا و اذرح کے لئے	٨٩
کتاب لاهل دومة الجندل	٩٠	فرمان اہل دومۃ الجندل کے لئے	٩٠
کتاب لاهل الطائف	٩١	فرمان اہل طائف کے لئے	٩١
معنی الغبیراء وحکمه	٩١	غبیرا کے معنی اور اوس کا حکم	٩١
کتاب ایضا لاهل الطائف	٩١	یہ بھی فرمان ہے اہل طائف کے لئے	٩١
کتاب لاهل عمان	٩٢	فرمان اہل عمان کے لئے	٩٢

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
لیس علی العرب الجزیہ	۹۳	نہیں ہے عرب پر جزیہ	۹۳
کتاب الی باذان ملک الیمن ب	۹۳	فرمان باذان حاکم یمن کے لئے	۹۳
کتاب کسری ملک الفارس الی باذان	۹۴	نامہ کسریٰ شاہ فارس کا طرف باذان کے	۹۴
کتاب الشیرویۃ ملک فارس الی باذان	۹۴	نامہ ہرمز شاہ فارس کا باذان کی طرف	۹۴
کتاب لبدیل بن ورقاء ب	۹۵	فرمان بدیل بن ورقاء کے لئے	۹۵
الحلفاء یشرکون فی العہد	۹۸	خلفاء شریک ہیں عہد میں	۹۸
معنی الہجرۃ وما اختلف فیہ	۹۸	معنی ہجرت کے اور اوس کا اختلاف	۹۸
معنی قولہ ولو ہاجر بارضہ -	۱۰۰	معنی قولہ ولو ہاجر بارضہ کے	۱۰۰
یجب مراعاۃ الحلفاء فی العہد	۱۰۰	واجب ہے رعایت خلفاء کے عہد میں	۱۰۰
کتاب الی بکر بن وائل ب	۱۰۰	فرمان بکر بن وائل کی طرف	۱۰۰
کتاب لبلال بن حارث المزنی	۱۰۱	فرمان بلال بن حارث مزنی کی طرف	۱۰۱
کتاب الی بنی زہیر	۱۰۲	فرمان بنی زہیر کی طرف	۱۰۲
حکم الصفی للامام	۱۰۴	حکم صفی کا امام کے لئے	۱۰۴
کتاب الی بنی نہد	۱۰۵	فرمان بنی نہد کی طرف	۱۰۵
نسختہ بروایۃ اخری	۱۰۷	اسی کا نسخہ دوسری روایت سے	۱۰۷
فی الخیل صدقۃ	۱۱۳	گھوڑی میں زکوٰۃ ہے	۱۱۳
بیان فصاحتہ وبلاغتہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کا بیان	۱۱۳
کتاب بنی جینۃ وھم یہود عقبۃ	۱۱۵	فرمان بنی جینہ کے نام جو یہود عقبہ میں	۱۱۵
کتاب لبنی بارق	۱۱۶	فرمان بنی بارق کے لئے	۱۱۶
للضیف حق علی کل بلد	۱۱۷	مہمان کے لئے حق ہے ہر شہر میں	۱۱۷
حکم لقطۃ الثمار للمسافر	۱۱۸	حکم گرے ہوئے پھلوں کا مسافر کے لئے	۱۱۸
کتاب بنی ضمرۃ	۱۱۸	فرمان بنی ضمرہ کے لئے	۱۱۸
کتاب تبع الاول الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۹	نامہ تبع اول کا بنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۹
الایمان قبل البعثۃ	۱۲۲	ایمان لانا مبعوث ہونے سے اول	۱۲۲
کتاب لتمیم بن اوس الداری	۱۲۴	فرمان تمیم بن اوس داری کے لئے	۱۲۴
نسختہ بروایۃ لشیخ دحلان	۱۲۵	اوسکا نسخہ شیخ دحلان کی روایت سے	۱۲۵
تجدید نسخۃ الکتاب بعد الہجرۃ	۱۲۶	تجدید فرمان بعد ہجرت	۱۲۶
کتاب ابی بکر رض لابی عبیدۃ رض فی بنی تمیم	۱۲۷	نامہ ابوبکر رض کا بنام ابو عبیدہ رض بنی تمیم کے بارے میں	۱۲۷
الخمر لاینتفع بہ عند المسلمین	۱۲۷	خمر سے مسلمان کسی طرح نفع نہیں اٹھا سکتا	۱۲۷
بیع ما یحرم لبسہ	۱۲۸	بیچنا اوس شئے کو جس کا پہننا جائز نہیں ہے	۱۲۸
استنباط ترتیب الخلافۃ کما وقع	۱۲۹	استنباط ترتیب خلافت کا جس طرح کہ واقع ہوا	۱۲۹
کتاب لثمامۃ بن اثال	۱۲۹	فرمان ثمامۃ ابن اثال کے نام	۱۲۹
کتاب لجرد بن عمرو العذری	۱۲۹	فرمان جرد بن عمرو عذری کے لیے	۱۲۹
کتاب لجمیل بن ردام العذری	۱۳۰	فرمان جمیل بن ردام عذری کے لیے	۱۳۰

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
كتاب لجنادة الازدی	۱۳۰	فرمان جنادہ ازدی کے لئے	۱۳۰
كتاب لجنادة غیر منسوب	۱۳۱	فرمان جنادہ غیر منسوب	۱۳۱
كتاب لجنّی المعروف بحرز ابی دجانة	۱۳۱	کتاب بنام جنی جو مشہور ہیں حرز ابی دجانہ کے نام سے	۱۳۱
كتاب الی جیفر وعبد ملكی عمان	۱۳۳	فرمان جیفر و عبد کی جانب جو بادشاہ ہیں عمان کے	۱۳۳
كتاب الیهما وغیرهما من ملوك عمان	۱۳۴	فرمان اون دونو کیطرف اور جو اون کے سوا تھے بادشاہ عمان	۱۳۴
حكم اوقاف غیر ملة الاسلام	۱۳۵	غیر مذہب اسلام کے اوقاف کا حکم	۱۳۵
كتاب لحارث بن ابی شمر الغسانی	۱۳۵	فرمان حارث بن ابی شمر غسانی کے لئے	۱۳۵
كتاب لحارث بن كلال ومعافیر وهمدان	۱۳۵	فرمان حارث بن کلال اور معافیر و ہمدان کے لئے	۱۳۵
صیغ اداء الحدیث وما اختلفوا فیه	۱۳۷	صیغہ بیان حدیث کے اور اونکا اختلاف	۱۳۷
ایضا كتاب لحارث ومسروح ونعیم بنی عبد كلال	۱۳۷	یہ بھی فرمان ہے حارث و مسروح و نعیم بنو عبد کلال کیلئے	۱۳۷
كتاب لحارث بن زهیر بن اقیش العكلی	۱۳۸	فرمان حارث بن زہیر بن اقیش عکلی کے لئے	۱۳۸
كتاب لحارثة وحصن بنی اقطن	۱۳۹	فرمان حارثہ و حصن بن قطن کے لئے	۱۳۹
كتاب لحبیب بن عمرو الطائی	۱۳۹	فرمان حبیب بن عمرو طائی کے لئے	۱۳۹
كتاب لحصین بن نضلة الاسدی	۱۴۰	فرمان حصین بن نضلہ اسدی کے لئے	۱۴۰
كتاب لخالد بن الولید	۱۴۰	فرمان خالد بن ولید کے لئے	۱۴۰
كتاب خالد رضی الله عنه الی رسول الله صلعم	۱۴۱	عریضہ خالد کا رسول اللہ کی خدمت میں	۱۴۱
كتاب لخالد بن ضماد الازدی	۱۴۲	فرمان خالد بن ضماد ازدی کے لئے	۱۴۲
ایواء المحدث	۱۴۳	پناہ دینا بدعتی کو	۱۴۳
كتاب لحزیمة بن عاصم العكلی	۱۴۳	فرمان حزیمہ بن عاصم عکلی کے لئے	۱۴۳
كتاب لذرعة بن سیف	۱۴۴	فرمان ذرعہ بن سیف کے لئے	۱۴۴
الصدقة لاتحل لمحمد ولا لاهل بیته	۱۴۵	صدقہ نہیں جائز ہے محمد اور نہ اہل بیت کے لئے	۱۴۵
كتاب لربیعة بن ذی مرحب الحضرمی	۱۴۷	فرمان ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کے لئے	۱۴۷
المرتهن لاینتفع بمنافع المرهون وما اختلفوا فیه	۱۴۸	مرتہن شے مرہونہ سے نفع حاصل نہیں کرسکتا اور اسکا اختلاف	۱۴۸
كتاب لربیع بن معویة ومطرف بن عبد الله وانس	۱۴۸	فرمان ربیع بن معویہ و مطرف بن عبد اللہ اور انس بن	۱۴۸
ابن المنتفق	//	منتفق کے نام	//
كتاب لرزین بن انس سلمی	۱۴۹	فرمان رزین بن انس سلمی کے نام	۱۴۹
كتاب لرفاعة بن زید الجذامی	۱۵۰	فرمان رفاعہ بن زید جذامی کے نام	۱۵۰
الامان یقید بالزمان	۱۵۱	امان مقید بالزمان ہوسکتی ہے	۱۵۱
كتاب لزمل بن عمرو العذری	۱۵۱	فرمان زمل بن عمرو عذری کے لئے	۱۵۱
كتاب لزیادة بن جهور اللخمی	۱۵۲	فرمان زیادہ بن جہور لخمی کے لئے	۱۵۲
كتاب لسعید بن سفیان الرعینی	۱۵۲	فرمان سعید بن سفیان رعینی کے لئے	۱۵۲
كتاب لسلمة بن مالك السلمی	۱۵۳	فرمان سلمہ بن مالک اسلمی کے لئے	۱۵۳
كتاب لسهیل بن عمرو	۱۵۴	فرمان سہیل بن عمرو کے لئے	۱۵۴
كتاب لسلمان الفارسی	۱۵۴	فرمان سلمان فارسی کے لئے	۱۵۴
كتاب الی شرحبیل وحارث ونعیم بنو عبد كلال	۱۵۵	فرمان شرحبیل و حارث و نعیم بنو عبد کلال کی طرف	۱۵۵

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
الساعی اذا ظلم علی احد الشریکین بالزیادۃ لایرجع علی شریکہ	۱۶۰	عامل کو جبکہ ظلم کرے ایک شریک پر وہ زیادتی اپنے دوسرے شریک سے نہ لے	۱۶۰
صحیفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عند علی رض	۱۶۱	صحیفہ رسول اللہ کا جو علی رض کے پاس تھا	۱۶۱
تحریر صلح الحدیبیۃ	۱۷۰	تحریر صلح حدیبیہ	۱۷۰
بیان الرای باقسامہ الصحیح والباطل وتفصیل الکلام فیہ	۱۷۸	بیان رائے کا مع اوس کے اقسام صحیح باطل کے اور اوس میں تفصیل	۱۷۸
اختلاف الروایات فی الصلح	۱۷۸	اختلاف روایات کا تحریر صلح میں	۱۷۸
بیان الاختلاف فی کاتب کتاب صلح الحدیبیۃ	۱۷۹	بیان اختلاف کاتب کا صلح حدیبیہ میں	۱۷۹
بیان الاختلاف فی کتابۃ التسمیۃ فی ہذا الصلح	۱۷۹	بیان اختلاف بسم اللہ لکھے جانے کا تحریر صلح میں	۱۷۹
نسخۃ کتاب الصلح بروایۃ ابن جریر	۱۷۹	نسخہ فرمان صلح کا بروایت ابن جریر	۱۷۹
نسخۃ کتاب الصلح بروایۃ ابن سعد فی الطبقات	۱۸۱	یہ نسخہ صلح کا ہے جو ابن سعد نے کتاب طبقات میں روایت کیا ہے	۱۸۱
الاشتراک فی الہدی وما اختلفوا فیہ	۱۸۴	شرکت ہدی میں اور اوس کا اختلاف	۱۸۴
تعظیم لشعائر اللہ	۱۸۷	تعظیم شعائر اللہ	۱۸۷
طواف القدوم وما اختلفوا فی وجوبہ	۱۸۷	طواف قدوم اور اوس کے وجوب کا اختلاف	۱۸۷
یجوز للمسلم خلاف المشرع اذا لم یکن فیہ حرج شرعی	۱۸۸	جائز ہے مسلمان کو اور شرع کا خلاف کرنا جبکہ اوس میں کوئی شرعی حرج نہ ہو	۱۸۸
کتاب لصیفی بن عامر سید بنی ثعلبۃ	۱۸۸	فرمان صیفی بن عامر سردار بنی ثعلبہ کے نام	۱۸۸
کتاب لضحاک بن سفیان الکلابی	۱۸۹	فرمان ضحاک بن سفیان کلابی کے لئے	۱۸۹
کتاب لعامر بن اسود الطائی	۱۹۰	فرمان عامر بن اسود طائی کے لئے	۱۹۰
کتاب الی عامۃ المؤمنین	۱۹۰	فرمان عام مسلمانوں کی طرف	۱۹۰
نہی عن بیع ما لیس عندک	۱۹۱	منع کیا گیا ہے اوس چیز کے بیچنے سے جو تیرے پاس نہ ہو	۱۹۱
وطی الحبالی	۱۹۱	جماع حاملہ سے	۱۹۱
کتاب لعبد یغوث بن وعلۃ الحارثی	۱۹۱	فرمان عبد یغوث بن وعلہ حارثی کے لئے	۱۹۱
کتاب لعبادۃ بن الاشیب العنزی	۱۹۲	فرمان عبادہ بن اشیب عنزی کے لئے	۱۹۲
کتاب الامام مطاع	۱۹۲	تحریر امام کی اطاعت چاہیے	۱۹۲
کتاب لعبد اللہ بن عکیم	۱۹۳	فرمان عبد اللہ بن عکیم کے لئے	۱۹۳
الاستمتاع من اہاب المیتۃ وعصبہا	۱۹۳	مردار کی کھال اور پٹھوں سے نفع حاصل کرنا	۱۹۳
کتاب لعباس بن عبد المطلب	۱۹۵	فرمان عباس بن عبد المطلب کے لئے	۱۹۵
نسخۃ کتاب لعباس بروایۃ ابن سعد فی الطبقات	۱۹۵	یہ بھی فرمان ہے حضرت عباس کے نام	۱۹۵
الہجرۃ وحکم المستضعفین	۱۹۶	ہجرت اور مستضعفین کا حکم	۱۹۶
ایضا کتاب لعباس بن عبد المطلب	۱۹۷	یہ بھی فرمان ہے عباس بن عبد المطلب کے لئے	۱۹۷
القبض شرط فی صحۃ الہبۃ	۱۹۷	قبضہ شرط ہے صحت ہبہ میں	۱۹۷
کتاب لعثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	۱۹۸	فرمان عثمان بن عفان کے لئے	۱۹۸
کتاب لعداء بن خالد	۱۹۸	فرمان عداء بن خالد کے لئے	۱۹۸
تبیین عیب المبیع واعلامہ علی المشتری	۱۹۹	مبیع کا عیب خریدار پر ظاہر کر دینا چاہیے	۱۹۹
جواز الکتاب فی بیع الحاضر	۲۰۰	جواز تحریر کا بیع حاضر میں	۲۰۰
کتاب لعک ذو خیوان الہمدانی	۲۰۰	فرمان عک ذو خیوان ہمدانی کے لئے	۲۰۰
عقد الامان یصح بالتعلیق	۲۰۱	عقد امان تعلیق کے ساتھ جائز ہے	۲۰۰

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
کتاب الی عمیر ذی مران	۲۰۲	فرمان عمیر ذی مران کی طرف	۲۰۲
خبر الواحد وما اختلف فیه	۲۰۳	خبر واحد اور اوسکا اختلاف	۲۰۳
الصدقة لاتحل لمحمد (والتفصیل فیه مضیٰ فی صفحہ ۱۹۵)	۲۰۳	صدقہ نہیں جائز ہو محمد کے لئے (اور اسکی تفصیل گذر گئی ۱۹۵ میں)	۲۰۳
کتاب لعمرو بن حزم حین بعثه الی الیمن	۲۰۴	فرمان عمرو بن حزم کے لئے جبکہ اونکو یمن بھیجا تھا	۲۰۴
کتاب لعمرو بن حزم ایضًا	۲۰۴	یہ فرمان بھی عمر ابن حزم کے نام ہے	۲۰۴
لاخیار فی مجلس البیع والاختلاف فیه	۲۱۱	نہیں خیار ہے مجلس بیع میں اور اسکا اختلاف	۲۱۱
اُحلت لکم بهیمة الانعام	۲۱۲	حلال کیے گئے تمہارے لئے چوپایہ جانور	۲۱۲
الاصطیاد للمحرم حرام ما دام محرمًا	۲۱۲	شکار محرم کے لئے بحالت احرام	۲۱۲
وما علمتم من الجوارح وبیان انه ما المراد بالجوارح	۲۱۳	معنی وما علمتم کے اور یہ کہ جوارح سے کیا مراد ہے	۲۱۳
وینهیٰ ان یجتبیٰ	۲۱۳		۲۱۳
عقص الشعر فی الصلوة	۲۱۳	بالوں کا چوٹا باندھنا نماز میں	۲۱۳
اسباغ الوضوء	۲۱۴	وضو کا اکمال	۲۱۴
غسل المرافق فی الوضوء	۲۱۴	کہنیوں کا دھونا وضو میں	۲۱۴
اختلاف العلماء فی مسح الرأس	۲۱۵	اختلاف علما کا مسح راس میں	۲۱۵
التغلیس بصلوة الصبح افضل اوالاسفار	۲۱۶	غلس میں پڑہنا صبح کی نماز کا افضل یا اسفار کرنا	۲۱۶
افضل وقت صلوة الظهر	۲۱۷	افضل وقت نماز ظہر کا	۲۱۷
وقت صلوة العصر	۲۱۸	وقت نماز عصر کا	۲۱۸
اختلاف العلماء فی اول وقت المغرب	۲۱۸	اختلاف علمار اول وقت مغرب میں	۲۱۸
اختلافهم فی آخر وقته	۲۱۸	اختلاف علمار کا آخر وقت مغرب میں	۲۱۸
وقت صلوة العشأ ومدة امتدادها	۲۱۹	وقت صلوٰة عشار اور یہ کہ وہ کب تک ہے	۲۱۹
الغسل عند الرواح الی الجمعة	۲۲۰	جمعہ کی نماز کو جانے کا غسل	۲۲۰
کتاب فی الصدقات وکان عند عمر رض واشتهر باسمه	۲۲۰	فرمان صدقات کے بارہ میں عمر رض کے پاس تھا اور آپکے نام سے مشہور ہوا	۲۲۰
کتاب لعمائر کلب مع قطن بن حارثة	۲۲۲	فرمان قبائل کلب کے لئے قطن بن حارثہ کے ساتھ	۲۲۲
کتاب لعمرو بن مرة الجهنی ولقومه	۲۲۵	یہ فرمان عمر ابن مرہ کے نام ہے	۲۲۵
کتاب العهد بین المهاجرین والانصار	۲۳۰	تحریر عہد کے درمیان مہاجرین وانصار کے	۲۳۰
اشتراك الکفار فی صلح المسلمین بینهم	۲۳۷	شریک کرنا کفار کو مسلمان کے آپس کے عہد میں	۲۳۷
کتاب لفجیع بن عبد الله البکائی	۲۳۷	فرمان فجیع بن عبد اللہ بکائی کے لئے	۲۳۷
کتاب لفروة بن عمرو الجذامی	۲۳۸	فرمان فروہ بن عمرو جذامی کے لئے	۲۳۸
کتاب الی قیس بن مالك الارحبی	۲۳۹	فرمان قیس بن مالک ارحبی کی طرف	۲۳۹
کتاب بقیلة بنت المخرمیة التمیمیه	۲۴۱	فرمان قیلہ بن مخرمیہ تمیمیہ کی جانب	۲۴۱
کتاب الله فی تسمیة اهل الجنة واهل النار	۲۴۷	کتاب اللہ اہل جنت اور اہل نار کے تعیین کی بابت	۲۴۷
ایضًا نسخته بتخریج الطبرانی	۲۴۸	اسکا نسخہ طبرانی کی تخریج سے	۲۴۸
ایضًا نسخته بتخریج البزار	۲۴۸	اوسی کا نسخہ بزار کی تخریج سے	۲۴۸
ایضًا کتاب من الله لاهل الجنة	۲۴۹	اللہ کا فرمان اہل جنت کے نام پر	۲۴۹
ایضًا کتاب من الله فی روح محفوظ	۲۴۹	اللہ کا فرمان جو لوح محفوظ میں ہے	۲۴۹

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
كتاب الى كسرى ملك الفارس	۲۵۰	فرمان کسریٰ شاہ فارس کی طرف	۲۵۰
ايضاً نسخة برواية الخطيب	۲۵۱	اسیکا نسخہ بروایت خطیب	۲۵۱
ماعز بن ماعز البكائي	۲۵۲	ماعز کے نام پر فرمان	۲۵۲
كتاب لمالك بن احمر	۲۵۳	فرمان مالک بن احمر کے لئے	۲۵۳
يعطي الغارمون من الخمس	۲۵۵	دی جاوین قرضدار خمس میں سے	۲۵۵
كتاب لمالك بن عبيد الخشخاش	۲۵۶	فرمان مالک بن عبد الحشحاس کے لئے	۲۵۶
كتاب لمجاعة بن مرارة السلمي	۲۵۷	فرمان مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے	۲۵۷
يعطي الدية من الخمس اذا لم تكن لواقعة ما تحمل الدية	۲۵۸	جبکہ واقعہ ایسا ہو کہ نہ معلوم ہو کہ دیت کا بار کس پر ڈالا جائے تو وہ خمس سے ادا	۲۵۸
كتاب ايضاً لمجاعة بن مرارة السلمي	۲۵۸	یہ بھی فرمان ہے مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے	۲۵۸
كتاب لمسيلمة الكذاب	۲۵۹	فرمان مسیلمہ کذاب کے لئے	۲۵۹
تتمه كتاب مجاعة بن مرارة السلمي	۲۵۹	تتمہ کتاب مجاعہ بن مرارہ سلمی کا	۲۵۹
كتاب لمجاعة ايضاً	۲۵۹	جماعۃ کے نام پر تیسری کتاب	۲۵۹
كتاب مسيلمة الى رسول الله	۲۶۰	نامہ مسیلمہ کا رسول اللہ کی خدمت میں	۲۶۰
نسخة كتاب رسول الله اليه برواية ابن سعد	۲۶۰	نسخہ فرمان رسول اللہ کا مسیلمہ ہی کی طرف بروایت ابن سعد	۲۶۰
كتاب لمصعب بن زبير	۲۶۱	فرمان مصعب بن زبیر کے لئے	۲۶۱
كتاب لمطرف بن كاهن الباهلي	۲۶۲	فرمان مطرف بن کاہن باہلی کے لئے	۲۶۲
احياء ارض موتى	۲۶۳	پڑتی زمین کا آباد کرنا	۲۶۳
اختلاف نصاب البقر	۲۶۳	بکری کے نصاب کا اختلاف	۲۶۳
كتاب لمطرف بن بهصل	۲۶۵	فرمان مطرف بن بہصل کے لئے	۲۶۵
كتاب لمعد يكرب بن ابرهه	۲۶۸	فرمان معدیکرب بن ابرہہ کے لئے	۲۶۸
للامام ان يتصرف في ارض الحربي	۲۶۸	امام کو حربی کی زمین میں تصرف کرنا جائز ہے	۲۶۸
كتاب لمعاذ بن جبل رض	۲۶۸	فرمان معاذ بن جبل کے لئے	۲۶۸
قبول الهدية للامير	۲۶۹	امیر کو ہدیہ قبول کرنے کا حکم	۲۶۹
كتاب لمعاذ بن جبل حين توفي ولده	۲۷۰	فرمان بنام معاذ بن جبل جبکہ انکے لڑکے کی وفات ہوئی تھی	۲۷۰
ايضاً نسخة بتخريج ابي نعيم في الحلية	۲۷۱	اوسی کا نسخہ بہ تخریج ابی نعیم	۲۷۱
ايضاً نسخة بتخريج الخطيب	۲۷۴	اوسی کا نسخہ بہ تخریج خطیب	۲۷۴
كتاب لمقوقس عظيم القبط	۲۷۷	فرمان بنام مقوقس حاکم قبط	۲۷۷
كتاب المقوقس اليه صلى الله عليه وسلم	۲۸۰	نامہ مقوقس کا بخدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۸۰
ايضاً نسخة كتاب رسول الله لمقوقس برواية الواقدي	۲۸۰	یہ ہی نسخہ ہے اوس فرمان کا جو مقوقس کو لکھا بروایت واقدی	۲۸۰
قبول هدية الكافر	۲۸۱	قبول ہدیہ کافر کا حکم	۲۸۱
كتاب لمنذر بن ساوى ملك بحرين	۲۸۲	فرمان بنام منذر بن ساوی بادشاہ بحرین	۲۸۲
كتاب منذر الى رسول الله صلعم	۲۸۳	نامہ منذر کا بخدمت رسول اللہ	۲۸۳
ايضاً كتاب لمنذر	۲۸۴	یہ بھی فرمان ہے بنام منذر	۲۸۴
ايضاً كتاب لمنذر في مجوس هجر	۲۸۵	یہ بھی فرمان ہے بنام منذر مجوس ہجر کے بارہ میں	۲۸۵

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ایضاً کتاب الی المنذر	٢٨٦	یہ بھی فرمان ہے بنام منذر	٢٨٦
ایضاً کتاب الی المنذر	٢٨٦	یہ بھی فرمان ہے بنام منذر	٢٨٦
کتاب لمهاجر بن امیة فی وائل بن حجر	٢٨٦	فرمان بنام مہاجر امیہ وائل بن حجر کے بارہ میں	٢٨٦
کتاب لمهری بن الابیض	٢٨٧	فرمان مہری بن ابیض کے لئے	٢٨٧
کتاب الی النجاشی عظیم الحبشة	٢٨٩	فرمان نجاشی بن حبشہ کی طرف	٢٨٩
کتاب النجاشی الیہ صلے اللہ علیہ وسلم	٢٩٠	نامہ نجاشی کا بخدمت رسول اللہ صلعم	٢٩٠
کتاب الی النجاشی الذی غیر السابق	٢٩١	فرمان نجاشی کی طرف اور غیر ہے اس نجاشی کا جو اور گذر گیا	٢٩١
کتاب لنهشل بن مالك الوائلی	٢٩٣	فرمان نہشل بن مالک وائلی کے لئے	٢٩٣
کتاب لوائل بن حجر رض	٢٩٤	فرمان وائل بن حجر کے لئے	٢٩٤
کتاب ایضا لوائل بن حجر رض	٢٤٥	یہ بھی فرمان ہے وائل بن حجر کے لئے	٢٩٥
احکام الزانی	٢٩٩	احکام زانی کے	٢٩٩
کتاب لوفد غامد	٣٠٣	فرمان وفد غامد کے لئے	٣٠٣
کتاب لوفد ثقیف	٣٠٥	فرمان وفد ثقیف کے لئے	٣٠٥
انزال المشرك فی المسجد	٣٠٨	اتارنا مشرک کا مسجد میں	٣٠٨
المستحق لامارة القوم افقههم واعلمهم بکتاب الله	٣٠٨	قوم پر امیر بنائے جانے کا مستحق وہ ہے جو قرآن کو سب سے زائد جاننے اور	٣٠٨
هدم مواضع الشرك التی تتخذ بیوتا للطواغیت	٣٠٩	مندروں کے گرانے کا حکم	٣٠٩
حکم وادی وج هل هو حرم	٣٠٩	وادی وج کا حکم کہ کیا وہ حرم ہے	٣٠٩
وصیة من آدم ابو البشر	٣١٠	وصیت حضرت آدم کی جانب سے	٣١٠
کتاب الی هرقل ملك الروم	٣١١	فرمان ہرقل شاہ روم کی جانب	٣١١
کتاب ایضاً الی هرقل کما رواه ابو عبید	٣١٣	یہ بھی فرمان ہے ہرقل کی جانب بروایت ابو عبید	٣١٣
کتاب لهرمزان ملك الفارس	٣١٣	فرمان ہرمزان بادشاہ فارس کے لئے	٣١٣
کتاب الی هلال صاحب بحرین	٣١٤	فرمان بنام ہلال حاکم بحرین	٣١٤
کتاب لهوذة بن علی	٣١٤	فرمان ہوذہ بن علی کے لئے	٣١٤
جواب من هوذة الیہ صلے اللہ علیہ وسلم	٣١٤	جواب ہوذہ کا رسول اللہ صلعم کی خدمت میں	٣١٤
کتاب لیزید بن الطفیل الحارثی	٣١٦	فرمان یزید بن طفیل حارثی کے لئے	٣١٦
کتاب لیزید بن محجل الحارثی	٣١٦	یزید بن محجل حارثی کے لئے فرمان	٣١٦
کتاب لیحنہ بن روبہ	٣١٦	یحنہ بن روبہ کے لئے فرمان	٣١٦
ایضاً کتاب لیحنہ بن روبہ	٣١٧	یہ بھی فرمان ہے یحنہ بن روبہ کے لئے	٣١٧
کتاب لیهود خیبر	٣١٩	فرمان یہود خیبر کے لئے	٣١٩
ایضاً کتاب لیهود خیبر	٣٢٠	یہ فرمان بھی یہود خیبر کے لئے ہے	٣٢٠
فهرست المسائل بترتیب الفقه		**فہرست مسائل بہ ترتیب فقہ**	
کتاب الطهارة		**طہارت کی کتاب**	
اسباغ الوضوء	٢١٤	کمال وضوء	٢١٤

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
غسل المرافق فی الوضوء	۲۱۴	وضو میں کہنیوں کو دھونا	۲۱۴
الغسل عند الرواح الی الجمعة	۲۲۰	جمعہ کو جاتے وقت غسل کرنا	۲۲۰
اختلاف العلماء فی مسح الراس	۲۱۵		
كتاب الصلوة		**نماز کی کتاب**	
جمع بین صلوتین	۸۶	دو نمازوں کا جمع کرنا	۸۶
عقص الشعر فی الصلو	۲۱۳	نماز میں بالوں کا جوڑا باندھنا	۲۱۳
ابواب وقات الصلوة			
افضل وقت صلوة الظهر	۲۱۷	نماز ظہر کا افضل وقت	۲۱۷
وقت العصر	۲۱۸	عصر کا وقت	۲۱۸
اختلاف العلماء فی اول وقت المغرب	۲۱۸	مغرب کے اول وقت میں علما کا اختلاف	۲۱۸
اختلافهم فی آخر وقته	۲۱۸	اختلاف علما کا آخر وقت مغرب میں	۲۱۸
وقت العشاء ومدة امتدادها	۲۱۹	وقت عشاء اور یہ کہ وہ کب تک رہتا ہے	۲۱۹
التغليس بصلوة الصبح افضل ام الاسفار	۲۱۶	صبح کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھنا افضل ہے یا روشنی ہو جانے پر	۲۱۶
كتاب الحج		**حج کی کتاب**	
الاشتراك فی الهدی وما اختلفوا فیه	۱۸۴	قربانی میں شرکت اور اوس کا حکم	۱۸۴
طواف القدوم وما اختلفوا فی وجوبه	۱۸۷	طواف قدوم اور اوس کے وجوب کی بابت اختلاف	۱۸۷
تعظیم لشعائر الله	۱۸۷	تعظیم شعائر اللہ	۱۸۷
الاصطیاد للمحرم حرام ما دام محرما	۲۱۲	شکار محرم کے لئے بحالت احرام	۲۱۲
ابواب فضائل مكة		اختلافهم فی شرط الزكوة	۴۹
		بیان حق الزكوة	۸۶
حکم قطع الاشجار بمكة	۵۵	حكم الاوقاص	۴۸
تنفير الصيد بمكة وما اختلفوا فيه	۵۴	حكم المعدن	۵۷
حكم لقطة مكة	۵۶	حكم الركاز	۵۸
كتاب الزكوة		معنی قوله لاخلاط ولاوراط وحكمه	۴۲
اختلافهم فیما زاد علی عشرین ومائة فی صدقة الابل	۴۸	دفع الاموال الی الامام	۴۷
نصاب الغنم ومازاد وما اختلفوا فيه	۴۸	الصدقة لاتحل لمحمد ولا لاهل بيته	۱۴۵، ۲۰۳
بعض احکام نصاب الغنم	۴۷	**كتاب النكاح**	
اختلاف نصاب البقر	۲۴۳	نكاح الشغار وما اختلفوا فيه	۸۲
نصاب الفضة	۵۰	وطی الحبالی	۱۹۱
الاصل فی زکوة الزرع	۴۱	**كتاب البيوع**	
الصدقة فی اموال التجارة	۴۱	لاخيار فی مجلس البيع والاختلاف فيه	۲۱۱
فی الخیل صدقة	۱۱۳	بتبیین عیب المبیع وعدمه للمشتری	۱۹۹

مضمون	صفحه
اختلافهم فی بیع الحیوان	۵۲
بالحیوان	〃
جواز الکتاب فی بیع الکافر	۲۰۰
نهی عن بیع مالیس عندك	۱۹۱
بیع مایحرم لبسه	۱۲۸
حکم الربوا عند اهل الکتاب	۶۲
معنی لایفرق بین والدة	۵۱
وولدها	〃
کتاب الحظر والاباحة	
خبر الواحد وما اختلف فیه	۲۰۲
حکم لقطة الثمار للمسافر	۱۱۸
ایواء المحدث	۱۲۳
بیان الرای باقسامه الصحیح	۱۶۸
والباطل فی تفصیل الکلام فیه	〃
للضیف حق علی کل بلد	۱۱۷
یجوز للمسلم خلاف المشروع	۱۸۸
اذا لم یکن فیه حرج	〃
الاستمتاع من اهاب	۱۹۳
المیتة وعصبها	〃
احلت لکم بهیمة الانعام	۲۱۲
قبول هدیة الکافر	۲۸۱
انزال المشرك فی المسجد	۳۰۸
کتاب الاشربة	
الخمر لاینتفع به عند المسلمین	۱۲۷
فی بیان الخمر والاختلاف فیه	۸۱
معنی الغبیراء وحکمه	۹۱
کتاب الجهاد والسیر	
مایخاطب به الکفار فی	۶۱و۷۰
دعوة الاسلام	〃
الکافر لایخاطب بالاحکام	۴۷
اهانة رسل الکفار	۶۵
کتاب الامام مطاع	۱۹۲
حکم العهد	۶۶

مضمون	صفحه
الخلفاء یشترکون فی العهد	۹۸
یجب مراعاة الخلفاء فی العهد	۱۰۰
الامان یجوز بالشرط	۵۹
الامان یقید بالزمان	۱۵۱
عقد الامان یصح بالتعلیق	۲۰۱
الاشتراط علی الکفار	۶۶
بما یشاء من المصالح	〃
الصلح علی مایریده الامام	۶۵
اشتراك الکفار فی صلح	۲۳۷
المسلمین بینهم	〃
للامام ان یاخذ من رعیته	۸۶
من الحلقة والسلاح مایری من المصالح	〃
حکم الصفی للامام	۱۰۴
ارض النزول	۸۵
من احیی ارضا مواتا	۲۶۳
للامام ان یتصرف فی	۲۶۸
الحربی	〃
معنی الهجرة وما اختلف فیه	۹۸
معنی قوله ولو هاجر بارضه	۱۰۰
الهجرة وحکم المستضعفین	۱۹۶
استنباط ترتیب الخلافة	۱۲۹
حکم وادی دج هل هو حرم	۳۰۹
یعطی الغارمون من الخمس	۲۵۵
قبول الهدیة للامیر	۲۶۱
هدم مواضع الشرك التی یتخذ	۳۰۹
بیوتا للطواغیت	〃
المباهلة	۶۵
الحقوق تعم کل شیئ	۵۲
حکم المعتق	۵۲
کتاب المسابقة	
بیان المسابقة	۷۳
حکم الجلب والجنب	۷۳

مضمون	صفحه
الفصل فی حکم السبق والرهان	۷۳
وصوره المتفقة والمختلف فیها	〃
فصل فی فروع مسئلة السباق	۷۳
مسائل شتی	
الایمان قبل البعثت	۱۳۲
المرتهن لاینتفع بمنافع المرهون	۱۴۸
وما اختلفوا فیه	〃
حکم اوقاف غیر ملة الاسلام	۱۳۵
القبض شرط فی صحة الهبة	۱۹۷
فضل العرب	۵۲
لیس علی العرب الجزیة	۹۳
حکم الامام الفاسق	۴۷
معنی شهادة الله والفرق بینها	۸۷
وبین شهادة غیره تعالی	〃
یعطی الدایة من الخمس اذا	۲۵۸
لم تکن الواقعة	〃
ماتحمل الدیة	۱۷۳
صیغ اداء الحدیث وما اختلفوا فیه	۱۳۷
احکام الزانی	۲۹۹
وما علمتم من الجوارح وبیان	۲۱۳
انه ما المراد بالجوارح	〃
الساعی اذا ظلم علی احد الشریکین	۱۶۰
بالزیادة لایرجع بشیئ منها علی	〃
شریکه =	〃
هل یجوز ان یکتبه باسم	۶۱
الله اسحق وابراهیم	〃
نهی ان یجتبی	۲۱۳
المستحق لامامة القوم اقرؤهم	۳۰۸

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين ٥ الرحمن الرحيم ٥ ملك
يوم الدين ٥ اياك نعبد واياك نستعين ٥
اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت
عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين ٥
اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت
على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد۔
ثم صل وسلم وبارك على محمد وعلى اله واصحابه
خصوصا على خير البشر بعد الانبيا ابي بكر
الصديق الذي قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم في حقه لو كنت متخذا من امتي
خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا ٥ وقال صلى الله
عليه وسلم ابي الله والمؤمنون ان يختلف
عليك يا ابا بكر رضي الله عنه وعطا على مزين
المنبر والمحراب اميرالمؤمنين عمر بن
الخطاب الذي قال رسول الله صلى الله

تعریف تمام اللہ ہی کو ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے
نہایت مہربان بہت بخشش والا قیامت کے دن کا مالک الہی
ہمکو راہ راست پر قایم رکھہ اون لوگوں کی راہ جنپر تیرا غضب نہوا
نہ وہ گمراہ ہوئے اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے
ابراہیم اور آل ابراہیم پر تو نے رحمت نازل کی ہے تو ستودہ صفات
ہے بزرگی والا۔ پھر درود و سلام و برکات نازل کر محمد پر اور اونکی
آل و اصحاب پر خاصکر انبیا کے بعد سب کے سردار ابوبکر صدیق پر
جن کے حق میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اگر امت سے کیسکو میں اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کو اور مومنوں کو نا پسند
ہے کہ ابوبکر کے حق میں اختلاف کریں رضی اللہ عنہ اور منبر و محراب کی
زیبایش امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب پر جن کے حق میں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ سبحانہ عمر کی زبان پر
اور عمر کے قلب پر حق بات نازل فرماتا ہے رضی اللہ عنہ،
اور امیرالمومنین ذی النورین ابو عمرو عثمان بن عفان پر جنکے

عليه وسلم في حقه ان الله جعل الحق على
لسان عمر وقلبه رضي الله عنه وعلى
ذي النورين امير المؤمنين ابي عمرو عثمان
ابن عفان الذي قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم في حقه ان اشد هذه الامة بعد
نبيها عثمان رضي الله عنه وعلى صاحب ولاية
المؤمنين واميرهم علي بن ابي طالب الذي
قال في حقه رسول الله صلى الله عليه وسلم
عنوان صحيفة المؤمن حب علي بن ابي طالب
ومن كنت وليه فعلي وليه رضي الله عنه وعلى
سيدي شباب اهل الجنة الحسن والحسين
الذين قال في حقهما رسول الله صلى الله
عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب
اهل الجنة وان احب اهل بيتي الي الحسن والحسين
رضي الله عنهما وعلى امهما سيدة النساء التي قال
في حقها رسول الله صلى الله عليه وسلم انما فاطمة
بضعة مني من اغضبها فقد اغضبني رضي الله
عنها وعلى ابي عمارة حمزة بن عبد المطلب الذي
قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم سيد
الشهداء عند الله يوم القيمة حمزة بن عبد المطلب
وانه لمكتوب عند الله في السماء السابعة حمزة
اسد الله واسد رسوله رضي الله عنه وعلى
ابي الفضل عباس بن عبد المطلب الذي قال
في حقه رسول الله صلى الله عليه وسلم العباس
مني وانا منه رضي الله عنه وعلى الستة الباقية
من العشرة المبشرة بالجنة وسائر المهاجرين
والانصار والتابعين الابرار رضوان الله

حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعد نبی کے امت
کا زیادہ پختہ کار مرد عثمان ہے رضی اللہ عنہ۔ اور امیر المومنین صاحب
ولایت علی بن ابیطالب پر جن کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کے صحیفہ کا عنوان علی ابن ابی طالب کی
محبت ہے اور میں جس کا ولی ہوں اوس کا ولی علی ہے رضی اللہ عنہ
اور جنت کے جوانوں کے ہر دو سردار حسن حسین پر جن کے حق میں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے
زیادہ تر مجکو محبوب حسن وحسین ہیں رضی اللہ عنہما اور اونکی والدہ
فاطمہ پر جو ساری دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں جن کے حق میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ فاطمہ میری لخت جگر
ہے جسپر اوس کا غضب ہے اوسپر میرا غضب ہے رضی اللہ عنہا
اور حضرت ابو عمارہ حمزہ بن عبد المطلب پر جنکے حق میں رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام شہدا کے سردار بروز قیامت
اللہ سبحانہ کے نزدیک حضرت حمزہ ہیں اور اللہ سبحانہ نے
ساتویں آسمان پر اونکو اللہ کا شیر اور اوس کے رسول کا شیر
لکھ رکہا ہے اور حضرت ابو الفضل عباس بن عبد المطلب پر جن کے
حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ عباس مجھ سے ہے
اور میں عباس سے ہوں رضی اللہ عنہ اور عشرہ مبشرہ کے باقی
چھ حضرات پر جن سب کو جنت کی بشارت ہو چکی ہے اور تمام
مہاجرین اور انصار اور تابعین ابرار پر اللہ سبحانہ ان سب سے
راضی ہو۔ اے اللہ مجھے اور میرے بزرگوں کو اور جملہ مومنین
و مومنات کو بخشدے تو بندوں کی دعائیں سنکر قبول کرنے
والا ہے اور ہمکو اوس گروہ میں کرے جو تجھپر ایمان لائے
اور تیرے رسول کی پیروی کی اور اپنی مرضی اور محبوب کاموں
کی ہم کو توفیق عطا فرما اور عادل امام سے ہماری تائید فرما
جو ہمپر رحم کرے اور ظالم کو ہمپر مسلط نہ کر تو غفور الرحیم ہے۔
اے اللہ کے بندو اللہ تمپر رحم فرمادے۔ اللہ سبحانہ نے تمپر

علیهم اجمعین۔

اللهم اغفرلی ولاسلافی ولجمیع المؤمنین والمؤمنات انك سمیع مجیب الدعوات واجعلنا ممن آمن بك واتبع رسولك ووفقنا لما تحب وترضاه وایدنا بالامام العادل الراحم بنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا انك انت الغفور الرحیم۔ عباد الله۔ رحمکم الله لقد من الله علیکم اذ بعث فیکم ومنکم الانبیاء والرسل وانزل علیهم صحفا مطهرة فیها کتب قیمة وامر فیها ان تعبدوا الله مخلصین له الدین حنفاء وتقیموا الصلوة وتوتوا الزکوة فقد جاءتکم البینة فمنکم من آمن بالرسل وصدقوا بما انزل علیهم وامتثلوا بما جاؤا به من الاوامر والنواهی والحلال والحرام ومنکم من کفر بهم وبما انزل علیهم من اهل الکتاب والمشرکین الذین خالفوا دین الاسلام وما الدین عند الله الا الاسلام۔

امابعد۔ فان الله عزوجل نزل الکتاب علی نبینا محمد صلی الله علیه وسلم کما انزل علی الانبیاء من قبل وقال تعالی فیه یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك فبلغ رسول الله صلی الله علیه وسلم رسالات ربه وامرنا بان یبلغ الشاهد الغائب فمن تبلیغه صلی الله علیه وسلم ما کتب الی ملوك الارض من العرب والعجم لما کانت بعثته عامة عمت الجن والانس من الاسود والاحمر فدعاهم الی الاسلام ومنه ما کتب الی الشعوب والقبائل فی ذالك ومنه ما کتب الی عماله وذکر فیها

احسان فرمایا ہے جو تم میں سے ہے تم پر نبی اور رسول بھیجے اور اون پر پاک ورق نازل فرمائے جن میں مضبوط کتاب لکھی ہیں اور اون میں یہ حکم دیا کہ اللہ ہی کی بندگی کرو اپنے دین کو شرک سے خالص کر کے یکسو دین ابراہیم کا سا اور نماز پڑھو اور زکوۃ دو کیونکہ روشن حکم تم پر آچکا سو تم میں سے کوئی رسولوں پر ایمان لایا اور جو کچھ رسولوں نے امر و نہی فرمائی۔ اون کی فرمانبرداری کی حرام و حلال کے بارے میں اور بعض تم میں سے منکر ہوئے کہ جن مشرکین و اہل کتاب نے دین اسلام کی مخالفت کی اونہوں نے رسولوں کو اور اون کے احکام کو نہ مانا حالانکہ اللہ سبحانہ کے نزدیک دین ایک اسلام ہے اور بس اس کے بعد معلوم ہو کہ اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی جیسے اگلے رسولوں پر اور اسمیں صاف حکم دیا کہ اے رسول جو کچھ تجھ پر نازل ہوا ہے بندوں کو پہنچا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے تمام پیغام پہنچائے اور ہم کو یہ حکم دیا کہ سننے والا ان احکام کا نہ سننے والے کو پہنچاتا رہے سو اسی تبلیغ کے سلسلہ میں سے ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلاطین عرب و عجم کو فرمان ارسال فرمائے ہیں۔ کیونکہ رسالت آپ کی تمام روئے زمین کے بنی آدم و ذریات جن کو شامل ہے اور ان فرمانوں میں دعوت اسلام تحریر ہے اور بعض فرمان قبائل کو لکھے ہیں وہ بھی دعوت کے بارے میں ہیں اور بعض فرمان اپنی عمال اور اہلکاروں کو تحریر فرمائے ہیں جن میں احکام و مصالح اسلام وغیرہ ثبت ہیں ✣

اور علماء مصنفین نے اکثر ائمہ اسلام کے رسائل و مکتوبات جمع کیے اور اسلامی پیشواؤں کے ملفوظات تصنیف فرمائے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات و مکتوبات کیجا کرنے پر بہت کم توجہ کی ہاں جو کچھ متفرق

الاحکام وغیر ذلک من مصالح الاسلام وکان
العلماء قد اعتنوا بجمع رسالات الائمة وکتبهم
ودونوا مقالات اهل الارشاد الهداة المهديين
وقد قل من اعتنى بجمع کتب رسول الله صلی الله
علیه وسلم ورسالاته الماروی فی اشتات
من دواوین الحدیث وکتب السیر وقلیل ماهو
وقد کان صاحب کتاب **المصباح المضئ**
وهو الشیخ ابو عبدالله محمد بن علی بن احمد المقدسی
ثم المصری المعروف بابن حدیدة الانصاری
من اهل المقدس نزیل مصر قد دون کتابه
وکتبه صلی الله علیه وسلم فی مجلد فی القرن
الثامن فبلغ عدة کتبه الی احدی واربعین
کتبا- ثم کان جدی غفر الله له ولاسلافه وبارک
فی عقبه قد استدرک علیه فی کتابه الحلیة فی
مجلد کبیر فبلغت العدة الی اربعة وخمسین
کتبا- ثم ان الذی ربنی وادبنی فاحسن تادیبی
اعنی والدی بلغه الله الی ما یتمناه فی دینه ودنیاه
قد امرنی بان اترجم ما جمعه جدی من کتب
رسول الله صلعم من العربیة الی لغتنا الهندیة
لکی یستفید به اهل لغتنا فان فی بلادنا قل من
یعرف اللسان العربی وقد کان هذا الباب
اعنی مراسلاته صلی الله علیه وسلم مما یتبارک به
عامة اهل الاسلام فبادرت الی امتثال امره لما فیه
من السعادة الابدیة وباشرت الترجمة ثم انی
قد کنت راجعت الی الاصول فی اثناء الترجمة
فرأیت مراسلاته صلعم تزید علی الاصل و
المستدرک اضعافا فلذلک سنح لی ان اصنف

کتب احادیث وسیر میں مختلف طور پر مروی ہیں ہے وہ بھی
قلیل الوجود البتہ صاحب کتاب مصباح مضئ نے یعنے
شیخ ابو عبداللہ محمد بن علی بن احمد المقدسی ثم المصری
المعروف بابن حدیدۃ الانصاری نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے مکتوبات اور منشیوں کو آٹھویں صدی میں مستقل
ایک کتاب میں جمع کیا جس میں تعداد مکتوبات کی اکتالیس
ناموں تک پہونچی پہر میرے جد امجد غفر اللہ لہ ولاسلافہ
وبارک فی عقبہ نے اپنی کتاب حلیہ میں اوسپر نامہ ہائے
مبارک اضافہ فرمائے جن کی تعداد ایک بڑی جلد میں چون
مکتوبات تک ہوئے اب اسوقت میرے مربی میرے
مؤدب یعنے والد ماجد بلغہ اللہ الی ما یتمناہ فی دینہ
ودنیاہ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ جو میرے جد امجد
نے کتاب حلیہ میں نامہ ہائے مبارک جمع فرمائے
ہیں اون کا اردو زبان میں ترجمہ کروں کہ اردو خواں
بھی اس سے مستفید ہوں کیونکہ ہمارے ملک میں
عربی زبان جاننے والے بہت کم ہیں۔ اور باب مراسلت
یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات عام اہل
اسلام کے لیے برکت کی چیز ہے اس لیے میں نے
حضرت والد ماجد کے ارشاد کی تعمیل میں جلدی کی کہ
سعادت ابدی کا باعث ہے۔ پس میں نے ترجمہ
شروع کیا۔ اثنائے ترجمہ میں اصل کتاب سے ہر ایک نامہ
مبارک کو مقابلہ کر لیتا تہا (یعنے اون کتابوں کو دیکھ لیتا
تہا جن سے جد امجد نے نقل کیا) اس سے معلوم
ہوا کہ مکتوبات نبویہ اس اصل سے بہت کچھ زیادہ ہیں
اس لیے مجھے خیال ہوا کہ ایک کتاب مستقل تالیف
کروں جس میں اصل مصباح مضئ سے اور حضرت جدی
مغفور کے حلیہ سے لکھکر جو مکتوبات مجکو کتب حدیث

سفراً مستقلاً فی الباب و ردفیہ ما فی مصباح المضی وحلیتہ جدی من الاستدراک علیہ وما صاد فتہ فی کتب الحدیث والسیر فی اثناء ذلک فجاء بحمد اللہ سفر کبیر یحمل مائۃ وستا وعشرین کتابا من ھو اسلاہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی اختلاف الروایۃ تزید عن الی تسع وثلثین ومائۃ کما تراہ فیما یاتی بعد انشاء اللہ تعالی۔

فاما الکتب التی اجعنا الیہا فی تصنیف ھذا الکتاب واخذنا منہا فکتاب الامامین الحافظین ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری ومسلم بن حجاج القشیری اعنی صحیحیہما وکتاب السنن لحافظ السنۃ ابی داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی وکتاب الجامع للامام الحافظ ابی عیسے محمد بن عیسے بن سورۃ الترمذی۔ و المسند للحافظ الامام ابی داؤد سلیمان بن داؤد الطیالسی وکتاب الطبقات للامام ابی عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع وکتاب المسند للامام الائمۃ ابی عبد اللہ احمد بن حنبل وکتاب المستدرک علی الصحیحین للامام حاکم السنۃ ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ النیسابوری وکتاب حلیۃ الاولیاء۔ للامام الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی وکتاب الاستیعاب للامام ابی عمر ویوسف بن عبد اللہ القرطبی المعروف بابن عبد اللہ وکتاب جمع الجوامع وقسمہ الثانی الجامع الکبیر فی الحدیث للحافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی وکتاب الخصائص الکبری لہ ایضا وکتاب الجامع الازہر للشیخ عبد الرؤف المناوی وکتاب اسد الغابہ

وسیر میں زیادہ دستیاب ہوئے ہیں جمع کروں دیننے ایسا ہی کیا الحمد للہ کہ پوری ایک جلد ہوئی جس میں ایک سو چھبیس [126] فرمان آئے اور بصورت اختلاف روایت ایک سو انتالیس [139] تک پہونچتے ہیں جیسا آیندہ انشاء اللہ ملاحظہ کیجیگا۔ اور جن کتابوں سے کہ نامہ مبارک اخذ کئے گئے ہیں وہ یہہ ہیں۔

کتاب صحیح امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری کی وکتاب صحیح امام مسلم بن الحجاج قشیری کی اور کتاب سنن حافظ ابو داؤد سلیمان ابن اشعث سجستانی کی اور کتاب جامع امام حافظ ابو عیسے محمد بن عیسے ترمذی کی اور مسند امام حافظ ابو داؤد سلیمان بن داود طیالسی کی اور کتاب طبقات ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع کی اور کتاب مسند امام الامہ ابو عبد اللہ احمد بن حنبل کی اور کتاب المستدرک علی الصحیحین حاکم السنۃ امام عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری اور کتاب حلیۃ الاولیا ء امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی کی اور کتاب استیعاب امام ابو عمر و یوسف بن عبد اللہ قرطبی کی جو ابن عبد البر کے نام سے مشہور ہیں کتاب جمع الجوامع اور اوس کی قسم ثانی جامع کبیر فی الحدیث حافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی کی اور انہی کی کتاب خصائص کبرے اور کتاب جامع ازہر شیخ عبد الرؤف مناوی کی اور کتاب اسد الغابہ شیخ عز الدین علی بن محمد جزری کی جو ابن اثیر کے نام سے مشہور ہیں۔ اور کتاب الاصابہ شیخ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی کی اور کتاب سیرۃ حافظ ابو محمد عبد الملک بن ہشام حمیری کی اور کتاب سیرۃ شامیہ جس کا نام سبل الہدے والرشاد ہے شیخ محمد بن علی بن یوسف الشامی کی اور کتاب انسان العیون جو سیرۃ حلبیہ کے نام سے

للشیخ عزالدین علی بن محمد المعروف بابن الاثیر الجزری وکتاب[١٦] الاصابة للشیخ شہاب الدین ابی الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی وکتاب[١٧] السیرة للحافظ ابی محمد عبد الملک بن ہشام الحمیری وکتاب[١٨] السیرة المسمی بسبل الہدی والرشاد للشیخ محمد بن علی بن یوسف الشامی وکتاب[١٩] انسان العیون المعروف بالسیرة الحلبیہ للشیخ نورالدین علی الحلبی وکتاب[٢٠] السیرة المحمدیہ للشیخ سید احمد بن زینی دحلان المکی و[٢١] المواہب اللدنیہ للشیخ شہاب الدین ابی العباس احمد بن محمد القسطلانی وشرحہ[٢٢] للشیخ محمد بن عبد الباقی الزرقانی وکتاب[٢٣] زاد المعاد للحافظ محمد بن ابی بکر المعروف بابن القیم الجوزیة وکتاب[٢٤] السیرة المحمدیة کرامت علی الدہلوی وغیر ذلک من کتب السیرة والحدیث == ثم لما وضعت ہذا الکتاب کان وضعہ یقتضی ان یرتب المکاتیب علی الزمان اعنی الشہور والسنین لیطابق الوضع الواقعة رائیت ان ہذا الترتیب عسیر فانہ قلما ورد الاخبار عن تواریخ المکاتبات ولم یتعین وقت الکتابة فی دواوین السیر فلم یتیسر لنا ہذا الترتیب فلہذہ العلة وضعنا المراسلات والمکاتبات علی ترتیب الاسامی من اسامی الذین ارسل الیہم وکتب لہم واشتہر الکتاب باسمہ علی حروف الہجاء بترتیب ابجد المعروف فیما بین علماء الفن ثم انہ کان کثیر من الکتب یشتمل علی لغات غریبة لم یجربہا التحاور فی العلوم فلذلک فسرنا تلک اللغات عند کل کتاب فی کذلک کانت

مشہور ہے شیخ نور الدین علی حلبی کی اور کتاب سیرۃ محمدیہ شیخ احمد بن زینی دحلان کی اور کتاب مواہب لدنیہ شیخ شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد قسطلانی کی اور مواہب کی شرح محمد بن عبد اللہ زرقانی کی اور کتاب زاد المعاد محمد بن محمد بن ابی بکر کی جو ابن قیم کے نام سے مشہور ہیں۔ اور کتاب سیرۃ محمدیہ محمد کرامت علی دہلوی کی وغیر ذلک من الکتب فی السیر والحدیث:

پہر جب میں نے اس کتاب کو ترتیب دیا تو خیال کیا کہ اس کی اصل ترتیب کا مقتضے یہہ ہے کہ شہور و سنین کی تاریخ پر مرتب ہوتا کہ تواریخ واقعات سے مرتب ہو جائے لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ اصل ترتیب اس طرح دینا سخت دشوار ہے اس لیئے کہ اخبار و احادیث میں تواریخ مکتوبات وارد نہیں اور کتب سیرۃ میں اوقات کتابت مکتوبات کے متعین نہیں پس اس اشکال کی وجہہ سے اس کتاب کی ترتیب مکتوب الیہم کے نام پر رکہی گئی۔ یعنے جن لوگوں کو مکاتبات و مراسلات لکہے گئے ہیں یا اون کے نام سے مشہور ہوئے ہیں اون لوگوں کے ناموں کو حروف ابجد پر ترتیب دے کر مکاتبات مرتب ہوئے کہ یہ ترتیب علمائے فنون میں مروج ہے۔ پہر اکثر مکاتبات لغات غریبہ پر شامل ہیں جن کا استعمال محاورات علوم میں مروج نہیں ہے۔ اس لیے ان لغات کے معانی مستعمل الفاظ سے بیان کیئے گئے۔ اور بیشتر مکاتبات سے ایسے احکام اسلام مستفاد ہوتے ہیں جن میں متقدین و متاخرین علمائے امت نے اختلاف

الكتب ربما افادت المسائل و دلت عليها و من
الاحكام ما اختلف فيه سلف الامة وخلفها
لاختلاف الادلة والماخذ وكونها محل اجتهاد
فصارت الكتب مما يقع عليها نظر العلماء في هذا
الباب فلذلك ذكرنا جملة من بحث المسائل
مما دلت عليه الكتب و ذلك تحت كل كتاب ولم
نستوعب الكلام فيه لئلا يطنب البحث فيطول
بلاطائل فان هذا الكتاب لم يوضع لذلك
الباب واخذنا بحث المسائل من كتاب فتح الباري
والعيني شرحي البخاري والموطا للامام مالك رح
ونيل الاوطار للقاضي شوكاني وكتاب الصيد
والرمي للامام ابن القيم وكتاب زاد المعاد ايضا له
ثم ان الكتاب كان قد طال بابه الذي وضع
فيه ومثله يحتمل الكثير مما لم يوضع له وقد
كان كتاب تبع الاول بن حسان الحميري
اورده صاحب كتاب المضي في المكاتيب
نظرا لذلك فان هذا الكتاب لم يخل من
فائدة غريبة وان كان مما لم يوضع له الكتاب
وانا قد تبعنا الاصول في كتاب تبع و وردنا
ايضا مثلها كتاب من الله الذي ستراه بعد
انشاء الله وتباركنابه - ومن هذا القبيل
وصية ابونا آدم عليه السلام فوضعنا عليه
عدد المراسلات الذي سبق منا ذكره -
واما ما سوى ذلك من المراسلات التي كتب
الناس من الملوك والصحابة الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم وذكرناها في سبب كتابه
صلى الله عليه وسلم فانما قصصناها عند كثير

کیا ہے بوجہ اختلاف ادلہ و ماخذ کے کہ محل اجتہاد میں
ہوا پس یہ موقع ہوا علما کی نظر کے لیے کہ مسئلہ میں غور کیا
جاوے اِس سیے میں نے اجمال و اختصار کے ساتھ
ان مسائل کی بحث کو بھی لکھدیا جس پر مکتوب دلالت
کرتا ہے ہر مکتوب کے تحت میں اور زیادہ تفصیل
اس بحث میں کلام کو طول دے کر نہیں کی گئی
اِس سیئے کہ یہ کتاب مسائل کے لیے موضوع نہیں
ہے اور مسائل کی بحث کو میں نے کتاب فتح الباری
و کتاب عینی کہ ہر دو شرح بخاری ہیں اور موطا امام مالک
اور نیل الاوطار قاضی شوکانی کی و کتاب الصید والرمی
امام ابن قیم اور انہی کی کتاب زاد المعاد وغیرہ سے
لکھی ہے۔ پھر جس باب میں کتاب لکھی گئی ہے مبسوط و مطول
ہوگیا اور ایسے طویل بیان میں گنجائش ہوتی ہے
کہ غیر موضوع کو بھی اختصار کے طور پر بیان کیا
جائے اور مکتوب تبع بن حسان حمیری کا مصباح
مضی والا اس لیے اپنی کتاب میں لایا ہے۔
اگرچہ یہ مکتوب موضوع کتاب سے خارج لیکن
فوائد غریبہ سے خالی نہیں ہے نظر برآں سیئے
مصباح کی اتباع کی اور مکتوب تبع کو درج کیا اور اِسی
سلسلہ میں ایک دو مکتوب اللہ سبحانہ تعالے
کے شامل کیئے اور اسی قبیل سے وصیت حضرت
والدنا الاول آدم علیہ السلام کے بھی شمار میں آتے
اِن کے سوا وہ مراسلات جو صحابہ وغیرہم نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھے
ہیں اور ہم نے اون کو سبب کتابت مکتوبات میں
بطور قصہ کے بیان کر دیئے ہیں استطرادًا
مکتوبات کی شمار سے باہر ہیں اور پر قسم شمار نہیں

من كتبه صلى الله عليه وسلم استطرادا ولم
نضع عليها عدد المراسلات - ثم انا في مراجعتنا
الى الاصول قد وجدنا خبر المكاتيب من
مكاتبه صلى الله عليه وسلم من ان النبي
صلى الله عليه وسلم كتب الى فلان مثلاً
ولم نجد لفظه في شئ من الروايات حتى ندخله
في الاعداد مع انا قد افرغنا جهدنا في طلبه
فلذلك اوردنا ذكره في فهرست عليحدة
مستقلة ويبلغ عدده الى ست وثمانين -

لکھی گئی ہے پہر اثنائے تالیف کتاب میں اکثر
روایات سے معلوم ہوا کہ فلاں شخص کو مثلاً فرمان لکھا
گیا لیکن تلاش کے بعد بھی عبارت اوس نامہ مبارک
کی نہیں ملی اسلیے اون ناموں کا ذکر علیحدہ فہرست
میں مستقل طور پر کر دیا جن کی تعداد چھیاسی مکتوب
تک پہونچتی ہے - وہ فہرست یہ ہے -

وهو هذا

فهرس الاخبار المرويات التي وجدناها من غير لفظ

ارطاة بن كعب بن شراحيل بن كعب بن سمان بن عامر بن حارثة بن سعد بن مالك ابن النخع - وفد على النبي صلى الله عليه وسلم فدعاه الى الاسلام فاسلم وكتب له كتابا وعقد له لواء شهد به يوم القادسية فقتل -

التخريج - قال الحافظ روى ابن شاهين باسناد ضعيف من طريق عبد الرحمن بن عابس النخعي عن قيس بن كعب النخعي انه وفد النبي صلى الله عليه وسلم واخوه ارطاة وكانا من اجمل اهل زمانهما وانطقه فدعاهما الى الاسلام فاسلما وكتب لارطاة كتابا وعقد لواء - وذكره الرشاطي عن ابن الكلبي نحوه وكذا قال ابن سعد في الطبقات (اصابه) واخرجه ابن الاثير في ترجمة الارقم فاتصل سنده بعبد الرحمن بن عابس فذكر نحو الحديث - اياس بن قتادة العنبري اقطعه الجابية وهو موضع فكتب له بذلك كتابا - التخريج - قال ابن الاثير اخرجه

ارطاة بن کعب بن شرحیل بن کعب بن سلیمان بن عامر بن حارثہ بن سعد بن مالک بن النخع - ایچی بنکر آئی رسول اللہ کیخدمت میں پس آپنے دعوت اسلام کی تو مسلمان ہوگئی پس لکھا اونکے لیے ایک فرمان اور اونکو ایک جہنڈا اتیار کردیا - قادسیہ کی لڑائی میں وہ انکی پاس تہا پس قتل کی گئی -

تخریج - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے شاہین نے ضعیف سند کے ساتہہ عبد الرحمن بن عابس نخع کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قیس بن کعب نخعی سے کہ وہ اور اونکے بہائی ارطاہ رسول اللہ کیخدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں اپنے ہمعصروں میں حسین اور فصیح تہے پس آپنے دونوںکو دعوت اسلام کی تو اسلام لے آئی اور لکہا ارطاۃ کیلئے فرمان اور اونکو ایک جہنڈا اتیار کرکے دیا - اور ذکر کیا ہے اسکو رشاطی نے ابن کلبی سے اسیطرح اور ایسا ہی کہا ہے ابن سعد نے طبقات میں (اصابہ) اور تخریج کی ہے ابن اثیر نے انکی ارقم کے ترجمہ میں پس ملایا ہے اپنی سند کو عبد الرحمن بن عابس سے پہر ذکر کیا حدیث کو مثل اوس کے ایاس بن قتادۃ العنبری جاگیر میں دیا اونکو موضع جابیہ اور لکہا اسکی بابتہ فرمان (سند جاگیر) تخریج - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی

ارطاۃ بن کعب

ایاس بن قتادۃ العنبری

ابوموسى واختلف في نسبته فقيل العنبري
بتقديم النون على الموحدة والراء المهملة
والغبري بالغين المعجمة والموحدة والمهملة
والعنزي بالعين المهملة والنون والزاء
المعجمة - والصحيح انه العنبري لان هذا الحديث
مروي من اوفه بن موسے وهو عنبري وساعدة
له ذكر في الحديث ايضا العنبري وعادتهم في
الوفادة ان يفد من كل قبيلة جماعة (اسد
الغابه) - **آل اكيدر** - كتب امانا لهم من الظلم

آل اكيدر

التخريج - قال الحافظ اخرج ابن مندة
من طريق سعد بن الصلت عن ابراهيم
ابن محمد الاسلمي عن يحيى بن وهب الكلبي عن ابيه
عن جده قال كتب صلى الله عليه وسلم لآل
اكيدر كتابا ولم يكن له يومئذ خاتم فختمه
بظفره وذكره الواقدي عن اسحق بن حباب عن
يحيى بن وهب وكذا ذكره ابن الاثير - (اصابه -
اسد الغابه) **ابو بصير وابو جندل** -

ابو بصير و ابو جندل

لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة بعد
الحديبية واطمأن الناس قدم عليه ابو بصير
فارسل القريش الكتاب ليرد عليهم فقال
صلى الله عليه وسلم يا ابا بصير ان هؤلاء قد
صالحونا وانا لا نغدر فالحق بقومك فخرج
وقتل في الطريق احد الصلحين بالحيلة
وعاد فقال صلى الله عليه وسلم في ابي بصير
ويل امه مسعر حرب لو كان معه احد ففطن
ابو بصير انه يرده فهرب واتفق معه جماعة
المؤمنين منهم ابو جندل يغيرون على

ابوموسے نے اور اختلاف ہے انکی نسبت میں پس کہا گیا ہے کہ عنبری -
اول نون پھر با موحدہ اور راء مہملہ اور کہا گیا ہے غبری غین
معجمہ اور بار موحدہ اور راء مہملہ - اور کہا گیا ہے عنزی عین مہملہ اور
نون اور زاء معجمہ - اور صحیح یہی عنبری ہے عین مہملہ اور نون پھر بار موحدہ
اور راء مہملہ کیونکہ یہہ حدیث مروی ہے اوفہ بن موسے سے اور وہ عنبری
ہیں ساعدہ جنکا ذکر ہے حدیث میں وہ بھی عنبری ہیں اور عادت عرب
کی ایلچی گری میں یہ تہی کہ آتے تھے ہر قبیلہ سے ایک جماعت
ایک مرتبہ (اسد الغابہ) **آل اکیدر** لکھا اونکو فرمان امن کا ظلم سے
تخریج - کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن مندہ نے سعد
بن صلت کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد
اسلمی سے وہ یحیی بن وہب کلبی سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے
کہا کہ لکھا رسول اللہ نے آل اکیدر کے لیے فرمان اور اوس زمانہ میں
آپ کی مہر نہیں تھی پس مہر لگائی اپنے انگوٹھے سے اور ذکر کیا
اوسکو واقدی نے اسحق بن حباب سے روایت کرکے وہ روایت
کرتے ہیں یحیی بن وہب سے اور اسیطرح ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے
(اصابہ اسد الغابہ) **ابوبصیر اور ابوجندل** جبکہ رسول اللہ
حدیبیہ کے بعد مدینہ تشریف لائے اور مطمئن ہوگئے لوگ تو آئے
اون کے پاس ابوبصیر (قریش سے بھاگ کر) پس لکھا قریش
نے کہ وہ اونکو واپس دیئے جاویں (حسب قرارداد صلح) پس فرمایا
رسول اللہ نے اے ابوبصیر انہوں نے ہم سے صلح کرلی ہے اور
ہم بدعہدی نہیں کرتے ہیں پس تو واپس ہوجا اپنی قوم میں پس
گئے وہ اور قتل کیا راستہ میں اپنے ہمراہیوں میں سے (جو بغرض
حفاظت ہمراہ تھے) ایک اور لوٹ آئے پس فرمایا رسول اللہ
نے ابوبصیر کے بارہ میں خرابی ہو لڑائی بھڑکانیوالا ہے اگر اسکے
ساتھہ کوئی ہوجاتے پس ابوبصیر سمجھ گئے کہ رسول اللہ پھر انکو
واپس کردینگے پس بھاگ گئے اور پھر متفق ہوگئی اون کے ساتھہ
ایک مسلمانوں کی جماعت جنمیں سے ابوجندل بھی لوٹ مار کرتے تھے

قريش فكتبوا الى النبي صلى الله عليه وسلم
ان يأذهم اليه فكتب النبي صلى الله عليه وسلم
اليهما ان تقدما عليه - **التخريج** - قال ابن
الاثير اخبرنا ابو جعفر عبيد الله بن احمد باسناده
عن يونس عن ابن اسحق عن الزهري عن عروة
عن المسور ومروان وفيه قال كتب اليهما ليقدما
عليه فيمن معهما فقرأ ابو جندل كتابه صلى الله
عليه وسلم وابو بصير مريض فمات فدفنه
ابو جندل وصلى عليه وبنى على قبره مسجدا -
(اسد الغابه) اختلف في اسم ابي بصير فقيل
اسمه عتبة بن اسيد بن حارثة بن اسيد بن
عبد الله بن ابي سلمة بن عبد الله بن نميرة بن
عوف بن ثقيف قاله ابو مسعود وقال ابن اسحق
اسمه عنبسة بن اسيد بن جارية وقيل عبيد
ابن اسيد واختار الحافظ ان اسمه عتبة وقال
من زعم انه عبيد فقد صحف - **قوله بنى**
على قبره مسجدا - فيه اباحة بناء المسجد على
القبر لانه فعل صحابي في عهد النبي صلى الله
عليه وسلم ولم ينهه صلى الله عليه وسلم عنه فكان
حجة لتقريره صلى الله عليه وسلم ولكن قد ثبت
في ما اخرجه الشيخان عن عائشة رضي الله عنها
ان ام حبيبة وام سلمة رضي الله عنهما ذكرتا
كنيسة رأينها بالحبشة فيها تصاوير فذكرتا ذلك
للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ان اولئك اذا
كان فيهم رجل صالح فمات بنوا على قبره مسجدا
وصوروا فيه تلك الصور فاولئك شرار الخلق
عند الله يوم القيمة - قال العيني فيه منع بناء

قریش پس لکھا اونھوں نے رسول اللہ کو کہ اونکو اپنے پاس بلالیں
(گویا یہ شرط عہد سے خارج کردی) پس لکھا رسول اللہ نے ان
دونوں کو کہ آجاویں وہ رسول اللہ کے پاس **تخریج** کہا ابن
اثیر نے کہ خبر دی ہمکو ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے
وہ روایت کرتے ہیں یونس سے وہ ابن اسحق سے وہ زہری سے
وہ عروہ سے وہ مسور اور مروان سے اور اوسمیں ہے کہ کہا کہ لکھا ان
دونوں کیطرف رسول اللہ نے کہ آجائیں وہ اپنے ساتھ والوں کو
لیکر پس پڑھا فرمان رسول اللہ کا ابو جندل نے اور ابو بصیر مریض
تھے پس وہ مرگئے تو ان کو دفن کیا ابو جندل نے اور نماز جنازہ
پڑھی اور بنائی اون کی قبر پر مسجد (اسد الغابہ) اختلاف کیا گیا
ہے ابو بصیر کے نام میں پس کہا گیا ہے کہ اونکا نام عتبہ بن اسید
بن حارثہ بن اسید بن عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد اللہ بن نمیرہ
بن عوف بن ثقیف سے بیان کیا اسکو ابو مسعود نے اور کہا
ابن اسحق نے اونکا نام عنبسہ بن اسید بن جاریہ ہے اور بعض نے
کہا کہ عبید بن اسید اور اختیار کیا ہے حافظ نے کہ اون کا
نام عتبہ ہے اور کہا کہ جس نے گمان کیا کہ وہ عبید ہیں تو ویسا
کہا یا ہے غلطی کتابت سے - **قولہ بنی علی قبرہ مسجدا** - اس قول سے
قبر پر مسجد بنانیکا جواز معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ فعل ہے صحابی کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپنے اس سے
منع نہیں فرمایا پس ہوگئی یہ حجت بوجہ خاموشی رسول اللہ کے
لیکن تخریج کی ہے شیخین نے عائشہؓ سے کہ ام حبیبہ اور
ام سلمہؓ نے ذکر کیا ایک کنیسہ کا جسکو دیکھا تھا حبشہ میں اوسمیں
تصویریں تھیں پس ذکر کیا یہ اونھوں نے رسول اللہ سے آپنے
فرمایا کہ یہ لوگ جبکہ کوئی ان کا نیک آدمی مرتا تھا تو اسکی قبر پر
مسجد بناتے تھے اور اوسمیں یہ تصویریں بناتے پس یہ بدترین
مخلوق ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن کہا عینی
نے کہ اس میں ممانعت ہے قبروں پر مسجدیں بنانیکی

المساجد على القبور ومقتضاه التحريم كيف وقد ثبت اللعن عليه واما الشافعي واصحابه فصرح بالكراهة وقال البندنيجي والمراد ان يسوى القبر مسجدا ويصلى فوقه وقال انه يكره ان يبنى عنده مسجد فيصلى فيه الى القبر واما المقبرة الداسرة اذا بنى فيها مسجد ليصلى فيه فلم ار فيه باسا لان المقابر وقف كذا المساجد فمعناهما واحد= **قلت** وحديث الكتاب منسوخ لانه كان فى ابتداء الاسلام وحديث الشيخين متاخر عنه ۱۲۴ **ابوسفيان** رض- ينتهديه ادما مع عمرو بن امية- **التخريج** قال الحافظ فى الاصابه رواه ابن سعد باسناد صحيح عن عكرمة = **اقرع** بن حابس- سئاله فامر بما سئل وامر معوية فكتب له كتابا- **التخريج**- اخرجه ابوداؤد عن سهل بن الحنظلية فى باب من روى نصف صاع من قمح = **الى اهل** الذمة- عن على قال كنا عند النبى صلى الله عليه وسلم حين جاءه اهل الذمة فقالوا له اكتب لنا كتابا من لا نسأل فيه من بعدك فقال نعم اكتب لكم ماشئتم الا معرة الجيش وسفه الغوغاء فانهم قتلة الانبياء- **التخريج**- اورده فى كنز العمال وقال اخرجه العسكرى- **بنى** حارثة بن عمرو بن قريط- يدعوهم الى الاسلام فغسلوا الصحيفة ورقعوا بها دلوهم- اذهب الله عقولهم فهم اهل سفه وعجلة وكلامهم مختلط- **التخريج**- قال الحافظ ذكره ابوموسى

اور مقتضے اس حدیث کا حرمت ہے، اور کیسے نہو جبکہ ثابت ہوئی لعنت اسپر لیکن امام شافعی اور اصحاب شافعی پس تصریح کی ہے اُنہوں نے کراہت کی اور کہا بندنیجی نے اور مراد یہ ہے کہ نام رکھا جائے قبر کا مسجد اور نماز پڑہی جائے اوسپر اور کہا کہ مکروہ ہے کہ بنائی جائے اوس کے نزدیک مسجد پس نماز پڑہی جائے اوسمیں قبر کیطرف لیکن پورانا مقبرہ جبکہ بنائی جائے اوسمیں مسجد نماز پڑہنے کو تو میں اوسمیں کوئی ہرج نہیں خیال کرتا کیونکہ مقابر بہی وقف ہیں اور اسیطرح مساجد پس معنی دونوں کے واحد ہیں **کہتا ہوں میں** حدیث کتاب کی منسوخ ہے کیونکہ یہ ابتدار اسلام کی ہے اور حدیث شیخین کے متاخر ہے اس سے- **ابوسفیان** رض ہدیہ چاہی تہی اونسے اور ہوڑی عمرو بن امیہ کے ساتہ- **تخریج** کہا حافظ نے اصابہ میں کہ روایت کیا ہے اوسکو ابن سعد نے اسناد صحیح سے بروایت عکرمہ **اقرع** بن حابس آپ سے کچہ مانگا تہا پس وہ عطا کیا اور حکم دیا معویہ کو پس لکہا اون کے لیے فرمان- **تخریج**- تخریج کی ہے اسکی ابوداؤد نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کر کے باب من روی نصف صاع من قمح میں **(فرمان)** اہل ذمہ کیطرف حضرت علی سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے جبکہ آپکے پاس اہل ذمہ آئے اور کہا کہ ہم کو آپ ایک ایسا فرمان لکہدیں کہ آپکے بعد ہمیں کسی سے دریافت کرنیکی ضرورت نہ رہے آپنے فرمایا بہت بہتر جو تم چاہو لکہے دیتا ہوں مگر لشکر اور کمینوں کے شور و غل میں جانا کیونکہ یہ دراصل انبیاء کا مقابلہ کرنیوالے [illegible] **تخریج** بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی عسکری نے **بنی** حارثہ بن عمرو بن قریط بلایا تہا اونکو اسلام کیطرف پس مٹا ڈالا اونہوں نے فرمان اور پیوند لگا لیا اوسکا اپنے ڈول میں- کہو دیا اللہ نے اونکی عقل کو پس وہ بیوقوف ہو گئے اور اُنکی باتیں دیوانوں کی سی ہو گئیں-
تخریج کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو ابوموسے نے

۱۲۴ ابوسفیان رض
۱۲۵ اقرع بن حابس
۱۲۶ کتاب الی اہل الذمۃ
۱۲۷ بنی حارثۃ بن عمرو بن قریظ

فی الذیل هکذا بغیر اسناد کانه نقله من
مغازی الواقدی فانه کذلک ذکره بغیر
اسناده - وتبعه ابن حبان والطبری (اصابه)
بنی کعب بن اوس - قدم شداد بن ثمامة
علیه صلی الله علیه وسلم فسئل ان یکتب لبنی
کعب کتابا فکتب لهم وبعث شدادا علی
الصلوٰة - **التخریج** - قال ابن الاثیر ذکره
ابن الدباغ الاندلسی وقال الحافظ اخرجه
ابن السکن من طریق القاسم بن معن عن
حمید عن انس - (اصابه اسد الغابه) **بنی
فرازه** - کتب لهم کتابا فی عسیب وهو اسم موضع
التخریج - قال فی الاصابه اخرجه ابن الکلبی
بنی کلاب - کتب الیهم الرق فلم ینقادوا
التخریج - ذکر فی السیرة المحمدیة بحوالة السیرة
الحلبی فی ذکر سریة الضحاک سنة تسع - **قوله**
الرق - یقال فالرق منشو هو جلد یکتب فیه
کذا فی مجمع البحار - **تمیم بن جراشة الثقفی** -
روی عن تمیم انه قال قدمت علی النبی
صلی الله علیه وسلم فی وفد ثقیف فاسلمنا
وبایعنا وسألناه ان یکتب لنا کتابا فیه شروط
فقال اکتبوا ما بدا لکم ثم ائتونی به فسألناه
فی کتابه ان یحل الربوا والزنا - فابی علی ان
یکتب لنا فسألنا خالد بن سعید فقال له
علی الذی ما تکتب قال اکتب ما قال لو رسوله
اولی بالامر فذهبنا بالکتاب الیه صلی الله
علیه وسلم فقال للقاری اقرأ فلما انتهی الی
الربوا قال ضع یدی فی الکتاب علیها فوضع

ذیل میں اسیطرح بے سند شاید اوس نے نقل کیا ہے اوس کو
مغازی واقدی سے کیونکہ اسی طرح بے سند اونہوں نے بھی ذکر
کیا ہے - اور متابعت کی ہے اس کی ابن حبان اور طبری نے (اصابہ)
بنی کعب بن اوس آئے شداد بن ثمامہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں پس خواہش کی کہ لکھدیں آپ بنی کعب کو
فرمان پس لکھا اون کیلیے رسول اللہ نے اور امام بنایا شداد
کو نماز کیلئے - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا ہے اسکو
ابن دباغ اندلسی نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن
سکن نے قاسم بن معن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں
حمید سے وہ انس سے - (اصابہ و اسد الغابہ)
بنی فرازہ - لکھا اونکو فرمان موضع عسیب کے بارہ میں - **تخریج**
کہا حافظ نے کہ تخریج کی اوسکی ابن کلبی نے **بنی کلاب**
آپ نے اونکو فرمان لکھا پس نہیں اطاعت کی **تخریج** - ذکر کیا ہے
سیرۃ محمدی میں سیرت حلبی کے حوالہ سے سریہ ضحاک کے ذکر میں
بولا جاتا ہے وہ ایک کہال ہے جسمیں لکھا جاتا ہے - مجمع البحار
تمیم بن جراشہ ثقفی - روایت ہے تمیم سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
کی خدمت میں وفد ثقیف میں پس اسلام لائے ہم اور بیعت کی ہمنے اور
خواہش کی کہ ہم کو ایک فرمان لکھدیا جاوے جسمیں کچھ شرطیں ہوں
فرمایا لکھہ لاؤ جو چاہو پس خواہش کی تہی ہم نے اوس تحریر میں آپ سے
کہ حلال کردیں ہمارے لیے ربا اور زنا - پس انکار کیا حضرت علی نے
یہ کہ لکھیں اسکو پس سوال کیا ہم نے خالد بن سعید سے پس کہا
اون سے حضرت علی نے جانتے بھی ہو کہ کیا لکھتے ہو کہا کہ جو یہہ
کہتے ہیں وہ لکھتا ہوں اور حکم کا اختیار رسول اللہ کو ہے
پس لے گئے ہم یہہ تحریر رسول اللہ کے پاس فرمایا ایک پڑھنے
والے سے کہ پڑھ پس ربوا کا ذکر آیا تو فرمایا کہ اس جگہ
میرا ہاتھ رکھدے پس ہاں ہاتھ رکھدیا تو فرمایا کہ اے
مومنو ڈرو اللہ سے اور چھوڑو جو کچھ کہ باقی ہے ربوا -

يده فقال يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله
وذروا ما بقي من الربوا - ثم محاها والقيت
علينا السكينة فما راجعناه حتى بلغ الزنا
فوضع يده وقال لا تقربوا الزنا انه كان
فاحشة - ثم محاها وامر بكتابنا ان ينسخ لنا -
التخريج - قال ابن الاثير ذكره ابن ماكولا
واخرجه ابو موسى وقال الحافظ ذكره مطين
في الصحابة وروى من طريق ابي اسحق بن
سمعان الاسلمي عن عبد العزيز بن الهيثم
عن ابيه عن جده عن تميم بن جراشة الثقفي
انه قال قدمت الحديث واسناده ضعيف
وابو اسحق هو ابراهيم بن محمد بن ابي يحيي وابو يحيي
هو سمعان - (اصابه - اسد الغابه)

ثور ابن غزره ابو العكير القشيري - اقطعه حمام
والسد وهما موضعان وكتب له بذلك كتابا
التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن شاهين
من طريق ابي الحسن المدائني (اصابه) ورواه
ابن سعد عن علي بن محمد القرشي هكذا ذكر
في السيرة الشاميه في ذكر وفود بني قشير -

جابر بن ظالم بن حارثة الطائي - وفد عليه
صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا - **التخريج**
ذكره الطبري واستدركه ابن فتحون والرشاطي
كذا قال الحافظ في الاصابه وابن الاثير في
الاسد - **جحدم** بن فضالة الجهني - الي
النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا -
التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن منده
من طريق محمد بن عمرو بن عبد الله بن

پھر بگاڑ دیا اوسکو - اور نازل کیگئی او پر رحمت جو موجب سکون ہے
پس نہیں حجت کی ہم نے آپسے یہاں تک کہ زنا کا ذکر آیا پس
رکھا اوسپر اپنا ہاتھ اور فرمایا کہ نہ قریب جاؤ زنا کے کیونکہ وہ
فحش ہے - پھر بگاڑ دیا اوسکو اور حکم دیا اوس تحریر کے لکھے
جانیکا - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو ابن ماکولا نے
اور تخریج کی اس کی ابو موسے نے اور کہا حافظ نے ذکر کیا
مطین نے انکو صحابہ میں اور روایت کی ابی اسحق بن سمعان
اسلمی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد العزیز بن ہیثم سے
وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ تمیم بن جراشہ
ثقفی سے کہ کہا آیا میں الحدیث اور اسکی اسناد ضعیف ہے - اور
ابو اسحق وہ ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی ہیں اور ابو یحیی سمعان ہیں
اصابہ اسد الغابہ)

ثور بن غزرہ ابو العکیر القشیری - جاگیر دیا انکو حمام اور سد جو
دونو موضع ہیں اور لکھدیا اسکی بابتہ فرمان (سند) **تخریج** - کہا
حافظ نے تخریج کی ہے اسکی ابن شاہین نے ابن ابی الحسن المدائنی
کے طریقہ سے (اصابہ) اور روایت کیا اوسکو ابن سعد نے
علی بن محمد القرشی سے اسیطرح ذکر کیا اوسکو سیرت شامی
میں بنی قشیر کے وفود کے بیان میں -

جابر بن ظالم بن حارثة الطائی - آئے رسول اللہ کی خدمت
میں پس لکھا آپنے اون کے لیے فرمان **تخریج** - ذکر کیا اسکو
طبری نے اور زائد کیا ہے اسکو ابن فتحون اور رشاطی نے
اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں اور ابن اثیر نے اسد الغابہ میں

جحدم بن فضالہ جہنی - آئے رسول اللہ کی خدمت میں
پس لکھا اون کے لیئے فرمان - **تخریج** - کہا حافظ نے کہ
تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن
عبد اللہ بن جحدم کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان
کی مجھسے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کر کے وہ روایت

۲۶ ثور بن غزرہ ابو العکیر القشیری

۲۷ جابر بن ظالم بن حارثة الطائی

۲۸ جحدم بن فضالة الجهنی

جدم قال حدثنی ابی عن ابیه عن جده انه اتی النبی صلعم۔ الحدیث وهو حدیث غریب وفیه نصر بن سلمة وهو متروک الحدیث۔ (اصابه) **جشیش الدیلمی**۔ کاتبه صلی الله علیه وسلم فی قتل الاسود العنسی۔ **التخریج**۔ ذکره الطبری ونقل الحافظ عن کتاب الردة لسیف قال بعث صلی الله علیه وسلم الیه والی فیروز وداذویه یامرهم بمحاربة الاسود اخرجه بوجهین عن ابن عباس رض۔ وکذا ذکره الواقدی من روایة همام بن منبه = (اصابه) **جفینة** الجهنی وقیل الهندی ویقال الغسانی۔ کتب صلی الله علیه وسلم له کتابا فرقع به دلوه قالت له ابنته عمدت الی کتاب سید العرب فرقعت به دلوك فاخذ کل قلیل وکثیر هو له فجاء بعد مسلما۔ **التخریج**۔ قال الحافظ اخرجه البغوی والطبرانی من ابی بکر الزاهری عن سفیان عن ابی اسحق عن عرینة عن جفینة۔ قال البغوی منکر من حدیث الثوری وابو بکر الزاهری ضعیف الحدیث = (اصابه) **جناده** بن زید الحارثی۔ قال ابن الاثیر **اخرجه** ابو نعیم وابن منده وقال الحافظ روی ابن السکن والباوردی من طریق عبد الرحمن بن عمرو عن سوادة بنت المتلمس عن جدتها ام المتلمس بنت جنادة ابن زید عن ابیها۔ (اصابه) **جریجی** بن عمرو العذری۔ روی عنه انه اتی النبی صلی الله

کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث اور وہ حدیث غریب ہے اور اوسمیں نصر بن سلمہ ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔ (اصابہ اسد الغابہ)

جشیش الدیلمی۔ مکاتبت کی اون سے رسول اللہ صلعم نے اسود عنسی کے قتل کے بارہ میں۔ **تخریج**۔ ذکر کیا اوسکو طبری نے او نقل کیا حافظ نے کتاب الردۃ میں جو سیف کی ہے کہا بھیجا رسول اللہ نے اونکی اور فیروز دیلمی اور دادویہ کی طرف حکم کرتے تھے آپ اونکو اسود کی لڑائی کا تخریج کی ہے اس کی دو طریقوں سے بروایت ابن عباس رض۔ اور اسیطرح ذکر کیا اس کو واقدی نے ہمام بن منبہ کے طریقہ سے (اصابہ)

جفینۃ الجہنی اور بعض نے کہا کہ ہندی اور بعض نے کہا کہ غسانی لکھا رسول اللہ نے ان کو فرمان پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں کہا اونکی بیٹی نے کہ قصد کیا تو نے سید عرب کی کتاب کا اور اوس کا اپنے ڈول میں پیوند لگا لیا پس لیا اپنا تھوڑا بہت مال پس آیا بعد میں مسلمان ہو کر **تخریج**۔ کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی بغوی نے اور طبرانی نے ابی بکر زاہری سے بروایت سفیان وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ عرینہ سے وہ جفینہ سے کہا بغوی نے منکر ہے حدیث بروایت ثوری اور ابو بکر زاہری ضعیف الحدیث ہے۔ (اصابہ)

جنادہ بن زید حارثی۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابو نعیم اور ابن مندہ نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن سکن اور باوردی نے عبد الرحمن بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سوادہ بنت متلمس سے وہ اپنی دادی یعنی متلمس کی ماں سے جو بیٹی ہیں جنادہ بن زید کی وہ اپنے باپ سے۔ الحدیث (اصابہ)

جریجی بن عمرو عذری روایت کی گئی اون ہی سے کہ وہ حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

علیہ وسلم فکتب له۔ ان لیس علیکم عشر ولا حشر۔ **التخریج**۔ اخرجه ابونعیم۔ کذا ذکرہ صاحب السیرة المحمدیة فی بیان الوفود

حارث بن عبد شمس

حارث بن عبد شمس۔ خرج الی النبی صلی الله علیه وسلم واخذ لجمیع اصحابه الامان علی دمائهم واموالهم فکتب صلی الله علیه وسلم له کتابا واباحهم من بلادهم کذا وکذا۔ **التخریج**۔ اخرجه ابونعیم وروی ابن منده باسناد غریب عن الحمیری بن الحارث بن عبد شمس عن ابیه انه خرج۔ الحدیث (اصابه واسد الغابه)

حذیفة بن الیمان

حذیفة بن الیمان اخرج محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة ابو صفرة العتکی قال وکان ابو صفرة من ازد وباء ودباء فیما بین عمان وبحرین وقد کانوا اسلموا وقدم وفدهم علی رسول الله صلعم مقرین بالاسلام فبعث علیهم مصدقا منهم یقال له حذیفة بن الیمان الازدی من اهل وباء وکتب له فرائض الصدقات فکان یاخذ صدقات اموالهم ویردها علی فقرائهم۔

حضرمی بن عامر

حضرمی بن عامر۔ وفد علیه صلی الله علیه وسلم مع قومه فکتب لهم کتابا۔ **التخریج** اخرجه ابو موسی کذا قاله ابن الاثیر وقال الحافظ روی ابن شاهین من طریق المدائنی عن ابی معشر عن یزید بن رومان ومحمد بن کعب وعن سعید المقبری عن ابی هریرة وعن سلمه بن محارب عن داؤد عن الشعبی و اسانید اخر فذکر الحدیث

حوشب ذو ظلیم

حوشب

پس لکھا اون کے لیے فرمان یہ کہ نہیں تم پر عشر اور نہ تم جمع کیے جاؤ گے لشکر بنا تیکو **تخریج**۔ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے وفود کے بیان میں

حارث بن عبد شمس۔ آئے یہ رسول اللہ کی خدمت میں اور حاصل کی اپنے سب ساتھ والوں کے لیے امن اونکی جانوں اور ان کے مالوں پر پس لکھا رسول اللہ نے انکو فرمان۔ اور مباح کیا یعنی دیدیا انکے لیے اون کے شہروں میں فلاں فلاں **تخریج**۔ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے اور روایت کی ہے ابن منده نے غریب سند سے حمیری بن حارث بن عبد شمس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ کہ وہ گئے الحدیث (اصابہ۔ اسد الغابہ)

حذیفہ بن الیمان۔ تخریج کی ہے محمد بن سعد نے ابو صفرۃ العتکی کے ترجمہ میں اپنی کتاب طبقات میں اور کہا کہ ابو صفرہ ازد وبا کے رہنے والے تھے اور دبا رعمان اور بحرین کے درمیان میں ہے اور وہاں والے اسلام لے آئے تھے اور اون کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اسلام کا اقرار کر کے پس رسول نے اونپر اونہیں ہی سے ایک شخص حذیفہ بن یمان ازدی کو عامل زکوۃ بنایا اور اون کو ایک فرمان لکھدیا جس میں زکوۃ کے فرائض کا بیان تھا پس وہ اون کے مالوں کا صدقہ لیتے تھے اور اون کے ہی فقرا پر تقسیم کر دیتے تھے

حضرمی بن عامر گئے رسول اللہ کی خدمت میں اپنی قوم کے ہمراہ پس لکھا آپ نے انکو فرمان **تخریج**۔ تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے اسیطرح بیان کیا ہے ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ابن شاہین نے مدائنی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی معشر سے وہ یزید بن رومان اور محمد بن کعب سے اور سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ اور سلمہ بن محارب سے وہ داؤد سے۔ وہ شعبی سے۔ اور مختلف اسنادیں۔ پس ذکر کیا حدیث کو

حوشب ذو ظلیم اور وہ ابن طخمہ ہیں اور بعض نے کہا کہ

٢٣ حوشب ذو ظلیم
٢٤ الی خزاعة
٢٥ خراش بن جحش
٢٦ ذو الکلاع الحمیری
٢٧ ذهین بن القرضم

ذو ظلیم هو ابن طخمة

وقیل ابن طخم ویقال ابن الساعی وغیر
ذلک قاله الحافظ وقال ابن الاثیر هو ابن
طخیة - بعث صلی الله علیه وسلم الیه عبد الله
ابن جریر البجلی وکتب معه کتابا لیظاهر هو
وذو الکلاع وفیروز الدیلمی ومن اطاعهم علی
قتل الاسود العنسی - التخریج - قال الحافظ
روی ابن السکن من طریق محمد بن عثمان بن
حوشب عن ابیه عن جده وقال ابن الاثیر
اخرجه ابن مندة وابو نعیم وابن عبد البر -
الی خزاعة - یبشرهم باسلام خالد وحرملة
ابنا هوذة - التخریج - قال ابن الاثیر اخرجه
ابو عمرو وابو موسی وقال الحافظ ذکره ابن
شاهین وابن الکلبی خراش بن جحش بن
عمرو العبسی - کتب صلی الله علیه وسلم الیه
فحرق کتابه - التخریج - قال الحافظ ذکره ابن
بشکوال وذکره هکذا ابن الکلبی ایضا وکذا ذکره
محمد ابن سعد فی الطبقات فی ترجمة ربعی بن
خراش - ذو الکلاع الحمیری اسمه سمیفع
کتب صلی الله علیه وسلم فی التعاون علی قتل
الاسود العنسی - التخریج - قال ابن الاثیر
روی ابن لهیعة عن کعب بن علقمة عن حسان
ابن کلیب الحمیری قال سمعت من ذی الکلاع
ذهین بن القرضم - اختلف فی اسمه قال الحافظ
قیل مصغرا جزم علیه ابن حبیب وقیل بالمعجمة
والیاء التحتانیة بعد الهاء جزم علیه الدارقطنی
- قال ابن ماکولا فی باب ذهین من حرف الذال

کہ ابن طخم اور کہا جاتا ہے ابن الساعی وغیرہ - بیان کیا اسکو
حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ وہ ابن طخیہ ہیں بھیجا
اونکی طرف عبد اللہ بن جریر کو اور لکھا اوس کے ساتھ
فرمان تاکہ وہ ندا کرے اور ذو الکلاع اور فیروز دیلمی اور جو
اون کی اطاعت کریں اسود عنسی کے قتل پر -
تخریج - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن سکن نے
محمد بن حوشب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے وہ اپنے دادا سے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج
کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے
قبیلہ خزاعہ کیجانب بشارت دی آپ نے اون کو خالد اور حرملہ
بن ہوذہ کے اسلام کی تخریج - کہا ابن اثیر نے کہ
تخریج کی اسکی ابو عمرو اور ابو موسے نے اور کہا حافظ نے
کہ ذکر کیا اوسکو ابن شاہین اور ابن کلبی نے -
خراش - بن جحش بن عمرو عبسی - فرمان لکھا اون کو جناب
رسول اللہ نے پس جلا دیا اوس نے آپ کے فرمان کو
تخریج کہا حافظ نے ذکر کیا اوسکو ابن بشکوال نے اور ذکر
کیا اوسکو اسیطرح ابن کلبی نے بھی - اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن
سعد نے طبقات میں ربعی بن خراش کے ترجمہ میں -
ذو الکلاع الحمیری جنکا نام سمیفع تھا لکھا رسول اللہ نے
انکو اسود عنسی کے قتل میں ندا کرنے کی بابتہ تخریج - کہا ابن
اثیر نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں کعب بن علقمہ سے وہ
روایت کرتے ہیں حسان بن کلیب حمیری سے کہا کہ سنا میں نے
ذو الکلاع سے - ذہین بن القرضم - اختلاف کیا گیا ہے
اون کے نام میں کہا حافظ نے کہ بیان کیا گیا ہے بوزن تصغیر جزم کیا ہے
ابن حبیب نے اور بعض نے کہا ہے ذال معجمہ کے ساتھ اور یاء تحتانیہ
بعد ہاء ہوز کے جزم کیا ہے اسپر دارقطنی نے - کہا ابن ماکولا
ذہین حرف ذال معجمہ کے باب میں کہ ذہین بفتح ذال معجمہ

ذهين بفتح الذال المعجمة وسكون الهاء فهو ذهين
ابن القرضم بن العجيل بن قنات بن موسى بن
تغلد بن العبدى لوافد على النبى صلى الله عليه وسلم
وكان يكرمه لبعد داره ذكر ذلك ابن الكلبي و
ذكره الدارقطني القرضم بالقاف وهو بالفاء و
قال ابن قنات بفتح القاف وهو بكسر الفاء۔
التخريج۔ روى ابن شاهين من طريق ابن الكلبي
قال اخبرنا معمر عن عمران المهرى قال وفد منا
رجل يقال له ذهين الحديث قاله الحافظ فى
الاصابة۔ رافع القرظى۔ كتب له انه لا يجنى ۱۲۸ رافع القرظی
عليه الا يده۔ التخريج۔ اخرجه ابوموسى
وذكره ابن شاهين من طريق فراش بن اسمٰعيل
عن عبد الملك بن عمير عن رافع واسناده
ضعيف قاله الحافظ۔ ربيعه بن لهيعة ۱۲۹ ربیعۃ بن لهیعة
الحضرمى۔ قال كتب بسم الله الرحمن الرحيم
لربيعة بن لهيعة الحديث۔ التخريج۔ اخرج
ابن منده وابونعيم وابن عبد البر نقله ابن الاثير
وقال الحافظ روى يعقوب بن محمد الزهرى
عن زرعة بن مغلس عن ابيه عن مهد بن
ربيعة عن ابيه ربيعة بن لهيعة قال وفدت
على رسول الله الحديث۔ رعية السحيمى۔ ۱۳۰ رعیۃ السحیمی
كتب اليه فرقع به دلوه۔ التخريج۔ قال ابن
الاثير اخرجه الثلاثة وقال الحافظ روى احمد
وابن ابى شيبة من طريق اسرائيل عن ابى
اسحٰق عن الشعبى عن رعية السحيمى۔
راشد بن عبد ربه۔ ذكر ابن عساكر ان ۱۳۱ راشد بن عبد ربہ
النبى صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا قال الحافظ

اور سکون ہا ہیں وہ ذہین بن القرضم بن عجیل بن قنات بن
موسےٰ بن تغلد بن عبدی ہیں جو آئے تھے رسول اللہ
کی خدمت میں اور رسول اللہ اون کا اکرام کرتے تھے بوجہ
دوری مسافت کے ذکر کیا اس کو ابن الکلبی نے اور ذکر
کیا دارقطنی نے قرضم قاف سے اور وہ فا کے ساتھ ہے اور
کہا ابن قنات نے فتح قاف کے ساتھ اور وہ کسر فا کیساتھ
ہے۔ تخریج۔ روایت کی ہے ابن شاہین نے ابن کلبی کے
طریقہ سے کہا خبر دی ہم کو معمر نے عمران مہری سے روایت
کر کے کہا گیا ہم میں سے ایک شخص جسکو ذہین کہتے تھے۔
الحدیث کہا اسکو حافظ نے اصابہ میں۔ رافع القرظی۔ لکھا
اون کے لیے کہ نہیں گناہ کریگا اوپر مگر اون کا ہاتھ یعنے وہ اپنے
ہی قصوریں پکڑے جاویں گے۔ تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی
ابوموسیٰ نے اور ذکر کیا اسکو ابن شاہین نے فراش بن اسمعیل کے
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن عمیر سے۔ وہ
رافع سے اور اسناد اسکی ضعیف ہے۔ بیان کیا اسکو حافظ نے
ربیعہ بن لہیعہ حضرمی۔ کہا کہ لکھا میرے لیے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ربیعہ بن لہیعہ کیلئے۔ الحدیث۔ تخریج۔ تخریج کی ہے ابن مندہ
اور ابونعیم اور ابن عبد البر نے نقل کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے
روایت کی یعقوب بن محمد زہری نے روایت زرعہ بن مغلس سے وہ روایت
کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ مہد بن ربیعہ سے وہ اپنے باپ ربیعہ
بن لہیعہ سے کہا کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث رعیہ سحیمی
فرمان لکھا اسکی جانب پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں تخریج
کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلثہ نے یعنی ابونعیم و ابن مندہ
و ابن عبد البر نے اور کہا حافظ نے روایت کی ہے احمد اور ابن
ابی شیبہ نے اسرائیل کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحٰق
سے وہ شعبی سے وہ رعیہ سحیمی سے راشد بن عبد ربہ۔ ذکر کیا ابن عساکر
نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا انکو بیان کیا اسکو حافظ

ا بتس بن عامر بن حصن الطائی - اخرجه الطبری وذکره ابو عمرو - (اصابه اسد الغابه) رجل من فهر - اهدی للنبی صلی الله علیه وسلم العسل فقبلها - وقال حملی فحماه وکتب له - التخریج - اخرجه البخاری و مطین وابن مندة من طریق ابی العاصم ابی عبد الله بن عیاض عن ابیه قال شهدت الحدیث قاله الحافظ وقال ابن الاثیر اخرجه ابونعیم ایضًا - زرارة بن قیس النخعی - وفد فاسلم فکتب له کتابا - التخریج - اخرجه ابوموسی وذکره ابن شاهین فقال حدثنا المنذر بن محمد قال حدثنا الحسین بن محمد قال حدثنی یحیی بن زکریا النخعی عن الحسن ابن الحکم عن عبد الرحمن بن عابس عن ابیه عن زرارة وفد علی النبی صلی الله علیه وسلم الحدیث - (اصابه اسد الغابة) زیاد بن الحارث الصدائی - ارسل صلی الله علیه وسلم جیشا الی قومه فقال رد الجیش انا لك باسلامهم فرد وکتب الیهم کتابا بسه - التخریج قال ابن الاثیر اخرجه ابونعیم وابن مندة وابن عبد البر - زید الخیر بن مهلهل الطائی ویقال زید الخیل - اقطعه فیدا فکتب له بذلك کتابا - التخریج - قال الحافظ ذکره هشام بن الکلبی وروی ابن سعد عن ابی عمیر الطائی عن عباد الطائی عن اشیاخهم کذا فی السیرة الشامیة فی وفود طئ - زید ابن رفاعة الجذامی - ذکره ابن سعد فی الطبقات

اتبس بن عامر بن حصن طائی تخریج کی اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے (اصابہ واسد الغابہ) رجل من فہر ہدیہ دیا رسول اللہ کو شہد پس قبول کیا آپنے اوسکو اور کہا اوس نے کہ مجھے رکھت عنایت کیجیے پس دی آپنے اور لکھا فرمان تخریج - تخریج کی ہے اسکی بخاری اور مطین اور ابن مندہ نے ابی عاصم ابی عبد اللہ بن عیاض کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے بھی زرارہ بن قیس نخعی حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے اور لکھا اونکو فرمان - تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے اور ذکر کیا ہی اسکو ابن شاہین نے پس کہا حدیث بیان کی ہم سے منذر بن محمد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحییٰ بن زکریا نخعی نے حسن بن حکم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن عابس سے وہ اپنے باپ سے وہ زرارہ سے کہ وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے الحدیث (اصابہ) زیاد بن حارث صدائی بھیجا رسول اللہ نے لشکر اسکی قوم کیطرف پس کہا کہ لوٹا لیجیے لشکر اور میں ذمہ وار ہوں اون کے اسلام کا پس لوٹا لیا اور لکھا اسکی قوم کیطرف فرمان ان کے ہمراہ تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے زید الخیر بن مہلہل طائی اور انکو زید الخیل بھی کہا جاتا تھا - جاگیر میں دیا اون کو موضع فید اپس لکھا اسکی بابتہ فرمان - تخریج - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ہے اسکو ہشام بن کلبی نے اور روایت کی ہے ابن سعد نے ابی عمیر طائی سے وہ روایت کرتے ہیں عباد طائی سے وہ اپنے اساتذہ سے - اسی طرح ہے سیرۃ شامیہ بیان وفود طی میں - زید بن رفاعۃ جذامی - بیان کیا ہے ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ پھر زید بن حارثہ کا سریہ حسمی کیطرف اور وہ وادی قری کے ورے ایک جگہ ہے جمادی الاخرے سنہ ۶ ہجری میں ہوا -

في بيان السرايا فقال ثم سرية زيد بن حارثة
الى حسمى وهي وراء وادي القرى في جمادى
الآخرة سنة ست من مهاجر رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالوا اقبل دحية بن خليفة
الكلبي من عند قيصر وقد اجازه وكساه
فلقيه هنيد بن عارض وابنه عارض بن
هنيد في ناس من جذام بحسمى فقطعوا
عليه الطريق فلم يتركوا عليه الا سمل ثوب
فسمع بذلك نفر من بني الضبيب فنفروا
اليهم فاستنقذوا لدحية متاعه وقدم
دحية على النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره
بذلك فبعث زيد بن حارثة في خمسمائة رجل
ورد معه دحية فكان زيد يسير الليل ويكتم
النهار ومعه دليل له من بني عذرة فاقبل
بهم حتى هجم بهم مع الصبح على القوم فاغاروا
عليهم فقتلوا فيهم فاوجعوا وقتلوا
الهنيد وابنه واغاروا على ماشيتهم ونعمهم
ونساءهم واخذوا من النعم الف بعير ومن
الشاء خمسة آلاف شاة ومن السبي مائة من
النساء والصبيان فرحل زيد بن رفاعة الجذامي
في نفر من قومه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فدفع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كتابه
الذي كان كتب له ولقومه ليالي قدم عليه
فاسلم وقال يا رسول الله لا تحرم علينا حلالا
ولا تحلل لنا حراما فقال كيف اصنع بالقتلى
قال ابو يزيد بن عمرو اطلق لنا يا رسول الله
من كان حيا ومن قتل فهو تحت قدمي هاتين

کہا راوی نے کہ واپس آتے تھے دحیہ بن خلیفہ کلبی قیصر کے پاس
سے اور اس نے اسکو انعام اور خلعت دیا تھا پس ملا اون سے
ہنید بن عارض اور اوس کا بیٹا عارض بن ہنید قبیلہ جذام
کے چند آدمیوں کے ہمراہ حسمی میں اور انپر دھاڑا مارا پس نہیں
چھوڑا اونپر مگر ایک پرانا کپڑا۔ اور حاضر ہوئے دحیہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں اور آپ کو اس واقعہ کی خبر
دی آپنے زید بن حارثہ کو پانسو آدمیوں کے ہمراہ بھیجا اور
اون کے ساتھ دحیہ کو بھی واپس کیا۔ پس زید رات کو چلتے
اور دن کو پوشیدہ ہوجاتے تھے اور اون کے ہمراہ بنی
عذرہ میں کا ایک اگوا تھا پس صبح کیوقت وہاں پہونچے
اور لوٹ مار شروع کردی۔ پس قتل کیا اونکو اور تکلیف بھی
پہنچائی اور قتل کیا ہنید اور اوس کے بیٹے کو اور لوٹ
لیا اون کے جانوروں اور عورتوں کو اور بھی اون کے
اونٹوں میں سے ہزار اونٹ اور بکریوں میں سے پانچ ہزار
بکریاں اور سو عورتوں اور بچوں کو قید کیا۔ پس آئے
رفاعہ بن زید جذامی اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ہمراہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں اور آپ کو وہ
فرمان دیا جو رسول اللہ نے اون کے اور اون کی قوم کے
لیے لکھا تھا جبکہ وہ حاضر خدمت ہوئے اور اسلام لائے
تھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ حرام
کیجئے ہمپر حلال کو اور نہ حلال کیجئے ہمارے واسطے حرام
کو تو آپنے فرمایا کہ میں قتل شدہ لوگوں کا کیا کروں کہا
ابو یزید بن عمرو نے رہا کر دیجئے ہمارے زندہ قیدیوں کو۔
اور جو مقتول ہوگئے ہیں وہ میرے قدم کے نیچے ہیں
یعنے معاف فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔
سچ کہا پس بھیجا آپنے اون کے ساتھ علی کو زید بن
حارثہ کیطرف حکم دیا اون کو کہ چھوڑدیں اون کے حرم

فقال صلی اللہ علیه وسلم صدق فبعث معه
علیا رض الی زید بن حارثة یامره ان یخلی بینه
وبین حرمهم واموالهم فتوجه علی ولقی
زیدا بالفحلتین وهی بین المدینة وذی
المروة فابلغه امر رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم فرد الی الناس کلما کان اخذ لهم۔
اقول۔ انی وجدت کتابا لرفاعة بن زید
الجذامی وساذکره فی الکتب فی حرف الراء
لعل هذا هو والتشبه فی اسمه۔ سراقة
ابن مالک یکنی اباسفیان۔ لما هاجر صلی
اللہ علیه وسلم وتعقبه قریش ادرکه سراقة
فی الطریق فدعا صلی اللہ علیه وسلم علیه
حتی ساخت رجلا فرسه فطلب منه الخلاص
علی ان لا یدخل علیه ففعل وکتب له امانا
بسؤاله لذلک واسلم یوم الفتح۔ التخریج
اخرجه البخاری وغیره من ائمة الحدیث
والسیر کلهم فی قصة الهجرة واخرج ابن
الاثیر بسنده الی براء بن عازب۔ ورأیت
فی اکثر کتب الحدیث والسیر کلهم اوردوا
هذه القصة فی بیان الهجرة ولم یذکر
احد منهم لفظ الکتاب الا ان قالوا انه
کتب له امانا۔ سرباتک الهندی۔
زعم ان النبی صلی اللہ علیه وسلم ارسل الیه
حذیفة واسامة وصهیبا وغیرهم یدعونه
الی الاسلام فاسلم وقبل کتاب النبی صلی
اللہ علیه وسلم۔ التخریج۔ اخرجه ابوموسی
من طریق میسر بن احمد الاسفرائنی صاحب

اور واپس کردیں اون کے مال پس گئے حضرت علی اور ملے
زید سے فحلتین میں اور وہ مدینہ اور ذوالمرہ کے درمیان
میں ہے۔ پس پہونچایا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم
پس جو کچھ اون کے مال لوٹے تھے وہ سب واپس کردئے
کہتا ہوں کہ پائی ہے مینے ایک کتاب رفاعہ بن زید کے
نام سے اور ذکر کروں گا اوسکو حرف را رفاعہ بن زید کے
نام میں شاید کہ یہ نامہ وہی ہو اور ان کے نام میں شبہ
ہو گیا ہو۔ سراقہ بن مالک جنکی کنیت ابوسفیان ہے۔ جبکہ
ہجرت کی رسول اللہ نے اور تعاقب کیا آپکا قریش نے
تو پالیا آپ کو سراقہ نے راہ میں پس بددعا کی آپنے یہانتک
کہ سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے پس
چاہی سراقہ نے اس امر سے خلاصی اس شرط پر کہ آپسے
تعرض نہیں کریگا پس خلاصی دی اوسے اور لکھا فرمان
امن اوس کے خواہش کے موافق اور اسلام لائے فتح مکہ کے
دن تخریج کی ہے اسکی بخاری اور اون کے سوا سب
ائمہ حدیث اور ائمہ سیر نے ہجرت کے قصہ میں اور تخریج کی
ہے ابن اثیر نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے براء بن عازب تک
اور دیکھا میں نے اکثر کتب حدیث وسیر میں سب نے بیان
کیا ہے اس قصہ کو ہجرت کے ذکر میں اور نہیں ذکر کیا کسی نے
لفظ فرمان سوا اس کے کہ کہا کہ لکھا ان کے لیے فرمان
سرباتک ہندی۔ ایسا بیان کرتا تھا کہ بھیجا اوسکی طرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ اور اسامہ اور
صہیب وغیرہ کو کہ وہ اوسکو دعوت اسلام کرتے
تھے۔ پس اسلام لایا او قبول کیا فرمان رسالت کو۔
تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی ابوموسی نے میسر بن احمد
اسفرائنی۔ یحیی بن یحیی نیشاپوری کے شاگرد کے طریقہ
سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مکی بن احمد بردعی نے کہا

۳۸ سراقہ بن مالک

۳۹ سرباتک الہندی

يحيى بن يحيى النيسابوري قال حدثنا مكي
ابن احمد البروعي قال سمعتُ اسحٰق بن ابراهيم
الطوسي يقول وهو ابن سبع وتسعين سنة
قال رأيت سرباتك ملك الهند وذكر القصة
قاله الحافظ۔

سریع بن الحکم

سريع بن الحكم۔ قدم في وفد تميم
فكتب له كتابا۔ التخريج۔ اخرجه ابن مندة
وابو نعيم قاله ابن الاثير۔

سعید بن عداء الفریعی

سعير بن عداء
الفريعي ويقال البكائي۔ وفد فكتب له كتابا
وزاد ابن مندة لفظ الكتاب۔ اني احضرتك
النزج۔ (اصابه) التخريج ذكره المدائني في
كتاب رسل النبي صلى الله عليه وسلم وروى
من طريق عبد الله بن يحيى قال راني ابن
سعير بن عداء كتابا من محمد رسول الله۔
الخ۔ ورواه الباوردي قاله الحافظ وقال ابن
الاثير اخرجه ابن مندة وابو نعيم۔

سمعان بن عمرو الکلابی

سمعان
ابن عمرو الكلابي۔ بعث اليه كتابا مع عبد الله
ابن عوسجة فرقع به دلوه فقيل لهم بنو المرقع
ثم اسلم وقدم على رسول الله صلى الله عليه
وسلم۔ التخريج۔ ذكر ابو الحسن المدائني
في كتاب رسل النبي صلى الله عليه وسلم۔ قاله
الحافظ في الاصابه۔

سبز الاراشی

سبز الاراشي ووقع
عند ابن فتحون سيار بدل سبز لعله تصحيف۔
اتاه عمرو بن حسان وقال له يا رسول الله
اقطع حليفي فقطع له وكتب في عرجون۔
التخريج۔ قال الحافظ رأيت هذا بخط الخطيب
وله ذكر في حديث ابن شاهين وابن السكن
اخرجاه من طريق زيد بن ابراهيم بن عاصم

سُنا میں نے اسحٰق بن ابراہیم طوسی سے کہتے تھے وہ اور اُن کی عمر
ستانوے برس کی تھی کہ دیکھا میں نے سرباتک بادشاہ ہند
کو۔ اور ذکر کیا قصہ۔ بیان کیا ہے اسکو حافظ نے
سریع بن حکم۔ آئے وفد تمیم کے ہمراہ پس لکھا اُن کے لیے
فرمان تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے
بیان کیا اسکو ابن اثیر نے سعیر بن عداء فریعی اور ان کو
بکائی بھی کہا جاتا ہے۔ حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اُن کے
لیے فرمان اور زائد کیئے ہیں ابن مندہ نے لفظ کتاب کی
کہ میں نے دیا تجھکو نزج۔ (اصابہ) تخریج۔ ذکر کیا اسکو
مدائنی نے کتاب رسل النبی صلعم میں اور روایت کی ہے عبد اللہ
بن یحیٰی کے طریقہ سے کہا کہ دکھائی مجکو سعیر بن عداء کی بیٹے نے
ایک تحریر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے تھی اور
روایت کیا اوسکو باوردی نے بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا
ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے۔
سمعان بن عمرو الکلابی بھیجا انکو فرمان عبد بن عوسجہ کے ہمراہ
پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں پس خطاب پڑ گیا
اون کا بنو مرقع پھر اسلام لائے اور رسول اللہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے تخریج۔ ذکر کیا ابو حسن مدائنی نے کتاب رسل النبی
میں۔ بیان کیا اسکو حافظ نے اصابہ میں سبز الاراشی اور ابن
فتحون کے نزدیک سبز کیجگہ سیار ثابت ہوا ہے شاید غلطی
کتابت ہوئی ہے۔ آئے رسول اللہ کے پاس عمرو حسان
اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے حلیف کو جاگیر دیجیے پس جاگیر
دی آپ نے اور لکھا فرمان عرجون کی لکڑی کی تختی پر تخریج
کہا حافظ نے کہ دیکھا میں نے یہ خطیب کے خط سے اور اس کا ذکر
ہے ابن شاہین اور ابن سکن کا حدیث میں تخریج کی ہے
دونوں نے زید بن ابراہیم بن عاصم بن مالک بن عمرو البلوی
کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے دادا نے

ابن مالک بن عمرو البلوی قال حدثنی
جدی عن ابیه مالک قال عقلت رسول
الله صلی الله علیه وسلم واتاه عمرو بن حسان
بوادی القری برجل من بنی اراش۔ الحدیث
(اصابه) **سنن الحج مع ابی بکر رض۔ اخرجه**
البیهقی فی الدلائل عن عروة قال بعث
رسول الله صلی الله علیه وسلم ابا بکر امیرا
علی الناس سنة تسع وکتب معه سنن الحج۔
کذا ذکره فی السیرة المحمدیة۔ **ضمام بن زید**
الهمدانی۔ وقد فاسلم وکتب له کتابا وذلک
بعد مرجعه من تبوک۔ **التخریج**۔ قال
ابن الاثیر اخرجه الطبری وذکره ابو عمرو فی
نمط۔ (اسد الغابه) **علاء الحضرمی**۔
استعمله علی بحرین فکتب له عهدا۔ **التخریج**
قال الحافظ فی ترجمة صحار بن العباس وی
ابن شاهین من طریق حسین بن محمد قال
حدثنا ابی قال حدثنا جیفر بن الحکم العبدی
عن صحار بن العباس و مرثد بن مالک فی نفر
من عبد قیس قالوا فذکر القصة مطولة
وفیه استعمل العلاء علی البحرین وکتب له۔
وقال فی ترجمة عبد الله بن عوف العبدی
ذکره الطبری عن الواقدی ان النبی صلی الله
علیه وسلم کتب الی العلاء۔ وقال ابن الاثیر
فی ترجمة شبیب اخرجه ابو موسی وله ذکر
فی طبقات محمد بن سعد قال اخبرنا محمد بن
عمر قال حدثنی ابو بکر بن عبد الله بن ابی
سبرة عن محمد بن یوسف عن السائب بن

اپنے باپ مالک کی روایت سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آئے آپکے پاس عمرو بن حسان وادی
قرے میں بنی اراش کے ایک شخص کے ہمراہ۔ الحدیث (اصابہ)
سنن حج ہمراہ ابو بکر رض **تخریج** کی ہے اسکی بیہقی نے دلائل میں
عروہ سے روایت کر کے کہا کہ بھیجا رسول اللہ نے ابو بکر صدیق
کو سنہ ۹ ہجری میں لوگوں پر امیر بنا کر اور لکھے آپ کے ساتھ
سنن حج۔ اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو سیرۃ محمدیہ میں۔
ضمام بن زید ہمدانی۔ حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے
اور لکھا ان کے لیے فرمان اور یہ آپ کے تبوک سے واپسی
کے بعد کا قصہ ہے۔ **تخریج**۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج
کی ہے اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے نمط میں
علاء الحضرمی۔ عامل بنایا انکو بحرین پر پس لکھا اون کے
لیے عہد (ہدایت نامہ) **تخریج**۔ کہا حافظ نے صحار بن
عباس کے ترجمہ میں کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے
حسین بن محمد کے طریقہ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے
میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جیفر بن حکم عبدی
نے صحار بن عباس اور مرثد بن مالک سے روایت کی کہ چند
عبد قیس کے اشخاص کے جلسہ میں کہا انہوں نے پس ذکر
کیا قصہ طویل اور اوسمیں ہے کہ۔ عامل بنایا علاء کو بحرین
پر اور لکھا اون کے لیے فرمان۔ اور کہا عبد اللہ بن
عوف عبدی کے ترجمہ میں کہ۔ ذکر کیا اسکو طبری نے
بروایت واقدی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا فرمان علاء
کیطرف اور کہا ابن اثیر نے شبیب کے ترجمہ میں کہ
تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے۔ اس کا ذکر ہے طبقات
محمد بن سعد میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمرو نے۔
کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ
نے۔ محمد بن یوسف سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں سائب بن

۲۴ سنن الحج مع ابی بکر رض
۲۵ ضمام بن زید الہمدانی
۲۶ علاء الحضرمی

يزيد عن العلاء بن الحضرمي ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم بعثه - فذكر فيه - وكتب
صلى الله عليه وسلم للعلاء كتابا فيه فرائض
الصدقة في الابل والبقر والغنم والثمار
والاموال يصدقهم على ذلك وامره ان ياخذ
الصدقة من اغنيائهم فيردها على فقرائهم -
۲۳۴ عامر بن ہلال — **عامر بن هلال** يكنى ابا سيارة المتقي - كتب له
النبي صلى الله عليه وسلم كتابا فهو عند بني
عمه المتقيين - **التخريج** - اختلف في اسمه
وبهذا الاسم سماه ابو احمد العسكري وقيل
اسمه الحارث وهناك اخرجه ابن مندة و
ابو عامر وههنا اخرجه ابو موسى وابو عمرو
في الكنى اخرجه ابو نعيم وابن مندة وابن
عبد البر قاله ابن الاثير -
۲۳۵ عامر بن الطفیل — **عامر بن الطفيل**
ذكر ابن سعد في الطبقات في غزوة منذر
ابن عمرو فقال ثم سرية منذر بن عمرو الى
بير معونة في صفر على راس ستة وثلثين شهرا
من مهاجر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا
وقدم عامر بن مالك بن جعفر ابو براء ملاعب
الاسنة الكلابي عليه صلعم فاهدى له
فلم يقبل منه وعرض عليه الاسلام فلم يسلم
ولم يبعد وقال لو بعثت معي نفرا من اصحابك
الى قومي لرجوت ان يجيبوا دعوتك فقال
اني اخاف عليهم اهل نجد فقال انا لهم
جار ان يعرض لهم احد فبعث صلى الله عليه
وسلم معه سبعين رجلا من الانصار
شببة يسمون القراء وامر عليهم المنذر

زید سے وہ علاء بن الحضرمی سے کہ رسول اللہ صلعم نے بھیجا انکو
پس ذکر کیا حدیث کو اور اوسمیں ہے کہ اور لکھا رسول اللہ صلعم
نے علاء کے لیے ایک فرمان جسمیں زکوۃ کے فرائض کا بیان
تھا اونٹوں اور بقر و غنم اور پھلوں اور مالوں کی زکوۃ کی بابت
کہ صدقہ کرے اونکو اس طرح پر اور حکم دیا تھا اون کو کہ لیں زکوۃ
غنیوں سے اور دیں فقراء کو - **عامر بن ہلال** کنیت انکی
سیارۃ المتقی ہے - لکھا اونکو رسول اللہ نے فرمان پس وہ اون کے
بنی عم متقیین کے پاس تھا - **تخریج** - اختلاف کیا گیا ہے
اون کے نام میں اور اسی نام سے نام ذکر کیا ہے انکو ابو احمد
عسکری نے اور کہا گیا ہے کہ اون کا نام حارث ہے - اور
اس موقع پر تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو عامر نے اور اسی
مقام پر تخریج کی ہے اسکی ابو موسیٰ اور ابو عمرو نے اور کنیتوں میں
تخریج کی ہے ابو نعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے - بیان کیا
ہے اسکو ابن اثیر نے - **عامر بن الطفیل** - ذکر کیا ہے ابن سعد نے
طبقات میں منذر بن عمرو کے غزوہ میں پس کہا کہ پھر ماہ صفر میں
رسول اللہ کی ہجرت کے چھتیسویں مہینہ بعد منذر بن عمرو کا سریہ
گیا بیر معونہ کیطرف کہا راویوں نے کہ آئے عامر بن مالک بن جعفر ابو
براء ملاعب الاسنہ کلابی رسول اللہ کیخدمت میں - پس
آپ کو ہدیہ دیا آپنے قبول نہیں کیا اور پیش کیا اونپر اسلام
پس اسلام نہیں لایا اور نہ زائد دوری ظاہر کی اور کہا اگر آپ
بھیجیں میرے ہمراہ میری قوم کیطرف اپنے اصحاب میں سے
تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ آپ کی دعوت قبول کر لیں گے
آپ نے فرمایا کہ مجھے اہل نجد سے اونکو ضرر پہونچانے کا
اندیشہ ہے تو اوس نے کہا کہ میں اس بات کا ذمہ دار ہوں
اگر اون سے کوئی تعرض کرے تو آپنے بھیجے اوس کے ہمراہ
ستر انصاری جوان اور حافظ قرآن اور امیر بنایا امیر منذر
بن عمرو ساعدی کو - پس جب وہ پہونچے بیر معونہ تک

ابن عمرو الساعدي فلما وصلوا بئر معونة وهو
ماء من مياه بني سليم وهو بين ارض بني
عامر وبني سليم نزلوا عليها وعسكروا بها
وقدموا حرام بن ملحان بكتاب رسول
الله الى عامر بن الطفيل فوثب على حرام
فقتله واستصرخ عليهم بني عامر فابوا و
قالوا لا نخفر ذمة ابي براء فاستصرخ عليهم
قبائل من سليم عصية ورعلا وذكوان
فنفروا معه ورأسوه واستبطاء المسلمون
حراما فاقبلوا في اثره فلقيهم القوم فاحاطوا بهم
فكاثروهم فتقاتلوا فقتل اصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم وفيهم سليم بن ملحان
والحكم بن كيسان في سبعين رجلا قالوا
اللهم انا لا نجد من يبلغ رسولك السلام
غيرك فاقرأه منا السلام فاخبره جبرئيل
بذلك فقال وعليهم السلام وبقي المنذر
ابن عمرو فقالوا ان شئت آمناك فابى واتى
مصرع حرام فقاتلهم حتى قتل فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اعنق ليموت يعني انه
تقدم على الموت وكان معهم عمرو بن امية
الضمري فقتلوا جميعا غيره فقال عامر بن
الطفيل قد كان على امي نسمة فانت حر عنها
وجز ناصيته عبد الله بن قدامة يكنى
ابا محمد - قال ابن الاثير - اخرجه
الثلاثة وابو عمر جعله من عامر وجعله
ابن مندة وابو نعيم سلميا وسمى ابن
مندة ابو قمامة بدل قدامة وذكره

جو ایک کنواں ہے بنی سلیم کے کوؤں میں سے اور وہ ارض بنی
عامر اور بنی سلیم کے درمیان ہے تو اوترے وہاں اور وہیں قیام کیا
اور آگے بھیجا حرام بن ملحان کو رسول اللہ کا فرمان لیکر عامر بن طفیل
کیطرف پس جھپٹا وہ حرام پر اور مار ڈالا اوسے۔ اور برانگیختہ
کیا اوپر بنی عامر کو اونہوں نے انکار کیا اور کہا کہ نہ توڑا جاوے گا
ذمہ ابو براء کا پس برانگیختہ کیا اوپر قبائل سلیم عصیہ رعل اور
ذکوان کو تو وہ اوس کے ساتھ ہوگئے اور اوسکو سردار بنا لیا۔
اور جب حرام کی واپسی میں دیر ہوئی تو سب مسلمان اوس کے
پیچھے گئے تو وہ لوگ اون سے ملے اور انکو گھیر لیا پس لڑے اور
قتل کیئے گئے صحاب رسول اللہ صلعم اور ان میں سلیم بن ملحان
اور حکم بن کیسان تھے مع ستر آدمیوں کے۔ کہا صحابہ نے کہ
اے اللہ تیرے سوا ہم کسیکو نہیں پاتے جو ہمارا اسلام تیرے رسول
کو پہونچاوے پس تو ہی اون تک ہمارا اسلام بھیج۔ پس خبر دی
حضرت جبرئیل نے اس کی بابتہ رسول اللہ کو آپنے فرمایا و
علیہم السلام۔ اور باقی رہ گیا منذر بن عمرو ان سے کہا کہ اگر
تو چاہے تو ہم تجھے امن دیدیں تو انکار کیا اور حرام کی مقتول
ہونے کی جگہ پر پہونچکر لڑے یہاں تک کہ قتل کیئے گئے تو
فرمایا رسول اللہ نے کہ وہ خود موت کے موںھ میں گیا اور
تھے اونہی کے ہمراہ عمرو بن امیۃ ضمری پس مار ڈالے گئے
سب اون کے اور کہا اون سے عامر بن طفیل نے کہ میری
ماں پر غلام پس تو آزاد ہے اوس کی جانب سے اور ان کی
پیشانی کے بال کاٹ لیئے۔

عبد اللہ بن قدامہ جنکی کنیت ابا محمد ہے۔ کہا ابن اثیر
نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلاثہ یعنے ابو نعیم بن مندہ
اور ابن عبد البر نے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے اسکو بنی
عامر میں سے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو سلمی کہا ہے اور نام
بتایا ہے انکا ابن مندہ نے ابو قمامہ بجائے ابو قدامہ کے عوض دراصل ذکر

الآن في موضعه فهما واحد والله اعلم-
عبد الله بن قدامة السلمي- اخرجه ابن
مندة وتقدم تفصيله في عبد الله بن
قدامة- **عبد بن عمرو-** اختلف في
اسمه فهو الاصم عبد الرحمن كتب له
كتابا بمائة الذي اسلم عليه- **التخريج-**
رواه ابن سعد ذكره صاحب سيرة الشامية
عريب بن عبد كلال- كتب ليه والى اخيه
حارث وكان اليهما امر حمير- **التخريج-** ذكر
ابن الاثير قاله ابن الكلبي- **عدى بن
شراحيل** من بني عامر- وفد اليه صلى الله عليه
وسلم باسلامه واسلام اهل بيته وسأله
الامان من مخافة خافها فكتب له رسول الله
صلى الله عليه وسلم- **التخريج-** قال الحافظ
روى ابن شاهين من طريق ابراهيم بن يوسف
عن زياد قال حدثني بعض اصحابنا عن سماك
ابن حرب قال كان رجل من بني عامر يقال له
عداى فمر بالنبي صلى الله عليه وسلم الحديث
وفي اسناده من لايعرف وقال بن الاثير
اخرجه ابوموسى- **العداء بن خالد بن
هوذة-** اخرج محمد بن سعد في الطبقات
في ترجمة العداء قال خبرنا المنهال بن بحر
ابوسلمة القشيري قال حدثنا عبد المجيد
ابن ابي يزيد قال لما كان زمن يزيد بن
المهلب خرجت انا وجحر بن ابي النصر الى مكة
فمررنا بماء يقال له الزجيج فقالوا لنا ها هنا
رجل قد اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم

کرین گے ہم ابو قدامہ کو اوس کے موضع پر پس وہ دونوں ایک ہیں اللہ اعلم
عبد اللہ بن قدامہ سلمی- تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ نے
اور گذر گئی اسکی تفصیل عبد اللہ بن قدامہ کے نام میں
عبد بن عمرو اختلاف ہے ان کے نام میں پس وہ اصم
عبد الرحمن ہیں اور لکھا ان کے لیے فرمان اوس پانی (مراد نہر
وغیرہ) کی بابتہ جس پر اسلام لائے **تخریج-** روایت کیا اسکو
ابن سعد نے- بیان کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے-
عریب بن عبد کلال- فرمان لکھا اونکو اور اون کے
بھائی حارث کو جو دونوں حاکم تھے حمیر کے- **تخریج-** ذکر کیا ابن
اثیر نے کہ بیان کیا ہے اسکو ابن کلبی نے **عدی بن شراحیل**
قبیلہ بنی عامر سے ہیں- اپنی اور اپنی اہل بیت کے اسلام کی
خبر لیکر حاضر خدمت ہوئے اور خوف کیوجہ سے آپ سے امن چاہی
پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان- **تخریج-** کہا
حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ابراہیم
بن یوسف کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد سے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے بعض اصحاب نے یہ روایت سماک
بن حرب کہا کہتھا ایک شخص بنی عامر کا جسکو عدی کہتے تھے
پس گیا وہ رسول اللہ کے پاس- الحدیث اور اسکی سند میں
ایک غیر معروف شخص ہے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی
ہے اس کی ابو موسے نے **عداء بن خالد بن ہوذہ-** محمد بن
سعد نے طبقات میں علاء کے ترجمہ میں تخریج کی ہے کہ
خبر دی ہم کو منہال بن بحر ابوسلمہ قشیری نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد المجید بن ابی یزید نے کہا کہ یزید
بن مہلب کے زمانہ میں اور حجر بن ابی النصر مکہ کو جاتے تھے-
پس ہم ایک چشمہ پہ پہونچے جس کا نام زجیج تہا ہم سے لوگوں
نے کہا کہ یہاں ایک آدمی رہتا ہے جس نے رسول اللہ کو
دیکھا ہے پس پہونچے ہم ایک بوڑھے آدمی کے پاس

ذکر عبد الله بن قدامة لہ عبد بن عمرو
ذکر عریب بن عبد کلال
ذکر عدی بن شراحیل
ذکر العداء بن خالد بن ہوذة

فاتينا الشيخ كبيرا قلنا ارايت رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال نعم وكتب لي بهذا
الماء قال فاخرج لنا جلدة فيها كتاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم قلنا ما اسمك قال
العداء بن خالد - عمير بن افصى الاسلمي
روى انه قدم عمير في عصابة من اسلمة
فقالوا قد آمنا بالله و رسوله واتبعنا منهاجك
فاجعل لنا عندك منزلة تعرف العرب فضيلتنا
فانا اخوة الانصار ولك علينا الوفاء والنصر
في الشدة والرخاء فقال صلى الله عليه وسلم اسلم
سالمها الله وغفار غفرها الله وكتب كتابا لاسلم
ومن اسلم من قبائل العرب لمن سكن السيف
والسهل - فيذكر فيه الصدقة والفرائض
في المواشي وكتب الصحيفة ثابت بن قيس
ابن شماس وشهد ابو عبيدة بن الجراح وعمر
ابن الخطاب - التخريج - ذكر هذه القصة
في السيرة الشامية برواية ابن سعد و
قال ابن الاثير اخرجه ابو موسى وقال تركنا
ذكره لان رواته نقلوه بالفاظ غريبة و
بدلوها وصحفوها - عبد الرحمن
ابن عوف - بعثه صلى الله عليه وسلم الى
دومة الجندل فدعاهم ثلثة ايام فيوم
الثالث اسلم الاصبغ بن عمرو الكلبي فكتب
عبد الرحمن الى النبي صلى الله عليه وسلم
يخبره بذلك فكتب اليه - ان تزوج ابنة
الاصبغ - التخريج - اخرجه الدارقطني
في الافراد من طريق محمد بن الحسن صاحب

اور پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے اونہوں نے
کہا کہ ہاں اور لکھا آپ نے میرے واسطے یہ چشمہ - کہا عبدالمجید نے
پس نکالا ہمارے لیے ایک چمڑہ کا ٹکڑا جس میں فرمان تہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا عدا
بن خالد - عمیر بن افصی سلمی - روایت ہے کہ آئے عمیر سلمہ کی
ایک گروہ کے ہمراہ پس کہا کہ ایمان لائے ہم اللہ اور اوس کے
رسول پر اور اختیار کیا ہم نے آپ کا طریقہ پس آپ کے پاس ہمارا
مرتبہ بڑھائیے تاکہ عرب ہمارے فضیلت معلوم کریں پس ہم
بہائی ہیں انصار کے اور ضرور ہے آپکو ہماری مدد سختی اور آرام
میں پس فرمایا رسول اللہ نے کہ قبیلہ اسلم سلامت رکہے اوسکو
اللہ اور قبیلہ غفار بخشے اوسکو اللہ اور لکہا ایک فرمان قبیلہ
اسلم کے لیے اور جو اسلام لائے قبائل عرب میں سے جو رہتے
ہیں سیف و سہل میں پس ذکر کیا اوسمیں صدقہ اور جانوروں کی
زکوۃ کا اور لکہا صحیفہ ثابت بن قیس بن شماس نے اور گواہی
دی ابو عبیدہ بن الجراح اور عمر بن الخطاب نے - تخریج
ذکر کیا اس قصہ کو سیرۃ شامی میں ابن سعد کی روایت سے
اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے اور
کہا کہ چھوڑ دیا ہم نے اس قصہ کا ذکر کیونکہ اوس کے راویوں
نے بیان کیا ہے اوسکو غریب الفاظ سے اور تصحیف کر دی
ہے اوسمیں اور بدل دیا ہے اوسکو - عبدالرحمن بن عوف
بہیجا اون کو رسول اللہ نے دومۃ الجندل کیطرف - پس
دعوت اسلام کی اونکو تین دن پس تیسرے روز اسلام
لائے اصبغ بن عمرو کلبی پس لکہا عبدالرحمن نے نامہ رسول اللہ
کی خدمت میں خبر دیتے تہے آپ کو اس امر کی جواب لکہا
رسول اللہ نے - شادی کر لے اصبغ کی بیٹی سے
تخریج - تخریج کی ہے اس کی دارقطنی نے افراد میں
محمد بن حسن شاگرد امام ابوحنیفہ کے طریقہ سے

۵۳ عمیر بن افصی الاسلمی

۵۴ عبدالرحمن بن عوف

ابی حنیفة رح عن سعید بن مسلم بن فاتك
عن عطا عن ابن عمر رض قال دعا النبی صلی الله
علیه وسلم الحدیث قال الحافظ وقال قرأت
بتمامه علی احمد بن الحسن الزینی ان محمد بن
احمد بن خالد الفارقی (البارقی) اخبرهم
قال خبرنا ابراهیم بن محمد بن مناقب قال
اخبرنا ابو الیمن الکندی قال خبرنا ابو منصور
القرار قال خبرنا ابو الحسین بن البعوس قال
اخبرنا ابو سعید الاسماعیلی باتنقاء الدارقطنی
قال حدثنا محمد بن الحسن الخباز قال حدثنا
عمرو بن تمیم قال حدثنا ابو سلیمان موسی
ابن سلیمان موسی بن سلیمان الجوزجانی
قال حدثنا محمد بن الحسن صاحب ابی حنیفة رح
فذکره مطولا۔ قال الدارقطنی فی الافراد
تفرد به محمد بن الحسن عن سعید لم یروه
عنه غیر ابی سلیمان قلت روایة الواقدی
له عن سعید ترد علی هذا الاطلاق۔ ذکره
الحافظ فی ترجمة الاصبغ بن عمرو۔ عبدالله
ابن الحارث ابو ظبیان الاعرج الغامدی۔
کان اسمه عبد شمس فاسلم وغیر النبی
صلی الله علیه وسلم اسمه عبدالله وکتب له
کتابا۔ التخریج۔ قال ابن الاثیر والحافظ
انه اخرجه ابن الکلبی۔ عبید رضی
الخولانی یکنی ابا مکنف۔ وفد وکتب له کتابا۔
التخریج۔ قال الحافظ فی الاصابة اخرجه
ابن مندة۔ عبدالعزیز بن سیف بن
ذی یزن الحمیری۔ ذکره ابن مندة فقال

وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسلم بن فاتک سے وہ عطا سے وہ ابن
عمر سے کہا کہ بلایا رسول اللہ نے۔ الحدیث بیان کیا اس کو
حافظ نے اور کہا کہ پڑھا میں نے اسکو بتمامہ احمد بن حسن زینی کے
سامنے کہ محمد بن احمد خالد فارقی (بارقی) نے خبر دی اون کو
کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن مناقب نے کہا کہ خبر دی
ہمکو ابو الیمن کندی نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو منصور قرار نے
کہا کہ خبر دی ہم کو ابو حسین بن بعوس نے کہا کہ خبر دی ہمکو
ابو سعید اسماعیلی نے۔ کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد
بن حسن خباز نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو
بن تمیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان موسی
بن سلیمان جوزجانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ نے پس ذکر کیا مطولاً
کہا دارقطنی نے افراد میں کہ منفرد ہوتے ہیں اوس کے
ساتھ محمد بن حسن بروایت سعید اور نہیں روایت کی
اون سے سوا ابی سلیمان کے کہتا ہوں میں روایت واقدی
کی سعید سے رد کرتی ہے اس اطلاق کو۔ ذکر کیا
اسکو حافظ نے اصبغ بن عمرو کے ترجمہ میں۔
عبداللہ بن حارث ابو ظبیان اعرج غامدی۔ ان کا نام
عبد شمس تھا پس اسلام لائے اور بدلا رسول اللہ نے
اون کا نام عبداللہ اور لکھا اون کے لیئے فرمان
تخریج۔ کہا ابن اثیر نے اور حافظ نے کہ تخریج کی اسکی
ابن کلبی نے عبید رضی الخولانی جنکی کنیت ابا مکنف
ہے حاضر خدمت ہوئے اور لکھا اون کے لیئے فرمان۔
تخریج۔ کہا حافظ نے اصابہ میں کہ تخریج کی ہے اسکی
ابن مندہ نے۔
عبدالعزیز بن سیف بن ذی یزن حمیری۔ ذکر کیا ہے
اسکو ابن مندہ نے پس کہا کہ لکھا فرمان

۸۸ عبداللہ بن الحارث الغامدی ۸۹ عبید رضی الخولانی ۹۰ عبدالعزیز بن سیف

کتب صلی اللہ علیہ وسلم الیہ قال بوموسی
فی الذیل تکرعلیہ ابونعیم وقال ان الذی
کتب لیہ ھواخوہ ذرعہ - اوردہ الحافظ -
عمرو بن الخفاجی وعمرو بن المحجوب -
صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکتب لہ
کتابًا - التخریج - قال الرشاطی صحب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ واورد ذلک
الطبری وقال لسیف ان الرسول الیہ
بذلک کان زیاد بن حنظلۃ ذکرہ ابن
حجر فی الاصابۃ - عیینۃ بن حصن - سأل
فامرلہ بماسئل وامرمعویۃ فکتب لہ بماسئل
التخریج - اخرجہ ابوداؤد فی باب من
روی نصف صاع من قمح عن سھل بن
الحنظلیۃ - عبداللہ بن جحش - بعث
عبداللہ بن جحش وکتب لہ کتابا وامرہ ان
لایقرأہ حتی یبلغ مکان کذا وقال لاتکرھن
احدا من اخوانک علے المسیر معک فلما
قرأہ استرجع وقال سمعا وطاعۃ لرسول
اللہ فخبرھم الخبر وقرأ علیھم الکتاب فرجع
رجلان ومضی بقیتھم فلقوا ابن الحضرمی
وقتلوہ ولم یدروا ان ذلک الیوم من رجب
اوجمادی فقال المشرکون للمومنین قتلتم
فی الشھر الحرام فانزل اللہ ویسئلونک عن
الشھر الحرام الآیہ - التخریج - اخرج ھذہ
القصۃ ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم
والطبرانی والبیھقی فی سننہ بسند صحیح
عن جندب بن عبداللہ - کذا فی السیرۃ

اونکو رسول اللہ نے اور کہا ابوموسے نے ذیل میں
انکار کیا ہے اس کا ابونعیم نے اور کہا کہ جسکی طرف فرمان لکہا
ہے رسول اللہ نے وہ ان کے بہائی ذرعہ ہیں - بیان کیا
اسکو حافظ نے عمرو بن خفاجی اور عمرو بن محجوب صحبت
پائی ہے رسول اللہ کی اور لکہا ان کے لیے فرمان تخریج
کہا رشاطی نے صحبت پائی تہی صلے اللہ علیہ وسلم کی الخ
اور بیان کیا ہے اسکو طبری نے اور کہا سیف نے کہ قاصد
اون کیطرف اس کے زیاد بن حنظلہ تہے ذکر کیا اسکو
ابن حجر نے اصابہ میں عیینہ بن حصن - آپ سے کچہہ مانگا
پس حکم دیا اوس چیز کے لیئے جس کا سوال کیا تہا اور حکم دیا
معویہ کو پس لکہا اون کی شے مسؤلہ کی بابتہ تخریج تخریج
کی ہے اس کی ابوداؤد نے باب من روی نصف
صاع من قمح میں بروایت سہل بن حنظلیہ عبداللہ
بن جحش بہیجا عبداللہ بن جحش کو اور لکہا اون کے لیے فرمان اور
اور حکم دیا اون کو کہ نہ پڑہیں اوسکو یہانتک کہ فلاں جگہ پہونچ
جاویں اور کہا کہ مت مجبور کرو کسیکو اپنے بہائیوں میں سے اپنے ہمراہ جانے
پر پس جب اوسکو پڑہا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا اور کہا حکم
ہو رسول اللہ کا پس خبر دی اونکو اوس کے مضمون کے اور
پڑہا اونپر فرمان پس لوٹے دو شخص اور گئے باقی کے پس ملے ابن
حضرمی سے اور مار ڈالا اوسے اور نہیں جانتے تہے کہ یہ دن رجب کا
ہے یا جمادی کا پس کہا مشرکین نے مسلمانوں سے کہ قتل کیا انہوں
نے شہر حرام میں پس اتاری اللہ نے یہ آیت کہ یسئلونک
عن الشھر الحرام الآیہ تخریج - تخریج کی ہے اس
قصہ کی ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی
اور بیہقی نے اپنی سنن میں صحیح سند سے بروایت
جندب بن عبداللہ - اسی طرح سیرۃ محمدیہ میں ہے

بلا عمرو بن الخفاجی

بلا عیینہ بن حصن

بلا عبداللہ بن جحش

المحمدية واخرجه محمد بن سعد في الطبقات
قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثني خارجة
ابن عبد الله عن داؤد بن الحصين عن نافع
ابن جبير قال بعث رسول الله صلى الله
عليه وسلم عبد الله بن جحش في رجب
على راس سبعة عشر شهرا سرية الى
نخلة وخرج معه نفر من المهاجرين ليس
فيهم انصاري وامره عليهم وكتب له كتابا
وقال اذا سرت يومين فانشره فانظر فيه
ثم امض لامري الذي امرتك به - عون
ابن فلان - روى ان طلحة خرج في عهد
النبي صلى الله عليه وسلم فنزل بسميراء
ودعى الناس الى امره وارسل الى النبي صلى
الله عليه وسلم يوادعه فارسل رسول
الله حزار بن الازور فقدم على سنان بن
ابي سنان وعلى قضاعة ثم اتى بني ورقاء
من بني صيداء بكتاب النبي صلى الله عليه
وسلم الى عون بن فلان فاجابه - التخريج
اخرجه ابن عساكر عن سيف بسنده عن
عثمان بن قطبة عن نفر من اسد اتوه احدهم
ان طلحة خرج - ذكره صاحب السيرة المحمدية
غالب بن عبد الله الليثي - ذكره ابن
سعد في الطبقات في ذكر السرايا فقال
اخبرنا عبد الله بن عمرو ابو معمر قال حدثنا
عبد الوارث بن سعيد قال حدثنا محمد
ابن اسحق عن يعقوب بن عتبة عن مسلم
ابن عبد الله الجهني عن جنداب بن مكيث

عون بن فلان

غالب بن عبد الله الليثي

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں کہا کہ خبر
دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے خارجہ بن
عبد اللہ نے بروایت داؤد بن حصین وہ روایت کرتے ہیں
نافع بن جبیر سے کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے عبد اللہ بن
جحش کو ہجرت کے سترویں مہینہ کے شروع رجب کے
مہینہ میں ایک لشکر لیکر نخلہ کیطرف اور گئے اون کے ہمراہ
مہاجرین جنمیں انصاری کوئی نہیں تہا اور لکھا آپ نے
اون کے لیے ایک فرمان - اور فرمایا کہ جب دو روز
چل چکو تب اسے کہولنا اور دیکہنا اوسمیں امر کا میں نے
حکم دیا ہے وہ کرنا - عون بن فلان - روایت ہے کہ
طلحہ نے خروج کیا رسول اللہ کے عہد میں پس اترا سمیراء
میں اور بلایا لوگوں کو اپنے دین کیطرف اور بہیجا آدمی
رسول اللہ کیطرف عہد چاہتا تہا آپ سے - پس بہیجا رسول
اللہ نے حزار بن ازور کو پس گئے وہ سنان بن ابی سنان
اور قبیلہ قضاعہ کے پاس پہر آئے بنی ورقاء کے پاس
جو بنی صیداء میں سے ہیں رسول اللہ کا فرمان لیکر بنام
عون بن فلاں پس قبول کیا اوس نے فرمان رسول اللہ کو
تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے بروایت سیف
اپنی سند سے بروایت عثمان بن قطبہ جو روایت کرتے ہیں
قبیلہ اسد کے آدمیوں سے بیان کیا اونمیں سے ایک نے کہ طلحہ
نے خروج کیا - ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے -
غالب بن عبد اللہ لیثی - ذکر کیا ہے اسکو ابن سعد نے
طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ خبر دی ہم کو عبد اللہ
بن عمرو ابو معمر نے کہا کہ ——— حدیث بیان کی ہم سے
عبد الوارث بن سعید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن
اسحق نے یعقوب بن عتبہ سے وہ روایت کرتے ہیں مسلم بن عبد اللہ
جہنی سے وہ جندب بن مکیث جہنی سے کہا کہ بہیجا

الجهنی قال بعث رسول الله صلے الله علیه وسلم غالب بن عبد الله اللیثی فی سریة فکتب فیهم وامرهم ان یشنوا الغارة علے بنی الملوح بالکدید وهم من بنی لیث فذکر القصة مطولاً۔ **فیروز الدیلمی**۔ روی عنه ان اول ردة کانت فی الاسلام کانت بالیمن علی عهده صلے الله علیه وسلم علے یدی ذو الحمار عهیلة بن کعب وهو الاسود خرج بعد حجة الوداع فجاءتنا کتاب النبی صلی الله علیه وسلم یامرنا فیها ببعث الرجال لمجادلته۔ **التخریج**۔ اخرجه ابن عساکر والسیف عن الضحاک بن فیروز الدیلمی عن ابیه ان اول ردة الحدیث کذا فی السیرة المحمدیة۔ **قیس بن کعب النخعی**۔ وفد علی النبی صلی الله علیه وسلم فکتب له کتابا **التخریج**۔ قال ابن عابس حدثنی ابی عن زرارة عن قیس بن عمرو انه وفد فاسلم وکتب له کتابا ذکرا بو موسی فیما فات ابن مندة ونسبه ابن حبیب عن ابن الکلبی۔ قال ابن الاثیر فی الاسد فی ترجمة الارقم النخعی۔ **قتادة ابن الاعور التمیمی** صحب النبی صلی الله علیه وسلم وکتب له کتابا بالشبکة وهو موضع بالدهناء۔ **التخریج**۔ قال ابن الاثیر ذکره البغوی فی الوحدان وقال قال محمد بن سعد صحب النبی صلی الله علیه وسلم۔ واخرجه ابو موسی وهکذا ذکره محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة قتادة۔ **قیس بن سلمة**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ لیثی کو ایک لشکر کے ہمراہ پس لکھا اون کے لیے فرمان اور حکم دیا اونکو کہ لوٹ مار کریں بنی ملوح پر کدید میں اور وہ بنی لیث میں سے ہیں ــ پس ذکر کیا پورا قصہ مطول۔ **فیروز دیلمی**۔ روایت ہے فیروز سے کہ اول ارتداد جو اسلام میں ہوا۔ رسول اللہ کے زمانہ میں یمن میں تہا ذو الحمار عہیلہ بن کعب کے ہاتہوں اور وہ اسود ہے خروج کیا بعد حج وداع کے پس آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ کا جس میں حکم دیتے تہے آپ ہمکو لشکر بہیجنے کا اوسکی لڑائی کے لیے **تخریج**۔ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور سیف نے بروایت ضحاک بن فیروز جو روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ اول ارتداد الحدیث اسیطرح ہے سیرۃ محمدیہ میں۔ **قیس بن کعب نخعی**۔ حاضر ہوئے رسول اللہ کے پاس پس لکہا اون کے لیے فرمان **تخریج**۔ کہا ابن عابس نے کہ حدیث بیان کی مجہسے میرے باپ نے بروایت زرارہ وہ روایت کرتے ہیں قیس بن عمرو سے کہ وہ حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور لکہا اون کے لیے فرمان ذکر کیا ابو موسے نے اون لوگوں میں جو رہ گئے تہے ابن مندہ سے اور روایت کیا ابن حبیب نے ابن کلبی سے ــ بیان کیا اسکو ابن اثیر نے اسد الغابہ ترجمہ ارقم نخعی میں **قتادہ بن اعور تمیمی** صحبت پائی رسول اللہ کی اور لکہا آپ نے اون کے لیے فرمان شبکہ کی بابت جو ایک موضع ہے دہنا میں **تخریج**۔ کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو بغوی نے وحدان میں اور کہا کہ کہا محمد بن سعد نے کہ صحبت پائی رسول اللہ کی ــ اور تخریج کی ہی اسکی ابو موسے نے۔ اور اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں قتادہ کے ترجمہ میں

قیس بن سلمہ

۱۴۵ فیروز الدیلمی
۱۴۶ قیس بن کعب النخعی
۱۴۷ قیس بن عمرو
۱۴۸ قتادۃ بن الاعور التمیمی
۱۴۹ قیس بن سلمۃ بن شراحیل

ابن شراحيل - وفد سلمة بن يزيد واخوه
لامه قيس بن سلمة بن شراحيل فاسلما
واستعمل النبي صلى الله عليه وسلم قيسًا على
بني مروان وكتب له كتابًا - التخريج - قال
الحافظ في الاصابة اخرج هذه القصة المرزباني
وذكره صاحب السيرة الشامية في وفود
الجعفي برواية ابن سعد -

۹۹ قيس بن نمط

قيس بن نمط
قيل ان قيس بن نمط لما وفد على النبي صلى
الله عليه وسلم وصفه بانه فارس مطاع
فكتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم - التخريج
قال الحافظ ذكره الرشاطي والهمداني في
الاكليل -

۱۰۰ قيس بن يزيد

قيس بن يزيد - روي انه قال
وفدت الى النبي صلى الله عليه وسلم فاسلمت
وبايعت وكتب لي كتابا واعطاني عصًا -
فجاء الى قومه ودعاهم الى الاسلام فاجتمعوا
اليه الجبل يقال له سلمان - (اصابه)
التخريج - قال الحافظ ذكره المستملي في
طبقات اهل بلخ واورده من طريق العباس
ابن زنباع عن ابيه عن ابيه ضحاك عن
ابيه عن جده فاتك بن قيس عن ابيه
قيس بن يزيد انه قال وفدت - الحديث

۱۰۱ قيس بن حصين المازني

قيس بن حصين المازني - لما وفد قيس
على النبي صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا
الى قومه - التخريج - قال الحافظ اخرج ابن
شاهين من طريق المدائني عن ابي معشر
عن يزيد بن رومان وسلمة بن علقمة عن
خالد الحذاء عن ابي قلابة وعن ابي ريحانة

بن شراحیل - حاضر ہوئے سلمہ بن یزید اور ان کے بھائی ماں کی
جانب سے قیس بن سلمہ بن شراحیل پس اسلام لائے دونو
اور عامل بنایا رسول اللہ نے قیس کو بنی مروان پر اور لکھا
اون کے لیے فرمان - تخریج - کہا حافظ نے اصابہ میں
کہ تخریج کی ہے اِس قصہ کی مرزبانی نے اور ذکر کیا
ہے اسکو صاحب سیرۃ شامی نے وفود جعفی میں بروایت
ابن سعد - قیس بن نمط - کہا گیا ہے کہ قیس بن
نمط جبکہ حاضرِ خدمت ہوئے تو تعریف کی آپ نے اونکی
ان لفظوں میں کہ انہ فارسٌ مطاع یعنی وہ شہسوار ہے جس کی
اطاعت کیجاتی ہے - پس لکھا رسول اللہ نے اون کیطرف
فرمان - تخریج - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اوسکو رشاطی نے
اور ہمدانی نے اکلیل میں قیس بن یزید - روایت
کی گئی ہے کہا قیس نے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ
کی خدمت میں پس اسلام لایا اور لکھا آپ نے میرے
لیے فرمان اور عنایت کیا مجھکو ایک عصا (چوب دستی)
پھر آئے وہ اپنی قوم کیطرف اور بلایا اونکو اسلام کیجانب
پس جمع ہوئے وہ سب ان کے پاس ایک پہاڑ پر جس کا نام
مسلمان تہا (اصابہ) تخریج کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو
مستملی نے طبقات اہل بلخ میں اور بیان کیا عباس بن زنباع
کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ ضحاک سے
وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا فاتک بن قیس سے وہ اپنے باپ قیس
بن یزید سے کہ اونہوں نے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث -
قیس بن حصین المازنی جب حاضر ہوئے قیس رسول اللہ کیخدمت میں
تو لکھا آپ نے اون کے لئے فرمان اونکی قوم کیجانب تخریج
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے مدائنی کے طریقہ
سے * روایت کرتے ہیں یزید بن رومان اور سلمہ بن علقمہ وہ روایت
کرتے ہیں خالد الحذاء سے وہ ابی قلابہ اور ابی ریحانہ وغیرہ سے

* بروایت ابی معشر ×

وغیرهم قالوا- وقاله ابن الکلبی ایضاً-

کبیس بن هوذة السدوسی
کبیس بن هوذة السدوسی- اتی النبی صلی الله علیه وسلم وبایعه فکتب له کتاباً- التخریج- قال الحافظ اخرجه ابن شاهین وابن مندة من طریق سیف بن عمر عن عبد الله بن شبرمة عن ایاد بن لقیط بن کبیس بن هوذة احد بنی الحارث بن سدوس انه- الحدیث وقال ابن مندة غریب من حدیث ابن شبرمة لم یثبته الا من هذا الوجه وقال الحافظ وجدته فی نسخة من معجم ابن شاهین قدیمة بنون بدل الموحدة وقال ابن الاثیر اخرجه ابن مندة وابو نعیم وابن عبد البر-

ماعز بن مالک الاسلمی
ماعز بن مالک الاسلمی- کتب له النبی صلی الله علیه وسلم کتاباً باسلام قومه وهو الذی اتی النبی صلی الله علیه وسلم فاعترف بالزنا فرجم- التخریج- قال ابن الاثیر اخرجه ابن عبد البر-

مسعود بن وائل
مسعود بن وائل ویقال ابن مسروق- قدم علی النبی صلی الله علیه وسلم فاسلم وحسن اسلامه قال یا رسول الله انی احب ان تبعث الی قومی رجلاً یدعوهم الی الاسلام عسی الله ان یهدیهم بک فقال لمعویة اکتب قال یا رسول الله کیف اکتب له قال اکتب بسم الله الرحمن الرحیم- التخریج اخرجه ابو نعیم واخرج ابن مندة من عتبة بن ابی عتبة عن سلیمان بن عمرو عن الضحاک بن النعمان بن سعد ان

کہا او سیان کیا ہے اس کو کلبی نے بھی۔

کبیس بن ہوذہ سدوسی۔ آئے رسول اللہ کے پاس اور بیعت کی او نسے پس لکھا ان کے لیے فرمان۔ تخریج کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین اور ابن مندہ نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن شبرمہ سے وہ ایاد بن لقیط بن کبیس بن ہوذہ سے جو بنی حارث میں سے ہیں الحدیث اور کہا ابن مندہ نے غریب ہے بوجہ حدیث ابن شبرمہ کے۔ نہیں ثابت ہے مگر اسی طریقہ سے اور کہا حافظ نے کہ پایا میں نے اس کو معجم ابن شاہین کے قدیم نسخہ میں نون کے ساتھ بعوض بار موحدہ۔ اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔

ماعز بن مالک اسلمی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان اون کے قوم کے اسلام کی بابتہ۔ اور وہ وہی ماعز ہیں۔ جنہوں نے رسول اللہ کے پاس حاضر ہو کر زنا کا اقرار کیا پس رجم کیا آپ نے اون کو۔

تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہو اسکی ابن عبد البر نے۔

مسعود بن وائل اور ان کو ابن مسروق کہا جاتا ہے۔ آئے رسول اللہ کے پاس پس اسلام لائے اور اچھا ہو گیا اون کا اسلام کہا اے رسول اللہ میں اچھا جانتا ہوں کہ کسی کو آپ میری قوم کی جانب بھیجئے جو اونکو دعوت اسلام کرے شاید اللہ اون کو آپ کی وجہ سے ہدایت دے پس فرمایا معویہؓ سے کہ لکھو پوچھا کہ کس طرح لکھوں یا رسول اللہ فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم تخریج تخریج کی اس کی ابو نعیم نے اور تخریج کی ہے ابن مندہ نے عتبہ بن ابی عتبہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو سے وہ ضحاک بن نعمان بن سعد سے

۵۲ مسلم بن حارث التمیمی

مسعود بن وائل قدم الحدیث (اصابہ و اسد الغابہ) **مسلم بن حارث التمیمی** ویقال حارث بن مسلم التمیمی۔ کتب لہ کتابا بالوصاۃ الی من یعرفہ من ولاۃ الامر

التخریج وقد اختلف فی اسمہ۔ قال البخاری وابو حاتم وابو ذرعۃ الرازی ان لہ صحبۃ وزاد البخاری ھو والد الحارث وصحح البخاری والترمذی وغیر واحد ان اسم الصحابی مسلم واسم التابعی ولدہ الحارث و الاختلاف فیہ علی الولید بن مسلم فقال جماعۃ عنہ عن عبد الرحمن بن حسان عن الحارث بن مسلم عن ابیہ وقال ھشام ابن عمار وغیرہ عنہ عن عبد الرحمن عن مسلم بن الحارث والراجح الاول لان محمد ابن شعیب بن سابور رواہ عن عبد الرحمن کذلک وکذا قال صدقۃ بن خالد عن عبد الرحمن فی حدیث آخر اخرجہ البخاری فی التاریخ عن الحکم بن موسی عن صدقۃ ونقطۃ عن الحارث بن مسلم التمیمی عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الحدیث۔ ھکذا قال الحافظ فی الاصابہ واما عند ابن الاثیر فھذا ھو الحارث فقال فی ترجمۃ الحارث ویقال مسلم بن الحارث والاول اصح یکنی ابا مسلم روی حدیثہ ھشام بن عمار عن الولید بن مسلم عن عبد الرحمن بن حسان الکنانی عن مسلم ابن الحارث بن مسلم التمیمی ان اباہ حدثہ

کہ مسعود بن وائل آئے الحدیث (اصابہ و اسد الغابہ) **مسلم بن حارث تمیمی** اور کہا گیا ہے کہ حارث بن مسلم تمیمی۔ لکھا اون کے لیے فرمان جس میں وصیت کی تھی اون کے لیے اون حاکموں کو جو اون کو پہچانتے تھے۔

تخریج اور ان کے نام کے اختلاف کا بیان۔ بخاری ابو حاتم اور ابو ذرعہ نے کہا کہ اون کی صحبت رسول اللہ کے ساتھ ثابت ہے اور زائد کیا بخاری نے کہ وہ والد ہیں حارث کے اور تصحیح کی ہے بخاری اور ترمذی اور بہت سے اہل حدیث نے کہ صحابی کا نام مسلم ہے اور تابعی کا نام جو اون کے بیٹے ہیں حارث ہے اور اختلاف اس میں ولید بن مسلم پر ہے جو راوی ہیں پس کہا ایک جماعت نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن حسان سے وہ حارث بن مسلم سے وہ اپنے باپ سے اور کہا ہشام بن عمار وغیرہ نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن سے وہ مسلم بن حارث سے۔ اور راجح قول اول ہے کیونکہ محمد بن شعیب بن سابور نے روایت کی ہے اونسے بروایت عبد الرحمن اسیطرح۔ اور اسی طرح کہا ہے صدقہ بن خالد نے بروایت عبد الرحمن دوسری حدیث میں تخریج کی ہے بخاری نے تاریخ میں بروایت حکم بن موسی وہ روایت کرتے ہیں صدقہ اور نقطہ سے وہ حارث بن تمیمی سے وہ اپنے باپ سے کہ رسول اللہ نے لکھا الحدیث۔ اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں لیکن ابن اثیر کے نزدیک پس انکا نام حارث ہے پس کہا کہ اور کہا جاتا ہے مسلم بن حارث کے اور اول اصح ہے ان کی کنیت ابو مسلم ہے روایت کیا ان کی حدیث کو ہشام بن عمار نے بروایت ولید بن مسلم وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن حسان کنانی سے وہ مسلم بن حارث بن مسلم تمیمی سے کہ اون کے باپ نے حدیث بیان کی

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسلهم- فذکر
الحدیث وفیہ- قال لی صلے اللہ علیہ وسلم
ساکتب لک کتابا واوصی بک من یکون
بعدی من ائمۃ المسلمین ففعل وختم علیہ
ودفع الیّ- **مشمرج بن خالد**- وفد علیہ
صلے اللہ علیہ وسلم فی وفد عبد القیس
فاقطعہ صلے اللہ علیہ وسلم رکیاء بالبادیۃ
وکتب لہ بها کتابا- **التخریج**- اخرج ابن
السکن عن الحسین بن اسمعیل الفارسی
عن حاتم بن عبد اللہ بن عبدۃ عن علی بن
حجر بن ایاس بن مقاتل بن مشمرج قال
حدثنی ابی عن ابیہ ایاس عن جدہ مشمرج
قال قدمت علی رسول اللہ فی وفد عبد القیس
الحدیث کذا ذکرہ الحافظ ابن حجر فی الاصابہ-
معویۃ بن ثور العامری البکائی- کتب لہ
صلے اللہ علیہ وسلم کتابا ووهب لہ من
صدقۃ عامۃ معونۃ لہ- **التخریج**- قال
الحافظ اخرج هذہ القصۃ ابن مندۃ بسند
صاعد بن العلاء بن بشر قال حدثنی ابی عن
ابیہ عن بشر بن معویۃ عن ابیہ معویۃ
الحدیث (اصابہ) واخرجہ البخاری فی
تاریخہ والبغوی وابن مندۃ وابو نعیم عن
بشر بن معویۃ بن ثور- فذکر الحدیث- کذا
ذکرہ فی السیرۃ المحمدیۃ- **مسفع**- ذکرہ
ابو عبید القاسم بن سلام وقال کتب
صلے اللہ علیہ وسلم الیہ مع جریر بن عبد اللہ
البجلی کذا قالہ الحافظ- **ملک بصری**- ذکرہ

اون سے کہ رسول اللہ نے بھیجا اون کو- پس ذکر کیا حدیث
کو اور اوس میں ہے کہ کہا مجھ سے رسول اللہ نے
کہ لکھوں گا میں تیرے لیے ایک فرمان جس میں وصیت
کروں گا تیری بابت اوس شخص کو جو ہو گا میرے بعد
(خلیفہ) ائمہ مسلمین میں سے پس کیا یہ آپنے اور مہر کی اوسپر
اور دیدیا وہ فرمان مجھے **مشمرج بن خالد** رسول اللہ کی
خدمت میں حاضر ہوئے وفد عبد القیس کے ہمراہ پس جاگیر
میں دیا رسول اللہ نے اونکو پانی کا کنواں جنگل میں اور لکھا
اس کی بابت اونکو فرمان- **تخریج**- تخریج کی ہے ابن سکن نے
حسین بن اسمعیل فارسی سے بروایت حاتم بن عبد اللہ بن
عبدہ وہ روایت کرتے ہیں علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن
مشمرج سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے اپنے
باپ ایاس سے وہ اپنے دادا مشمرج سے کہا آیا میں رسول اللہ
کے پاس وفد عبد القیس میں الحدیث- اسی طرح ذکر کیا ہے اوسکو
حافظ ابن حجر نے اصابہ میں **معویہ بن ثور عامری بکائی**-
لکھا رسول اللہ نے اونکے لیے فرمان اور عنایت کیا اونکو
بطور امداد کچھ صدقہ عامہ میں سے- **تخریج** کہا حافظ
نے کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی ابن مندہ نے صاعد بن
علا بن بشر کے سند سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے
باپ نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں بشر بن معویہ سے وہ
اپنے باپ معویہ سے الحدیث (اصابہ) اور تخریج کی ہے بخاری
نے اپنی تاریخ میں اور بغوی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بروایت
بشر بن معویہ بن ثور پس ذکر کیا حدیث کو- اسیطرح
ذکر کیا اس کو سیرۃ محمدیہ میں- **مسفع** ذکر کیا ہے اوسکو
ابو عبید قاسم بن سلام نے اور کہا کہ بھیجا اون کی طرف
رسول اللہ نے فرمان ہمراہی جریر بن عبد اللہ البجلی- اسی
طرح بیان کیا ہے اوسکو حافظ نے- **ملک بصری** ذکر کیا اسکو

۲۷ مشمرج بن خالد

۲۸ معویہ بن ثور العامری

صاحب السیرة المحمدیة فی ذکر السرایا
بغیر تخریج- قال رسل رسول الله صلی الله
علیه وسلم الحارث بن العمیر الازدی بکتابه
الی ملك بصری (بصره) فلما نزل موتة قتله
شرحبیل بن عمرو الغسانی ولم یقتل سواه
من رسله صلی الله علیه وسلم واخرجه
محمد بن سعد فی الطبقات فی ذکر السرایا
بسریة موتة وایضا فی ترجمة الحارث قال اخبرنا
محمد بن عمر قال ثنی ربیعة بن عثمان عن عمر
ابن الحکم قال بعث رسول
الله صلی الله علیه وسلم الحارث بن عمیر
الازدی احد بنی لهب الی ملك بصری بکتاب
فلما نزل موتة عرض له شرحبیل بن عمرو
الغسانی فقتله ولم یقتل لرسول الله صلی
الله علیه وسلم رسول غیره- **نجاشی**
ملك الحبشة -کتب الیه ان یزوجه ام حبیبة رض
وایضا -کتب الیه ان یبعث الیه صلی الله
علیه وسلم من بقی من اصحابه عنده- التخریج
ذکرهما فی السیرة المحمدیة ولم یذکر سندا
ولا تخریجا- واخرجهما محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة عمرو بن امیة فقال خبرنا عبد الله
ابن نمیر قال حدثنا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر
عن ابی قلابة فی حدیث رواه عن النبی صلی
الله علیه وسلم فذکر القصة وقال فیه بعثه
رسول الله صلی الله علیه وسلم الی النجاشی بکتابین
فی احدهما ان یزوجه ام حبیبة وفی الآخر یسأله
ان یحمل الیه من بقی عنده من اصحابه فزوجه

۶۹ نجاشی والی الحبشہ

صاحب سیرۃ محمدیہ نے سرایا کے ذکر میں بغیر تخریج کے
کہا کہ بھیجا رسول نے حارث بن عمیر ازدی کو اپنا فرمان
لیکر ملک بصرے (بصرہ) کی جانب پس جب وہ پہونچے
مقام موتہ میں تو مار ڈالا اون کو شرحبیل بن عمرو غسانی نے
اور اون کے سوا کوئی اور رسول اللہ کے قاصدوں میں
سے قتل نہیں کیے گئے۔ اور تخریج کی ہے محمد بن سعد
نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں سریۂ موتہ میں اور
تخریج کیا ہے حارث کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو
محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ربیعہ بن عثمان
سے بروایت عمر بن الحکم کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے
حارث بن عمیر ازدی کو جو بنی لہب میں سے تھے ملک بصرے
کی طرف فرمان لیکر پس جب اترے وہ موتہ میں تو ملے اونسے
شرحبیل بن عمر غسانی۔ اور مار ڈالا اون کو اور نہیں مارا
گیا اون کے سوا رسول اللہ کا اور کوئی قاصد۔
نجاشی بادشاہ حبشہ لکھا اون کی طرف یہ کہ۔
نکاح کردیں آپ سے ام حبیبہ رض کا (بطور وکالت) اور بھی
لکھا اون کی طرف کہ بھیجدیں رسول اللہ کے پاس آپکے
وہ اصحاب جو حبشہ میں باقی ہوں **تخریج** ذکر کیا دونو
فرمانوں کو سیرت محمدیہ میں اور نہیں ذکر کی سند اور نہ تخریج
اور تخریج کی ہے ان دونو فرمانوں کی محمد بن سعد نے طبقات
میں عمرو بن امیہ کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو عبد اللہ
بن نمیر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے بروایت
یحیی بن ابی کثیر وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ سے اوس حدیث
میں جس کو روایت کیا ہے اونہوں نے رسول اللہ صلعم سے
پس ذکر کیا قصہ اور کہا اوسمیں بھیجا عمرو بن امیہ کو رسول اللہ نے
نجاشی کیطرف دو فرمان لیکر ایک میں تھا کہ بیاہ دیں آپسے ام حبیبہ کو اور
اور دوسرے میں آپنے خواہش کی تھی کہ حبشہ میں جو صحابہ باقی ہیں انکو آپکے پاس

النجاشي ام حبيبة وحمل اليه اصحابه في سفينتين
وليد بن جابر بن ظالم الطائي البحتري -
وفد فكتب له كتابا - **التخريج** - ذكره الحافظ
وابن الاثير وقالا اخرجه ابو عمرو - **وفود**
ثمالة - قدم عبد الله بن عيسى الثمالي ومسلمة
ابن حزان الحراني على رسول الله صلى الله عليه
وسلم في رهط من قومهما فبايعا واسلما وبايعا عليه
قومهما وكتب لهم رسول الله كتابا بما فرض عليهم من
الصدقة في اموالهم - كتبه ثابت بن قيس
وشهد عليه عبادة ومحمد بن مسلمة - كذا
ذكره - في السيرة الشامية في بيان الوفود
وفود جرم - روى انه وفد رجلان منهم
يقال لاحدهما اسقع بن شريح بن حريم بن
عمرو بن رياح وللآخر هوذة بن عمرو بن
يزيد بن رياح فاسلما وكتب لهما رسول الله
كتابا - **اورده** في السيرة الشامية برواية
ابن سعد - **وفد تجيب** - قدم عليه وفد تجيب
وهم ثلثة عشر رجلا قد ساقوا معهم صدقات
اموالهم التي فرض الله عليهم فسر رسول الله
بهم واكرم منزلهم وقالوا يا رسول سقنا اليك
حق الله في اموالنا فقال صلى الله عليه وسلم
ردوها فاقسموها على فقرائكم قالوا يا رسول
الله ما قدمنا عليك الا بما فضل عن فقرائنا
فقال ابو بكر يا رسول الله ما وفد من العرب
بمثل ما وفد به هذا الحي من تجيب فقال رسول
الله ان الهدى بيد الله عز وجل فمن اراد به
خيرا شرح صدره للايمان وسألوا رسول الله

بھیجدیں پس بیاہ دیا نجاشی نے آپسے ام حبیبہ کو اور دو کشتیوں میں آپ
کے صحابہ کو آپ کی طرف روانہ کر دیا۔ **ولید بن جابر بن ظالم طائی**
بحتری۔ حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اونکے لیے فرمان **تخریج**
ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا دونوں نے کہ تخریج کی
ہے اسکی ابو عمرو نے **وفود ثمالہ** آئے عبد اللہ بن عیسی الثمالی
اور مسلمہ بن حزان الحرانی رسول اللہ کے پاس اپنی قوم کے
ایک گروہ کے ساتھ پس بیعت کی دونوں نے اور اسلام لائے
اور بیعت کی اپنی قوم کی جانب سے پس لکھا اونکو رسول اللہ
نے فرمان اون فرائض صدقات کے بارہ میں جو واجب تھا
اون کے مالوں میں۔ لکھا اسکو ثابت بن قیس نے اور گواہی دی
عبادہ اور محمد بن مسلمہ نے **ایسطرح ذکر کیا اسکو** سیرت شامی میں
وفود کے بیان میں **وفود جرم** روایت ہے کہ آئے دو آدمی
اون میں سے جن میں سے ایک کا نام تو اسقع بن شریح بن حریم
بن عمرو بن رباح تھا اور دوسرے کا ہوذہ بن عمرو بن یزید بن
رباح تھا پس وہ دونوں اسلام لائے اور لکھا اون دونوں کے لئے
رسول اللہ نے فرمان **بیان کیا اسکو** سیرت شامی میں روایت
ابن سعد **وفد تجیب** آئے رسول اللہ کے پاس وفد تجیب
اور وہ ۱۳ آدمی تھے جو اپنے ساتھ اپنے مالوں کی زکوۃ مفروض
لیکر آئے تھے۔ پس خوش ہوئے اونسے رسول اللہ اور اکرام
کیا اونکا کہا اونہوں نے یا رسول اللہ ہمارے مالوں میں جو اللہ
کا حق تھا ہم وہ لیکر آپکی خدمت میں آئے ہیں آپنے فرمایا کہ
اس کو لیجاؤ اور اپنے فقراء پر تقسیم کرو جواب دیا کہ یا رسول اللہ
ہم آپ کے پاس وہی مال لائے ہیں جو ہمارے فقراء سے
بچگیا ہے پس کہا ابو بکر صدیق نے کہ یا رسول اللہ کوئی قبیلہ عرب
کا اسطرح نہیں آیا جسطرح یہ قبیلہ تجیب تو فرمایا رسول اللہ نے کہ
ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے کھول
دیتا ہے اوسکا سینہ اسلام کے لیے اور سوال کیا رسول اللہ سے

ولید بن جابر بن ظالم الطائی البحتری
وفود ثمالہ
وفود جرم
وفد تجیب

اشياء فكتب لهم بها وجعلوا يسألونه عن
القرآن والسنن فازداد رسول الله صلى الله
عليه وسلم بهم رغبة وامر بلالا ان يحسن
ضيافتهم فاقاموا اياما ولم يطيلوا اللبث
فقيل لهم ما يعجلكم فقالوا نرجع الى من ورائنا
فنخبرهم برؤيتنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
وكلامنا اياه وما رد علينا ثم جاؤا الى رسول
الله يودعونه فارسل اليهم بلالا فاجازهم
بارفع ما كان يجيز به الوفود قال هل بقى منكم
احد قالوا نعم غلام خلفناه على رحالنا وهو
احدثنا سنا قال ارسلوه الينا فلما رجعوا الى رحالهم
قالوا للغلام انطلق الى رسول الله فاقض حاجتك
منه وانا قد قضينا حاجاتنا منه وودعناه فاقبل
الغلام حتى اتى رسول الله فقال يا رسول الله
انى امرؤ من بنى ابذى يقول من الرهط الذى
اتوك انفا فقضيت حوائجهم فاقض حاجتى يا رسول
الله قال وما حاجتك قال ان حاجتى ليست كحاجة
اصحابى وان كانوا قدموا راغبين فى الاسلام و
ساقوا ما ساقوا من صدقاتهم وانى والله ما اعملنى
من بلادى الا ان تسأل الله عز وجل ان يغفر لى
ويرحمنى وان يجعل غناى فى قلبى فقال رسول
الله واقبل الى الغلام اللهم اغفر له وارحمه
واجعل غناه فى قلبه ثم امر له بمثل ما امر به
لرجل من اصحابه. فانطلقوا راجعين الى
اهليهم ثم وافوا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بمنى سنة عشر فقالوا نحن بنو ابذى فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فعل الغلام

اونہوں نے چند چیزوں کا پس لکھدیا اونکی بابتہ فرمان
اور سوال کرتے تھے وہ قرآن اور سنن کا پس رسول اللہ
کی رغبت اونکی جانب زائد ہوئی اور حکم دیا بلال کو کہ اونکی
دعوت اچھی طرح کریں پس رہے وہ چند دن اور زائد دن ٹھرنے
کا ارادہ نہیں کیا پس کہا گیا اونسے کہ تمھیں کاہے کی جلدی
ہے تو جواب دیا کہ اپنے باقی ماندہ لوگوں کے پاس جاکر اونکو
خبر دینگے کہ ہم نے رسول اللہ کو دیکھا اور آپسے کلام کیا اور
خبر دینگے اونکو آپکے عطیہ کی پھر آئے رسول اللہ کی خدمت
میں رخصت ہونے کے لیے پس بھیجا اونکی طرف بلال کو پس انعام
دیا اونکو اوس سے زائد جسقدر کہ دیا کرتے تھے آپنے فود کو فرمایا کہ
کیا باقی ہے تم میں سے کوئی کہا ہاں ایک لڑکا ہے جسکو ہمنے
اپنے سامان میں چھوڑ دیا تھا وہ ہم میں سب سے چھوٹا ہے فرمایا
کہ اُسے ہماری طرف بھیجدو پس جب وہ لوٹے اپنی جاے قیام
کی طرف تو کہا اوس لڑکے سے کہ جا رسول اللہ کے پاس اور
اونسے اپنی حاجت پوری کر کیونکہ ہم اپنی حاجتیں پوری کرآئے
اور آپسے رخصت ہوآئے پس چلا وہ لڑکا یہانتک کہ رسول اللہ کے
پاس پہونچا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں بنی ابذی میں سے ایک شخص مراد اوس
وہ گروہ تھے ابھی آئے تھے آپکے پاس پس پوری کیں اونھوں نے اپنی
اپنی حاجتیں آپسے پس اب پوری کیجیے آپ میری حاجت یا رسول اللہ
فرمایا کہ تیری کیا حاجت ہے کہا کہ میری حاجت میرے ساتھیوں جیسی
نہیں ہے اگرچہ وہ اسلام میں راغب ہوکر اور اپنے ہمراہ مال زکوۃ لیکر حاضر خدمت
ہوئے ہیں اور قسم اللہ کی نہیں برانگیختہ کیا مجھے اپنے شہر سے سفر کرنے پر مگر کہ
سوال کیجیے آپ اللہ عز وجل سے کہ بخشدے مجھے اور رحم کرے مجھپر اور میرے قلب میں غنا دے
پس فرمایا رسول اللہ نے اور آپ متوجہ تھے لڑکے کی طرف کہ اللھم اغفر لہ الٰہی بخشدے اوسکو
اور رحم کر اوسپر اور اوسکے قلب میں غنی کر دے پھر حکم دیا اوسکیلیے بھی ایسی عطیہ کا جو اوسکے
ساتھیوں کو دیا تھا پس وے سب لوٹ گئے اپنے اہل کیجانب پھر ملے وہ رسول اللہ سے منی میں
سنہ دس ہجری میں کہا انہوں نے کہ ہم بنی ابذی ہیں تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا

الذی اتانی معکم قالوا یا رسول اللہ ما رأینا
مثلہ قط وما حدثنا باقنع منہ بما رزقہ اللہ
لوان الناس اقتسموا الدنیا ما نظر نحوھا
ولا التفت الیھا فقال رسول اللہ الحمد للہ انی
لارجو ان یموت جمیعا فقال رجل منھم
اولیس یموت الرجل جمیعا یا رسول اللہ
فقال رسول اللہ تشعب اھواءہ وھمومہ
فی اودیة الدنیا فلعل اجلہ ان یدرکہ
فی بعض تلک الاودیة فلا یبالی اللہ عزوجل
فی ایھا ھلک قالوا فعاش ذلک الغلام فینا
علی افضل حال وازھدہ فی الدنیا واقنعہ
بما رزق - فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ورجع من رجع من اھل الیمن عن الاسلام
قام فی قومہ فذکرھم اللہ والاسلام فلم یرجع
منھم احد وجعل ابوبکر الصدیق یذکرہ
ویسأل عنہ حتی بلغہ حالہ وما قام بہ فکتب
الی زیاد بن لبید یوصیہ بہ خیرا - ذکرہ
فی السیرة الشامیة عن ابی الحویرث وکذا
بلفظہ ذکر فی زاد المعاد - **وفد الرھاویین**
روی انہ قدم خمسة عشر رجلا من الرھاویین
وھم حی من مذحج علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فنزلوا دار رملة بنت الحارث فاتاھم
رسول اللہ فتحدث عنھم طویلا واھدوا
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھدایا منہ
الفرس یقال لہ المراوح فاسلموا وتعلموا
القرآن والفرائض واجازھم کما کان یجیز
الوفد ثم رجعوا الی بلادھم ثم قدم نفر منھم

حال ہے اوس لڑکے کا جو تمہارے ہمراہ آیا تھا کہا یا رسول اللہ ہم
نے اوس جیسا کوئی نہیں دیکھا اور نہ اوس جیسا قانع نظر سے
گذرا اگر تقسیم کریں لوگ دنیا کو تو نہیں دیکھے اوسکی طرف اور نہ متوجہ
ہو فرمایا رسول اللہ نے الحمد للہ میں امید کرتا ہوں کہ وہ مرے گا
جمعیت خاطر اور اطمینان قلب کے ساتھ پس کہا ایک شخص نے
اونمیں سے کیا نہیں مرتا ہے ہر شخص باطمینان خاطر یا رسول اللہ
فرمایا رسول اللہ نے کہ اوسکی افکار اور خواہشیں شاخ در شاخ
رہتی ہیں دنیا میں پس شاید کہ موت پالے اوسکو ان میں سے
کسی شاخ میں پس نہیں پروا کرتا اللہ کہ وہ کس وادی میں ہلاک
ہوجائے کہا اونہوں نے پس زندہ رہا وہ لڑکا ہم میں قانع
اوس پر جو اللہ نے اُسے دیا تھا اور زاہد اور بہترین حال پر
پس جب وفات پائی رسول اللہ نے اور اہل یمن میں سے
لوگ مرتد ہوگئے تو کھڑا ہوا وہ لڑکا اپنی قوم میں پس یاد دلایا
اونکو اسلام پس نہیں مرتد ہوا اون میں سے کوئی اور ابوبکر
صدیق ذکر کرتے تھے اوسکا اور پوچھتے تھے اوسکا حال
یہانتک کہ آپ کو معلوم ہوا اوسکا حال اور اوسکا وعظ کے
لئے کھڑا ہونا پس لکھا آپ نے زیاد بن لبید کو جس میں وصیت کرتے
تھے آپ اوسکے لیے بھلائی کی ذکر کیا اسکو سیرت شامی میں روایت
ابو حویرث اور اسیطرح ان ہی لفظوں سے ذکر کیا اوسکو زاد المعاد
میں. **وفد الرہاویین**. روایت ہے کہ آئے رسول اللہ کے پاس پندرہ
آدمی رہاویین میں سے اور وہ ایک قبیلہ ہے مذحج کا پس اُترے
وہ رملہ بنت حارث کے گھر میں پس آئے اون کے پاس
رسول اللہ اور بہت دیر اونسے بات چیت کی ہدیہ دیں
اونہوں نے رسول اللہ کو چند چیزیں اونمیں سے ایک گھوڑا
تھا جسکا نام مراوح تھا پس اسلام لائے اور سیکھا قرآن اور فرائض
اور انعام دیا آپ نے انکو جیسا کہ دیا کرتے تھے وفود کو پھر لوٹے وہ اپنے
شہروں کو پھر آئے اونمیں سے چند آدمی پس

وفد الرہاویین

نفر فحجوا مع رسول الله من المدينة و اقاموا
حتى توفى رسول الله صلعم فاوصى بجاد مائة
وسق بخيبر فى الكثيبة جارية عليهم وكتب لهم
كتابا فباعوا ذلك فى زمن معوية - **اورده**
صاحب السيرة الشامية برواية ابن سعد
فى فادات العرب عن ابى طلحة التيمى **يهودى**
من اهل يثرب - عن يوسف بن عبد الله بن
سلام قال ان رجلا من اهل الشام نزل بيهودى
من اهل يثرب فانزله واكرمه فقال الشامى انى
لا ادرى ما اجازيك بما صنعت الى الآن الا انى
اكرمك بحديث احدثكه فاحفظه منى انه
خارج بارض العرب نبى فان ادركت فاتبعه فان
انت لم تفعل فليكن بينك و بينه عهد قال فلما
خرج رسول الله صلى الله عليه و سلم جاء اليهودى
الى رسول الله صلى الله عليه و سلم فقال انك
رسول الله فقال له رسول الله فاتبعنا فقال
اليهودى لا ادع دينى و لكن لى الف نخلة فلك منها
مائة وسق اؤديه كل عام اليك و انا آمن على
اهلى و مالى فاكتب لى بذلك فكتب له رسول
الله صلى الله عليه و سلم - **اورده** - فى الكنز
العمال و قال خرجه ابن عساكر فى تاريخه -
الى يهودى اسمه فنحاص - عن عكرمة ان
النبى صلى الله عليه و سلم بعث ابا بكر الى فنحاص
اليهودى يستمده و كتب اليه و قال لابى بكر
لا تفتت على بشئ حتى ترجع الى فلما قرأ فنحاص
الكتاب قال قد احتاج ربكم قال ابو بكر فهممت
ان افده بالسيف ثم ذكرت قوله صلى الله عليه و سلم

۳۹ یہودی من اہل یثرب

۴۰ یہودی اسمہ فنحاص

حج کیا رسول اللہ کے ساتھ مدینہ سے اور رہے یہانتک
کہ وفات پائی رسول اللہ نے پس وصیت کی آپنے اونکے
لیے سو وسق کٹی ہوئی کھجوروں کے لیے خیبر کے قلعہ کثیبہ میں
ہمیشہ کے لیے جاری اون کے واسطے اور لکہا اونکو اس بابتہ فرمان
پس بیچدیا اونہوں نے اس کو معویہؓ کے زمانہ میں **بیانکیا** اسکو
صاحب سیرۃ شامی نے بروایت ابن سعد قادات عرب کے بیان
میں ابی طلحہ تیمی سے روایت کر کے **یہودی** اہل مدینہ میں سے - روایت
ہے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے کہا ایک شامی مسافر اترا ایک
مدینہ کے یہودی کے پاس پس اوس نے مہمانی کی اور اوسکا اکرام
کیا پس کہا شامی نے کہ میں نہیں جانتا کہ جو تو نے میرے ساتھ
کیا ہے اسکا تجھے کیا بدلہ دوں مگر کہ میں تجھے ایک بڑی بات بتاتا
ہوں پس یاد رکھ تو اوسکو کہ پیدا ہوگا ارض عرب میں ایک نبی
پس اگر پاوے تو اوسکا عہد تو اطاعت کرنا اوسکی پس اگر تو اسکی
پیروی نکرے تو چاہیے کہ اوسکے اور تیرے درمیان عہد ہو جائے پس
جب مبعوث ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ یہودی آیا رسول اللہ
کے پاس اور کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپنے فرمایا کہ میری
اطاعت کر کہا یہودی نے کہ میں اپنا دین نہیں چھوڑوں گا لیکن میرے
ملک ہزار درخت خرما ہیں پس اونمیں سے آپکو ہر سال سو وسق دیا
کرونگا اور میں (اوسکا عوض) امن میں ہو جاؤں اپنے مال اور
اہل پر پس لکھیے میری بابتہ فرمان پس لکہا رسول اللہ نے اوسکے
لیے **بیانکیا** اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن
عساکر نے اپنی تاریخ میں **فرمان** ایک یہودی کی طرف جسکا نام
فنحاص تہا - عکرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھیجا ابو بکر صدیقؓ کو فنحاص یہودی کیطرف امداد چاہتے تھے
آپ اوس سے اور لکہا اوسکے نام ایک فرمان اور فرمایا ابو بکر سے کہ اپنی
خوشی کوئی کام نکرنا یہانتک کہ لوٹے تو میری طرف پس جب پڑھا فنحاص نے
فرمان مبارک تو کہا کہ محتاج ہو گیا تمہارا رب ابو بکرؓ نے پس ارادہ کیا کہ گردن اڑا دوں

لاتفتت علیٰ بشیٔ ثم نزلت - لقد سمع الله قول
الذین قالوا ان الله فقیر ونحن اغنیاء - الآیه
- اورده فی کنز العمال وقال اخرجه
ابن جریر فی التفسیر وابن المنذر ورواه ایضًا
ابن جریر عن السدّی نحوه - **قوله لاتفتت** -
یقال افتات فلان علی فلان اذا تفرد برایه
فی التصرف والمراد ان لایفعل برایه شیئًا -
قوله ان افده بالسیف - فدّ ای قطع وشقّ -

میں اوسکو تلوار سے پھر یاد آیا مجھے رسول اللہ کا فرمانا کہ کوئی بات اپنی
خوشی نکرنا - پھر اتری یہ آیت - البتہ سنا اللہ نے اون لوگوں کا قول جنہوں نے
کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں - الآیۃ
تخریج - بیان کیا ہے کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن
جریر نے تفسیر میں اور ابن منذر نے اور روایت کیا ہے اسکو ابن
جریر نے سدی سے بھی اسیطرح - **قوله لاتفتت** - بولا جاتا ہے افتات علے
فلاں جبکہ منفرد ہو جاے اپنی راے کیساتھ تصرف کرنے میں اور مراد یہ ہے کہ اپنی
راے سے کچھ کام مت کر - **قوله ان افده بالسیف** - فدّ یعنی شق کردیا اور کاٹ دیا

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم في الصدقات وكان عند ابي بكر رضي الله عنه

بسم الله الرحمن الرحيم - هذه فريضة الصدقة التي فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين والتي امر الله بها رسوله - فمن سئلها من المسلمين على وجهها فليعطها ومن سئل فوقها فلا يعط - في اربعة وعشرين من الابل فما دونها من الغنم في كل خمس شاة - فاذا بلغت خمسا وعشرين الى خمس وثلثين ففيها بنت مخاض انثى - فان لم تكن بنت مخاض فابن لبون ذكر - فاذا بلغت ستا وثلثين الى خمس واربعين ففيها بنت لبون انثى فاذا بلغت ستا واربعين الى ستين ففيها حقة طروقة الجمل - فاذا بلغت احدى وستين الى خمس وسبعين ففيها جذعة - فاذا بلغت ستا وسبعين الى تسعين ففيها بنتا لبون - فاذا بلغت احدى وتسعين

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ (احکام) فرائض زکوۃ کے ہیں جنکو مقرر کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر اور وہ جن کا حکم کیا ہے اللہ نے اپنے رسول کو پس جو شخص مسلمانوں سے اوسکی موافق طلب کرے تو دینا چاہیئے اور جو اس سے زائد طلب کری (خواہ زیادتی عدد میں ہو یا عمر میں) تو نہ دینا چاہیی - چوبیس ۲۴ یا اوس سے کم اونٹوں کی زکوۃ بکری سے دیجائیگی اس طور سے کہ ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری - اور جب پچیس ۲۵ ہو جاویں تو پینتیس تک بنت مخاض یعنی وہ بوتی (بچہ مادۂ شتر) جو عمر کا اول سال پورا کرکے دوسرے میں داخل ہو جاے - اور اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون (وہ بوتہ جو تیسرے سال میں داخل ہو گیا) اور جب چھتیس ہو جاویں تو پینتالیس ۴۵ تک بنت لبون - اور چھیالیس ۴۶ سے ساٹھ تک حقہ طروقۃ الجمل یعنی وہ بوتی جو چوتھے سال میں داخل ہو جاوے اور حاملہ ہونیکی قابل ہو - اور جب اکسٹھ ہو جاویں تو پچھتر تک جذعہ یعنی وہ اونٹ جو عمر کے پانچویں سال میں داخل ہو جاوے - اور جب چھہتر ۷۶ ہو جائیں تو نوے تک دو بنت لبون - اور جب اکانوے ہو جاویں تو ایکسو بیس تک

الی عشرین ومائة ففیها حقتان طروقتا
الجمل - فان زادت عن عشرین ومائة ففی کل
اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقة -
ومن لم یکن معه الا اربع من الابل فلیس
فیها صدقة الا ان یشاء ربها - فاذا بلغت
خمسا من الابل ففیها شاة - ومن بلغت
عنده من الابل صدقة الجذعة ولیست
عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه
الحقة ویجعل معها شاتین ان استیسرتا له
او عشرین درهما - ومن بلغت عنده صدقة
الحقة ولیست عنده الحقة وعنده الجذعة
فانها تقبل منه الجذعة ویعطیه المصدق
عشرین درهما او شاتین - ومن بلغت عنده
صدقة الحقة ولیست عنده الا ابنة لبون
فانها تقبل منه بنت لبون ویعطی المصدق
شاتین او عشرین درهما - ومن بلغت صدقته
بنت لبون وعنده الحقة فانها تقبل منه
الحقة ویعطیه المصدق عشرین درهما او
شاتین ومن بلغت صدقته بنت لبون
ولیست عنده وعنده بنت مخاض فانها
تقبل منه بنت المخاض ویعطی معها عشرین
درهما او شاتین - ومن بلغت صدقته بنت
مخاض ولیست عنده وعنده بنت لبون
فانها تقبل منه بنت لبون ویعطیه المصدق
عشرین درهما او شاتین - فان لم یکن عنده
بنت مخاض علی وجهها وعنده ابن لبون فانه
یقبل منه ولیس معه شیء - وفی صدقة الغنم

دو حقہ قابل حمل - اور اگر ایکسو بیس سے زائد ہوجائیں تو ہر چالیس
کی زیادتی پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ
اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو اونمیں زکوۃ نہیں ہے
مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بغرض ثواب بطور نفل) اور
جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہو جائے تو اوس میں ایک بکری ہے
اور جس کے پاس اسقدر اونٹ ہوں کہ اوسکو زکوۃ میں جذعہ دینا
واجب ہوا اور اوس کے پاس جذعہ نہو بلکہ حقہ ہو تو حقہ اوس سے
لیلیا جاوے اور لی جاویں اوس کے ہمراہ (کمی پوری کرنے کو) دو بکریاں
اگر اوسکو آسانی سے میسا ہوسکیں ورنہ بیس درہم - اور جسکو حقہ دینا واجب
ہوا اور اوس کے پاس حقہ نہو بلکہ جذعہ ہو تو اوس سے جذعہ لیلیا جاوے اور دیدے
اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو بکریاں (تاکہ زکوۃ میں غیر واجب زیادتی
نہ لی جاوے) اور جس کے پاس اونٹوں کی اسقدر تعداد ہو کہ اوسکو حقہ دینا
واجب ہو اور اوس کے پاس بنت لبون ہی ہو تو وہ اوس سے
لیلی جاوے اور دے وہ مصدق کو (علاوہ بنت لبون کے) دو بکریاں یا
بیس درہم - اور جس کے ذمہ بنت لبون واجب ہو اور اوس کے
پاس حقہ ہو تو وہ اوس سے لیلیا جاوے اور مصدق اوسکو
اپنے پاس سے بیس درہم یا دو بکریاں دیدے - اور جسکو بنت لبون
دینا ہو اور اوس کے پاس بنت لبون نہو بلکہ بنت مخاض ہو تو لیلی
جاوے اوس سے بنت مخاض لیکن دیوے وہ اوس کے ساتھ عامل زکوۃ کو
بیس درہم یا دو بکریاں - اور جسکو بنت مخاض دینا ہو اور اوس کے
پاس وہ نہو بلکہ بنت لبون ہو تو اوس سے بنت لبون
لیلی جاوے اور دے اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو
بکریاں - اور اسیصورت میں اگر اوس کے پاس بنت
مخاض بشرط مفروضہ نہیں ہے اور اوس کے پاس
ابن لبون ہے تو وہ اوس سے لیلیا جائے برابری
میں نہیں ہے اوس کے ساتھ کچھ زیادتی - اور
اون بکریوں میں جو چراگاہ میں چریں چالیس سے ایکسو بیس تک

فی سائمتها اذا بلغت اربعین الی عشرین ومائة شاةٌ شاةٌ۔ فاذا زادت علی عشرین ومائة الی مأتین شاتان فاذا زادت علی مأتین الی ثلثمائة ففیها ثلث شیاهٍ۔ فاذا زادت علی ثلثمائة ففی کل مائة شاة شاة واحدة۔ فاذا کانت سائمة الرجل ناقصة عن اربعین شاة فلیس فیها صدقة الا ان یشاء ربها۔ ولا یجمع بین متفرق ولا یفترق بین مجتمع خشیة الصدقة وما کان من خلیطین فانهما یتراجعان بینهما بالسویة ولا یوخذ فی الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تیس الا ان یشاء المصدق۔ وفی الرقة ربع العشر فان لم یکن الا تسعین ومائة فلیس فیها صدقة الا ان یشاء ربها۔ اخرجه البخاری بهذا اللفظ واتمه فی عداة ابواب من الزکوة وغیرها مقطعا ورواه ایضا ابن ماجة والنسائی وابو داؤد وامام احمد فی مسنده باختلاف یسیر۔ وزاد ابو داؤد فی روایته۔ انه کان علیه خاتم رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

زکوۃ کی ایک بکری ہے۔ اور جب ایکسو۱۲۰ بیس سے زائد ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں اور جب دو سو پر زائد ہو جاویں تو تین سو تک تین بکریاں۔ اور جب تین سو سے زائد ہو جاویں تو ہر سیکڑے کی زیادتی پر ایک بکری۔ اور اگر چرائی پر چرانے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو اونمیں کچھ زکوۃ نہیں ہے مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بطور نفل بغرض ثواب) اور جمع نکیا جاوے زکوۃ لینے کے لیئے مال متفرق (تاکہ غیر نصاب پر زکوۃ لیلیں) اور نہ متفرق کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال مجتمع (تاکہ زکوۃ کم آوے) صدقہ کے خوف سے۔ اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو زکوۃ دونو پر برابر تقسیم کرنا چاہیئے اور نہ لیا جاسے زکوۃ میں بہت بوڑھا جانور اور نہ عیب دار اور نہ بوک (خواہ مینڈھا ہو یا بکرا) مگر کہ خود عامل زکوۃ چاہے (بوجہ کسی مصلحت کے) اور زکوۃ دراہم میں چالیسواں حصہ ہے پس اگر درہم ایک سو نوے ۱۹۰ ہوں (مثلاً) تو نہیں ہے زکوۃ اوس میں مگر خود مالک مال خوشی سے دے (یعنی اگر دو سو سے کچھ بھی کم ہو تو زکوۃ نہیں ہے حتی کہ ایک سو ننانوے بھی) تخریج کی ہے اسکی بخاری نے ان لفظوں کیساتھ اور تمام کیا ہے پوری تحریر کو زکوۃ اور غیر زکوۃ کے چند بابوں میں علیحدہ علیحدہ ٹکڑے کرکے اور روایت کیا ہے اسکو ابن ماجہ اور نسائی اور ابو داؤد نے بھی اور امام احمد نے اپنی سند میں الفاظ کے تھوڑا اختلاف کے ساتھ اور زائد کیا ہے ابو داؤد نے اپنی روایت میں کہ تھی اوس تحریر پر مہر رسول اللہ صلعم کی

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

بنت اوابن مخاض۔ بفتح المیم والخاء والضاد المعجمتین فصیل لناقة التی دخلت فی سنة الثانیة۔ بنت اوابن لبون۔ بفتح اللام وهو من الابل ماأتی علیه سنتان ودخل فی الثالثة الحقة۔ بکسر الحاء المهملة وتشدید القاف

بنت یا ابن مخاض بفتح میم خا معجمہ ضاد معجمہ وہ اونٹ کا بچہ خواہ نر ہو یا مادہ جو عمر کا ایک سال پورا کرکے دوسرے میں داخل ہو جائے ابن لبون یا بنت لبون بفتح لام وہ اونٹ یا اونٹنی جو دو برس کی ہوکر تیسرے میں شروع ہو حقہ بکسر حا مہملہ اور تشدید قاف۔

وهو من الابل ما اتى عليه ثلث سنين ودخل
فى الرابعة - **طروقة الجمل** - بفتح الطاء
المهملة صفة حقة وهى ناقة دخلت فى سن
يركبها الفحل وتم لها ثلث سنين - **جذعة**
بالكسر وهى من الابل ما تم له اربع سنين -
سائمة هى من الماشية ما يرسل فى مراعيها -
هرمة - بفتح الهاء وكسر الراء المهملة
وهى كبيرة السن التى سقطت اسنانها -
ذات عوار - قال فى مجمع البحار عور بالفتح
العيب وقد يضم وكذا فى العينى وفى القاموس
هو ذهاب حس احدى العينين - **التيس** -
بفتح التاء المثناة قال فى مجمع البحار اراد به
فحل الغنم يعنى اذا كان ماشيتها كلها او بعضها
اناثا لا يوخذ الذكر الا فيما ورد فيه السنة
التبيع من ثلثين بقرا وابن لبون مكان
بنت مخاض وقيل لا يوخذ التيس لان المالك
يقصد به الفحولة وقال العينى قوله ولا تيس
هو فحل الغنم وقيده ابن التين انه من المعز -
قوله لا يجمع بين متفرق الخ - بتقديم
الفوقية على الفاء وتشديد الراء وللحموى
والمستملى مفترق بتاخيرها ولا يفرق بين
مجتمع بكسر الميم الثانى كذا فى القسطلانى فى
قال العينى وغيره اختلف العلماء فى تاويل
هذا الحديث قال مالك فى الموطا تفسيره -
لا يجمع بين متفرق ان يكون ثلثة انفس لكل
واحد اربعون شاة واذا اظلهم المصدق
جمعوها ليودوا شاة - ولا يفرق بين مجتمع

وہ اونٹ یا اونٹنی جو پوری تین سال کی ہوجاوے اور چوتھے سال
میں شروع ہو - **طروقة الجمل** بفتح طار مہملہ - یہ ترکیب میں صفت
واقع ہوئی حقہ کی یعنی وہ ناقہ جو ایسی عمر کو پہونچ جاوے کہ حامل
ہونیکے قابل ہو اور پورے ہوجاویں اوسکی عمر کے تین سال **جذعہ** بکسر
جیم وہ اونٹنی جو پوری چار سال کی عمر والی ہو - **سائمہ** وہ چوپایہ جو
چراگاہوں میں چرائی جاویں **ہرمہ** - بفتح ہار ہوز و کسر رار مہملہ - وہ
اونٹنی جو اس قدر بوڑھی ہو جاوے جس کے دانت بڑھاپے
کی وجہ سے گر جاویں **قولہ ذات عوار** - کہا مجمع البحار میں عور بفتح
عین مہملہ کے معنی عیب کے ہیں اور کبھی عین کا ضمہ ہوتا ہے ایسا ہی
عینی میں ہے اور قاموس میں ہے کہ اوسکی معنی ہیں کہ جاتا رہنا ایک
آنکھ کی حس کا - **التیس** بفتح تار فوقانیہ کہا مجمع البحار میں کہ مراد
اوس سے بکریوں کا نر ہے یعنی جبکہ ہوں اوس کے سب جانور یا بعض
مادہ تو نہ لے اوس سے نر مگر جس کے بارہ میں شرع سے حکم ہے جیسے کہ تیس
گائے بیل میں ایک تبیع یا ابن لبون بنت مخاض کے عوض
اور کہا گیا ہے کہ نہ لے نر اسوجہ سے کہ مقصود مالک کا اوس سے بچے لینا ہوتا ہے
اور کہا عینی نے قولہ ولا تیس اور وہ بکریوں کا نر ہے اور مقید کیا ہے ابن
التین نے معز یعنی بکری کیساتھ (یعنی بوک) **قولہ لا یجمع بین متفرق الخ**
تار فوقانیہ بیرفا ہیر رار مہملہ مشدد اور حموی اور مستملی کی روایت میں ہے
مفترق جسمیں تار فوقانیہ موخر ہے فا سے - ولا یفرق بین مجتمع میم
ثانی کے کسرہ کے ساتھ قسطلانی نے یونہی لکھا ہے عینی وغیرہ نے
کہا کہ علمار نے اختلاف کیا ہے - اس حدیث کی تاویل میں
امام مالک نے موطا میں اس حدیث کی تفسیر میں لکھا ہے - کہ لا یجمع
بین متفرق یعنی تین شخص ہوں کہ ہر ایک کے چالیس
چالیس بکریاں ہوں جب دیکھیں کہ عامل زکوۃ آتے کو ہے تو
سب کو یکجا کریں تاکہ اون کو ایک بکری دینا ہو - و لا یفرق
بین مجتمع کے یہ معنی ہیں کہ دو شریکوں کی مثلاً دو سو دو بکریاں
ہوں پس اُن دو نو پر تین بکریاں زکوۃ کی واجب ہیں

ان يكون للخليطين مائتا شاة وشاتان فيكون عليهما فيهما ثلث شياه فيفرقونها حتى لايكون على كل واحد الا شاة واحدة فنهوا عن ذلك وهو قول الثوري والاوزاعي وقال الشافعي في تفسيره ان يفرق الساعي الاول ليأخذ من كل واحد شاة وفي الثاني ليأخذ ثلثا - فالمعنى واحد لكن صرف الخطاب الشافعي الى الساعي كما حكاه عنه الداؤدي وصرفه مالك الى المالك وقال الخطابي عن الشافعي انه صرفه اليهما - انتهى ملتقط كلام العيني والقسطلاني - قال ابن همام اذا كان النصاب بين شركاء وصحت الخلط بينهم باتحاد السرح والمرعى والمراح والفحل والمحلب يجب الزكوة فيه عنده اي عند الشافعي لقوله عليه السلام لايجمع بين متفرق الحديث وعندنا لايجب والا لوجبت على كل واحد فيما دون النصاب - لنا هذا الحديث ففي وجوب الجمع بين الاملاك المتفرقة اذ المراد الجمع والتفريق في الامكنة الاترى ان النصاب المتفرق في امكنة مع وحدة الملك يجب فيه - فمعنى لايفرق بين مجتمع انه لايفرق الساعي بين الثمانين مثلا او المائة وعشرين ليجعلها نصابين او ثلثة ولا يجمع بين متفرق انه لايجمع مثلا بين الاربعين المتفرقة بالملك بان يكون مشتركة ليجعلها نصابا والحال انه لكل عشرون - انتهى قول ابن الهمام - وقوله خشية الصدقة منصوب

پس زکوۃ کے وقت اون کو علحدہ علحدہ کرلیں تاکہ ہر ایک پر ایک ایک بکری کی زکوۃ آئے۔ پس ان دونوں فعلوں سے منع کیے گئے ہیں اور یہی قول ثوری اور اوزاعی کا ہے۔ امام شافعی نے اسکی تفسیر میں کہا ہے کہ تفریق کردے عامل زکوۃ صورت اول میں تاکہ لیلے ہر ایک سے ایک بکری۔ اور صورت ثانی میں تاکہ لیلے تین بکریاں پس معنی بہرحال ایک ہیں لیکن (فرق آتا ہے) کہ امام شافعی نے حدیث کے خطاب کو عامل زکوۃ کیطرف متوجہ کیا ہے جیسے کہ داؤدی نے اون سے نقل کیا ہے اور امام مالک نے مالک کیطرف متوجہ کیا ہے اور خطابی نے امام شافعی سے روایت کی ہے کہ خطاب دونوں کیطرف متوجہ ہے ختم ہوا کلام عینی اور قسطلانی کا۔ ابن ہمام نے کہا ہے کہ جب نصاب مشترک ہو شرکا میں۔ اور شرکت صحیح ہوا ہو نہیں بایں طور کہ شریک ہوں وہ چراگاہ اور باڑا اور نر سے بچے لینے میں اور دودھ دوہنے میں تو واجب ہوگی زکوۃ اسی نصاب پر شافعی رح کے نزدیک کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لایجمع بین متفرق الحدیث اور ہمارے نزدیک (یعنی حنفیہ) نہیں واجب ہے ورنہ لازم آئیگا کہ ہر ایک شریک پر نصاب سے کم پر زکوۃ آجائے۔ ہماری دلیل یہی حدیث ہے پس صورت وجوب میں املاک متفرقہ کا جمع لازم آتا ہے اس لیے کہ مراد جمع اور تفریق مکانی ہے۔ دیکھو کہ جو نصاب کہ منتشر مکانوں میں ہو وحدت ملک کے ساتھ تو اوس میں زکوۃ واجب ہے۔ پس معنی لایفرق بین مجتمع کے یہ ہیں کہ نہ تفریق کرے عامل زکوۃ اسی بکریوں کے درمیان یا ایک سو بیس کے درمیان تاکہ بنالے اوس کے دو نصاب یا تین۔ اور معنی لایجمع بین متفرق کے یہ ہیں کہ شلاً ان چالیس کو جو متفرق بالملک ہوں جمع نہ کرے جو شرکت ہوں درمیان شرکا تاکہ بنالے اون کا ایک نصاب حالانکہ ہر ایک کی بیس بکریاں ہیں ختم ہوا قول ابن ہمام کا۔ قولہ خشیۃ الصدقۃ منصوب ہے اسوجہ سے کہ

علیٰ انه مفعول له وقد تنازع فیه الفعلان یجمع ویفرق والخشیة خشیتان خشیة الساعی ان یقل الصدقة وخشیة رب المال ان یکثر الصدقة فامر کل واحد منهما ان لا یحدث شیئاً من الجمع والتفریق کذا فی العینی و القسطلانی ۔ الرقة ۔ بکسر الراء المهملة و تخفیف القاف هو الدراهم المضروب ویقال له ورق ایضاً ۔

کہ یہ مفعول لہٗ ہے اور اسمیں دونوں فعلوں یعنے یجمع اور یفرق کا تنازع ہے ۔ اور مراد خشیتہ سے خوف ہے دونو جانب کا پس خوف عامل زکوۃ کا تو یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو کہ) زکوۃ کم لیلی جاوے اور خوف صاحب مال کا یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو) زکوۃ میں زائد چلا جاوے پس حکم دیا ہر ایک کو کہ نہ احداث کریں وہ کسی شئے کا یعنی نہ جمع کریں اور نہ جدا کریں ۔ اسیطرح لکھا ہے عینی اور قسطلانی میں الرقۃ بکسر راء مہملہ اور تخفیف قاف ۔ درہم سکہ زدہ اور اسکو ورق بکسر راء مہملہ بھی کہتے ہیں ✣

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط و ماخوذ ہوتے ہیں اِس فرمان سے

قوله فلیعطها ۔ فیه دلالة علی دفع زکوة اموال الظاهرة الی الامام ۔ **قوله فلا یعط** فیه دلیل علی ان الامام اذا ظهر فسقه بطل حکمه ۔ **قوله من المسلمین** ۔ فیه دلالة علی ان الکافر لا یخاطب بذلک ۔ **قوله من الغنم** قال الکرمانی قال الفقهاء فیه تفسیر من وجه و اجمال من وجه فالتفسیر انه لا یجب فی اربع وعشرین الا الغنم والاجمال انه لا یدری قدر الواجب و من ثم قال بعد ذلك مفسر الهذا فی کل خمس شاة فصار هذا بیانا لقدر الواجب و ابتداء النصاب فاول نصاب الابل خمس ۔ وانما بدأ بزکوة الابل لانها غالب اموالهم و تعم الحاجة الیها ۔ **قوله الی خمس و ثلثین ۔ الی خمس و اربعین ۔ الی ستین ۔** فیه دلیل علی ان الاوقاص لیست بعفو وان الفرض یتعلق بالجمیع و هو احد قولی

قوله فلیعطها ۔ اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اموال ظاہرہ کی زکوۃ امام کے پاس پہونچانا چاہیئے ۔ **قوله فلا یعط** اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ جبکہ امام کا فسق ظاہر ہوجاوے تو اوس کا حکم باطل ہوجاتا ہے **قوله من المسلمین** ۔ اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ احکام زکوۃ سے کفار مخاطب نہیں ہیں (پس نہ لی جاوے اون سے زکوۃ) ۔ **قوله من الغنم** ذکر کیا کرمانی نے کہ فقہاء نے لکھا ہے کہ اس قول میں اجمال بھی ہے تفسیر بھی ہے تفسیر تو یہ ہے . . . . . کہ چوبیس اونٹوں میں نہیں واجب ہے کچھ مگر ایک بکری ۔ اور اجمال یہ ہے کہ قدر واجب زکوۃ کا نہیں معلوم ہوتا اسیوجہ سے اس کے بعد اسکی تفسیر کے لیے فرمایا کہ فی کل خمس شاة ہر پانچ میں ایک بکری ہے پس یہ بیان ہوگیا قدر واجب اور ابتدا ء نصاب کا پس اونٹوں کی زکوۃ کا نصاب پانچ اونٹ ہیں اور اونٹوں سے اسوجہ سے شروع کیا گیا کہ عرب کا اچھا مال اونٹ ہی تھے اور اون سے ہی زائد حاجت پڑتی تھی ۔ **قوله الی خمس و ثلثین الی خمس و اربعین ۔ الی ستین** ۔ اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اوقاص (یعنی بیان شدہ فرائض کے درمیانی اعداد) معاف نہیں ہے اور زکوۃ متعلق ہے سب سے اور شافعی رح کے دو قولوں میں سے یہ

ففيها اربع شياه الى ربعمائة فاذا زادت واحدة يجب فيها خمس شياه - وهي رواية عن احمد وهو مخالف للآثار وقيل اذا زادت على مأتين ففيها شاتان حتى تبلغ اربعين ومأتين حكاه ابن التين وفقهاء الامصار على خلافه - **قوله في صدقة الغنم في سائمتها** - فيه دليل على ان شرط وجوب الزكوة السوم - كذا عند ابي حنيفة والشافعي وهي الراعية في كلأ مباح وقال ابن حزم قال مالك والليث وبعض اصحابنا تزكى السوائم والمعلوفة والمتخذة للركوب وللحرث وغير ذلك من الابل والغنم - قال بعض اصحابنا اما الابل فنعم واما البقر والغنم فلا زكوة الا في سائمتها وهو قول ابي الحسن بن المغلس وقال بعضهم اما الابل والغنم فتزكى سائمتها وغير سائمتها واما البقر فلا يزكى الا سائمتها وهو قول ابي بكر بن داؤد ولم يختلف احد من اصحابنا في ان سائمة الابل وغير سائمة الابل منها تزكى سواء وقال بعضهم تزكى غير السائمة عن كل واحد في الدهر مرة واحدة ثم لا يعيد الزكوة فيها - وقال اصحابنا الحنفية وليس في العوامل والحوامل والمعلوفة صدقة وهذا قول اكثر اهل العلم كعطاء والحسن والنخعي وابن جبير والثوري والليث والشافعي واحمد واسحق وابي ثور وابي عبيد وابن المنذر ويروى عن عمر بن عبد العزيز وقال قتادة ومكحول ومالك يجب الزكوة في المعلوفة

اوس میں زکوٰة کی چار بکریاں ہیں چار سو تک اور جب چار سو پر ایک زائد ہو جاوے تو واجب ہیں زکوٰة میں پانچ بکریاں اور یہ ایک روایت ہے احمد سے اور مخالف ہے آثار کے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ جب زائد ہو جاویں دو سو پر تو زکوٰة کی دو بکریاں ہیں دو سو چالیس تک. بیان کیا ہے اسکو ابن تین نے اور فقہاء امصار اسکے خلاف ہیں **قولہ** (بکریوں کی زکوٰة کے بیان میں) **فی سائمتہا** اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ زکوٰة کے وجوب کی شرط چرائی ہے ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کے نزدیک اور تفسیر سائمہ کی یہ ہے کہ سائمہ وہ مویشی ہیں جو چریں مباح چراگاہ میں۔ اور کہا ابن حزم نے کہ کہا مالک اور لیث اور بعض ہمارے علماء نے کہ زکوٰة دیجاوے اُن اونٹوں اور بکریوں کی جو چراگاہ میں چریں اور اونکی جنکو گھر پر کھلایا جاوے اور اونکی جنکو سواری یا کھیتی یا اور مختلف کاموں کے لیے رکھا ہے. ہمارے بعض علماء نے تفصیل کی ہے پس کہا کہ اونٹ کی تو ان سب صورتوں میں زکوٰة دیجاوے لیکن بقر اور غنم اونمیں سوا چرائی پر چرنیوالوں کے اور کسی میں زکوٰة نہیں ہے یہی قول ہے ابی الحسن بن المغلس کا اور بعض نے اسطور سے تفصیل کی ہے کہ اونٹ اور بکری میں تو سائمہ اور غیر سائمہ سب کی زکوٰة دیجاوے اور بقر میں صرف سائمہ کی اور یہی قول ہے ابی بکر بن داؤد کا اور ہمارے اصحاب میں سے کسی نے اس بات میں اختلاف نہیں کیا کہ چراگاہ میں چرنیوالے اونٹ اور چراگاہ میں نہ چرنیوالے اونٹ زکوٰة دیے جانیمیں برابر ہیں اور بعض علماء کا قول ہے کہ ہر جنس کے غیر سائمہ کی زکوٰة عمر بھر میں ایکمرتبہ دیدی جاوے اور پھر نہیں لازم آویگی اونپر زکوٰة کبھی اور ہمارے فقہاء حنفیہ کا قول ہے کہ کام کرنیوالے اور بوجھ اٹھانیوالے اور گھر کے پالو مویشی میں زکوٰة نہیں ہے یہی قول اکثر اہل علم کا ہے جیسے عطاء اور حسن اور نخعی اور ابن جبیر اور ثوری اور لیث اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحق اور ابو ثور اور ابو عبید اور ابن منذر۔ اور یہی روایت ہے عمر بن عبد العزیز سے۔ اور قتادہ اور مکحول اور مالکؒ نے کہا کہ گھر پر چرنے والے اور کو ئیں پر کام کرنے والے جانوروں پر زکوٰة ہے اس لیے

والتواضح بالعمومات وهو مذهب معاذ رض وجابر رض بن عبد الله وسعيد بن عبد العزيز والزهري وروي عن علي ومعاذ انه لا زكوة فيها وهو قول ابي حنيفة رح - كذا في العيني - **قوله في الرقة فان لم يكن** - فيه دليل على ان الفضة ان لم تكن الا تسعين ومائة فليس فيها شئ لعدم النصاب الا ان يتطوع صاحبها -

الفاظ حدیث کے عام ہیں - اور یہی مذہب معاذ اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن عبد العزیز اور زہری کا ہے - اور روایت ہے حضرت علی اور حضرت معاذ سے کہ ان جانوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا اسیطرح لکھا ہے عینی میں - **قوله في الرقة فان لم يكن** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ اگر دراہم ایکسو نوّے ہوں تو اونمیں زکوٰۃ نہیں ہے بوجہ نہونے نصاب (یعنی اگرچہ نصاب پورا ہونے میں ایک قلیل رقم کا فرق ہو تب بھی زکوٰۃ نہیں ہے) مگر کہ مالک بخوشی خود دینا چاہے -

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لابي ضميرة الليثي وقيل ضميرة الليثي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ضمیرہ لیثی کے لیے اور بعض نے اوسکو ضمیرہ لیثی کہا ہے -

روى البخاري في تاريخه والحسن بن سفيان من طريق ابن ابي ذئب عن حسين بن عبد الله ابن ضميرة عن ابيه عن جده ضميرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بام ضميرة وهي تبكي فقال ما يبكيك قالت يا رسول الله فرق بيني وبين ابني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفرق بين والدة وولدها - فارسل الى الذي عنده ضميرة فابتاعه منه ببكرة ثم اعتقهم وكتب لهم كتابا نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب لبني ضميرة من محمد رسول الله لبني ضميرة واهل بيته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتقهم وانهم اهل بيت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وان احبوا رجعوا الى اهلهم فلا تعرض لهم الا بحق ومن لقيهم

روایت کیا ہے بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حسن بن سفیان نے ابن ابی ذئب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا ضمیرہ سے کہ رسول اللہ گذرے ضمیرہ کی والدہ کی طرف اور وہ رو رہی تھیں آپنے فرمایا کہ تیرے رونے کا کیا باعث ہے جواب دیا یا رسول اللہ مجھسے میرا بیٹا جدا کر دیا گیا پس فرمایا آپنے کہ نہ جدائی کیجاوے (یعنی اب آئندہ) ماں اور اوس کے بیٹے کے درمیان میں اور آدمی بھیجا اوس شخص کے پاس جس کے پاس ضمیرہ تھے اور خرید لیا اونکو ایک اونٹ کے عوض پھر اونکو آزاد کر دیا اور ایک فرمان لکھدیا جسکا نسخہ یہ ہے کہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ تحریر ہے ضمیرہ کیواسطے - محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی ضمیرہ اور اوس کے اہل بیت کے لئے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا اونکو اور اب وہ اہل بیت ہیں عرب کے اگر چاہیں ٹھیریں رسول اللہ کے پاس اور اگر وہ چاہیں تو لوٹ جاویں وہ اپنی اہل میں - نہ تعرض کیا جاوے گا اونسے مگر حق کی بابت یعنی حق اللہ ہو یا حق العباد اور جو

من المسلمين فليستوص بهم خيرا- وكتب ابى بن كعب (رضى الله عنه) قال ابن سعد البلاذرى وفد حسين بن عبد الله بن ضميرة على المهدى بالكتاب فوضعه على عينيه واعطاه ثلثمائة دينار- وكان خرج فى سفر ومعه قومه ومعهم هذا الكتاب فعرض لهم اللصوص فاخذوا ما معهم فاخرجوا الكتاب واعلموهم بما فيه فقرؤه عليهم فردوا عليهم ما اخذوا منهم ولم يتعرضوا لهم- ذكره فى جامع وعزاه للبزار وقال فيه حسين بن عبد الله متروك كذاب- قال ابن حجر رويناه بعلو من حديث المخلص- قال ابن صاعد غريب تفرد به ابن وهب عن ابن ابى ذئب قلت ذكر ابن مندة ان زيد بن حباب تابع ابن ابى ذئب للحديث شاهد عند ابن اسحق بسند منقطع- وقد تابع ابن ابى ذئب ايضا اسمعيل بن ابى اويس- وضميرة هذا هو الذى انكحه رسول الله صلى الله عليه وسلم بامرأة على سورة البقرة وزعم عبد الغنى المقدسى فى العمدة ان ضميرة هذا هو اليتيم الذى صلى مع النبى صلى الله عليه وسلم فى بيتهم- قال فقمت انا واليتيم وراءه وفى رواية واليتيم وراءنا- اقول- وهذا الحديث هو حديث انس رضى مشهور فى كتب الحديث-

مسلمان اونکو سے چاہیئے کہ اون کے ساتھہ بھلائی کرے لکھا اسکو ابی بن کعب نے۔ کہا ابن سعد اور بلاذری نے کہ حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ یہ فرمان لیکر مہدی کے پاس گئے پس رکھا مہدی نے اوسکو اپنی آنکھوں پر اور عطا کیے اونکو تین سو دینار اور ایکمرتبہ سفر میں نکلے اور انکے ساتھ انکی قوم تھی اور حسین کے پاس یہ فرمان تہا اونکو چوروں نے آلیا اور جو کچھ اونکے پاس تھا لوٹ لیا انہوں نے وہ فرمان نکالا اور خبر دی چوروں کو اسکے مضمون سے۔ اور سنایا وہ اونکو پس واپس دیدیا چوروں نے وہ مال جو اونسے لوٹا تہا اور پھر اُنسے کچھ تعرض نہیں کیا ذکر کیا اس فرمان کو جامع الزہر میں اور منسوب کیا اسکو بزار کیطرف اور کہا کہ اسکی سند میں حسین بن عبد اللہ ہیں جو متروک ہیں کذاب ہیں کہا ابن حجر نے کہ روایت کی ہم نے اس حدیث کو اس سے عالی سند کے ساتھ مخلص کی حدیث سے۔ اور کہا ابن صاعد نے کہ یہ حدیث غریب ہے متفرد ہوا ہے اسکے ساتھ ابن وہب ابن ابی ذئب سے کہا حافظ نے کہ کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن مندہ نے کہ زید بن حباب نے متابعت کی ہے ابن ابی ذئب کے اور ابن اسحق کے نزدیک اس حدیث کا شاہد بھی ہے منقطع سند کے ساتھ اور متابعت کی ہے ابن ابی ذئب کی اسمعیل بن اویس نے بھی اور یہ ضمیرہ وہی ہیں جنکا نکاح کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے سورۂ بقر پر یعنی مہر تعلیم سورہ بقر مقرر کیا تہا اور گمان کیا عبد الغنی قدسی نے عمدہ میں کہ یہ ضمیرہ وہی یتیم ہیں جنکے گھر میں رسول اللہ نے نماز پڑہی اور انہوں نے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑہی کہا راوی حدیث نے کہ پس کہڑا ہوا میں اور یتیم رسول اللہ کے پیچھے اور ایک روایت میں ہے کہ یتیم ہمارے پیچھے تہا کہتا ہوں میں کہ یہ حدیث وہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی ہے جو مشہور ہے کتب حدیث میں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله صلى الله عليه وسلم لا يفرق بين والدة-

قولہ صلعم لا یفرق بین والدۃ- اس میں دلیل ہے

فیه دلیل علی ان لایفرق بین اثنین کالوالد والوالدة وولدها وکالاخوین واحدهما صغیر وکالزوجین وامثالهما لما فیه من الضرار وقد قال صلی الله علیه وسلم لاضرر ولاضرار فی الاسلام۔ **قوله ان احبوا۔** فیه دلیل علی تخییر المعتق بین ان یلحق بقومه وبین ان یمکث عند معتقه وکان ضمیرة هذا اختار الله ورسوله لمکث عند رسول الله صلی الله علیه وسلم **قوله بیکرة۔** فیه دلیل علی جواز بیع الحیوان بالحیوان وهذه مسئلة اختلفوا فیها وفصلوها فی کتب الفقه والحدیث۔ **قوله انهم اهل بیت۔** یستفاد منه ان جنس العرب من لهم عز فی الاسلام ولذلک اظهر رسول الله صلی الله علیه وسلم عربیتهم۔

اس بات پر کہ تفریق کیجاوے درمیان دو کے جیسے باپ اور ماں اور بیٹا اور جیسے دو ایسے بھائی جن میں سے ایک چھوٹا ہو یا جیسے میاں بیوی اور ان کیطرح۔ اسوجہ سے کہ اسمیں ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں جایز ہے اسلام میں کسیکو ضرر پہونچانا اور نیز نہیں جایز ہے ضرر کا بدلہ لینا **قوله ان احبوا** اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ آزاد شدہ غلام کو لفتیار ہے کہ بعد آزاد ہونیکے اپنے مولیٰ کے پاس رہے یا اپنے اہل میں چلا جاوے اور ضمیرہ نے اختیار کیا تھا اللہ اور اُسکے رسول کو پس رہے رسول اللہ کی خدمتمیں بعد آزاد ہونیکے بھی **قوله بکرة** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ بیع حیوانکی دوسرے حیوان سے جائز ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے جسمیں علماء کا اختلاف ہے تفصیل اسکی کتب فقہ وحدیث میں مذکور ہے **قوله انهم اهل بیت** من العرب کے قید سے معلوم ہوگیا کہ جنس عرب کو خاص عزت ہے اسلام میں اور اسی وجہ سے رسول اللہ نے ممتاز کرکے اون کی عربیت ظاہر کی۔

۵ قوله لاضرر ولاضرار فی الاسلام۔ الضر ضد النفع ضره ضرا وضرارا واضر به اضرارا فالثلاثی متعد والرباعی متعد بالباء فله ای لایضر الرجل اخاه فینقصه شیئا من حقه والضرار فعال من الضر ای لایجازیه علی اضراره بادخال الضرر علیه فالضرر فعل الواحد والضرار فعل الاثنین والضرر ابتداء الفعل والضرار الجزاء علیه وقیل الضرر ما تضر به صاحبك وتنتفع انت به والضرار ان تضره من غیر تنتفع به وتکرارهما للتاکید وهما بمعنی واحد وکلامه یدل علی ان لفظه لاضرر ولاضرار وکذا فی الغریبین لکنه فی ما رایت من النسخ الاضرار والله اعلم کذا فی مجمع البحار۔

۵ قوله لاضرر ولاضرار فی الاسلام۔ الضر ضد ہے نفع کے بولا جاتا ہے ضرہ ضرا وضرارا واضر بہ اضرارا پس ثلاثی اسکا متعدی بنفسہ ہے اور رباعی متعدی با کے ساتھ ہے یعنی نہ ضرر دے کوئی شخص اپنے بھائی کو پس کم کردے کچھ اوسکے حق میں سے اور ضرار باب فعال ہے الضر سے یعنی نہ بدلہ لے اوسکے ضرر پہونچانے پر اوسکو اپنی جانب سے ضرر پہونچاکر پس ضرر فعل ہے ایک کا اور اضرار فعل ہے دو کا۔ اور ضرر ابتداء فعل ہے اور ضرار بدلہ ہے اوسکا۔ اور بعض نے کہا ہے ضرر یہ ہے کہ ضرر دے تو اپنی صاحب کو اور نفع حاصل کرے تو اوس سے اور اضرار یہ ہے کہ ضرر دے تو اوسکو اور تجھے بھی نفع نہ ہو اور تکرار اس مقام پر واسطے تاکید کے ہے اور وہ دونو ایک معنی میں ہیں۔ اسکا کلام دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ لفظ اس حدیث کے لاضرر ولاضرار ہیں اور اسیطرح غریبین میں ہے لیکن وہ نسخے جو ہم نے دیکھے ہیں اون میں الاضرار ہے واللہ اعلم۔ اسی طرح ہے مجمع البحار میں۔

قوله الاجق - فيه تعميم لحقوق الله وحق العباد فانه يتعرض لهم في كليهما۔

قولہ الاجق - یہ قول عام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد میں پس پکڑ ہوگی دونو حقوق کی بابتہ۔

هذا ما كتبوه من رسول الله صلى الله عليه وسلم بامره لابي شاه وهو خطبة خطبها صلى الله عليه وسلم بفتح مكة

یہ وہ تحریر ہے جس کو لکھا صحابہ نے ابو شاہ یمنی کے واسطے رسول اللہ کے حکم سے اور وہ خطبہ ہے جو پڑھا تھا رسول اللہ نے فتح مکہ میں

عن ابي هريرة قال لما فتح الله مكة على رسوله صلى الله عليه وسلم قام في الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الله قد حبس عن مكة القتل (او الفيل) وسلط عليها رسوله والمومنين فانها لا تحل لاحد كان قبلي وانما احلت لي ساعة من نهار وانها لن تحل لاحد من بعدي فلا ينفر صيدها ولا يختلى شوكها ولا تحل ساقطتها الا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يفدى واما ان يقيد فقال العباس الا الاذخر فانا نجعله لقبورنا وبيوتنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الاذخر - فقام ابو شاه رجل من اهل اليمن اكتبوا لي يا رسول الله فقال صلى الله عليه وسلم اكتبوا لابي شاه رواه البخاري في كتاب العلم واللقطة والديات واللفظ في اللقطة واخرجه الامام احمد ومسلم ومن بعدهما من طريق ابي سلمة عن ابي هريرة - قال وليد بن مسلم (الراوي) قلت للاوزاعي ما قوله اكتبوا لي يا رسول الله قال هذه الخطبة التي سمعها من رسول الله صلى الله عليه وسلم - وفي رواية ابن

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا جبکہ فتح کردیا اللہ نے رسول اللہ کے لیے مکہ کھڑے ہوئے آپ حمد کی اللہ کی اور ثنا کہی پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے روکا مکہ سے قتل (یعنی لڑائی) یا فیل (تو اشارہ ہوگا قصہ اصحٰب فیل کیطرف) اور مسلط و قابض کردیا اسپر اپنے رسول و مومنین کو پس وہ مجھسے پہلے کسیکے لیے حلال نہیں ہوا (یعنی اوسمیں لڑنا) اور حلال اور جایز کیا گیا میرے واسطے بھی ایک گھڑی کیلیے اور اب نہیں حلال ہے میرے بعد کسیکو پس نہ وحشت زدہ کیے جاویں و ہانکے شکار اور نہ توڑا جاوے وہانکا کانٹا اور نہیں حلال ہے وہاں کی گری ہوئی چیز کا اٹھانا مگر اعلان کرنیکے واسطے۔ اور جس شخص کا کوئی (رشتہ دار) مارڈالا جاوے تو وہ مختار ہے دو امر و نمیں یا فدیہ لیلے یا قصاص پس فرمایا حضرت عباسؓ نے یارسول اللہ الا الاذخر (یعنی وسکو مستثنیٰ کردیجیے اور اوسکے کاٹنے کا حکم دیجیے) کیونکہ کام میں لاتے ہیں ہم اوسکو اپنی قبروں میں اور اپنے گھروں میں آپنے فرمایا الا الاذخر (یعنی ہاں وہ مستثنیٰ ہے) پس کھڑا ہوا ایک یمنی آدمی جسکا نام ابو شاہ تھا اور کہا کہ لکھوا دیجیے یہ خطبہ مجھکو یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ لکھ دو یہ خطبہ ابو شاہ کیواسطے۔ روایت کیا ہی بخاری نے کتاب العلم اور کتاب اللقطہ اور کتاب الدیات میں اور یہ الفاظ کتاب اللقطہ میں ہیں اور تخریج کیا ہی اسکو امام احمد اور مسلم نے اور اونکے بعد والوں نے ابی سلمہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں ابو ہریرہؓ سے کہا ولید بن مسلم نے (جو راوی حدیث ہیں) کہ پوچھا مینے اوزاعی سے کہا کہ کیا مطلب ہے ابو شاہ کے اس کہنے کا کہ اکتبوا لی یا رسول اللہ جواب دیا کہ وہ خطبہ (لکھوانیکی خواہش کی تھی) جسکو سنا تھا رسول اللہ صلعم سے۔ اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے

ابی شیبة سماہ شاہ واخطأہ المحدثون وھو رجل عداوہ فی الصحابة ودونوہ فی کتبھم۔

کہ اون کا نام شاہ تہا اور محدثین نے اسکو غلط کہا تھا اور وہ ایک شخص ہے جسکو محدثین نے صحابہ میں شمار کیا ہے اور اپنی کتابوں میں اسکا تذکرہ کیا ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنے شرح لغات

التنفیر۔ ھو الزجر ای لا یجعله نافرًا۔ **لا یختلی**۔ ای لا یقطع۔ **الساقطة**۔ ماسقط بغفلة مالکھا۔ **المنشد**۔ یقال منشد الضالة ای المعرف ومعلنھا۔ **بخیر النظرین**۔ من الخیرة یعنے الخیار بین الامرین۔ **یقید**۔ من القود محرکة وھو قتل لقاتل بدل المقتول۔ **الاذخر**۔ بکسر الھمزة وسکون الدال المعجمة حشیشة طیب الرائحة عریض الاوراق۔

التنفیر جھڑکنا یعنی اوسکو وحشت زدہ نہ کیا جاوے **لا یختلی** یعنی نہ کاٹا جاوے **الساقطة** وہ چیز جو گم ہوجائے اپنے مالک کی غفلت سے **المنشد** بولا جاتا ہے منشد الضالہ یعنی پہچنوانیوالا اور اعلان کرنیوالا گمی ہوئی چیز کا **بخیر النظرین** ماخوذ ہے خیرہ سے یعنی مختار ہے وہ دو امروں میں **یقید** ماخوذ ہے قود محرکہ سے جسکے معنی ہیں قتل کرنا قاتل کو مقتول کے عوض **الاذخر** بکسر ہمزہ وسکون دال معجمہ۔ ایک قسم کا گھانس ہے۔ خوشبودار۔ چوڑے پتوں والا۔

المسائل المستنبطة من ھذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله لا تنفر صیدھا۔ قال الحافظ فی الفتح نبه عکرمة بذلك علی المنع من الاتلاف وسائر انواع الاذی تنبیھا بالادنی علی الاعلی وقد خالف عکرمة عطاءٌ ومجاھدٌ فقالا لا باس بطردہ مالم یفض الی قتله اخرجه ابن ابی شیبة وروی ایضا من طریق الحکم عن شیخ من اهل مکة ان حماما کان علی البیت فذرق علی ید عمرؓ فاشار عمر بیدہ فطار فوقع علی بعض بیوت مکة فجاءت حیة فاکلته فحکم عمر علی نفسه بشاة

قوله لا تنفر صیدھا۔ کہا حافظ نے فتح الباری میں کہ عکرمہ نے اِس بات پر تنبیہ کی ہے کہ ممانعت معلوم ہوتی ہے اس سے تلف کرنے (یعنی مار ڈالنے) اور ہر قسم کی اذیّت دینے کی۔ (یعنی جب اون کے لیئے ادنیٰ ایذا جائز نہیں ہے یعنے چمکانا تو پھر اونکو مار ڈالنا کب جائز ہوگا) اور مخالفت کی ہے عکرمہ کی عطاء اور مجاہد نے پس کہا اون دونوں نے کہ کچھ حرج نہیں ہے اونکے بھگانے میں جب تک کہ موؤدی الی القتل نہو تخریج کی ہے اسکی ابن ابی شیبہ نے اور روایت کی ہے حکم کے طریقہ سے حکم نے اہل مکہ میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک کبوتر خانہ کعبہ کی چھت پر تھا۔ پس بیٹ کردی اُسنے حضرت عمر کے ہاتھ پر آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے پس اُڑ گیا۔ اور کسی اور گھر پر جا بیٹھا وہاں ایک سانپ آیا اور اُسکو

وروی من طریق اخری عن عثمان نحوہ۔ **قولہ لایختلی شوکھا** - وجاء فی روایۃ بدلھا۔ لایعضد بھا شجرۃ۔ قال ابن حجر قال لقرطبی خص لفقہاء الشجر المنہی عن قطعہ بما ینبتہ اللہ من غیر صنع آدمی فاما ما ینبت بمعالجۃ آدمی فاختلف فیہ والجمھور علی الجواز وقال الشافعی فی الجمیع الجزاء ورجحہ ابن قدامۃ واختلفوا فی جزاء ما قطع من نوع الاول فقال مالک لاجزاء فیہ بل یاثم وقال عطاء یستغفر وقال ابو حنیفۃ یوخذ بقیمتہ ھدیٌ وقال الشافعی فی العظیمۃ بقرۃ وفیما دونھا شاۃ واحتج الطبری بالقیاس علی جزاء الصید وتعقبہ ابن القصار بانہ کان یلزمہ ان یجعل الجزاء علی المحرم اذا قطع شیئا من شجر الحل ولا قائل بہ وقال ابن العربی اتفقوا علی تحریم قطع شجر الحرم الا ان الشافعی اجاز قطع السواک من فروع الشجرۃ کذا نقلہ ابو ثور عنہ واجاز ایضا اخذ الورق والثمر اذا کان لایضرھا ولا یھلکھا وبھذا قال عطاء ومجاھد وغیرھما واجازوا قطع الشوک لکونہ یوذی بطبعہ فاشبہ الفواسق ومنعہ الجمھور واجابوا بان القیاس المذکور بمقابلۃ النص فلا یعتبر بہ۔ قال ابن قدامۃ ولا باس بالانتفاع بما انکسر من الاغصان وانقطع من الاشجار بغیر صنع آدمی ولا بما یسقط من الورق ونص

کھا گیا پس حکم کیا حضرت عمر نے اپنے نفس پر ایک بکری کا۔ روایت کیگئی ہے دوسرے طریقہ سے حضرت عثمانؓ سے مثل اسکے **قولہ لایختلی شوکھا** اور ایک روایت میں اسکی عوض اسطرح ہے کہ لایُعضَدُ بھا شجرۃٌ کہا ابن حجر نے کہ ذکر کیا ہے قرطبی نے کہ حدیث میں جس پیڑ کے کاٹنے کی ممانعت ہے فقہار نے اُسکو ان پیڑوں کے ساتھ خاص کیا ہے جنکے لگانے میں آدمی کے کسب کو دخل نہو بلکہ خودرو ہوں اور جو ایسے نہوں تو اوسمیں اختلاف ہے اور جمہور کا مذہب اسمیں جواز کا ہے اور کہا امام شافعی نے سب میں جزا ہے اور ترجیح دی اسکو ابن قدامہ نے اور اختلاف کیا گیا ہے نوع اول (یعنی جو آدمی کے کسب سے اگی ہوں) کی جزا میں اختلاف ہے امام مالک کے نزدیک تو کچھ جزا نہیں ہے صرف گنہگار ہوگا اور کہا عطا نے استغفار چاہیے اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اوسکی قیمت سے قربانی خرید لیجائے۔ اور کہا شافعی نے کہ بڑے درخت کے عوض گائے اور اُسکے سوا میں بکری۔ اور حجت لایا ہے طبری قیاس کرکے جزا رصید پر اعتراض کیا ہے اسپر ابن قصار نے کہ اس قیاس کی بنا پر لازم آتا ہے کہ اگر محرم حل میں درخت کاٹے تو اُسپر جزا رلازم ہو اور اسکا کوئی بھی قائل نہیں ہے اور کہا ابن العربی نے کہ اتفاق کیا ہے علمار نے حرم کے درخت کاٹنے کی حرمت پر مگر شافعی رحمہ اللہ نے اجازت دی ہے درخت کی ٹہنیوں سے مسواک کاٹنے کی۔ ایسا ہی نقل کیا ہے اونسے ابو ثور نے اور بھی اجازت دی ہے پتیوں اور پھلوں کی جبکہ نہ پہونچے اوس پیڑ کو ایذا نہ ہلاک کرے اوسکو اور یہی قول ہے عطار اور مجاہد وغیرہ کا اور اجازت دی ہے اونہوں نے کانٹے کو کاٹ ڈالنے کی اس وجہ سے کہ وہ بالطبع موذی ہے پس مشابہ ہوگیا وہ فاسقوں کے اور منع کیا ہے اسکو جمہور نے اور جواب دیا ہے بایں طور کہ قیاس مذکور نص کے مقابلہ میں ہے جسکا اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ کہا ابن قدامہ نے کہ ان شاخوں اور لکڑیوں سے نفع حاصل کرنے میں کچھ حرج نہیں جو بغیر کسی کے توڑے ہوئے خود بخود ٹوٹ جاویں اور آدمی کے فعل کو اوسمیں دخل نہو اور یہی حکم ہے پتوں کا اور نص کی ہے اسپر احمد نے اور نہیں جانتے ہم اس میں کسی کا خلاف۔ **قولہ لایحل**

علیه احد ولا نعلم فیه خلافًا۔ **قوله لا یحل ساقطتها**۔ فیه دلیل علی ان لقطة مکة لا تلتقط للتملیك بل للتعریف خاصة وهو قول الجمهور وانما اختصت بذلك عندهم لامکان ایصالها الی ربها لانها انکانت للمکی فظاهر وانکانت للآفاقی فلا یخلو افق غالبًا من وارد الیها وقال اکثر المالکیة وبعض الشافعیة هی کغیرها من البلاد وانما تختص مکة بالمبالغة فی التعریف لان الحاج یرجع الی بلده وقد لا یعود فاحتاج الملتقط بها الی المبالغة فی التعریف۔

ساقطتها۔ اِس میں دلیل ہے اس بات پر کہ مکہ کی گری ہوئی چیز کا اٹھانا اِس نیت سے کہ اوسکا مالک بنے جائز نہیں ہے بلکہ صرف اوسکو شناخت کرانے اور اعلان کرنیکو اُٹھالے اور یہی قول ہے جمہور کا۔ اور اِس حکم کیساتھ مکہ اس وجہ سے خاص کیا گیا کہ وہاں اوس چیز کا اوسکے مالک کو پہونچا دینا ممکن ہے کیونکہ اگر وہ مالک مکہ والا ہے تو ظاہر ہے اور اگر وہ پردیسی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہوتی کہ وہاں والا مکہ میں نہ آوے اس صورت میں سال اوس چیز کا اعلان کرے ممکن ہے کہ مالک کا پتہ چلجاوے) اور اکثر مالکیہ اور بعض شافعیہ کا مذہب ہے کہ اس مسئلہ میں مکہ کا بھی وہی حکم ہے جو اور شہروں کا اور خصوصیت کے ساتھ اسکا اسوجہ سے ذکر کیا گیا کہ چونکہ حاجی بعد فراغ حج کے اپنے اپنے شہروں کو لوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ نہیں لوٹتے اسیوجہ سے اُس چیز کے پہچنوانے میں مبالغہ کیا گیا ہے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لابی هیمة والی نخیلة اللهبی

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رہیمہ اور ابو نخیلہ لہبی کے لیے

مکتوب لابی رہیمۃ

قال ابن حجر فی الاصابة اخرج ابن مندة من طریق سلیمان بن داؤد المکی قال حدثنا محمد بن عثمان الطائفی الثقفی قال حدثنی عبد الله بن عقیل عن ابیه قال خرجنا الی المسلم بن حذیفة العامری فاخبرنا ان ابا رهیمة السمعی وابا نخیلة اللهبی قالا اتینا رسول الله صلے الله علیه وسلم بتبر من العقیق فکتب لنا کتابا وقال فیه من وجد شیئا فهو له والخمس من الرکاز والزکوة من کل اربعین دینارًا دینارٌ۔

حافظ ابن حجر نے اصابہ میں ذکر کیا ہے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے سلیمان بن داؤد المکی کے طریقہ سے کہا سلیمان نے کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عثمان طائفی ثقفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عقیل نے اپنے باپ سے کہا گئے ہم مسلم بن حذیفہ عامری کے پاس پس خبر دی اونہوں نے ہم کو کہ ابو رہیمہ سمعی اور ابو نخیلہ لہبی نے کہا کہ حاضر ہوئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عقیق کا ایک ٹکڑا لیکر۔ آپ نے ہمارے واسطے ایک فرمان لکھدیا اور لکھا تھا اوس میں کہ جو شخص پاوے کچھ (مراد دفینہ) پس وہ اوس کا مالک ہے اور معادن میں خمس ہے اور زکوۃ ہر چالیس دینار پر ایک دینار ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

رُهيمة - بالراء المهملة وبعدها هاء ثم ياء مثناة من تحت ثم ميم ثم هاء الوقف مصغرا - نخيلة - بالنون والخاء المعجمة والياء المثناة من تحت بعدها لام ثم هاء الوقف مصغرا وقيل بوجيلة بالباء الموحدة والجيم مصغرا - اللهبي - بكسر اللام وسكون الهاء وكسر الباء الموحدة - ركاز - بكسر الراء المهملة عند اهل الحجاز كنوز الجاهلية المدفونة في الارض وعند اهل العراق المعادن -

رُهیمہ - را مہملہ اور اوس کے بعد ہا ہوز پھر یا تحتانیہ پھر میم پھر ہا وقف بوزن تصغیر - نخیلہ - نون اور خا معجمہ اور یا تحتانیہ اوس کے بعد لام پھر ہا وقف بوزن تصغیر - اور بعض نے کہا ہے کہ ابوجیلہ - با موحدہ اور جیم بوزن تصغیر - اللہبی بکسر لام و سکون ہا ہوز و کسر با موحدہ - رکاز بکسر را مہملہ اہل حجاز کے نزدیک تو وہ خزانے جاہلیت کے زمانہ کی زمین میں دفن ہوں اور اہل عراق کے نزدیک کانیں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله من وجد - قال العيني في شرح البخاري ان وجد المسلم او الذمي في داره معدنا فهو له ولا شئ فيه عند ابي حنيفة واحمد الا اذا حال عليه الحول وهو نصاب ففيه الزكوة وعند ابي يوسف ومحمد الخمس في الحال وعند مالك والشافعي الزكوة في الحال والحانوت والمنزل كالدار

قولہ من وجد - ذکر کیا ہے عینی نے شرح بخاری میں کہ اگر پاوے کوئی مسلمان یا ذمی اپنے گھر میں معدن پس وہ اوس کا مالک ہے، اور امام ابوحنیفہ اور امام احمد رح کے نزدیک اوس سے اوسوقت تک کچھ نہیں لیا جائیگا جبتک کہ گذر جاوے اوس پر ایکسال اور وہ مقدار نصاب کا بھی ہو تو اب اوس میں زکوۃ ہے - اور صاحبین کے نزدیک خمس لیا جاوے فی الحال اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک زکوۃ ہے فی الحال - اور دکانیں اور منزل مثل دار کے ہے

الحانوت مكان يتخذ للبيع والشراء فان كان للسكنى فما ادير عليه الحد ود دار وما بات فيه بيت والمنزل بين الدار والبيت فالاول يدخل فيه الثاني والثالث والثالث يدخل فيه الثاني ومرافق السكنى كمكان المطبخ وبيت الخلاء والماء - ولا يدخل فيه صاحب الدواب والاول يشتمله -

حانوت وہ مکان جو بنایا جاوے خرید و فروخت کے لیے - اور مکان اگر رہنے کے لیئے ہو تو جسپر حائط ہو چار دیواری وہ تو دار اور جو سونے کے واسطے ہو وہ بیت اور منزل درمیان دار اور بیت کے ہے پس اول تو شامل ہے ثانی اور ثالث کو اور ثالث شامل ہے ثانی کو اور ضروریات سکونت کو جیسے باورچیخانہ بیخانہ آبدارخانہ وغیرہ وغیرہ - اور نہیں داخل ہے اوسمیں منزل دواب اور اول شامل ہے منزل دواب کو بھی .

(از مولوی محمد [illegible] صاحب)

وان وجده فی الفلاة والجبال والموات ففیه الخمس وباقیه للواجد وانکان فی العامر وکان الامام اختطه للغازی ففیه الخمس واربعة اخماس لصاحب الخطة
قوله فی الرکاز۔ اختلفوا فی الرکاز هل هو معدن اوغیره فقال مالک وغیره الرکاز دفن الجاهلیة فی قلیله وکثیره الخمس ولیس المعدن برکاز واختلفت الروایة فیه عن الشافعی ۔ والمسئلة موضعها کتب الفقه

اور اگر پاوے اوسکو جنگل اور پہاڑوں میں اور پڑت زمین میں تو اوسمیں خمس ہے اور باقی پانیوالے کیواسطے ہے۔ اور اگر ملے دفینہ آباد زمین میں اور امام نے وہ زمین کسی غازی کو معافی میں دی ہو تو اوسمیں خمس ہے اور چار خمس صاحب معافی کے واسطے ہیں قوله فی الرکاز۔ اختلاف کیا فقہا نے رکاز کے معنی میں کہ وہ معدن ہے یا کچھ اور پس کہا امام مالک وغیرہ نے کہ رکاز دفینہ ہے زمانۂ جاہلیت کا اوس کے تھوڑے اور بہت میں خمس ہے اور نہیں ہے معدن رکاز۔ اور مختلف ہیں اس میں روایتیں۔ امام شافعیؒ سے۔ اور مقام اس مسئلہ کا کتب فقہ ہیں ❊

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لابی راشد الازدی والی جمیع الازد

مکتوب صلعم بنام ابی راشد الازدی

ذکر فی کنز العمال۔ حدثنا محمد بن احمد قال حدثنا النضر بن سلمة المروزی شاذان قال حدثنا عبد الرحمن بن خالد بن عثمان ابن محمد بن عثمان بن ابی راشد عن ابی راشد الازدی قال قدمت انا واخی ابو عاصیة من سروات الازد فاسلمنا جمیعا فکتب لی رسول الله صلی الله علیه وسلم کتابا الی جمیع الازد۔ نسخته۔ من محمد رسول الله الی من یقرأ کتابی هذا من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة فله امان الله وامان رسوله وکتب هذا الکتاب لعباس بن عبد المطلب
وقال اخرجه ابن عساکر فی تاریخه وقال اخرجه العقیلی فی الضعفاء وقال النضر ابن سلمة کذاب یضع الحدیث ۔

ذکر کیا ہے کنز العمال میں۔ حدیث بیان کی ہمسے محمد بن احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نضر بن سلمہ مروزی شاذان نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن خالد بن عثمان بن محمد بن عثمان بن ابی راشد نے بروایت ابی راشد ازدی کہا کہ آیا میں اور میرا بھائی ابو عاصیہؓ کے سرداروں میں سے پس اسلام لے آئے ہم سب لکھا رسول اللہ نے میرے لیے فرمان جمیع ازد کیطرف نسخہ اوس کا یہ ہے کہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے طرف اوس شخص کے جو پڑھے ہے میرا یہ فرمان جس شخص نے کہ گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھی پس اوس کے لیے امان ہے اللہ اور اوس کے رسول کی اور لکھا اس فرمان کو عباس بن عبد المطلب نے۔
اور کہا کہ تخریج کی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا کہ تخریج کی ہے عقیلی نے ضعفاء میں اور کہا ہے کہ نضر بن سلمہ کذاب اور واضع الحدیث ہے ❊

هذا ما كتبه صلی الله علیه وسلم لاحمر بن معوية وابنه شعبل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمر بن معویہ اور اُن کے بیٹے شعبل کے لیئے

فی الاصابة واسد الغابة انه اخرج ابو نعیم وابن مندة من طریق محمد بن عمرو بن حفص بن السکن بن سواء بن شعبل ابن احمر بن معوية عن ابیه عن جده ان احمر وفد الی النبی صلی الله علیه وسلم وکان وافد بنی تمیم فکتب صلی الله علیه وسلم له ولابنه شعبل کتابا ویکنی بابی شعبل- ونسخة الکتاب هکذا- هذا کتاب لاحمر بن معوية وشعبل بن احمر فی رحالهم واموالهم فمن آذاهم فذمة الله منه خلية ان کانوا صادقین وکتب علی بن ابی طالب وختم الکتاب بخاتم النبی صلی الله علیه وسلم وضبط ابن الاثیر شعبل عن ابن نقطة بکسر الشین وافاد الکتاب- ان الامام ان آمنهم علی شرط صح الامن کما یدل علیه قوله صلی الله علیه وسلم ان کانوا صادقین-

اصابہ اور اسد الغابۃ میں لکھا ہے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اور ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن حفص بن سکن بن سوا بن شعبل بن احمر بن معویہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اونکے باپ اپنے دادا سے کہ احمر حاضر ہوئے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں۔ اور ایلچی بنکر آئے تھے بنی تمیم کے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے اور اون کے بیٹے کے لیے فرمان اور کنیت اونکی ابو شعبل ہے۔ اور الفاظ اوس فرمان کے اس طرح ہیں کہ یہ تحریر (امان) ہے احمر بن معوۃ وشعبل بن احمر کے لیئے (امن دیگئی اونکو) اونکی ڈیروں اور مالوں میں پس جو شخص کہ اونکو ایذا دے تو اللہ کا ذمہ اوس سے بری ہے اگر وہ ہیں سچے (یعنی اظہار اسلام میں) اور لکھا اسکو علی رض بن ابی طالب نے اور مہر کیا گیا فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم سے۔ اور ابن اثیر نے ابن نقطہ سے روایت کرکے شعبل کو بکسر شین ضبط کیا ہے۔ **اور مستفاد ہوا اس فرمان سے یہ مسئلہ** کہ اگر امام کفار کو کسی شرط کے ساتھہ امن دے تو جائز و صحیح ہوگا وہ امن۔ جیسے کہ دلالت کرتا ہے اس مفہوم پر قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ان کانوا صادقین۔

هذا ما كتبه صلی الله علیه وسلم لاسیخت (اسیخب) مرزبان البحرین

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسخت (اسیخب) حاکم بحرین کے لیے

قال فی الاصابة ذکره احمد بن یحیی البلاذری وقال کتب الیه النبی صلی الله علیه وسلم حین کتب الی منذر بن ساوی واهل البحرین یدعوهم الی الله تعالی فاسلم اسیخت والمنذر- وکان

لکھا اصابہ میں کہ ذکر کیا ہے اس کا احمد بن یحیی البلاذری نے اور لکھا کہ لکھا اوسکی طرف رسول اللہ نے (اوسی وقت) جبکہ لکھا آپ نے منذر بن ساوی اور اہل بحرین کیطرف بلاتے تھے آپ انکو اللہ کیطرف پس اسلام لائے اسیخت اور منذر۔ نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے

نسخۃ کتابہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم -
انہ قد جاءنی الاقرع بکتابك وشفاعتك
لقومك وانی قد شفعتك وصدقت رسولك
الاقرع فی قومك فابشر فیما سألتنی وطلبتنی
بالذی تحب ولکن نظرت ان اعلمہ وتلقانی
فان جئتنا اکرمك وان تقعد اکرمتك
اما بعد فانی لا استہدی احدا وان
تھد لی اقبل ھدیتك وقد حمل عمالی
مکانك واوصیك باحسن الذی انت علیہ
من الصلوۃ والزکوۃ وقرابۃ المومنین
وانی قد سمیت قومك بنی عبد اللہ فمرھم
بالصلوۃ واحسن العمل وابشر والسلام
علیك وعلی قومك المومنین -

بسم اللہ الرحمن الرحیم اقرع تمہارا خط اور تمہاری سفارش تمہاری قوم کی بابت لیکر میرے پاس آئے
ہیں میں نے تمہاری سفارش قبول کر لی اور تمہارے رسول اقرع کو سچا جانا تمہاری قوم کی
بابتہ (یعنی جو کچھ قاصد نے قوم کی بابتہ کہا اوسکو سچ جانا) پس تو خوشخبری حاصل کر تو اوس
چیز میں جسکا تو نے سوال کیا مجھ سے اوس چیز کیا جسکو ہم دوست رکھتے ہیں (یعنی تعلیم اسلام
اپنی قوم کو) لیکن خیال کیا میں نے کہ تعلیموں میں تمہارے قاصد یا تم خود بھیجے ملو پس اگر
آؤگے تم میرے پاس تو اکرام کرونگا میں تمہارا اور اگر نہیں آؤگے تب بھی) اکرام کرونگا
(بوجہہ تمہارے اسلام لانیکے) بعد اسکے (معلوم ہو کہ) میں کسی سے ہدیہ نہیں مانگتا ہوں اور اگر
تم ہدیہ بھیجوگے تو تمہارا ہدیہ میں قبول کر لونگا اور بڑھا دیا ہے میرے عاملوں نے تمہارا
مرتبہ (یعنی چونکہ ہمارے حکم سے تم نے اونکو جگہ دی اور اونکی اطاعت کی اسوجہ
سے ہماری نگاہ میں تمہارا مرتبہ زائد ہو گیا) اور نصیحت کرتا ہوں میں تجکو اوس چیز کے
اچھا کرنیکی جسپر تو ہے یعنی نماز اور زکوۃ اور قرابت مومنین کی۔ اور نام
رکھا ہیں نے تیری قوم کا بنی عبد اللہ پس حکم کر تو اونکو نماز کا اور نیک کاموں کا
اور خوشخبری حاصل کر تو اور سلام ہو تجھپر اور تیری قوم کے سب مسلمانوں پر

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم الی اسقف اھل نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسقف اہل نجران کے لیئے۔

بسم اللہ الہ ابراھیم واسحق ویعقوب -
اما بعد فانی ادعوکم الی عبادۃ اللہ
من عبادۃ العباد وادعوکم الی ولایۃ اللہ
اللہ من ولایۃ العباد فان ابیتم فالجزیۃ
فان ابیتم فقد اذنتکم بحرب والسلام -
اخرجہ البیھقی فی کتاب الدلائل والحاکم
من طریق یونس بن بکیر عن سلمۃ بن
عبد یسوع عن ابیہ عن جدہ کذا ذکرہ
فی زاد المعاد والمصباح وقال رواہ صاحب
الھدی ایضا بھذا السند -

شروع کرتا ہوں میں ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کے معبود کے نام سے - بعد حمد کے
(معلوم ہو کہ) بلاتا ہوں میں تمکو بندوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت
کیطرف اور بلاتا ہوں میں تمکو اللہ کے ولایت کیطرف بندوں کی ولایت کی
طرف سے پس اگر انکار کرو تم تو جزیہ قبول کرو اور اگر اس سے بھی انکار کرو
تو اعلان دیتا ہوں میں لڑائی کا والسلام
تخریج کی ہے اسکی بیہقی نے کتاب الدلائل میں اور حاکم نے یونس
بن بکیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلمہ بن یسوع سے
اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے باپ اپنے دادا سے اسیطرح
ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اور مصباح المضی میں اور کہا
کہ روایت کیا ہے اسکو صاحب ہدی نے بھی اسی سند
سے -

المسائل منه

وہ مسائل جو معلوم ہوتے ہیں اس سے

قوله باسم اله ابراهيم - قال في زاد المعاد فلا اظن ذلك محفوظا وقد كتب الى هرقل بسم الله الرحمن الرحيم وهكذا كان سنته في كتبه ولكن وقع في هذه الرواية هذا وقيل ذلك قبل ان ينزل طس تلك آيات الكتاب وقرآن مبين - وذلك غلط على غلط فان هذه السورة مكية بالاتفاق وكتابه الى اهل نجران بعد مرجعه من تبوك - **قوله فان ابيتم فالجزية** - علم من هذا ما يعامل به الكفار فاول ما يبدأ به دعوة الاسلام فان ابوا فيعلمهم بالجزية فان ابوا فالجهاد -

قوله باسم اله ابراہیم ذکر کیا ہے زاد المعاد میں کہ نہیں خیال کرتا میں اوس روایت کو محفوظ حالانکہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف قیصر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم - اور یہی طریقہ تھا آپ کا جملہ تحریرات میں لیکن اس روایت میں اسیطرح آیا ہے - اور بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ فرمان لکھا گیا ہے سورہ طس تلک آیات الکتاب الآیہ کے نزول سے قبل (اور ثابت ہوئی ہے سنیت بسم اللہ کی بعد اس کے کیونکہ سلیمان علیہ السلام نے جو نامہ ملکہ بلقیس کو لکھا ہے اوسکو بسم اللہ سے شروع کیا ہے) اور ایسا کہکر اسکی تاویل کرنا غلطی در غلطی ہے کیونکہ اسبات پر تو کہ یہ سورت مکی ہے اتفاق ہے - اور فرمان آپکا اہل نجران کیطرف تبوک کی واپسی کے بعد کا ہے **قوله فان ابیتم فالجزیۃ** معلوم ہوگئی اس سے یہ کہ کفار سے اس طرح معاملہ کیا جاوے کہ اول شروع کریں دعوت اسلام سے پس اگر انکار کریں تو جزیہ کی بابت اون سے کہا جائے اور اگر اس سے بھی انکار کریں تو جہاد

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا الى اساقفة نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علما و مقتدایان اہل نجران کے واسطے

لما كتب النبي صلى الله عليه وسلم لاساقفة نجران يدعوهم بدعوة الاسلام (كما ذكرناه آنفا) فعقدوا المجلس شاوروا فيه فاستقر رايهم على ان يرسلوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم شرحبيل بن وداعة الهمداني وعبد الله بن شرحبيل وجبار بن قيس الحارثي فليأتوهم بخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلق الوفد حتى اذا كانوا بالمدينة وضعوا ثياب السفر عنهم

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اساقفہ نجران کو دعوت اسلام کا فرمان بھیجا (جسکو ہم ابھی ذکر کر آئے ہیں) اونہوں نے مجلس شوریٰ منعقد کی جس میں یہ رائے قرار پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شرحبیل بن وداعہ ہمدانی اور عبد اللہ بن شرحبیل اور جبار بن قیس حارثی کو بھیجیں تاکہ یہ وہاں کی خبر لا دیں - پس یہہ گروہ ایلچی بنکر روانہ ہوا یہاں تک کہ جب مدینہ میں داخل ہوئے تو اوتار ڈالے اپنے سفری کپڑے اور حلّے پہن لیے جو یمنی چادروں کے تھے اور اون کے دامن گھسٹتے تھے اور سونے کی انگوٹھیاں پہنیں پھر رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے

وبسوا حللاً لهم يجرونها من الحبرة وخواتيم الذهب ثم اتوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وسلموا عليه فلم يرد عليهم السلام وتصدوا الكلامه نهارا طويلا فلم يكلمهم فانطلقوا الى عثمان بن عفان وعبد الرحمن ابن عوف وكانا معرفة لهم فالتقوها فقالوا يا عثمان ويا عبد الرحمن ان نبيكم كتب الينا بكتاب فاقبلنا مجيبين له فاتيناه فسلمنا عليه فلم يرد سلامنا ولم يلتفت الينا فما الراى منكما انعود - فقالا لعلى بن ابى طالب وكان فى القوم ما ترى يا ابا الحسن رضى الله عنك فقال ارى ان يضعوا حللهم هذه وخواتيمهم ويلبسون ثياب سفرهم ثم ياتون اليه ففعلوا وعادوا اليه صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه فرد سلامهم فلم تزل به وبهم المسئلة حتى سالوا فى عيسى عليه السلام فقال اقيموا حتى اخبركم فاصبح الغدة قد نزل اليه عز وجل ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم الى قوله تعـ - فنجعل لعنة الله على الكاذبين فاخبرهم الخبر واقبل على اهل بيته يريد المباهلة - فامتنعوا منها وصالحوا فكتب لهم النبى صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب نسخته

بسم الله الرحمن الرحيم -

هذا ما كتب محمد النبى رسول الله لنجران اذ كان عليهم حكمه فى كل ثمرة وفى كل صفراء بيضاء وسوداء ورقيق فافضل عليهم

اور اسلام کیا - آپنے اونکو سلام کا جواب نہیں دیا - وہ عرصہ تک منتظر رہے کہ رسول اللہ کچھہ فرماویں لیکن آپ نہیں بولے - پس وہ گئے عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف کے پاس جنکو وہ اول سے جانتے تھے اون سے ملے اور کہا کہ اے عثمان اور اے عبد الرحمن تمہارے نبی نے ہمکو خط بھیجا اور اب ہم اسکے جواب کے لیے آتے ہیں ہم رسول اللہ کے پاس گئے اور آپکو سلام کیا تو ہمارے سلام کا جواب نہیں دیا اور نہ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو اب تمہاری کیا رائے ہے کیا ہم واپس چلے جاویں پس مشورہ کیا اونہوں نے علی بن ابی طالب سے جو وہاں موجود تھے کہ آپ کی کیا رائے ہے اے ابو الحسن - راضی ہو اللہ آپ سے جواب دیا کہ میری خیال میں انکو چاہیے اپنے یہ حلے اور انگوٹھیاں اتار ڈالیں اور سفری کپڑے پہنیں پھر حاضر ہوں رسول اللہ کی خدمت میں - پس انہوں نے ایسا ہی کیا پھر آئے رسول اللہ کی خدمت میں اور سلام کیا آپ کو رسول اللہ نے جواب دیا - اور باہم سوال جواب ہوتے رہے یہانتک کہ سوال کیا انہوں نے عیسی علیہ السلام کے بارہ میں - آپنے فرمایا کہ ٹھیرے رہو یہاں تک کہ تم میں اسکی بابتہ خبر دوں جب صبح ہوئی تو اللہ تعـ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تحقیق مثال عیسے کی اللہ کے نزدیک مثل مثال آدم کے ہے الی قولہ تعـ - پس چاہیے کہ کریں ہم لعنت اللہ کی جہوٹوں پر پس خبر دی اونکو رسول اللہ نے پھر آپ متوجہ ہوئے اپنے اہلبیت پر ارادہ کرتے تہے آپ مباہلہ کا پس باز رہے اس سے کفار اور صلح کر لی تو لکہا رسول اللہ صلعم نے اون کے واسطے فرمان لفظ اوس کے یہہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہہ وہ فرمان ہے جسکو محمد نبی رسول اللہ نے لکہا نجران کے لیے جبکہ تسلیم کیا اونہوں نے رسول کا حکم سب پہلوں اور سونا چاندی - تانبہ - اور غلاموں کے جزیہ کے حق میں پس انعام کیا اونپر رسول اللہ نے اور چہوڑ دیا یہ سب دو ہزار حلہ کے عوض میں - ہر رجب میں ایک ہزار حلہ اور صفر میں ایک ہزار حلہ - اور ہر حلہ ایک اوقیہ کی قیمت کا ہے کچھہ کہ زائد ہو جاوے جیسے پر یا کم ہو جاوے اواقی کی قیمت سے

ونزك ذلك كله على الفي حلة - في كل رجب
الف حلة وفي كل صفر الف حلة - وكل حلة
اوقية - فما زادت على الخراج اونقصت عن
الاواقي فبحساب وما قضوا من دروع او خيل
اوركاب او عرض اخذ منهم بحساب - وعلى
نجران مثواة رسلي ومتعتهم بها عشرين
فما دونه - فلا يحبس رسول فوق شهر وعليهم
عارية ثلثين درعا وثلثين فرسا وثلثين
بعيرا اذا كان كيد باليمن ومعذاة وما هلك
مما اعار وارسولي من دروع او خيل وركاب
فهو ضمان على رسولي حتى يودبه اليهم -
ولنجران وحاشيتها جوار الله وذمة محمد
النبي على انفسهم وملتهم وارضهم واموالهم
وغائبهم وحاضرهم وعشيرتهم وتبعهم
وعلى ان لا يغيروا مما كانوا عليه ولا يغير حق
من حقوقهم ولا ملتهم ولا يغير اسقف من
اسقفيته ولا راهب من رهبانيته ولا واقه
من وقيهته وكل ما تحت ايديهم من قليل
اوكثير - وليس عليهم ريبته ولادم جاهلية
ولا يحشرون ولا يعشرون ولا يطأ ارضهم
جيشا ومن سأل منهم حقا ففيهم النصف
غير ظالمين ولا مظلومين ومن اكل ربى
من ذي قبل فذمتي منه بريئة ولا يوخذ
رجل منهم بظلم آخر - وعلى ما في هذه
الصحيفة جوار الله وذمة محمد النبي
رسول الله حتى ياتي الله بامره
واصلحوا فيما عليهم غير متقلبين بظلم -

تو وہ حساب میں مجرا ہوگا - اور جو وہ دینا چاہیں زرہیں یا گھوڑے یا اونٹ
یا سامان تو لیا جاویگا اون سے اواقی کے حساب سے اور نجران میں میرے
رسول (ایجنٹ) رہیں گے اور اون کے محافظ اردلی (باڈی گارڈ)
بیس آدمی یا اوس سے کم ہوں گے - اور نہیں روکا جاویگا رسول ایک مہینہ
سے زائد - اور اہل نجران پر لازم ہے کہ جب لڑائی یمن میں یا غدر
تو وہ تیس گھوڑے تیس زرہیں اور اسیقدر اونٹ مستعار دیں
اور اگر ہلاک ہوجاتے یا ضائع ہوجاتے اونکی اس عاریت میں سے کچھ
تو وہ ذمہ داری میں ہی میرے رسول کی یہاں تک کہ دیدے
وہ اون کو - اور نجران اور اوس کے توابع کیواسطے ذمہ اللہ اور
محمد رسول اللہ کا ہے اونکی جانوں پر اور اون کے مذہب پر اور
اونکی زمینوں پر اور اون کے مالوں پر اور اون کے حاضر و غائب
پر اور اون کے قبائل اور اون کے توابع پر - اور اشیا پر کہ نہ بدلے
جاویں گے وہ اوس حالت سے جس پر وہ ہیں - اور نہ بدلا جاوے گا اونکا
کوئی حق اور نہ مذہب اور نہ بدلے جاویں گے اون کے اسقف
اور نہ رہبان اور نہ داقہ اپنے اپنے عہدوں سے - اور ذمہ میں
آگئے اللہ کے) ہر اون کی تھوڑی بہت وہ ملکیت جو اون کے
قبضہ میں ہے - اور نہیں ہے اونپر کوئی اشتباہ اور نہ دم جاہلیت
(یعنی ہدر ہوگیا) اور نہ یہ جمع کیے جاویں گے (یعنی لشکر بنانے
کے لیے) اور نہ ان سے عشر لیا جاویگا - اور نہ بھیجا جاوے گا -
اون کے ملک میں لشکر - اگر اونپر دعوی کرے گا کوئی کسی حق کا
تو انصاف کیا جاوے گا اس طور سے کہ وہ نہ ظالم رہیں گے اور
نہ مظلوم - اور جو شخص کہ کھاتے سود متک کے ذریعہ سے تو
میرا ذمہ اوس سے بری ہے اور نہ مواخذہ ہوگا اونمیں سے کسی سے
دوسری کے ظلم کے عوض - اور جو کچھ کہ اس تحریر میں ہے اوسپر ذمہ
اللہ کا ہے اور ذمہ محمد نبی کا ہے جو اللہ کے رسول ہیں یہاں تک
کہ اللہ اپنا حکم نازل کرے جبتک کہ وہ خیر خواہی کریں اور صلح سے
رہیں اون معاہدوں کے ساتھ جنپر وہ ہیں شرط بدلیں اونکو زیادتی کر کے

شهد ابو سفيان بن حرب و غيلان بن عمرو
ومالك بن عوف والاقرع بن حابس الحنظلي
والمغيرة بن شعبة وكتب - ذكر في زاد
المعاد فقال اخرجه ابو عبد الله الحاكم عن
الاصم عن احمد بن عبد الجبار عن يونس
ابن بكير عن سلمة بن عبد يسوع عن
ابيه عن جده - قال يونس و كان نصرانيا
فاسلم -

گواہی دی اسپر ابو سفیان بن حرب اور غیلان بن عمرو اور مالک بن
عوف اور اقرع بن حابس حنظلی اور مغیرہ بن شعبہ نے اور لکھا اسکو
مغیرہ بن شعبہ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ تخریج کی اس کی
ابو عبد اللہ حاکم نے - وہ روایت کرتے ہیں اصم سے اور وہ
احمد بن عبد الجبار سے اور احمد یونس بن بکیر سے اور یونس
سلمہ بن عبد یسوع سے اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے
باپ اپنے دادا سے - کہا یونس نے اور وہ تھے نصرانی پھر
اسلام لے آئے ؛

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

قوله صفراء بيضاء سوداء - يعني
الذهب والفضة والنحاس - حلة - في
مجمع البحار الحلة بردان يمانيان منسوجتان
بخطوط حمر مع سود وقيل كل ما يتزين به
وقيل قميصا يصل كميه بكمين آخرين يرى
انه لابس قميصين - اوقية - بضم
همزة وشدة ياء تحتانية وقد يجئ وقية
بالواو بلا همزة كانت قديما اربعين درهما
ركاب - وهي الرواحل من الابل - مثواة
رسلي - اي مسكنهم مدة مقامهم ونزلهم
والمثوى المنزل من ثوى بالمكان اذا اقام
فيه - اسقف - هو عالم رئيس من علماء
النصارى ورؤسائهم وهو سرياني ولعله
سمي به لخضوعه وانحنائه في عبادته لان
السقف محركة طول في انحناء - راهب
كان النصارى يترهبون بالتخلي من اشتغال

قولہ صفرا بیضا سودا یعنی سونا - چاندی - اور تانبہ - حلہ - مجمع البحار
میں ہے کہ حلہ یعنی دو چادریں جو بنی ہوئی ہوتی ہیں سرخ
و سیاہ دھاریوں سے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر وہ چیز جس سے آرائش
کیجاوے - اور بعض نے کہا ہے کہ وہ کرتا جسکی آستینوں پر اور آستین
لگادی جاویں تاکہ یہ معلوم ہو کہ دو قمیص پہنے ہوئے ہے اوقیہ
بضم ہمزہ و تشدید یائے تحتانیہ - اور کبھی آتا ہے - وقیہ - واو کیساتھ
بغیر ہمزہ کے پہلے (اوقیہ) چالیس درہم کا ہوا کرتا تھا -
رکاب - سواریاں اونٹوں کی یعنے اونٹ - مثواۃ رسلی یعنی لوگوں کے
ٹھہرنیکی جگہہ جتنیک کہ وہ رہیں - اور مثوی کی معنی منزل کے
ہیں مشتق ہے یہ - ثوی بالمکان سے بولا جاتا ہے اوس وقت
جبکہ ٹھہرے کوئی مکان میں - اسقف - وہ عالم رئیس ہے
علماء نصاریٰ سے - اور یہ لفظ سریانی ہے شاید اس نام کیساتھ
اسوجہ سے موسوم ہوا کہ وہ عبادت میں اللہ عاجزی کرنے والا اور زیادہ
جھکنے والا ہوتا ہے - اور سقف بالتحریک کے معنے ہیں زیادہ جھکنا
راہب - نصاریٰ سے دنیا اور لذات دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ
دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا -

الدنيا وترك ملاذه والعزلة عن اهلها وغير ذلك يقال له الراهب - واقه - فيه لغتان بالقاف والفاء فقال في القاموس الوافه اي قيّم البيعة وهي بيت صليب النصارى ثم قال الواقه بالقاف هو الواقه والوقهة الطاعة -

دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا۔ واقہ۔ اس میں دو لغت ہیں قاف کے ساتھ اور فا کے ساتھ پس کہا قاموس میں الوافہ یعنی فا کے ساتھ اس کے معنی ہیں کنیسہ کا متولی اور کنیسہ وہ گھر جسمیں نصاری کی صلیب ہے۔ پھر ذکر کیا ہے الواقہ یعنی قاف کے ساتھ اور اوسکے معنی میں لکھا ہے واقہ بالقاف اور وقہت کے معنی اطاعت کے ہیں۔

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

يستنبط منه - جواز اهانة رسل الكفار وترك كلامهم اذا ظهر منهم التعاظم والتكبر فانه صلى الله عليه وسلم لم يكلم الرسل ولم يرد عليهم السلام حتى لبسوا اثياب سفرهم والقوا حللهم - ويستنبط منه - ان السنة في مجادلة اهل الباطل اذا قامت عليهم حجة فلم يرجعوا بل اصروا على العناد ان يدعوهم الى المباهلة وقد امر الله بذلك رسوله فلم يقل ان ذلك ليست لامتك بعدك ودعا اليه ابن عمه عبد الله بن عباس رض من انكر عليه بعض المسائل ولم ينكر عليه الصحابة - قوله الفي حلة - افاد جواز صلح اهل الكتاب على ما يريد الامام من الاموال والثياب والثمر وغيرها ويجري ذلك مجرى ضرب الجزية فلا يحتاج الى ان يفرد كل واحد منهم بجزية بل يكون ذلك المال جزية عليهم يقتسمونها كما احبوا

مستنبط ہوتا ہے اس قصہ سے کفار کے قاصدوں کی اہانت کا جواز اور اونسے کلام نکرنا جبکہ ظاہر ہو اونسے بڑائی اور تکبر کیونکہ رسول اللہ صلعم نے نہیں باتیں کریں نجران کے قاصدوں سے اور نہ اونکے سلام کا جواب دیا جبتک کہ اونہوں نے اپنے سفری کپڑے نہ پہن لیے اور حلے نہ اتار ڈالے۔ اور مستنبط ہوتی ہی اس سے یہ بات کہ یہ طریقہ مسنون ہے کہ اہل باطل سے مناظرہ کرنے میں اُسپر دلیل قائم ہوجائے اور وہ اپنے دعوی سے رجوع نہ کریں بلکہ اوسپر اور اصرار کریں تو بلاوے اونکو مباہلہ کیطرف کیونکہ اللہ نے حکم دیا اسکی بابت اپنے رسول کو اور نہیں فرمایا کہ یہ مباہلہ تیرے بعد تیری امت کو نہیں جائز ہے۔ اور بلایا رسول اللہ کے چچازاد بھائی عبداللہ بن عباس رض نے اون لوگونکو جو مخالفت کرتے تھے اونسے چند مسائل میں مباہلہ کیطرف اور نہیں اعتراض کیا آپ پر کسی صحابی نے قولہ الفی حلۃ۔ فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ جائز ہے صلح کرنا اہل کتاب سے ہر اوس چیز پر جو امام چاہے خواہ مال ہو یا کپڑے ہوں یا پھل وغیرہ اور قائمقام ہو جاتا ہے یہ مال جزیہ کے پس اس بات کی ضرورت نہیں کہ اونمیں سے ہر فرد پر جزیہ لگایا جاوے بلکہ یہ سب مال بحیثیت مجموعی جزیہ ہے جب کی وصولی وہ جسطرح چاہیں آپسمیں ایک دوسرے پر تقسیم کرکے کرلیں

قوله مثواة رسلی - علم منه ان یجوز للامام ان یشترط علی الکفار ان یؤوا رسله ویضیفهم ویکرمهم - **قوله علیهم عاریة** افاد جواز اشتراط الامام علیهم عاریة ما یحتاج المسلمون الیه من سلاح او متاع او حیوان - **قوله من اکل ربوا** - علم منه ان الامام لا یقر اهل الکتاب علی الربوا لانها حرام فی دینهم وکذالک السکر واللواطة والزنا بل یحدهم فی کل ذلک - **قوله مانصحوا** - افاد ان العهد والذمة مشروط بنصح اهل العهد فاذا غشوا المسلمین وافسدوا فی دینهم فلا عهد لهم ولا ذمة -

قولہ مثواۃ رسلی معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے اس بات کی کہ ٹھہرا دیں امام کے قاصدوں کو اور مہمانی اور اکرام کریں اونکا۔ **وعلیہم** عاریۃ۔ فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے یہ کہ عاریت دینا ہوگی اونکو وہ چیز جسکی مسلمانوں کو حاجت ہو خواہ ہتیار ہوں یا کسی اور قسم کا سامان یا جانور **قولہ** من اکل ربوا۔ معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ امام اہل کتاب کو ربا کا معاملہ کرنے نہ دے اسوجہ سے کہ وہ حرام ہے اونکے مذہب میں بھی اسیطرح زنا نشہ اور لواطت پس حد جاری کرے کفار پر ان سب میں **قولہ** مانصحوا معلوم ہوئی اس سے یہ بات کہ عہد اور پناہ مشروط ہے خیر خواہی اہل عہد کے ساتھ پس اگر وہ غدر کریں مسلمانوں سے یا فساد کریں دین میں تو نہ عہد ہے نہ پناہ کیونکہ وہ غدر سے ٹوٹ جاوے گا

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم للاسقف ابی الحارث

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا ہے رسول اللہ صلعم نے اسقف ابو الحارث کیلئے

کتابۂ الاسقف ابی الحارث

روی ان الاسقف ابا الحرث اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعه السید والعاقب ووجوه قومه واقاموا عنده یستمعون ما انزل الله تعالی علیه فکتب للاسقف الکتاب نسخته - بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد النبی الی الاسقف ابی الحارث واساقفة نجران وکهنتهم ورهبانهم واهل بیعهم ورقیقهم وملتهم وشواطهم ع علی کل ما تحت ایدیهم من قلیل وکثیر جوار الله ورسوله لا یغیر اسقف من

روایت کی گئی ہے کہ اسقف ابو الحارث حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور اُس کے ہمراہ سید اور عاقب اور اور سردار قوم تھے۔ اور ٹھیرے رہے رسول اللہ کی خدمت میں سنتے تھے جو کچھ نازل کرتا تھا اللہ آپ پر پس لکھا رسول اللہ نے اسقف کے لیے فرمان۔ الفاظ اوس کے یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ تحریر ہے) محمد نبی صلعم کی جانب سے اسقف ابو الحارث اور اساقفہ نجران اور کاہنوں اور رہبانوں اور اہل کنیسہ اور غلاموں اور اہل ملت اور اونکے خدام کیطرف ہر اونکے چھوٹے بڑے ملکیت پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا ہے۔ نہ بدلا جائے گا کوئی اسقف اپنی اسقفیت سے اور نہ راہب اپنے عہدہ رہبانیت

ع الشوط الطوف ویقال للخادم الشواط یعنی الطواف -

ع شوط کے معنی پھیر کرنیکے ہیں کہا جاتا ہے خادم کو شواط یعنی پھیرے کرنے والا۔

اسقفیتہ ولا راھب من رھبانیتہ ولا کاھن
من کھانتہٖ ولا یغیر حق من حقوقھم
ولا سلطانھم ولا مما کانوا علیہ علی ذلک
جوار اللہ ورسولہ ابدًا ما نصحوا غیر
متقلبین بظلم ولا ظالمین وکتب مغیرۃ
ابن شعبۃ۔ ذکرہ صاحب زاد المعاد
بسند المذکور قبلہ فی الکتاب۔

سے اور نہ کوئی کاہن اپنے عہدہ کہانت سے اور نہ بدلا جاویگا
کوئی حق اونکے حقوق میں سے اور نہ حاکم اونکا اور نہ اونکی وہ
حالت جسپر وہ ہیں۔ اس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا
ہے ہمیشہ اوس وقت تک جب تک کہ خیر خواہی کریں وہ اوس صلح
سے رہیں نہ بدلیں معاہدوں کو ظلم سے اور نہ زیادتی کریں اور لکھا
اسکو مغیرہ بن شعبہ نے ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اوسی
سند کے ساتھ جو اس سے اوپر والے فرمان میں گذر گئی۔

۲۱ کتاب اقیال حضرموت

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لاقیال حضرموت

یہ وہ فرمان ہے جس کو لکھا ہے رسول اللہ نے حضرموت کے سرداروں کیواسطے

قال الحافظ فی الاصابۃ ان ابن مندۃ
اخرج من طریق عتبۃ بن ابی عتبۃ
عن سلیمان بن عمر عن الضحاک بن نعمان
ابن سعد ان مسعود بن وائل قدم
علے النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم
وحسن اسلامہ فقال یا رسول اللہ
انی احب ان تبعث الی قومی یدعوھم
الی الاسلام عسی اللہ ان یھدیھم بک
فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
لمعویۃ اکتب لہ قال کیف اکتب لہ
یا رسول اللہ قال کتب لہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
من محمد رسول اللہ الی الاقیال من حضرموت
باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والصدقۃ
علے المبیعۃ وفی السواق الخمس وفی البعل
العشر۔ لا خلاط ولا وراط ولا شغار
ولا سباق ولا جنب ولا جلب ولا یجمع
بین بعیرین فی عقال من اجبا فقد اربی

کہا حافظ نے اصابہ میں کہ ابن مندہ نے تخریج کی ہے عتبہ بن ابی
عتبہ کے طریقہ سے عتبہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمر سے وہ
روایت کرتے ہیں ضحاک بن نعمان بن سعد سے کہ مسعود بن وائل
رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور اچھا
یعنی خالص ہو گیا اونکا اسلام تو کہا کہ اے رسول اللہ میں چاہتا ہوں
کہ کسی کو آپ میری قوم کی طرف بھیجیں جو اونکو دعوت اسلام کری
شاید اللہ اونکو آپ کی وجہ سے ہدایت دے۔ آپ نے حضرت
معویہؓ سے فرمایا لکھدے اس کے لیئے فرمان۔ معویہؓ نے
پوچھا یا رسول کیا اور کسطرح لکھوں فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم
(یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کیطرف سے حضرموت کے سرداروں کے نام
جسمیں حکم ہے نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا اور مال تجارت سے صدقہ نکالنے
کا۔ اور جو کھیتی کہ چرس سے پلائی جاوے اوسمیں خمس ہے اور جو بے سینچے کی زمین
پر عشر ہے۔ مال زکوۃ ایک کا دوسرے کے مال کیساتھ نہ ملایا جاوے! اور نہ
پوشیدہ کیا جاوے (یعنی عامل زکوۃ سے) اور رسم نکاح شغار آیندہ سے
نہ کیجاوے اور شرط لگانا مال رہن کرکے گھوڑدوڑ میں جائز نہیں ہے اور گھوڑدوڑ
میں کوتل گھوڑ ساتھ رکھنا جائز نہیں ہے۔ اور گھوڑے پر اسلیے چلانا کہ وہ زیادہ
دوڑے جائز نہیں ہے۔ اور نہ جمع کیا جاوے دو اونٹوں کو ایک رسی میں اور

وکل مسکر حرام - ذکرہ صاحب مصباح المضی وقال اخرجه ابن سعد فی الطبقات نحوہ الا ان فیه بدل الصدقة علی البیعة الصدقة علی تبیعة السائمة وزاد بعد قوله لاجلب وعلیھم عون سرایا المسلمین لکنی لم اجدہ فی الطبقات - اخرجه ابن السکن من طریق بقیة (نقیة) عن سلیمان ابن عمرو الانصاری عن الضحاک بن النعمان ان مسروق بن وائل قدم علی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر مثل قصة مسعود بن وائل - واخرجه ایضا ابن ابی عاصم من طریق عتبة بن ابی حکیم عن سلیمان بن عمرو عن الضحاک بن النعمان ان مسروق قدم الحدیث - وزاد وبعث النبی صلی الله علیه وسلم زیاد بن لبید یعنی الی اقیال حضرموت - قال فی جامع الازہر اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن الضحاک بن النعمان وفیه بقیة ثقة مدلس -

جس نے کھیتی کو پکنے سے اول بیچا تو دگویا) اُسنے سود لیا اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے - ذکر کیا ہے اسکو صاحب مصباح المضی نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں اسیطرح مگر اوسمیں الصدقة علی البیعة کے عوض الصدقة علی تبیعة السائمة ہے اور زائد کیا ہے قوله لاجلب کے بعد وعلیھم یعنی اونپر لازم ہے مدد مسلمانوں کے لشکروں کے لیکن میں نے نہیں پایا اسکو طبقات میں تخریج کی ہے اسکی ابن سکن نے بقیة بالوحدۃ (نقیة) ای بالنون اسکے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمر انصاری سے اور وہ ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق بن وائل رسول الله کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر ذکر کیا قصہ مسعود بن وائل کا اور تخریج کی ہے اسکی ابن ابی عاصم نے بھی عتبہ بن ابی حکیم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو سے اور سلیمان ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق حاضر ہوئے الحدیث - اور زائد کی اونھوں نے یہ بات کہ بھیجا رسول الله نے زیاد بن لبید کو یعنی سرداران حضرموت کی طرف - ذکر کیا ہے جامع ازہر میں کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں ضحاک بن نعمان سے روایت کر کے اور اس سند میں بقیہ ہے جو ثقہ ہے - لیکن مدلس ہے -

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

اقیال - جمع قیل بفتح قاف وسکون تحتانیة ملک دون الملک الاعظم - **سواق** جمع ساقیة - وھی عاثور التی تجری فیه الماء یقال له العاثور لان الماشی یتعثر فیها کذا قاله الشوکانی فی النیل والمراد بالساقیة ھو الدلو الکبیر الذی یسقی به الزرع -

اقیال جمع ہے قیل بفتح قاف وسکون تحتانیہ کی - پادشاہ جو بڑے بادشاہ سے چھوٹا ہو (نواب یا رئیس) **سواق** جمع ہے ساقیة کی اور وہ دُھرا ہے جس میں پانی بہتا ہے - اور اوسکو عاثور اس وجہ سے کہتے ہیں کہ چلنے والا اوسمیں گر پڑتا ہے یہی ترجمہ ذکر کیا ہو شوکانی نے نیل میں - یا مراد ساقیہ سے وہ بڑا ڈول جس سے پانی پلایا جاتا ہے کھیتوں کو دچرس)

بعل - بباء الموحدة والعين المهملة
هو ما نبت من النخيل في ارض يقرب
ماءها فرسخت عروقها في الماء فاستغنت
عن ماء السماء وغيرها - **خلاط** - هو
مصدر خالط والمراد به ان يخلط رجل
ابله بابل غيره او بقره او غنمه ليمنع حق
الله منها - **ورّاط** - هو ان يجعل الغنم في
وهدة من الارض ليخفى على المصداق
اخذ من الورطة وهي الهوة العميقة في
الارض ثم استعير للناس اذا وقعوا في
في بلية يعتسر المخرج منها وقيل الوراط
هو ان يغيب ابله او غنمه في ابل غيره
او غنمه وقيل هو ان يقول للمصداق
عند فلان صداقة وليست عنده صداقة
فهو ورّاط - **شغار** - بالشين والغين المعجمة
نهي عن نكاح الشغار وهو نكاح في الجاهلية
كان الرجل يقول شاغرني اي زوجني
اختك او ابنتك او من تلي امرها حتے
ازوجك من الي امرها بلا مهر ويكون
بضع كل واحدة بمقابلة بضع الاخرے
من شغر الكلب اذا رفع احدى رجليه
ليبول لارتفاع المهر بينهما - **سباق** -
ما يجعل من المال رهنا على المسابقة -
جنب - بالجيم ثم النون محركة هو في
المسابقة ان يجنب فرسا الى فرسه الذي
يسابق عليه فاذا فتر المركوب تحول الى
المجنوب وفي الزكوة ان ينزل العامل

بعل بارموحدہ اور عین مہملہ وہ کھجوریں جو ایسی زمین میں اگیں جس میں پانی قریب ہو۔ سیجہ پس پہونچ جاویں اوسکی جڑیں پانی تک اور ضرورت نہو بارش یا نہر وغیرہ کے پانیکی **خلاط** مصدر ہے خالط کا۔ اور معنی یہ ہیں کہ ملا دے کوئی شخص اپنے اونٹ دوسرے شخص کے اونٹوں میں یا اپنی بقر غنم وغیرہ تاکہ روک لے حق اللہ کو۔ **وراط** یہ ہے کہ اپنی بکریوں کو ایک گڑھے میں چھپا دے تاکہ بچ جاویں وہ زکوۃ لینے والوں سے۔ یہ ماخوذ ہے ورطہ سے جسکے معنی ہیں ایک گہرا غار زمین میں۔ پھر مستعار استعمال کیا جاتا ہے اون لوگوں کے واسطے جو ایسی مصیبت میں پڑ جائیں جس سے نکلنا مشکل ہو۔ اور بعض نے وراط کے یہ معنی لکھے ہیں کہ ملا دے اپنے اونٹ یا بکری دوسرے شخص کے اونٹ یا بکری سے (اِس ترجمہ کی بنا پر اسکے وہی معنی ہونگے جو خلاط کے) اور بعض نے کہا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ کہے کوئی شخص زکوۃ لینے والے سے کہ فلاں شخص کے پاس نصاب صدقہ کا ہے اور حالانکہ نہو تو وہ کہنے والا شخص وراط کہلایا جاویگا **شغار** شین اور دونو معجمہ منقوطہ۔ منع کیا ہے نکاح شغار سے اور یہ ایک نکاح کی صورت تھی زمانہ جاہلیت میں کہتا تھا ایک شخص دوسرے سے کہ میرے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی یا وہ عورت جسکا تو ولی ہے بیاہ دے اور میں تیرے ساتھ اوس عورت کی شادی کرا دونگا بغیر مہر کے جسکا میں ولی ہوں۔ ہر ایک آپسمیں دوسرے کا عوض ہوسکے (گویا یہی مہر ہے) ماخوذ ہے یہ شغر الکلب سے بولا جاتا ہے جبکہ کتا پیشاب کرنیکو اپنی ایک ٹانگ اٹھائے اس معنی اور مجازی معنی میں وجہ شبہ اٹھنا مہر کا دونو کے درمیانسے **سباق** وہ مال جو گھوڑ دوڑ پر شرط لگا کر رہن رکھ دیا جائے **جنب** جیم پھر نون بالتحریک یہ لغت دو جگہ استعمال ہوتا ہے اسپ یا مسابقت میں تو یہ معنی ہیں کہ کوتل رکھے ایک گھوڑا اس گھوڑے کیساتھ جسپر دوڑ کرتا ہے تاکہ جب تھک جاوے تو اس کوتل پر سوار ہو جائے۔ اور باب زکوۃ میں

باقصى مواضع من اصحاب الصدقة ثم يأمر بالاموال ان تجنب اليه اى تحضر - وقيل ان يجنب رب المال بماله اى يبعده عن مواضعه حتى يحتاج العامل الى الابعاد فى اتباعه وطلبه - جلب - بالجيم ثم اللام محركة هو فى الزكوة ان يقدم المصدق على اهل الزكوة فينزل موضعا ثم يرسل من يجنب اليه الاموال من اماكنها ليوخذ الصدقة ومعناه فى المسابقة ان تبع رجل فرسه فيزجره ويجلب عليه ويصيح حثاله على الجرى - الاجبأ - بالجيم والباء الموحدة بيع الزرع قبل ان يبدو صلاحه وقيل ان يغيب ابله من المصدق وقيل ان يبيع من رجل سلعة بمعلوم الى معلوم ثم يشتريها منه باقل منه بالنقد -

اوسکے یہ معنی ہیں کہ عامل زکوۃ زکوۃ لینے والوں سے فاصلہ پر اپنا مقام کرے اور پھر حکم دے کہ مال اوسکے پاس لایا جاوے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ صاحب مال اپنا مال دور لیجاوے اور عامل زکوۃ کو ضرورت پڑے کہ زکوۃ لینے کو وہاں آئے۔ **جلب** جیم پھر لام متحرک (اسکا استعمال بھی دو ہی جگہ ہوتا ہے ایک) باب زکوۃ میں تو اسکے یہ معنی ہیں کہ آگے بڑھ جائے عامل زکوۃ پس مقیم رہے ایک جگہ پھر زکوۃ لینے کے لیئے مال اپنے پاس منگوائے (پس یہ ہم معنی ہوگا جنب کا) اور باب مسابقہ میں اسکے معنی یہ ہیں کہ پیچھے لگالے ایک شخص کو اپنے گھوڑے کے اوسکو جھڑکے اور اوسپر چلائے دوڑ پر تیز کرنیکے لیئے۔ **اجبا** جیم اور بائے موحدہ کھڑی کھیتی بیچنا پکنے سے پہلے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ پوشیدہ کردے اپنے اونٹ عامل زکوۃ سے۔ اور بعض نے یہ معنی کیے ہیں کہ کوئی چیز ایک معین رقم میں معین مدت تک کے وعدہ پر بیچے پھر خریدنیوالا اسی مدت کے اندر اوس قرض کی قیمت معینہ سے کم نقد قیمت دیکر خریدلے۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله باقام الصلوة وايتاء الزكوة - هذا دليل على ان الكفار مخاطبون باعمال الاسلام لما روينا فى سبب الكتابة من انهم ماكانوا اسلموا قبل ذلك الكتاب فكان الكتاب كتاب دعوة الاسلام ويويده ما روى فى الصحيحين عن ابن عمر رفعه أمرتُ ان اقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ويقيموا الصلوة ويوتوا الزكوة فاذا فعلوا ذلك عصموا منى دماءهم الحديث

قولہ باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ - یہ دلیل ہے اس بات کی کہ کفار مخاطب ہیں اعمال اسلام کے ساتھ (مثل مسلمانوں کے) بوجہ اوس قصہ کے جو روایت کیا ہم نے اس فرمان کے سبب کتابت میں (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس فرمانکے اول اسلام نہیں لائے تھے پس یہ فرمان دعوت اسلام کا فرمان ہے) اور تائید کرتی ہے اس مسئلہ کی وہ حدیث جو روایت کیگئی ہے صحیحین میں ابن عمرؓ سے مرفوع کہ فرمایا رسول اللہؐ نے حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہانتک کہ گواہی دیں اسبات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور اسبات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں پس جب وہ یہ کرنے لگینگے تو بچالیں گے

وكذا قوله عزوجل حكاية عن جواب اهل النار وهم الكفار قالوا لم نك من المصلين ولم نك نطعم المسكين وكنا نخوض مع الخائضين - الآية - وغير ذلك من الادلة وهو قول جمع من الائمة وقال شرذمة من العلماء انهم لم يخاطبوا بالاعمال حتى يشهدوا بان لا اله الا الله واستدلوا بما رواه البخاري ومسلم ومن بعدهما من حديث ابن عباس رض ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لمعاذ (حين بعثه الى اليمن) انك ستاتي قوما اهل كتاب فاذا جئتهم فادعهم الى ان يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لك بذلك فاخبرهم ان الله قد فرض عليهم خمس صلوة في كل يوم وليلة - الحديث وتفصيل المسئلة في كتب اصول الفقه والعقائد - **قوله الصدقة على البيعة** - يدل على ان اموال التجارة يجب فيها الزكوة وذلك نحو قوله صلى الله عليه وسلم كما رواه ابو داؤد مرفوعًا كان يامرنا ان نخرج الصدقة من الذي نعد للبيع - **قوله وفي السواق الخمس وفي البعل العشر** - اعلم ان الاصل في زكوة الزرع ان الزرع الذي فيه مؤنة كثيرة فقدر الزكوة فيه قليل ومالیس فيه مؤنة كثيرة فقدر الزكوة فيه كثير وعلى هذا ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما سقت الانهار والغيوم والمطر العشور وفيما سقي

مجھے اپنی جانیں الحدیث اور اسی کا موید ہے قول اللہ عزوجل کا نقل کیا ہے جواب اہل نار کا جو کفار ہیں کہا اونھوں نے نہیں نماز پڑھتے تھے ہم اور نہ کھانا کھلاتے تھے ہم مسکینوں کو اور بحث کرتے تھے ہم بحث کرنیوالوں کے ساتھ دینے اعتراض کی نیت سے) اور اسکے سوا دلیلیں ہیں یہی مذہب ہے اکثر ائمہ اور علما کا اور کہا چند علما نے کہ کفار مخاطب نہیں ہیں اعمال کے تا وقتیکہ گواہی دیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے (یعنی جبتک کہ اسلام نہ لے آئیں) اور استدلال کیا ہے اونھوں نے اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے بخاری مسلم اور اونکے بعد والوں نے ابن عباس رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاذ رض سے (جبکہ بھیجا تھا اونکو بجانب یمن) کہ تم جاؤ گے ایسی قوم کے پاس جو اہل کتاب ہیں پس جب تم اونکے پاس پہنچو تو بلانا اونکو اس بات کی طرف کہ گواہی دیں وہ اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں پس اگر وہ اطاعت کریں اس میں تمہاری (یعنی اسلام لے آویں) تو اب خبر دو تم اونکو اللہ نے فرض کی ہیں اونپر پانچ نمازیں رات دن میں الحدیث اور تفصیل اس مسئلہ کی کتب اصول فقہ اور کتب اصول عقائد میں ہے **قوله الصدقة على البيعة** - دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ اموال تجارت میں واجب ہے زکوۃ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس قول کیطرح ہے جسکو ابو داؤد نے مرفوع روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم ہم کو حکم دیتے تھے کہ نکالیں ہم زکوۃ اون اشیاء میں سے جنکو رکھتے ہیں ہم بیچنے کے واسطے **قوله وفي السواق الخمس** الخ - جان تو کہ قاعدہ کلیہ کھیتی کی زکوۃ میں یہ ہے کہ وہ کھیتی جس میں مشقت زائد ہو تو مقدار زکوۃ کی اوسمیں تھوڑی ہے اور جسمیں بہت محنت نہو اوسمیں مقدار زکوۃ کی زائد ہے اور اسی کلیہ پر ہے وہ حدیث جو روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اون کھیتوں میں جو پلائی جاویں نہروں یا بادل اور بارش سے عشر ہے اور جو پلائی جاویں چرس سے اون میں نصف عشر

بالسانية نصف العشر وعليه العمل عند عامة العلماء وهذا الحديث لا يستقيم فيه هذا الاصل الذي ذكرناه بالمعاني التي ذكرناها الا ان يكون الارض عند تغلبي فعليه الضعف والتغلبي هو نصارى العرب الا ان لفظ الحديث ساكت عنه وفصول الحديث يابى عنه - **قوله لا خلاط** - هذا الحديث يدل على انه لا يجوز ان يخلط الرجل شياهه مثلاً بشياه غيره ليقل مخافة الصدقة بان يكون ثلثة نفر لكل اربعون شاة فيجب على كل شاة فيخلطونها فيكون عليهم شاة واحدة وهو معنى ما ورد في الحديث الثاني لا يجمع بين متفرق ولا يفترق بين مجتمع خشية الصدقة وهذا على مذاهب الشافعي واما ابو حنيفة فمعنى الحديث عنده ان لا اثر للمخلطة في تقليل الزكوة وتكثيرها فيؤخذ عنده في الصورة المذكورة من كل واحد شاة - **قوله لا وراط** يحرم الوراط بكل معانيه المذكورة - **قوله لا شغار** - قال ابن عبد البر اجمع العلماء على ان نكاح الشغار لا يجوز ولكن اختلفوا في صحته فالجمهور على البطلان وفي رواية عن مالك يفسخ قبل الدخول لا بعده وحكاه ابن المنذر عن الاوزاعي وذهبت الحنفية الى صحته ووجوب مهر المثل وهو قول الزهري والثوري ومكحول والليث ورواية عن احمد واسحق وابي ثور قال

ہے۔ اور اسی پر عمل ہے عام علمار کا۔ اور یہ حدیث یعنی زبان مذکور انہیں صحیح رہتا اوسمیں یہ قاعدہ اون معانی کے ساتھ جنکو ہم نے ذکر کیا مگر کہ ہو یہ زمین کسی تغلبی کی کیونکہ اونپر دو نا حاصل تہا اور مراد تغلبی سے نصارائے عرب ہیں مگر لفظ حدیث کے دفرمان ساکت ہیں اس سے اور احکام حدیث کے اسکے مخالف ہیں **قولہ لا خلاط**۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ جائز نہیں ہے یہ بات کہ خلط کر دے کوئی شخص اپنی بکریوں کو مثلاً دوسرے کی بکریوں کے ساتھ تاکہ کم ہو جاویں زکوٰۃ کے خوف سے بایں طور کہ مثلاً تین آدمی ہیں ہر ایک کی چالیس بکریاں پس واجب ہے ہر ایک پر زکوٰۃ میں ایک بکری اب وہ تینوں آپسمیں اپنی بکریاں ملا دیں تو اب اونپر میں صرف ایک بکری آئیگی اور یہی معنی ہیں اوس قولِ رسول اللہ صلعم کے جو وارد ہوا ہے دوسری حدیث میں کہ لایجمع یعنی نہ جمع کیا جاوے درمیان متفرق کے اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع کو صدقہ کے خوف سے اور یہ معنے امام شافعیؒ کے مذہب پر ہیں لیکن معنی اس حدیث کے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ ہیں کہ کچھ اثر نہیں ہوتا خلط کرنے سے زکوٰۃ کی کمی و بیشی میں پس اونکے نزدیک لیجاویگی صورت مذکورہ میں (یعنی خلط کے بعد بھی) ہر ایک سے ایک بکری **قولہ لا وراط** حرام ہے وراط اپنے سب معانی مذکورہ کی رو سے **قولہ لا شغار**۔ کہا ابن عبد البر نے کہ علمار کا اس بات پر تو اجماع ہے کہ نکاح شغار جائز نہیں ہے لیکن اگر واقع ہو جائے تو اوسکی صحت میں اختلاف ہے جمہور کا مذہب ہے کہ باطل ہوتا ہے (یعنی گویا ہوا ہی نہ تھا) اور امام مالک سے ایک روایت ہے کہ دخول سے اول فسخ کر دیا جائے اوسکے بعد فسخ نہیں ہوگا اور حکایت کیا ہے یہی قول ابن منذر نے اوزاعی سے اور مذہب احناف کا صحت نکاح کا ہے اور واجب ہوتا ہے مہر مثل اور یہی قول زہری اور ثوری اور مکحول اور لیث کا ہے۔ اور ایک روایت ہے احمد سے اور اسحق اور ابو ثور سے۔ کہا حافظ نے کہ یہی

الحافظ وهو قوى على مذهب الشافعي - قوله لا سباق - يدل على انه لا يجوز اخذ المال بالمسابقة ولكن ورد فيه الاستثناء فيما روى عن امام احمد وغيره عن ابي هريرة رفعه لا سبق الا في خف او حافر او نصل والمراد به الابل والخيل والسهم هذا مما اتفق عليه الفقهاء وقد الحقوا بها ما كان بمعناه كالبغال والحمير والفيل لانها عدة للقتال - قوله لا جنب ولا جلب - علم انه لا يجوز الجنب ولا الجلب بكل معانيهما في ما بين في الزكوة والمسابقة - ولما كان مسئلة السباق والجنب والجلب - في هذا الكتاب من اهم المسائل اردنا ان نستوعب الكلام فيه من احكامه وصوره وكان الشيخ الامام ابن القيم قد استوفى هذا البحث في كتابه المسمى - بالسبق والرمي - جلبنا منه الفصل الذي فيه المرام وهو هذا -

قول امام شافعیؒ کے مذہب کا قوی قول ہے **قوله لا سباق** دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ جائز نہیں ہے مال لینا شرط مسابقت پر لیکن وارد ہوئی ہے اس باب میں استثنیٰ اوس حدیث میں جسکو روایت کیا امام احمد نے ابی ہریرۃ سے مرفوع نہیں جائز ہے شرط با لمال مسابقت میں مگر خف یا حافر یا نصل میں اور مراد اوس سے گھوڑا اونٹ اور تیر ہیں۔ یہ اون مسائل میں سے جنپر اتفاق کیا ہے فقہانے اور لاحق کر دیا ہے انکے ساتھ اون چیزوں کو جو ان جیسی ہیں جیسے خچر اور گدہا اور اونٹ اسوجہ سے کہ یہ سب سامان ہے لڑائی کا **لا جنب ولا جلب** معلوم ہو گیا اس سے یہ بات کہ جلب اور جنب دونو باب یعنے زکوۃ اور مسابقہ میں اپنی کسی معنی کی رو سے جائز نہیں ہے۔ **چونکہ** اس فرمان میں جلب جنب اور مسابقت کا مسئلہ سب سے اہم مسائل میں سے تہا تو ارادہ کیا ہم نے کہ اسکی پوری بحث اور اس کے متعلقہ احکام اور صورتیں بیان کریں اور شیخ امام ابن القیم نے خوب کامل طور سے بیان کیا ہے اس بحث کو اپنی کتاب مسمی **بالسبق والرمی** میں۔ نقل کرلی ہم نے اوس کتاب سے وہ فصل جس میں مقصود تھا اور وہ یہ ہے۔

الفصل في حكم السبق والرهان وصوره المتفق عليها والمختلف فيها -

فصل سبق اور رہن کے حکم کے بیان میں اور اوس کی وہ صورت جو متفق علیہ ہے اور وہ صورت جس میں علماء کا اختلاف ہے

اتفق العلماء على جواز الرهان في المسابقة على الخيل والسهام في الجملة واختلفوا في فصلين احدهما في الباذل للرهن من هو والثاني في حكم عود الرهن الى من يعود فذهب الشافعي واحمد وابو حنيفة الى

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسابقت خیل اور سہام میں شرط کرنا جائز ہے لیکن اسکی تفصیل میں سے دو حکموں میں اختلاف ہے ایک حکم تو یہ کہ شرط لگانیوالا مسابقت میں کون ہو دوسرے یہ کہ مسابقت کا حکم کسکی طرف لوٹتا ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ

ان الباذل للرهن يجوز ان يكون احد المتعاقدين ويجوز ان يكون كلاهما وان يكون اجنبيا ثالثا اما الامام واما غيره ولكن ان كان الرهن منهما لم يحل الا بمحلل وهو ثالث يدخل بينهما لا يخرج شيئا فان سبقهما اخذ سبقهما وان سبقاه معا احرزا سبقهما ولم يغرم شيئا وان سبق المحلل مع احدهما استدرك والسابق

شرط لگانیوالا ہر دو فریق میں سے ایک ہی ہو سکتا ہے اور جائز ہے کہ دونو ہوں یا کوئی تیسرا اجنبی ہو وہ خواہ امام ہو یا اوس کے سوا کوئی اور لیکن اگر شرط دونو کی جانب سے ہو تو بغیر محلل کے جائز نہیں اور محلل وہ تیسرا شخص ہے جسکو وہ دونو مقرر کریں اور رقم شرط میں اوسکو دخل نہو پس اگر محلل دونو فریق پر سبقت لیگیا تو دونو کا مال شرط لیلیگا اور اگر وہ دونو اوسپر سبقت لیگئے معا یعنی اپنیں دونو میں سے کسیکو ایکدوسرے پر فوقیت نہو تو اپنے اپنے مال شرط کے دونو مالک رہینگے اور محلل کو کچھ دینا نہیں ہوگا۔ اور اگر محلل اونمیں کسی ایک کے

ﮯ قوله السابق فی سبقه الخ وتفصيل هذا المقام على ما فی المحيط والذخيرة وغيرهما ان المسابقة ان كانت بغير شرط وعوض فهو جائز وان كان بعوض و شرط فان كان من الجانبين بان يقول الرجل للآخر ان سبق فرسك او ابلك او سهمك اعطيتك كذا وان سبق فرسی او غير ذلك اخذت منك كذا ويضع كل منهما مالا بشرط ان السابق ايهما كان ياخذهما فهو غير جائز انه من صور القمار والميسر المنهی عنه وفيه تعليق التمليك بالخطر فاما اذا كان المال من احدهما بان يقول ان سبقتنی فلك كذا او ان سبقتك فلا شیٔ لنا او كان المال من اثنين لثالث بان يقولا ان سبقتنا فالمال لك وان سبقناك فلا شیٔ عليك فهو جائز وانما جازت المسابقة فی غير صورة القمار لاشتماله على التحريض لا سيما فی الآت الحرب كالفرس والسهم وغير ذلك والمراد بالجواز فی صورة الجواز حل اخذ المال لا للاستحقاق فانه لا يستحق بالشرط شیٔ لعدم العقد والقبض وصرح به فی فتاوی البزازية ۔

ﮯ قولہ السابق فی سبقہ تفصیل اسکی جیسے کہ محیط اور ذخیرہ وغیرہ میں لکھا ہے یہ ہے کہ مسابقت اگر بغیر کسی شرط اور عوض کے ہو تب تو جائز ہے اور اگر عوض اور شرط کے ساتھ ہو تو پھر اوس میں بھی اگر شرط دونو جانب سے ہے بانیطور کہ کہے ایک شخص دوسرے سے کہ اگر تیرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر بڑھ جاوے گا تو اسقدر تجھکو دونگا اور اگر میرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر تجھسے بڑھ جاویگا تو اسقدر تجھسے لیلونگا۔ یا رکھدے ہر ایک دونو فریقوں میں سے کچھ مال اِس شرط پر کہ جو بڑھ جاوے وہ دونو کا مال لیلے تو یہ ناجائز ہے اسوجہ سے کہ یہ قمار کی صورتیں سے ایک صورت ہے جسکی ممانعت ہے اور نیز اسمیں معلق کرنا ہے ملک کا امر متردد کے ساتھ جو ناجائز ہے۔ لیکن اگر وہ مال ایک کیجانب سے اسطور سے کہ کہے ایک اونمیں کا دوسرے سے کہ اگر بڑھگیا تو مجھسے تو تیرے لیے اسقدر مال ہے اور اگر میں بڑھگیا تو میرے لیے کچھ نہیں۔ یا وہ مال دونو کا کسی تیسرے شخص کیواسطے بانیطور کہ کہیں وہ دونو کہ اگر تو ہم سے بڑھگیا تو دونو مال تیرے اور جو ہم تجھسے بڑھ گئے تو تجھے کچھ دینا نہیں ہوگا تو یہ جائز ہے۔ اور جن صورتوں میں قمار نہو اون میں مسابقت اسلیے جائز ہے کہ اُس سے مستعدی اور شوق ہوتا ہے جہاد کا خاصکر آلات حرب میں جیسے گھوڑا تیر اور اس کیطرح اور چیزیں اور ان سب جواز کی صورتمیں جواز سے مراد یہ ہے کہ مال لینا جائز ہو جاتا ہے نہ یہ کہ استحقاق ہو جاتا ہے کیونکہ نہیں استحقاق ہوتا ہے بمجرد شرط سے کسی چیز کا بوجہ عقد اور قبض نہ ہونیکے تصریح کی ہے اسکی فتاوی براز یہ میں۔

في سبقه - ثم اختلفوا في أمر آخر - في المحلل وهو انه هل يجوز ان يكون المحلل اكثر من واحد او لا يجوز الا واحد فظاهر كلامهم ان المحلل يكون كاحد الجزئين اما واحدًا واما عددًا وقال ابو الحسن الآمدي من اصحاب احمد لا يجوز اكثر من واحد ولو كانوا مائة لان الحاجة تندفع به - قالوا و العقد بدون المحلل اذا اخرجا معا قمار ومذهب مالك انه انما يجوز ان يخرج السبق ثالث ليس المتسابقين اما الامام او غيره ولا يجري معهم فمن سبق منهما اخذ ذلك السبق فان جرى معهما الذي اخرج السبق فلا يخلوا - اما ان يكون خيل السابق فرسين او اكثر فان كانتا فرسين فسبق مخرج السبق فالسبق طعمة لمن حضر ولا ياخذه - السابق وان كانت خيلا كثيرا وقد سبق مخرج السبق اعطى سبقه الذي يليه وهو المصلّى عـه ولم ياخذه ففقه ذلك ان سبقه لا يعود اليه سواء سبق او سُبق - ولا يجوز عنده ان يخرجا معا لا بمحلل ولا بغير محلل ولا ان يخرج احد المتسابقين وقد روي عن مالك رواية ثانية جواز اخراج السبق منهما بمحلل كقول الثلاثة قال ابن عبد الله وهذا

شرکت کے ساتھ دوسرے سے بڑھ گیا تو خود فاضل رہا یعنی اوسکو کچھ نہیں ملیگا اور بڑھنیوالا اپنے سبقت کے علم سے کُل کا ہوگا یعنی وہ مالک ہوجاویگا مال شرط کا پھر اختلاف کیا ہے علماء نے ایک امر آخر یعنی محلل کے بارہ میں اور یہ کہ کیا جائز ہے کہ محلل چند آدمی ہوں یا سوا ایک سے زائد جائز نہیں پس اونکے ظاہر کلام سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ محلل کا حکم فریقین کا سا حکم ہے خواہ ایک ہو یا چند آدمی ہوں۔ ابو الحسن آمدی نے جو اصحاب امام احمد سے ہیں کہا ہے کہ ایک سے زائد محلل کا ہونا جائز نہیں اگرچہ فریقین سو نفر ہی کیوں نہوں اسوجہ سے کہ حاجت اور ضرورت اوس ایک سے ہی پوری ہوجاتی ہے۔ اور نیز ہی علماء نے کہا ہے کہ عقد بغیر محلل کے اوس صورت میں جبکہ دونوں نے معاً شرط لگائی ہو قمار ہے امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ محلل وہ ہے جو فریقین کیلئے علیحدہ شرط لگائے وہ خواہ امام ہو یا کوئی اور اوسکے سوا۔ اور اونکے ساتھ دوڑ میں شرکت نکرے۔ اون دونوں میں سے جو سبقت لیجائے وہی اوس شرط کا مالک ہے اور اگر محلل ہی دوڑ میں شریک ہوا ہے تو دو حال سے خالی نہیں یا تو دوڑ کے گھوڑے صرف دو ہونگے یا زائد پس اگر دو ہی گھوڑے میں اور شرط لگانیوالا ہی بڑھ گیا ہے تو مال شرط لقمہ ہے حاضرین کیلئے اور نہیں لے سکتا اور سابق یعنی واپسی مال شرط کی اپنے مالک کیطرف جائز نہیں ہے اور اگر دوڑ کے گھوڑے زائد ہوں اور شرط لگانیوالا ہی بڑھ گیا ہے تو مال شرط اُس شخص کو دیدے جسکا نمبر اُسکے بعد ہو اور خود نہ لے۔ اور وجہ اس حکم کی یہ ہے کہ کسی حال میں بھی مال شرط۔ شرط لگانیوالے کیطرف نہیں لوٹتا خواہ وہ سابق ہو یا اُسپر کوئی سبقت لیجائے۔ اور امام مالک کے نزدیک جائز نہیں ہے کہ شرط لگاویں وہ دونو فریق معاً خواہ محلل کیساتھ ہو یا بغیر محلل کے اور نہ یہ جائز ہے کہ شرط لگائے اون دونو فریق میں کا ایک اور دوسری روایت اونسے یہ ہے کہ جائز ہے شرط لگانا فریقین کا آپس میں جبکہ محلل ہو جیسا کہ قول ہے آئمہ ثلاثہ کا

عـه قوله المصلي وهو من صلاو هو من يكون عن يمين وشمال كذا في مجمع البحار والحاصل ان يليه -

عـه قول المصلی - یہ مشتق ہے صلا سے - وہ شخص جو سیدھی اور اولٹی جانب ہو اسی طرح ہے مجمع البحار میں اور مراد وہ شخص جو اوس سے متصل ہو ۱۲

اجود قوليه وهو اختيار ابن المواز - قلت
ولكن اصحابه على خلافه والمشهور عندهم
ما حكيناه عنه اولا والقول بالمحلل مذهب
تلقاه الناس عن سعيد بن المسيب واما
الصحابة فلا يحفظ عن احد منهم قط انه
شرط المحلل ولا راهن به مع كثرة نضالهم
ورهانهم بل المحفوظ عنهم خلافه كما ذكر
عن ابی عبيدة الجراح وقال الجوزجانی
الامام فی كتابه المترجم ؏ - حدثنا
ابو صالح هو محبوب بن موسى الفرّاء قال
حدثنا ابو اسحق هو الفزاری عن ابن عيينة
عن عمرو بن دينار قال قال رجل عند
جابر بن زيد ان اصحاب محمد كانوا لا يرون
بالدخيل باسا فقال هم كانوا اعف
من ذلك والدخيل عندهم هو المحلل
فنهايته ما نقل عنهم انهم لا يكونوا يرون
به باسا وفرق بين ان لا يروا به باسا وبين
ان يكون شرطًا فی صحة العقد وحله
فهذا لا يعرف عن احد منهم البتة وقوله
كانوا اعف من ذلك ای كانوا اعف من
ان يدخلوا بينهم فی الرهان وخيلا
كالمستعار ولهذا قال جابر بن زيد راوی
هذه القصة انه لا يحتاج المتراهنان
الى المحلل - هكذا حكاه الجوزجانی
وغيره عنه - انتهى قول ابن القيم -

ابن عبد اللہ نے کہا امام مالک کے دونو قولوں میں سے یہی بہتر ہی اور اسکو
اختیار کیا ہے ابن المواز نے۔ کہتا ہوں میں کہ علمار مالکیہ خلاف ہیں
اس کے اور مشہور اونکے نزدیک وہی قول ہے جو ہم نے اول
بیان کیا۔ اور محلل والا قول علما نے سعید بن مسیب سے لیا ہے اور
صحابہ میں سے کسی سے روایت نہیں ہی کہ اونہوں نے محلل کی
شرط لگائی ہو۔ اور نہ محلل کیساتھ مسابقت کی باوجود کثرت سے
تیر اندازی کرنے اور گھوڑ دوڑ کرنیکے بلکہ اونسے اسکے خلاف مروی
ہے جیسے کہ روایت کیگئی ہی ابو عبیدہ بن جراح سے۔ اور کہا امام جوز
جانی نے اپنی کتاب میں کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح محبوب بن
موسیٰ فرار نے کہا ابو صالح نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق فزاری
نے ابن عیینہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار
سے عمرو کہتے ہیں کہ کہا ایک شخص نے جابر بن زید کی مجلس میں کہ رسول اللہ
کے اصحاب دخیل کے مقرر کرنیمیں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے تھے تو
جواب دیا جابر بن زید نے کہ اصحاب رسول اللہ کے بہت بچنے والے تھے
اس سے اور دخیل اونکی اصطلاح میں محلل کو کہتے ہیں پس غایت الباب
اوس امر کی جو اونسے منقول ہے یہ ہے کہ صحابہ محلل کے مقرر کرنیں
کوئی حرج نہیں جانتے تھے اور فرق ہی اس امر میں کہ حرج نہیں جانتے
تھے اور اس امر میں کہ اوسکا داخل کرنا شرط ہو صحت عقد اور اوسکے
جواز کے لیے اور یہ بات کسی صحابی سے مشہور نہیں ہی بالکل۔ اور
قول راوی کا کہ کانوا اعف من ذلک یعنی صحابہ بہت بچا کرتے تھے
شرط لگانے میں محلل کے داخل کرنے سے جو مانند مستعار
کے ہے۔ اسی وجہ سے اس قصہ کے راوی جابر بن زید
نے کہا کہ شرط کے دونو فریق محلل کے محتاج نہیں۔ اسی
طرح نقل کیا ہے جوزجانی وغیرہ نے جابر بن زید سے
ختم ہوا کلام ابن قیم کا۔

؏ وهذا يستعمل بدل لفظ المسمى واما
الكتاب فاسمه كتاب السبق والرمی ۱۲

؏ یہ لفظ یعنی المترجم مستعمل ہوتا ہے لفظ المسمی کی جگہ لیکن وہ
کتاب تو اوسکا نام کتاب السبق والرمی ہے ۱۲

ولما كان لهذه المسئلة فروع يفيد ذكرها احتجنا الى فصل آخر

اور چونکہ اس مسئلہ کے ایسے فروع تھے جن کا ذکر مفید تھا تو محتاج ہوئے ہم ایک دوسری فصل کی طرف

من كتاب الامام ابن القيم فقال

اتفقوا على جواز اكل المال بسباق الخيل والابل والنصال من حيث الجملة واختلفوا في كيفية الجواز واختلفوا في مسائل۔ ايضاً۔ **المسئلة الاولى** اختلفوا في جواز المسابقة على البغال والحمير بعوض فقال الامام احمد و مالك والشافعي في احد قوليه والزهري لا يجوز ذلك وقال ابو حنيفة والشافعي في القول الآخر تجوز۔ **المسئلة الثانية**۔ اختلفوا في المسابقة على الحمام والنبل والسفر بعوض فمنعه احمد و مالك واكثر الشافعية واجازه اصحاب ابي حنيفة وبعض الشافعية وبعض اصحاب احمد في الحمام الناقلة للاخبار۔ **المسئلة الثالثة**۔ هل يجوز العوض في المسابقة على الاقدام فمنعه مالك و احمد والشافعي في المنصوص عنه صريحا واجازه الحنفية وبعض الشافعية وهو مخالف لنص الامام۔ واتفقوا في جوازه بلا عوض بما رواه الامام احمد في مسنده وابو داؤد في سننه من حديث عائشة قال سابقني النبي صلى الله عليه وسلم فسبقته فلبثنا حتى ارهقني اللحم سابقني فسبقني فقال هذه بتلك وسابق الصحابة بالاقدام

امام ابن القیم کی کتاب میں سے پس کہا امام نے کہ اتفاق کیا ہے مال بشرط کے کھانے میں گھوڑے اور اونٹ اور تیر کی گھوڑدوڑ میں فی الجملہ۔ اور اختلاف کیا ہے جواز کی کیفیت میں اور دوسرے جہت سے بھی چند مسائل میں اختلاف ہے۔ **اول مسئلہ** یہ ہے کہ خچر اور گدھوں کی مسابقت کے جواز میں بشرط مال اختلاف ہے پس امام احمد اور مالک اور شافعی کے دو قولوں میں سے ایک قول اور زہری جائز نہیں رکھتے اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے قول میں جواز ہے۔ **مسئلہ ثانی** یہ کہ اختلاف کیا ہے کبوتر اور تیر اور شکرہ کی مسابقت بالمال میں پس امام احمد اور مالک اور اکثر شافعیہ نے تو منع کیا ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے فقہاء اور بعض شافعیہ فقہاء اور بعض فقہاء امام احمد نے جائز رکھا ہے اون کبوتروں میں جنکو خبر رسانی کی تعلیم دیجاوے **تیسرا مسئلہ** یہ ہے کہ کیا جائز ہے عوض مسابقۃ بالاقدام میں پس منع کیا ہے اسکو امام مالک اور امام احمد نے اور امام شافعی نے اپنی صریح اور منصوص روایت کی رو سے اور اجازت دی ہے اسکی حنفیہ اور بعض شافعیہ نے لیکن وہ خلاف ہے امام شافعی کی نص کے اور علما نے بلا عوض مسابقت بالاقدام کے جواز میں اتفاق کیا ہے کیونکہ امام احمد نے مسند میں اور ابو داؤد نے اپنی سنن میں حدیث عائشہ رضہ سے روایت کیا ہے کہا عائشہ رضہ نے کہ میں نے اور رسول اللہ نے مسابقت کی تو میں اونسے بڑھ گئی چند روز کے بعد جبکہ میں بدن سے بھاری پڑگئی پھر ہم نے مسابقت کی تو رسول اللہ بڑھ گئے پس فرمایا آپ نے کہ یہ اوس دفعہ کا عوض ہے۔ اور مسابقت کی صحابہ نے رسول اللہ کے سامنے بغیر شرط کے۔

بين يديه صلى الله عليه وسلم بغير رهان
وفي صحيح مسلم عن سلمة بن الاكوع
قال بينما نحن نسير وكان رجل من الانصار
لا يسبق ابدا فجعل يقول الا مسابق
الى المدينة هل من مسابق فقلت اما تكرم
كريما وتهاب شريفا قال لا الا ان يكون
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت
يا رسول الله بابي انت وامي ذرني لاسابق
الرجل قال ان شئت فسبقته الى المدينة

المسئلة الرابعة - هل يجوز العوض
في المسابقة بالسباحة فمنعه الاكثرون
وجوزه بعض الشافعية والحنفية۔

المسئلة الخامسة - الصراع منع احمد
ومالك وبعض اصحاب الشافعي العوض
فيه وهو مقتضى نص الشافعي في منعه
العوض في المسابقة بالاقدام وجوزه
بعض اصحابه واصحاب ابي حنيفة -

المسئلة السادسة - المشابكة
بالايدي لا يجوز بعوض عند الجمهور وفيها
وجه للشافعية للجواز ومقتضى مذهب
اصحاب ابي حنيفة جوازه فانهم
جوزوه في الصراع والمسابقة بالاقدام
والمغالبة في مسائل العلم - **المسئلة
السابعة** - المسابقة بالسيف والرمح
والعمود منعها بعوض مالك واحمد وجوزها
اصحاب ابي حنيفة وللشافعية فيه
وجهان - **المسئلة الثامنة** - المسابقة

صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہا اونہوں
نے کہ ہم سفر کر رہے تھے اور ایک انصاری تھا جس سے
مسابقت میں کوئی نہیں بڑھا تھا پس وہ کہنے لگا کہ کیا کوئی مدینہ
تک مسابقت کرنیوالا ہے۔ کیا کوئی مسابق ہے۔ مینے کہا کیا
نہیں اکرام کرتا تو کریم کا اور نہیں ڈرتا شریف سے (مطلب یہ کہ
کیا تجھے کسی کا لحاظ نہیں ہے) جواب دیا نہیں مگر رسول اللہ کا۔
مینے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے
اجازت دیجیے کہ اس شخص سے مسابقت کروں آپ نے فرمایا
کہ تیری خوشی پس بڑھ گیا میں اوس سے مدینہ تک **چوتھا مسئلہ**
یہ کہ کیا جائز ہے بدل تیرنے کی مسابقت میں پس اکثر علمائے نے
اسکو منع کیا ہے اور جائز رکھا ہے اوسکو حنفیہ اور بعض شافعیہ
نے۔ اور **پانچواں مسئلہ** مسابقت کشتی کا ہے۔ امام احمد
اور امام مالک نے منع کیا ہے اور بعض شافعیہ نے اسمیں
رقم لینا منع کیا ہے اور امام شافعی کے قول کا بھی یہی مقتضا
ہے کہ اونہوں نے تصریح کی ہے کہ مسابقت بالاقدام میں عوض
منع ہے اور بعض شافعیہ اور سب حنفیہ کے نزدیک بالکل جائز
ہے **چھٹا مسئلہ** پنجہ لڑانیکا ہے (شامل ہو گیا اسمیں کلائی
لڑانا بھی) نہیں جائز ہے اسمیں عوض لینا جمہور کے نزدیک
اور شافعیہ میں ایک روایت جواز کی ہے اور اصحاب حنفیہ کے
مذہب کا مقتضی یہ ہے کہ جائز ہے اسلیے وہ جائز رکھتے
ہیں عوض لینا کشتی اور بھاگ دوڑ اور مسابقت
فی العلم میں **ساتواں مسئلہ** تلوار اور نیزہ اور لٹھ
کی مسابقت کا ہے۔ امام مالک اور امام احمد نے
اس میں بدل لینا منع کیا ہے۔ حنفیہ جائز رکھتے ہیں۔
مذہب شافعیہ میں اس کی دو روایتیں ہیں **آٹھواں
مسئلہ** گوپھن مسابقت کا ہے عوض کے
ساتھ منع کیا ہے اس کو جمہور نے۔ اور شافعیہ کے

بالمقاليع على العوض منعها الجمهور وللشافعية
فيه وجه ومقتضى مذهب اصحاب
ابي حنيفة الجواز - **المسئلة التاسعة**
المغالبة بشيل الاثقال كالحجارة والعلاج
فالجمهور لا يجوزون العوض فيه ومن
جوزه على المشابكة والسباحة والصراع
والاقدام فمقتضى قوله الجواز ههنا
اذ لا فرق - **المسئلة العاشرة** المثاقفة
لا تجوز بعوض عند الجمهور واباحها بعض
الشافعية وهو مقتضى مذهب اصحاب
ابي حنيفة - **المسئلة الحادية عشر** -
المسابقة على حفظ القرآن والحديث والفقه
وغيره من العلوم النافعة والاصابة
في المسائل هل تجوز بعوض منعه اصحاب
مالك واحمد والشافعي وجوزه اصحاب
ابي حنيفة وشيخنا وحكاه ابن عبد البر
عن الشافعي وهو اولى من الشباك والصراع
والسباحة فمن جوز المسابقة عليها
بعوض فالمسابقة على العلم اولى بالجواز
وهي صورة مراهنة الصديق لكفار
قريش على صحة ما اخبرهم به وثبوته
وقد تقدم انه لم يقم دليل شرعي
على نسخه وان الصديق اخذ رهنهم
بعد تحريم القمار وان الدين قيامه
بالحجة والجهاد فاذا جازت المراهنة على
آلات الجهاد فهي في العلم اولى بالجواز
وهذا القول هو الراجح -

نزدیک بھی یہ ایک روایت میں ہے اور مقتضی مذہب
حنفیہ کا یہ ہے کہ جائز ہے **نواں مسئلہ** غالب آجانا بھاری
چیزوں کے اٹھانے میں جیسے پتھر اور کھجور کے تنہ پس جمہور
نہیں جائز رکھتے اوس میں عوض اور جس شخص نے کہ جائز
رکھا ہے عوض لینا پنجہ لڑانے اور تیرنے اور کشتی اور بھاگ
دوڑ میں اوس کے قول کا مقتضی یہ کہ جائز ہو یہاں بھی اسلیے
اون میں اور اس میں کچھ فرق نہیں ہے **دسواں مسئلہ**
لکڑی پھینکنے کا. نہیں جائز ہے اوس میں عوض جمہور کے
نزدیک اور مباح کہا ہے اسکو بعض شافعیہ نے اور یہی مقتضی
ہے مذہب علماء حنفیہ کا. **گیارھواں مسئلہ** مسابقت
حفظ قرآن اور حدیث اور فقہ وغیرہ اون علوم پر جو نافع ہوں اور
مفید ہوں دریافت مسائل کے لئے. کیا جائز ہے اوس
میں عوض لینا. منع کیا ہے اسکو اصحاب امام مالک اور
امام احمد اور شافعی نے اور جائز رکھا ہے اسکو اصحاب
امام ابو حنیفہ اور ہمارے شیخ نے (مراد از ابن تیمیہ) اور
نقل کیا ہے اسکو ابن عبد البر نے امام شافعی سے اور یہ بہتر
ہے پنجہ لڑانے اور کشتی لڑنے اور تیرنے سے پس جس نے
کہ جائز رکھا ہے مسابقت کو اونمیں عوض کے ساتھ تو مسابقت
فی العلم میں تو بطریق اولی جائز ہونا چاہیے. اور یہ وہی صورت
ہے جس طرح کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرط کی تھی کفار
قریش سے اوس چیز کے صحیح ہونے کی جس کی اونکو خبر
دی تھی (یعنی خبر دربارہ روم) جسکا قصہ مشہور ہے اور
پہلے گذر چکا ہے کہ اسکے نسخ پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں
ہوئی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مال شرط کفار سے لیا
قمار کی حرمت کے بعد اور دین کا قیام حجۃ اور جہاد سے ہے
پس جبکہ شرط لگانا آلات جہاد پر جائز ہوا تو باب علم میں بے جواز
اولی ہے اور یہی قول راجح ہے -

المسئلة الثانية عشر - المسابقة
بالسهام على بعد الرمي لا على الاصابة
فايهما كان ابعد مدى كان هو الغالب
منعها بالعوض اصحاب احمد والشافعي
ويلزم من جوازها في المسابقة بالاقدام
والسباحة والمصارعة جوازها هنا بل هي
اولى بالجواز فان المقصود بالرمي امران
البعد والاصابة فالبعد احد مقصوديه
والسبق به من جنس السبق بالخيل والابل
وبكل حال فهو اولى من سائر الصور التي
قاسوها على مورد النص بالجواز وظاهر
الحديث يقتضيه فانه اثبت السبق في
النصل كما اثبته في الخف والحافر وهذا
يقتضي ان يكون السبق به كالسبق
بهما فاما ان يقال يقتضي الاصابة دون
السبق في الغاية فكلا وهو في اقتضاءهما
معا اظهر من الاقتصار على الاصابة
فقط والله اعلم - انتهى قول ابن القيم -
قوله من اجبأ - يدل على ان الاجبأ
لا يحل بكل معانيه - اما الاول فهو ما يدل
عليه حديث ابن عمر ان النبي صلى الله
عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى يبدو
صلاحها وتفصيل ما اختلف فيه السلف
من انه يكفي فيه بدو الصلاح في جنس
الثمار او في كل بستان وزرع او في كل شجرة
علىحدة على الاقوال وموضعه الفقه
واما المعنى الثاني فقد سبق حكمه في قوله

بارھواں مسئلہ تیروں کی مسابقت کا ہے دور پھینکنے میں
نہ نشانہ صحیح لگانے میں پس دونوں میں سے جو دور پھینکیگا وہی
غالب ہوگا۔ منع کیا ہے اسکو عوض کے ساتھ اصحاب امام احمد اور
شافعی نے۔ اور بھاگ دوڑ اور تیرنے اور کشتی کی مسابقت
میں عوض جائز رکھنے سے لازم آتا ہے اسکا جواز اسجگہ بھی
بلکہ یہ بہتر ہے جواز کے لیے اسلیے کہ مقصود تیر اندازی سے دو
ہوتے ہیں دور پھینکنا اور صحیح نشانہ لگانا پس دوری دو مقصودوں
میں ایک ہے اور مسابقت اسکی مثل مسابقت گھوڑوں اور
اونٹوں کے ہے۔ اور بہرحال یہی اولی ہے اون تمام صورتوں
سے جنکو قیاس کیا ہے مورد نص پر جواز کے ساتھ اور ظاہر
حدیث کا مقتضی بھی یہی ہے کیونکہ اوسمیں ثابت کی گئی مسابقت
تیر اندازی میں جیسے کہ ثابت ہے گھوڑے اور اونٹ میں
مقتضے اسکا یہ ہے کہ تیر اندازی کی مسابقت کا حکم مثل گھوڑ
دوڑ کی مسابقت کے چاہیے پس اگر کہا جائے کہ مقتضے اسکا
نشانہ بازی ہے نہ مسابقت غایت اور بعد کا تو جواب یہ
ہے کہ ہرگز نہیں۔ شمول قیاس کا دونوں کو اظہر ہے اقتصار
کرنے سے فقط نشانہ بازی پر واللہ اعلم۔ ختم ہوا قول ابن
قیم کا۔ **قولہ من اجبا** یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ اجبا نہیں جائز ہے اپنی کسی معنی کی رو سے لیکن معنی
اول پس اوس کے عدم جواز پر دلالت کرتی ہے ابن عمرؓ
کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
پھلوں کے بیچنے سے یہانتک کہ وہ پکجاویں۔ اور تفصیل اُس
امر کی جس میں سلف نے اختلاف کیا ہے کہ کافی ہے پکنا
جنس ثمار کا یا ہر باغ اور کھیتی کا یا ہر درخت کا علیحدہ
چند مذاہب پر ہے اور بیان اوسکا فقہ میں ہے۔
لیکن معنے ثانی پس گذر گیا حکم اوسکا قولہ لا دراط میں
پس وہ مقتضے ہے اس بات کو کہ اس جگہ وہ معنے

ولاوراط وهذا يقتضي ان لا يراد هنا
لئلا يتكرر نعم ويجوز ان يراد به المعنى
الثالث - **قوله كل مسكر حرام**
هذا دليل لمن عمم معنى الخمر وقال ان كل
مسكر خمر وهو قول علي وعمر وابنه وسعد
وابي موسى وابي هريرة وابن عباس وعائشة
ومن التابعين عروة وسعيد بن المسيب
والحسن وسعيد بن جبير وهو قول مالك
والاوزاعي والثوري وابن المبارك والشافعي
واحمد واسحق وغيرهم واستدلوا بحديث
ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
كل مسكر خمر وكل مسكر حرام وفي رواية
كل مسكر خمر وكل خمر حرام وقد خصص
بعضهم بالعنب وفصلوا في ان تحريمه
قطعي وتحريم ما عداه ظني وروي عن
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة
وهذا دليل التخصيص - **اقول** - هكذا
قيل وفيه ان دعوى تخصيص الخمر
بالعنب لم يثبت بهذا الا ان يقال انه
جواب عن عمم الخبر فكانه اجاب بنقض
التعميم ويمكن ان يوجه بان معنى الحديث
ان الخمر من احدى هاتين الشجرتين
فمن تبعيضية - وهذا التاويل هو
مقتضى حديث ابن عباس حرمت الخمر
لعينها والمسكر من كل شراب كما رواه
الطحاوي ونقل الطحاوي عن ابي حنيفة

مراد نہ ہوں تاکہ تکرار لازم نہ آئے۔ ہاں تیسرے معنی اس جگہ
مراد ہو سکتی ہیں۔ **قولہ کل مسکر حرام**۔ یہ دلیل ہے اوس
شخص کی جس نے حدیث کے معنے عام لیے ہیں اور کہا
ہے کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور یہی قول ہے حضرت علی
اور حضرت عمر اور ابن عمر اور سعد بن وقاص اور ابو موسی اور ابو ہریرہ
اور ابن عباس اور عائشہ رضوان اللہ علیہم کا اور تابعین میں
سے عروہ اور سعید بن مسیب اور سعید بن جبیر کا اور یہی قول ہے
امام مالک اور اوزاعی اور ثوری اور ابن مبارک اور امام شافعی
اور امام احمد اور اسحق وغیرہ کا اور استدلال لائے ہیں وہ حدیث
ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر
ہے اور ہر خمر حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر نشہ
والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور بعض نے تخصیص کی
ہے خمر کی انگور کے ساتھ اور تفصیل کی اس امر میں کہ تحریم
خمر انگور کی قطعی ہے اور تحریم اوسکے ماسوا کے ظنی۔ اور
مروی ہے ابو ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے
کہ خمر اون دو شجروں یعنے نخلہ و عنب کا ہوتا ہے اور یہ
دلیل ہے تخصیص کی **کہتا ہوں میں** کہ اسیطرح کہا گیا ہے
اور اسمیں یہ اعتراض ہے کہ یہ دعوی کہ خمر خاص ہے عنب کے
ساتھ نہیں ثابت ہوتا اس سے مگر کہا جائے کہ یہ جواب ہے
اوس شخص کا جس نے حدیث کو عام کیا ہے پس گویا کہ جواب
دیا اوسکی تعمیم توڑکر اور ممکن ہے کہ توجیہ کی جاوے باینطور کہ
معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ شراب ان دو پیڑوں میں
ایک کی ہوتی ہے۔ پس من تبعیضیہ ہوگا اور یہ تاویل مقتضی ہے
حدیث ابن عباس کی حرام کی گئی خمر بعینہ اور نشہ کرنے
والی ہر قسم کی شراب جیسے کہ روایت کیا اس کو
طحاوی نے اور نقل کیا ہے طحاوی نے امام ابو حنیفہ
سے کہ خمر حرام ہے بالکل تھوڑا ہو یا بہت اور نشہ

ان الخمر حرام قليلها وكثيرها والسكر من غيرها حرام وليس كتحريم الخمر والنبيذ المطبوخ لا بأس من اى شئ كان وعن ابى يوسف لا بأس بالنقيع من كل شئ وان غلى الا الزبيب والتمر قال كذا حكاه محمد عن ابى حنيفة وعن محمد ما اسكر كثيره فاحب ان لا اشربه ولا احرمه وقال الثورى اكره نقيع التمر ونقيع الزبيب اذا غلى ونقيع العسل لا بأس به - انتهى -

غیر خمر کا حرام ہے لیکن اوسکی حرمت مثل خمر کی حرمت کے نہیں ہے اور جوش دی ہوئے نبیذ کا کچھ حرج نہیں خواہ کسی چیز کا ہوا اور ابو یوسف سے روایت ہے کہ کچھ حرج نہیں ہر چیز کے نقیع کا اگرچہ وہ جوش مارے مگر انگور اور کھجور کا۔ کہا طحاوی نے کہ اسیطرح روایت کی ہے امام محمد نے امام ابو حنیفہ سے اور امام محمد سے روایت ہے کہ جس شے کی زیادتی مسکر ہو تو میں اچھا سمجھتا ہوں کہ نہ پیوں اوسکو اور نہ حرام کروں اور کہا ثوری نے کہ مکروہ جانتا ہوں میں نقیع تمر اور نقیع زبیب کو جبکہ جوش مارے اور کچھ حرج نہیں نقیع عسل کا۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لاكيدر واهل دومة الجندل

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ نے اکیدر اور دومۃ الجندل والوں کے لیئے

قال الزرقانى ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بتبوك الى اكيدر صاحب دومة الجندل سرية عليها خالد بن الوليد

کہا زرقانی نے کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے جبکہ تھے وہ تبوک میں اکیدر کی طرف ایک لشکر جس کے امیر خالدؓ بن ولید تھے۔ بس قید کیا آپ نے

سه قوله النبيذ - من الانتباذ وهو ان يجعل نحو تمر او زبيب فى الماء ليحلو فيشرب ونهى عنه وهو منسوخ الا عند جماعة وجواب ابن عباس به بالحديث للمرأة السائلة عن نبيذ يدل على ان مذهبه عدم النسخ ١٢ كذا فى مجمع البحار -

عه قوله بالنقيع - جاء فى حديث آخر الكرم يتخذونه زبيبا ينقعونه الى يخلطونه بالماء ليصير شرابا وكلما القى فقد انقع والنقوع بالفتح ما نقع فى الليل يشرب نهارا وبالعكس والنقيع شرابا يتخذ من زبيب او غيره ينقع فى الماء من غير طبخ ١٢ مجمع البحار

سه قوله النبیذ مشتق ہے انتباذ سے اور وہ یہ ہے کہ ڈالی جائے کھجور یا انگور مثلا پانی میں تاکہ میٹھی ہو جاویں پھر پی جاویں اور منع کیا گیا ہے اس سے اور یہ منسوخ ہے مگر ایک گروہ کے نزدیک جواب ابن عباس کا حدیث سے اوس عورت کو جو سائل تھی نبیذ کی بابتہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ آپ کا مذہب عدم نسخ کا ہے۔ مجمع البحار۔

عه قوله بالنقیع۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بنانے میں انگور کا نقیع ملاتے ہیں اوسکو پانی میں تاکہ ہو جائے شراب درجب ڈالا جاوے پانی میں تو ہو جاتا ہے انقع۔ اور نقوع نقیع وہ چیز جو بھگو دیجاوے رات کو تاکہ پی جاوے دن میں یا بالعکس او۔ نقیع وہ شراب جو بنائی جاوے انگور سے پانی میں بھگو کر بغیر پکائے ہوئے مجمع البحار

فاسره وجاء به فصالحه على الجزية وخلى سبيله وكتب له كتابا نسخته۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لاكيدر حين اجاب الاسلام وخلع الانداد والاصنام مع خالد بن الوليد سيف الله فى دومة الجندل واكنافها۔ ان لنا الضاحية من الضحل والبور والمعامى واغفال الارض والحلقة والسلاح والحافر والحصن ولكم الضامنة من النخل والمعين من المعمور ولا تعدل سارحتكم ولا تعد فاردتكم ولا يحظر عليكم النبات تقيمون الصلوة لوقتها وتؤتون الزكواة بحقها عليكم بذلك عهد الله والميثاق ولكم الصدق والوفاء شهد الله ومن حضر من المسلمين۔ ذكره فى المواهب وقال الزرقانى اخرجه الواقدى فى المغازى بحذف قوله حين اجاب الى قوله واكنافها قال حدثنى شيخ من دومة ان رسول الله كتب لاكيدر كتابا قال صاحب المصباح اورده محمد بن سعد فى الطبقات وقال قال عمرو بن محمد الاسلمى حدثنى رجل من اهل دومة۔ ونقله السهيلى هكذا فى روض الانف عن ابى عبيد قال اتانى به شيخ فقرأته فاذا فيه۔ فذكر الكتاب۔ وهذا الكتاب صريح فى اسلام اكيدر وبهذا ونحوه اغتر ابن منده وابو نعيم

اوسکو اورلے آئے رسول اللہ کے پاس پس صلح کی آپ نے اوس سے جزیہ پر اور چھوڑ دیا اور اوسکو فرمان لکھدیا جس کے لفظ یہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے سیف اللہ خالد بن ولید کے ہمراہ اکیدر کے نام جبکہ قبول کرلیا اوس نے اسلام اور چھوڑ دیا شرک کو اور بتوں کو دومة الجندل میں (اس بابتہ) کہ ہمارے واسطے ہیں قریب آبادی کے اطراف زمین کی نہریں اور زمین بے زراعت اور بے عمارت اور پڑت زمین اور زرہیں اور ہتھیار اور گھوڑے اور قلعہ۔ اور تمہارے لیے ہیں وہ درختان خرما جو داخل آبادی ہیں اور بستی کے قریب کی نہریں اور عامل زکوۃ کے پاس تمہارے چرنیوالے جانور جمع کرکے زکوۃ لینے کی غرض سے نہ بھیجے جاوینگے (بلکہ زکوۃ وصول کرنیکو وہ خود آئیگا) اور زکوۃ لینے کے حساب میں تمہارے گلہ کے سوا جانور نہیں شمار کیے جاوینگے اور نہ روکا جائیگا کوئی تم میں سے گھاس چرنے سے جہاں وہ چاہے پڑہوگے تم نماز اوسکے وقتوں پر اور دوگے تم زکوۃ پوری پوری۔ لازم و واجب ہے تم پر اللہ کے عہد کیا تھا اور تمکو لازم ہے اس لکھے ہوئے کو سچائی سے پورا کرنا۔ گواہی دی اسپر اللہ نے اور اون مسلمانوں نے جو موجود تھے ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے اسکی واقدی نے مغازی میں اور حذف کیا ہے اوسنے اپنی تخریج میں قول رسول اللہ حین اجاب کو قولہ واکنافہا تک اور کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے دومہ کے ایک شخص نے کہ رسول اللہ نے لکھا اکیدر کو ایک فرمان۔ کہا صاحب مصباح المضی نے کہ بیان کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے اپنی طبقات میں اور کہا کہ کہا عمرو بن محمد الاسلمی نے کہ حدیث بیان کی مجھسے اہل دومہ میں سے ایک شخص نے اور نقل کیا ہے اوسکو سہیلی نے اسطرح روض الانف میں ابو عبید سے روایت کرکے کہا ابو عبید نے کہ لایا میرے پاس اوس فرمان کو ایک بوڑھا آدمی پس میں نے اوسکو پڑہا تو اوس میں لکھا ہوا تھا کہ۔

فذكره في الصحابة وشنّع عليه ابو الحسن ابن الاثير فقال انما اهدى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وصالحه ولم يسلم وهذا ما لا خلاف فيه بين اهل السير ومن قال انه اسلم فقد اخطأ بل كان نصرانيا وقتله خالد ابن الوليد في خلافة ابي بكر كافرا كما ذكره البلاذري ويحتمل ان يكون اسلم بعد ذلك كما قال الواقدي وكما يظهر من هذا الكتاب ثم ارتد بعد النبي صلى الله عليه وسلم مع من ارتد كما قال البلاذري ومات على ذلك كافرا۔

پس ذکر کیا فرمان۔ یہ فرمان صریح ہی اکیدر کے اسلام میں اور اس سے اور اس کے مثل روایات سے دھوکہ کھایا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے پس ذکر کیا ہی ان دونوں نے اکیدر کو صحابہ میں اور اعتراض کیا ہی اسپر ابوالحسن ابن الاثیر نے پس کہا کہ ہدیہ بھیجا اکیدر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور صلح کی آپسے اور اسلام نہیں لایا اور یہ بات (یعنی اوسکا عدم اسلام) بغیر خلاف کے مسلم ہے اہل سیر کے نزدیک اور جس شخص نے کہا کہ وہ اسلام لے آئے تھے اوسنے غلطی کی ہی بلکہ وہ نصرانی تھا اور قتل کیا ہی اوسکو خالد بن ولید نے ابوبکر کی خلافت میں بحالت کفر جیسا ہی ذکر کیا ہی اسکی نسبت بلاذری نے اور احتمال ہی کہ اسلام لایا ہو اسکے بعد جیسا کہ کہا ہی واقدی نے اور جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اس فرمان سے پھر مرتد ہو گیا بعد رسول اللہ کے اور لوگوں کے ساتھ جو مرتد ہوئے جیسا کہ کہا ہی بلاذری نے اور مر گیا ہو اسیطرح بحالت کفر

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

الضاحية - البارز الظاهر من الارض وفي الروض اطراف الارض - **ضحل** بفتح المعجمة وسكون المهملة واللام الماء القليل وقيل الماء القريب المكان - **بور** - الارض التي لم تزرع - **والمعامي واغفال الارض** - في الروض المعامي اراضي المجهولة واغفال الارض ما لا اثر فيه من عمارة او نحوها قال الزرقاني هذا عطف تفسيري وهذا يقتضي تغائرهما الا ان يقال هو بحسب المفهوم وماصدقهما واحد بان يراد بالمجهول ما لا اثر فيه وفي القاموس الاعماء الجهال جمع اعمى واغفال الارض التي لا عمارة بها كالاعمى

الضاحیۃ ظاہر اور صاف زمین اور روض الآنف میں اسکا ترجمہ لکھا ہے کہ اطراف ارض **ضحل** بفتح ضاد معجمہ وسکون حاء مہملہ اور لام۔ تھوڑا پانی اور بعض نے کہا ہے کہ وہ پانی جو بستی سے قریب ہو **بور** وہ زمین جو بوئی ہوئی نہ ہو۔ **المعامی و اغفال الارض**۔ روض الآنف میں لکھا ہے کہ معامی بیکار زمینیں اور اغفال الارض۔ وہ زمینیں جنمیں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو کہا زرقانی نے کہ یہ عطف تفسیری ہے اور عبارت مقتضی ہی اون دونوں کے تغایر کو مگر کہ تاویل کی جائے اس طور سے کہ تغایر بحسب المفہوم ہی اور ما صدق اس کا واحد ہے باینطور کہ مراد مجہول سے وہی زمین ہے جس میں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو اور قاموس میں ہے کہ اعماء یعنی جہال جمع ہے اعمی کی اور اغفال الارض وہ زمین جس میں عمارت نہ ہو گویا جیسے اندھا آدمی۔

الضامنة من النخل - بالمعجمة هو ما كان داخلا فی العمارة وتضمنت امصارهم وقراهم لان اربابها ضمنوا حفظها فهی ذات ضمان **معین** - الظاهر من ماء الدائم - **لاتعدل سارحتکم** - السرح والسارح والسارحةُ سواء الماشیة ای لاتصرف ولاتمنع ماشیتکم عن مرعی تریدہ کذا قاله الواقدی وقال فی الروض معناه ان لاتحشر الی المصدق - **لاتعد فاردتکم** یعنی الزیادة علی الفریضة ای لاتضم الی غیرها فتعد منها وتحسب - **لایحظر علیکم النبات** - بالحاء المهملة والظاء المعجمة الحظر المنع فالمعنی لاتمنعون من الرعی حیث شئتم کذا قاله السهیلی و قال فی مجمع البحار ای لاتمنعون من الزراعة حیث شئتم - قال ابن حدیدة النبات النخل القدیم الذی ضرب عروقه فی الارض وثبت انتهی - وفی روایةٍ - **لایحصر** بمهملة **البیات** - بباء الموحدة والیاء التحتانیة ای لاتضیق علیکم فی البیات بارض تزرعون بها -

الضامنة من النخل ضاد معجمہ میم اور نون۔ وہ چیز جو داخل ہو آبادی میں اور متضمن ہوں اوسپر بستیاں اور شہر اس وجہ سے کہ وہاں رہنے والے ضامن ہیں اوسکی حفاظت کی پس وہ صاحب ضمان ہیں **معین** ظاہر پانی ہمیشگی والا دمرا چشمہ **لاتعدلُ سارحتکم**۔ السرح۔ سارح۔ سارحہ۔ سب کے ایک معنے ہیں یعنی چوپایہ یعنی نہ روکے جاوینگے اور نہ منع کیے جاوینگے تمہارے جانور چراگاہ سے اسیطرح کہا ہے واقدی نے اور کہا روض الآنف میں کہ اوسکے معنی یہ ہیں کہ نہ بھیجے جاوینگے طرف عامل زکوۃ کے **لاتعد فاردتکم** یعنی زائد فرض پر یعنے نہ ملایا جاویگا فریضہ غیر فریضہ کیطرف تاکہ وہ غیر فریضہ شمار کرلیا جاوے فریضہ کے ساتھ زکوۃ میں **لایحظر علیکم النبات**۔ حا مہملہ ظا معجمہ خطر کے معنی منع کے ہیں پس معنی یہ ہونگے کہ نہ منع کیے جاوگے تم چرائی سے جہاں تم چاہو اسیطرح بیان کیا ہے سہیلی نے اور کہا مجمع البحار میں کہ نہ منع کیے جاؤگے تم زراعت سے جہاں تم چاہو۔ تفسیر کی ہے ابن حدیدہ نے نبات کی کہ نبات اوس پرانی کھجور کو کہتے ہیں جسکی جڑیں زمین میں گھس جاویں اور مضبوط ہوجاویں۔ انتہی۔ اور ایک روایت میں بجائے اسکے **لاتحصر** بمہملتین **البیات** با موحدہ اور یا تحتانیہ معنی یہ ہیں کہ نہ تنگی کی جاویگی تم پر شب گذارنے یا گھر بنانے میں اوس زمین میں جہاں تم کھیتی کرتے ہو۔

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله بور الی اغفال الارض - افاد ان الارض التی لیست فی ید احد من الرعیة تنزل علیه حکم بیت المال ویستنبط منه

قوله بور الی اغفال الارض۔ اس قول سے فائدہ دیا اس بات کا کہ جو زمین کسی کے قبضہ میں نہو تو نازل ہوتا ہے اوسپر حکم بیت المال کا (یعنی وہ زمین ترولی ہوجاتی ہے) اور مستنبط ہوتی ہے

كل ما فرغ من الايدى من الاموال فهو ايضا
لبيت المال لانه لم يزاحمه احد من الناس
قوله والحلقة الى الحصن - يستفاد
منه ان الامام يجوز له ان ياخذ من رعيته
ما يرى من الحلقة والسلاح والحافر والحصن
فيعد بها فى قتال المشركين وكم ياخذها
منه وكم يتركها عندهم فهو على راى الامام
واما الحصن فالظاهر انه لا يتركه فى ايديهم
ولكن ما وقع فى فتح خيبر يرشد الى انه يجوز
للامام ان يترك الحصون فى ايديهم فان
يهود خيبر لما الجوا الى الحصن نزلوا على الصلح
الذى بذلوه ان لرسول الله صلى الله عليه
وسلم الصفراء والبيضاء والحلقة والسلاح
ولهم رقابهم وذريتهم وان ينفوا من الارض
ولم يذكر فيه عقد الحصن فالظاهر انه
ترك لهم - **قوله تقيمون الصلوة**
لوقتها - فيه دليل على رد من قال بالجمع
وهو معنى قوله تعالى كتابا موقوتا وروى
عبادة بن الصامت مرفوعا ستكون بعدى
عليكم امراء تشغلهم اشياء عن الصلوة
لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلوة
لوقتها - الحديث رواه ابوداود واحمد
وغيرهما الا ما كان من عذر نسيان او نوم
فوقتها اذا ذكر وقد ورد ذلك منصوصا
فى احاديث المرفوعة وليس مقام لبسط
الكلام فى ذلك - **قوله تؤتون الزكوة**
بحقها - معناه بحق الزكوة على ما ورد به

اس سے یہ بات کہ ہر وہ چیز جو کسی کے قبضہ میں نہ ہو خواہ
وہ مال ہی ہو وہ بھی بیت المال کا ہو جاتا ہے کیونکہ اوسکے
لیے کوئی شخص جھگڑا کرنیوالا نہیں ہے **قولہ** والحلقۃ الی
الحصن - فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ امام کو جائز ہے
کہ زرہ - ہتھیار قلعہ وغیرہ میں جو کچھ مصلحت دیکھی اپنی رعیت
سے لیلے - اور تیاری کرے اوسکے ساتھ مشرکین سے
لڑنیکی - اور کسقدر اونسے لے اور کسقدر اونکے لیے چھوڑدے
یہ امام کی رائے اور مصلحت پر ہے لیکن قلعہ پس ظاہر تو یہی ہے
کہ نہ چھوڑے اوسکو اونکے قبضہ میں لیکن واقعہ فتح خیبر دلالت
کرتا ہے اس بات پر کہ جائز ہے امام کو کہ قلعہ بھی اونکے قبضہ
میں چھوڑ دے کیونکہ جب یہود خیبر محصور ہوئے قلعہ میں تو
راضی ہوئے صلح پر جسکو طے کیا اونہوں نے باینطور کہ واسطے
رسول اللہ صلعم کے ہے اشرفیاں اور روپیہ اور زرہیں اور
ہتھیار اور اونکے لیے ہے غلام اور اونکی اولاد اور یہ بات کہ
جلاوطن ہو جاویں - اور نہیں ذکر کیا عقد صلح میں قلعہ کا بس
ظاہر یہ ہے کہ وہ چھوڑ دیا گیا تھا اونکے لیے **قولہ** تقیمون الصلوۃ
لوقتہا - اسمیں رد ہے اوس شخص کا جس نے قول کیا ہے جمع کا اور
یہی معنی ہیں قول اللہ عز و جل کے کتابا موقوتا کے اور روایت
ہے عبادہ بن صامت سے مرفوع کہ فرمایا آپنے کہ ہونگے
میرے بعد ایسے امیر جنکو بہت سی باتیں نماز وقت پر ادا
کرنیسے روکدینگی یہانتک کہ نماز کا وقت جاتا رہیگا پس پڑھو تم نماز
اپنی وقت پر یعنی ایسی صورتمیں اقتدا امیر کی واجب نہیں ہے اس
حدیث کو روایت کیا ہے ابوداؤد و احمد وغیرہ نے لیکن اگر کوئی عذر ہو جاوے
مثلاً بھول جاوے یا نماز کے وقت سوتا ہو تو اوسکا وقت وہی ہے جب یاد
ہو یعنی جبکہ وہ عذر رفع ہو جائے اور اس بارہ میں احادیث مرفوعہ
بہت ہیں جنکی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے **قولہ** تؤتون الزکوۃ بحقہا
اسکے معنی یہ ہیں کہ ادا کروگے تم زکوۃ کو حق زکوۃ کے ساتھ -

الشرع من قدر الزكوة بتفاصيله في
اجناس الحيوانات والنقدين والزرع
وغير ذلك وكذا ما ورد من قوله صلى الله
عليه وسلم لاجلب ولاجنب وغير ذلك
من المنهيات والمامورات فان هذه
هي حق الزكوة - **قوله شهد الله ومن
حضر** - هذا كقوله تعالى شهد الله انه
لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما
بالقسط - الآية - وقد ذكروا فيه ان
الشهادة من الله ومن غيره بمعنى واحد
وقال بعضهم انه ليس كذلك فقال الاولون
ان الشهادة هنا عبارة عن الاخبار المقرون
بالعلم وهو مفهوم واحد وحاصل في
حق الجميع وقال الآخرون ان شهادة
الله نصب الدلائل الدالة عليها وانزال
الآيات الناطقة بها وشهادة الملائكة
الاقرار وشهادة اولوا العلم الايمان بها
والاحتجاج عليها كذا فسره البيضاوي
وعلى الكل ليستقيم ان الحديث يدل
على ان كتب الشهادة مما يوجب الوثوق
به سواء كان الكتاب من الامام او
المامور وانه حجة ويرد به قول من قال
ان الكتاب لايقوم به الحجة سواء
كان الشهادة مكتوبة عليه ام لا -

یعنی جس طرح شرع میں وارد ہوا ہے مقدار زکوۃ کی اوسکی
تفاصیل کے ساتھ اجناس حیوانات اور نقدین یعنی سونا
چاندی اور کھیتی وغیرہ میں اور اسیطرح وہ احکام جو وارد
ہوئے ہیں قول رسول اللہ صلعم لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ میں اور
اس کے سوا جو اوامر و نواہی ہیں پس تحقیق یہ معنی ہیں
حق زکوۃ کے **قولہ شہد اللہ ومن حضر** یہ مثل قول اللہ عزوجل
کے ہے کہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ الآیۃ۔ اور ذکر کیا ہے مفسرین
نے اس کے ترجمہ میں کہ شہادت من اللہ اور شہادت من غیر اللہ
میں دونو جگہ شہادت کے ایک ہی معنی ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ
اسطرح نہیں ہے بلکہ فرق ہے پس اول گروہ نے کہا کہ
اس جگہ شہادت کے معنی ہیں وہ خبر جو ملی ہوئی ہو علم کے ساتھ
اور شہادت بایں معنی مفہوم واحد ہے اور حاصل ہے جمیع شہادات
میں۔ اور کہا دوسرے گروہ نے کہ مراد اللہ کی شہادت سے یہ ہے
کہ وہ قائم کرے ایسے دلائل جو دال ہوں اوسکی وحدانیت پر
اور اتارے ایسی آیات جو دلیل ہوں وحدانیت کی۔ اور مراد شہادت
ملائکہ سے یہ ہے کہ اقرار کریں وہ اوسکی وحدانیت کا اور شہادت
عالموں کی یہ ہے کہ ایمان لائیں خدا کی وحدانیت پر اور حجتیں بیان
کریں اوسکی۔ اسیطرح اس مقام کی تفسیر کی ہے امام بیضاوی نے
اور ہر معنی کی بنا پر حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ
شہادت کے لکھنے سے تحریر پر اعتبار واجب ہوتا ہی خواہ
وہ تحریر امام کی ہو یا عوام رعایا میں سے کسی کی اور یہ کہ شہادت
حجۃ ہے اور رد ہوتا ہے اس حدیث سے اوس شخص کا
قول جو قائل ہے اس بات کا کہ تحریر حجت نہیں ہو سکتی
خواہ اوسپر شہادت لکھی ہوئی ہو یا نہ ہو۔

کتاب لاکثم بن صیفی

هذا ما کتب النبی صلے الله علیه وسلم لاکثم بن صیفی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اکثم بن صیفی کے لیے

ذکر الحافظ فی الاصابة انه قال ابو حاتم فی المعمرین لما سمع اکثم بن صیفے بخروج النبی صلے الله علیه وسلم بعث الیه ابنه حبیشاً لیاتیه بخبره قال یا بنیّ انی اعظك بکلماتٍ فخذ بهن من حین تخرج من عندی الی ان ترجع - فذکر قصة طویلة فیها - فکتب الیه النبی صلے الله علیه وسلم - انی احمد الیك الله الذی لا اله هو - ان الله امرنی ان اقول لا اله الا الله - فقال اکثم لابنه ماذا رأیت قال رأیته یامر بمکارم الاخلاق وینهی عن ملائمها فجمع اکثم قومه ودعاهم الی اتباعه وقال ان اسقف نجران کان یخبر بامره وبعثه فکونوا اولاً فی امره فقال لهم مالك بن نویرة ان شیخکم خرف فقال اکثم ویل للشجی[1] من الخلے والله ما علیك آسی ولکن علے العامة ثم نادی فی قومه فتبعه منهم مائة رجل فساروا حتی کانوا دون المدینة باربع لیال کره ابنه حبیش مسیره فادلج علے ابل اصحاب ابیه فنحرها وشق قربهم ومزاداتهم فاصبحوا لیس معهم ماء فجهدهم العطش وایقن اکثم بالموت

ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں کہ بیان کیا ہے ابو حاتم نے ذکر معمرین میں کہ جب اکثم بن صیفی نے رسول اللہ کا مبعوث ہونا سنا تو اپنے بیٹے حبیش کو رسول اللہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ وہاں کی خبر لائے اور کہا اے میرے بیٹے میں تجھکو چند باتوں کی نصیحت کرتا ہوں اونکو یاد رکھ یہانتک کہ تو میرے پاس واپس لوٹکر آوے پس ذکر کیا ابو حاتم نے ایک طویل قصہ جسمیں ذکر ہے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثم کو یہ فرمان کہ میں تعریف کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کے کہ سوا اوسکے کوئی معبود نہیں ہے تحقیق اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ کہوں میں لا اله الا الله یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ پس پوچھا اکثم نے اپنے بیٹے سے (یعنی اوسکی واپسی پر) کہ کیا دیکھا تو نے اوسنے جوابدیا کہ دیکھا میں نے آپکو کہ حکم کرتے ہیں آپ عمدہ اخلاق کا اور منع کرتے ہیں بری عادتوں سے پس جمع کیا اکثم نے اپنی قوم کو اور بلایا اونکو رسول اللہ کے اتباع کیطرف - اور کہا کہ اسقف نجران خبر دیا کرتا تھا آپکی نبوت اور آپکی بعثت کی پس ہوجاؤ تم اول اس امر میں پس کہا قوم سے مالک بن نویرہ نے کہ تمہارا شیخ سٹھیا گیا ہے جوابدیا اکثم نے کہ خرابی واسطے غمگین کے تنہا آدمی سے قسم اللہ کی مجھے تیرا غم نہیں ہے بلکہ عام مخلوق کا غم ہے پھر مخاطب ہوا اپنی قوم کیطرف پس تابعداری کری اوسکی اونمیں سے سو آدمیوں نے پس کوچ کیا انہوں نے یہانتک کہ جب مدینہ سے چار منزل کا فاصلہ رہگیا تو مکروہ جانا اسکے بیٹے حبیش نے اس سفر کو پچھلی راتسے اٹھا اور اپنے باپکے ہمراہیوں کے اونٹوں کو ذبح کر ڈالا اور انکی مشکیں اور پکھالیں

[1] الشجی الحزین والخلے من لا زوج له فانه یزید فی الوحشة ۱۲

[1] شجی یعنی غمگین - اور خلی وہ شخص جسکے بیوی نہ ہو اسپر زائد ہوتی اوسکی وحشت ۱۲ مجمع البحار -

فقال لاصحابه اقدموا على هذا الرجل فاعلموه بانی اشهد ان لا اله الا الله وانه رسول الله واتبعوه فقدموا عليه واسلموا ولما بلغ حاجبا ووكيعا خروج اكثم خرجا فی اثره فلما مرا بقبره نحرا عليه جزورا وقالا لاصحابه ماذا امركم به قالوا امرنا بالاسلام فاسلما معهم قال ابو حاتم عاش اكثم ثلثمائة وثلثين سنة

پہاڑ ڈالیں جب وہ صبح کو اُٹھے تو اون کے پاس پانی نہیں تھا یقین کرلیا اکثم نے اپنی موت کا اور کہا اپنے ہمراہیوں سے کہ جاؤ اس شخص کے پاس (مراد رسول اللہ) اور خبر دو اوسکو کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور تابعداری کرو تم اونکی پس حاضر ہوئے وہ سب رسول اللہ کی خدمت میں اور اسلام لے آئے اور جبکہ حاجب اور وکیع کو خبر پہونچی اکثم کے سفر کی تو وہ دونو اسکے پیچھے چلے جب اسکی قبر پر پہونچے تو وہاں قربانی کری اور اُسکے ہمراہیوں سے پوچھا کہ تمکو اُسنے کیا حکم دیا جواب دیا کہ اسلام لانیکا۔ وہ دونو بھی ان کے ساتھ

هذا ما كتبه النبی صلی الله عليه وسلم لاهل قبيلة جربا واذرح

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جربا اور اذرح والوں کے لیئے

قال الواقدی تو الی النبی صلی الله عليه وسلم مع صاحب ايلة بجزيتهم فاخذها وكتب لهم كتابا نسخته۔ بسم الله الرحمن الرحيم هذا الكتاب من محمد النبی رسول الله لاهل اذرح وجربا انهم آمنون بامان الله وامان محمد صلی الله عليه وسلم وان عليهم مائة دينار فی كل رجب وافية طيبة والله كفيل عليهم بالنصح والاحسان الی المسلمين ومن لجاء اليهم من المسلمين من المخافة والتعزير۔ اذا اخشوا على المسلمين فهم آمنون حتی يحدث اليهم محمد صلی الله عليه وسلم شيئا من قتل وخروج۔ ورواه البخاری عن ابی حميد الساعدی فی قصة قدوم ملك ايلة۔ ذكره المواهب وقال من قوله اذا اخشوا الی آخر الكتاب۔ هذا بقية الكتاب عند الواقدی كما ذكره

کہا واقدی نے کہ حاضر ہوئے وہ حاکم ایلہ (اکیدر) کے ساتھ جزیہ لیکر گویا مطیع ہوکر پس قبول کیا رسول اللہ نے وہ جزیہ اور لکھدیا اونکو فرمان بلفظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد نبی رسول اللہ کی جانب سے اذرح اور جربا والوں کے لیے اس بابت کہ وہ اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امن میں ہیں اور اونپر سو دینار ہیں (جزیہ) ہر رجب میں پورے اور کھرے۔ اور اللہ نے حکم کیا اونکو عام مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کرنیکا۔ اور ان مسلمانوں کے ساتھ جو بحالت خوف یا کسی قسم کی مدد مانگنے کو اونکے ہاں پناہ گزیں ہوجاویں اور جب کبھی اندیشہ کریں وہ مسلمانوں کی جانب سے تو وہ اپنے کو امن میں سمجھیں یہانتک کہ فرمان بھیجیں اونکی بابت رسول اللہ صلعم خواہ قتل کا یا اخراج کا۔ روایت کیا ہے اسکو بخاری نے ابی حمید ساعدی سے ملک ایلہ کے آنے کے قصہ میں۔ اور ذکر کیا اسکو مواہب نے اور کہا قول رسول اللہ اذا اخشوا سے آخر فرمان تک کی بابت کہ یہ بقیہ نامہ کا ہے واقدی کے نزدیک جیسے کہ ذکر کیا ہے شامی نے قصہ تبوک میں جربا جیم اور راء

الشامی فی بتوك - جربا - بالجيم والراء المهملة والباء الموحدة - اذرح - بفتح همزة وسكون الذال المعجمة والراء والحاء المهملتين -

مہملہ اور بار موحدہ اذرح بفتح الف اور سکون ذال معجمہ اور رار اور حار دو نو مہملہ -

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لاهل دومة الجندل مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے دومتہ الجندل والوں کے لیے بہمراہی قطن بن حارثہ

قال الحافظ روى ابن شاهين من طريق هشام بن الكلبي باسناد له قال وفد حصين وحارثة ابنا قطن على النبي صلى الله عليه وسلم فاسلما وكتب لهما كتابا وقال صلے الله عليه وسلم فيه - هذا كتاب من محمد رسول الله لاهل دومة الجندل وما يليها من طوائف كلب مع حارثة بن قطن - لنا الضاحية من البعل ولكم الضامنة من النخل على الجارية العشر وعلى الغامرة نصف العشر - ورواه ابن سعد عن هشام بن الكلبي باسناد آخر فقال حدثني هشام بن محمد قال حدثني ابن ابي صالح رجل من بني كنانة عن ربيعة بن ابراهيم قال وفد حارثة ابن قطن وحمل بن سعدانة الى رسول الله فكتب النبي صلى الله عليه وسلم لحارثة كتابا - فذكر الكتاب - الصاخبة - الصيحة واضطراب الاصوات ومنه فی نعته صلے الله عليه وسلم ولا صخب بكسر الخاء المعجمة صفة مشبهة اى لا يرفع صوته على الناس لسوء خلقه - والصامت - ضده

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ہشام بن کلبی کے طریقہ سے اونکی سند کے ساتھ کہا کہ ایلچی بنکر حاضر ہوئے حصین اور حارثہ بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لے آئے وہ دونو اور لکھدیا رسول اللہ نے اون کو فرمان - اور تحریر فرمایا آپنے اوس میں کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کا دومتہ الجندل والوں کے لئے اور اون لوگوں کے لئے جو اون کے متعلق ہیں قبائل کلب کے حارثہ بن قطن کے ہمراہ ہمارے واسطے صاخبہ ہیں یعنی خچر اور تمہارے واسطے صامتہ ہیں یعنی کھجوریں - آباد زمینوں پر عشر ہے اور نوتوڑ پر نصف عشر اور روایت کیا ہے اسکو ابن سعد نے ہشام بن کلبی سے دوسری سند کے ساتھ پس کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ہشام بن محمد نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی صالح نے جو ایک شخص ہے قبیلہ بنی کنانہ کا وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن ابراہیم سے کہا کہ حاضر ہوئے حارثہ بن قطن اور حمل بن سعدانہ رسول اللہ کی خدمت میں تو لکھا رسول اللہ نے حارثہ کے لیے ایک فرمان پھر ذکر کیا اس فرمان کو **الصاخبۃ** شور اور چیخ پکار اور اسی سے رسول اللہ صلعم کی صفت میں کہ ولا صخب بکسر خار معجمہ صفت مشبہ یعنی نہیں بلند کرتے تھے آپ اپنی آواز لوگوں پر بوجہ سوء خلق کے **والصامت** اوسکا ضد ہے۔ مقید اور خاص کر دیا اول کو بغل کے

قيد وخصص الاول هنا في النخل والثاني في النخل بقوله من .	ساتھ اور دوسرے کو نخل کے ساتھ لفظ من سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاهل الطائف

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل طائف کیواسطے

قال الحافظ اخرج العسكري من طريق عنبسة بن سعد (عتبة بن سعيد) عن الزبير بن عدي عن اسيد الجعفي قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فكتب الى اهل الطائف - آن نبيذ الغبيراء حرام. الغبيراء - هو ضرب من الشراب يتخذه الحبش من الذرة ويسمى السكركة وقيل تعمل من الغبيراء وهو التمر المعروف وقد جاء في تحريمه حديث آخر فقال صلى الله عليه وسلم اياكم والغبيراء فانها خمر العالم اي هي مثل الخمر التي يتعاطاها جميع الناس لا فصل ولا فرق بينهما في التحريم

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے عسکری نے عنبسہ بن سعد (عتبہ بن سعید) کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زبیر بن عدی سے اور زبیر اسید الجعفی سے کہا کہ موجود تھا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپ نے اہل طائف کو کہ نبیذ غبیراء حرام ہے۔ غبیراء وہ ایک قسم کی شراب ہے جسکو حبش والے جوار سے بناتے ہیں اور اوسکا نام سکرکہ بھی ہے اور بعض نے کہا ہے وہ بنائی جاتی ہے غبیراء سے اور وہ مشہور کھجوریں ہیں۔ اور وارد ہوئی ہے اسکی تحریم میں دوسری حدیث پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بچو تم غبیراء سے پس تحقیق وہ شراب ہے عالم کی یعنی وہ مثل اوس شراب کے ہے جو متعارف ہے لوگوں میں کچھ فرق نہیں ہے اون دونوں کے حرام ہونے میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا لاهل الطائف

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو

قال الحافظ اخرج الدارقطني في غرائب مالك في آخر ترجمة نافع مولى ابن عمر من طريق عبد الرحمن بن خالد بن نجيح عن حبيب كاتب مالك قال قدم على مالك قوم من اهل عمان وكان فيهم رجل يقال له صداقة بن عطية بن حماس

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی۔ دارقطنی نے غرائب مالک میں نافع مولی ابن عمر کے اخیر ترجمہ میں عبد الرحمن بن خالد بن نجیح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حبیب سے جو کاتب ہیں مالک کے کہا کہ مالک کے پاس ایک گروہ اہل عمان کا آیا جن میں سے ایک شخص کا نام صدقہ بن عطیہ بن حماس بن نجبہ بن حماد بن نیاق تھا اسکا دنگی

ابن نجبة بن حمار بن نياق وكان مالك يكرمه فقيل لمالك ان عنده عدة احاديث فامرني مالك ان اكتب عنه هذا الحديث فاملى عليّ قال حدثني ابي عطية قال سمعت جدي نجبة بن حمار يحدث عن جده نياق قال كنتُ ارعى ابلا بباديةٍ لنا في الطائف فجاءنا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم آن اسلموا وان لم تسلموا فادّوا الجزية -

تعظیم کرتے تھے پس کہا گیا مالک سے کہ انکو چند حدیثیں یاد ہیں پس حکم دیا مجھکو مالک نے کہ لکھوں میں اونسے یہ حدیث پس لکھوایا اونہوں نے مجھکو کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ عطیہ نے اونہوں نے کہا کہ سُنا میں نے اپنے دادا نجبہ بن حماد سے نجبہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے دادا نیاق سے کہا کہ میں طائف کے جنگل میں اونٹ چرایا کرتا تھا اوسی زمانہ میں آیا ہمارے پاس رسول اللہ کا فرمان ۔ اسلام لاؤ تم اور اگر اسلام نہ لاؤ تو اَدا کرو جزیہ (یعنے ذمی بنو)

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاهل العمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل عمان کے لیئے

مکتوب بنام اہل عمان

ذكر البخاري وابن ابي خثيمة وسمويه في فوائده وابن السكن وغيرهم من طريق ابي جمرة عبد العزيز بن زياد الحنظلي قال حدثني ابو شداد رجل من بني ذمار (وهو قرية من قرى عمان) قال جاءنا كتاب النبي صلى الله عليه وسلم في قطعة من ادم - من محمد رسول الله الى اهل عمان - سلامٌ امابعد فاقروا بشهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله وادّوا الزكوة وخطوا المساجد وكذا وكذا والاغزو تكم - ابو شداد - الذماري - بالمعجمة والميم والمهملة العماني - قاله ابو عمر وتعقب بأن ذمار من صنعاء لا من عمان وقال الرشاطي عمان بضم اول والتخفيف من عمل البحرين وذمار قرية

ذکر کیا ہے بخاری اور ابن ابی خثیمہ نے اور سمویہ نے اپنے فوائد میں اور ابن سکن وغیرہ نے ابی جمرہ عبد العزیز بن زیاد حنظلی کے طریقہ سے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی مجھسے ابو شداد نے جو ایک شخص ہے بنی ذمار میں کا (اور وہ (ذمار) ایک گاؤں ہے عمار کے دیہات میں سے) کہا کہ آیا ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جو لکھا ہوا تہا ایک ادہوڑی کے ٹکڑے پر محمد رسول اللہ کی جانب سے اہل عمان کی طرف ۔ سلام ۔ بعد اسکے معلوم ہو کہ اقرار کرو تم اِس بات کی شہادت کا کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور اِس بات کا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور ادا کرو زکوۃ اور جاؤ مسجد و ملنیں یہہ اور یہہ (یعنی احکام متفرقہ اسلام) ورنہ لڑونگا میں تم سے ۔ **ابو شداد** ۔ ذماری ذال معجمہ و میم اور را مہملہ عمانی کہا اسکو ابو عمر نے اور اعتراض کیا ہی اسپر اسطور سے کہ ذمار صنعا کے متعلق ہے نہ عمان کے اور کہا رشاطی نے کہ عمان بضم اول اور تخفیف میم بحرین کے پرگنات میں سے ہے اور ذمار

منها ويحتمل ان كان ابو عمر حفظه ان يكون اصله من ذمار و سكن عمان والذي يقول من اهل العلم الدمائي - بالمهملة نسبة الى دماء وهي من عمان وقاله ابن مندة وابونعيم العماني - **قوله خطوا المساجد** - من الخطوة وهو بعد ما بين القدمين في المشي ومنه الحديث كثرة الخطا الى المساجد - **قوله والاغزو تكم** - ولم يذكر فيه الجزية لانهم كانوا من العرب وليس على العرب الجزية بل فيهم الاسلام او القتل -

اوسکا ایک گاؤں ہے - اور احتمال ہے کہ ابو عمر کو ایسا یا دہو کہ اونکی اصل تو ذمار کی ہے اور رہتے تھے وہ عمان میں - اور جو بعض اہل علم نے اوسکو دمائی - دال مہملہ کے ساتھ کہا ہے تو نسبت کی ہے اوسکی دمار - دال مہملہ اور میم کی طرف جو ایک قریہ ہے عمان کا - اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اوسکو عمانی کہا ہے - **قولہ** خطوا المساجد مشتق ہے یہ خطوۃ سے جس کے معنی ہیں فاصلہ دونو قدموں کے درمیان میں چلنے میں اور اسی سے ہے حدیث کثرۃ الخطا الی المساجد یعنے بہت جاؤ مسجد و نمین **قولہ** والاغز و تکم - اور نہیں ذکر کیا یہاں جزیہ کا اس وجہ سے کہ تھے وہ لوگ عرب اور عرب پر جزیہ نہیں ہے بلکہ اونمیں اسلام ہے یا جہاد -

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم الى باذان ملك اليمن - كان عاملا عليه من ملك فارس كسرى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان ملک یمن کو - اور وہ عامل تھا یمن پر کسری بادشاہ فارس کیجانب سے

في الخميس قال كتب الى باذان وهو على اليمن من قبل كسرى - بلغني ان في ارضك رجلا يتنبئ فاربطه وابعثه الي - فبعث باذان قهرمانه وهو بابويه وكان كاتبا حاسبا وبعث معه رجلا من الفرس يقال له خرخره فكتب معهما الى رسول الله يامره ان ينصرف معهما الى كسرى فقال لبابويه انظر الرجل وما هو وكلمه واتني بخبره فخرجا فلما بلغا الطائف وكان ثمه جمع من قريش مثل ابي سفيان وصفوان وغيرهما فسألا عن النبي صلى الله عليه وسلم قالوا انه بيثرب ولما سمع ابو سفيان وصفوان مضمون كتاب باذان فرحا وقالا مثل كسرى وقدم بابويه وخرخرة المدينة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما

تاریخ خمیس میں لکھا ہے کہ کسری کی طرف سے باذان حاکم یمن کو نامہ لکھا گیا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تیرے علاقہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے پس اوسکو گرفتار کر کے میرے پاس بھیجدے پس بھیجا باذان نے اپنے مصاحبین میں سے ایک شخص جسکا نام بابونہ تھا اور منشی تھا او حسابی اور بھیجا اوس کے ساتھ ایک فارس کا آدمی جسکا نام خرخرہ تھا پس لکھا ان دونو کے ہمراہ رسول اللہ کو نامہ حکم کرتا تھا آپ کو کہ جاویں آپ اون دونو کے ہمراہ کسری کے پاس پہنچ کہا باذان نے بابونہ سے کہ ملاقات کر اس شخص سے اور معلوم کر کہ وہ کیا کہتا ہے اور اوس سے گفتگو کر اور میرے پاس خبر لا - پس کوچ کیا اون دونو نے جب وہ طائف میں پہونچے جہاں کہ اسوقت چند سرداران قریش مثل ابوسفیان او صفوان وغیرہ کے موجود تھے تو سوال کیا اونہوں نے رسول اللہ کی بابتہ لوگوں نے کہا کہ وہ مدینہ میں ہیں اور جبکہ

قدما علیه انزلهما وامرهما بالمقام! یاها
ثم ارسل رسول الله صلے الله علیه وسلم
ذات غداة الیهما فلما دخلا علیه قال لهما
اجلسا فبرکا علے رکبهما وکلمه بابونة وقال
ان شاهنشاه ملك کسری کتب الی الملك
باذان یامره ان یبعثه الیك من یاتیه
بك وقد بعثنی الیك لتنطلق معی فان
فعلت کتبت الی ملك الملوك بکتاب ینفعك
به وان ابیت فهو ممن قد علمت فهو مهلکك
ومهلك قومك ومخرب بلادك واعطاه
کتاب باذان ولما اطلع رسول الله صلے
الله علیه وسلم مضمون الکتاب وسمع
حکایتهم المزخرفة تبسم ودعاهما الی
الاسلام فلم یسلما فاتی جبرئیل رسول
الله واخبره ان الله عزوجل سلط علے
کسری ابنه شیرویة فقتله فلما اتیاه
من الغد قال ان ربی قد قتل اللیلة
ربکما (یعنی کسری) کذا وکذا فکتب
صلے الله علیه وسلم لباذان - آن الله
وعدنی ان یقتل کسری فی یوم کذا -
وبعث به معهما وقال قولا له ان اسلمت
اعطیتك ما تحت یدیك فقدما علے
باذان واخبراه فقال والله ما هذا کلام
ملك لننظرن ما قال فلم یلبث ان قدم
علیه کتاب شیرویه - اما بعد فانی قتلت
کسری ولم اقتله الا غضبا لفارس بما کان
یستحل من قتل اشرافها -

نامہ بنام ملک فارس بابت باذان

ابوسفیان وغیرہ کو مضمون خط کی اطلاع ہوئی تو بہت خوش ہوئے
اور کہا کہ شُلَّ کسریٰ دیہ عرب کا محاورہ ہے جسکا مطلب یہ ہوا کہ
کسریٰ جیسے سے سابقہ پڑا ہے اب معلوم ہوگا) بابونہ اور خرخرہ
رسول اللہ کے پاس مدینہ میں آئے جب وہاں پہونچے تو آپ نے اون
کی مہمانی کی اور مدینہ میں ٹھیرنیکا حکم دیا پھر رسول اللہ نے اونکو دن
آدمی بھیجکر بلایا جب وہ آئے تو کہا بیٹھ جاؤ وہ دونو دوزانو بیٹھ گئے
اور گفتگو شروع کی بابونہ نے اور کہا کہ شاہنشاہ کسری نے نامہ لکھا
ہے ملک باذان کو جس میں اونکو حکم دیا ہے کہ تمہارے پاس
وہ ایسے شخص کو بھیجے جو تم کو وہاں لیجائے اور باذان نے
مجھے بھیجا ہے تاکہ تم میرے ہمراہ چلو پس اگر تم نے مان لیا تو
ملک الملوک کی خدمتمیں ایسی تحریر تم کو لکھدوں گا جس سے تم کو
نفع ہوگا اور اگر تم نے انکار کیا تو وہ اون لوگوں میں سے ہے جسکو
تم جانتے ہو ہلاک کردیگا تم کو اور تمہاری قوم کو اور ویران کردیگا
تمہارے ملک کو - اور دیا آپ کو خط باذان کا جب مطلع ہوئے
رسول اللہ صلعم خط کے مضمون پر اور اونکی بیہودہ باتیں سنیں تو
آپ مسکرائے اور اون دونو کو دعوت اسلام کی پس وہ اسلام
نہیں لائے - اور آئے جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ کے پاس اور
خبر دی آپکو کہ اللہ عزوجل نے مسلط کردیا کسری پر اوسکے بیٹے شیرویہ
کو جسنے اوسکو مارڈالا جبکہ وہ دوسرے روز رسول اللہ کے پاس آئے
تو آپنے فرمایا کہ آج کی رات میرے رب نے تمہارے رب (یعنی کسری) کو
مارڈالا اس طرح - پس لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان کو کہ تحقیق اللہ
نے وعدہ کیا ہے مجھسے کہ مارڈالیگا کسری کو فلاں دن اور بھیجا یہ نامہ
اون دونو کے ہمراہ اور فرمایا کہ اُس سے کہدینا کہ اگر تو اسلام لے آئیگا تو جو
کچھ تیرے قبضہ میں ہے وہ تجھی کو دیدونگا پس وہ دونو آئے باذان کے پاس اور
خبر دی اوسکو تو اوسنے کہا کہ قسم خدا کی یہ کسی بادشاہ کا کلام نہیں (یعنی
اوس جیسا) ہم خود انتظار کرینگے اس خبر کا تھوڑے دن نہیں گذرے
تھے کہ اُسکے پاس شیرویہ کا خط آیا کہ بعد حمد کے معلوم ہو کہ میں نے کسری کو

وتجمیز بعوثهم فاذا جاءك كتابي هذا فخذ الى الطاعة ممن قبلك وانظر الرجل الذي كتب اليك الكسرى فيه فلا تهجه حتى ياتيك امري - فلما قرأه قال هذا الرجل لنبي مرسل فاسلم - وكذا رواه ابو سعد النيسابوري في كتاب شرف المصطفى من طريق ابن اسحق عن الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ورواه ابن هشام عن الزهري ايضا - هكذا في بهجة المحافل وذكره صاحب سيرة الشامي في ذكر المكتوب الى كسرى باختلاف من هذا فقال قال ابو الربيع يقال ان الخبر الى باذان بموت كسرى وهو مريض فاجتمعت له اساورته فقالوا من نومر علينا فقال اتبعوا هذا الرجل وادخلوا في دينه واسلموا وكان باذان اسلم في حيوة رسول الله صلى الله عليه وسلم - واخرجه ابو نعيم الاصبهاني في الدلائل وذكره الحافظ في الاصابة عنه -

مار ڈالا ہے اور نہیں قتل کیا میں نے اوسکو مگر غصہ ہوکر فارس کے فائدہ کے لیے اسوجہ سے کہ وہ حلال جانتا تہا شرفائے فارس کا قتل اور روکے رکہتا تھا اون کے لشکروں کو سرحدوں پر پس جب تجھے میرا یہ خط ملے تو حاصل کر معاہدہ جماعت کا میرے لیے اون لوگوں سے جو تیرے سامنے ہیں - اور مہلت دے اوس شخص کو جسکی بابتہ تجھے کسری نے لکھا تھا بس نہ چھیڑ اوسکو یہانتک کہ آئے تیرے پاس میرا حکم جبکہ پڑہا باذان نے اس نامہ کو کہا کہ یہ شخص ضرور نبی مرسل ہے پس اسلام لے آیا اسیطرح روایت کیا ہے اسکو ابوسعد نیشاپوری نے کتاب شرف المصطفی میں ابن اسحق کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور زہری روایت کرتے ہیں ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اور روایت کیا اوسکو ابن ہشام نے بہی زہری سے - اسیطرح بہجۃ المحافل میں لکھا ہے اور ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ شامی نے ذکر مکتوب الی الکسری میں اس سے تہوڑے اختلاف کے ساتھ پس کہا کہ کہا ابو ربیع نے کہ کہا جاتا ہے کہ باذان کو جب کسری کے موت کی خبر لگی تو مریض تھا اوسکے پاس اوسکے سردار جمع ہوئے کہ ہم اپنے پر امیر کسکو بناویں تو جوابدیا کہ تابعداری کرو اس شخص کی اور داخل ہوجاؤ اوسکے دین میں اور اسلام لے آؤ اور باذان اسلام لے آیا تہا رسول اللہ صلعم کی زندگی میں اور تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اصبہانی نے دلائل میں اور ذکر کیا ہے اسکو حافظ نے ابونعیم کے حوالہ سے -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبديل بن ورقاء

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل بن ورقار کو

اخرج ابن حجر وابن الاثير باسنادهما الى ابي بكر بن ابي عاصم قال حدثنا عبد الرحمن بن محمد ابن عبد الرحمن بن محمد بن بشير بن عبد الله ابن سلمة بن بديل بن ورقاء قال حدثني ابي محمد عن ابيه عبد الرحمن عن ابيه محمد

تخریج کی ہے ابن حجر اور ابن اثیر نے اپنی اپنی سندوں سے جو پہونچتی ہیں ابی بکر بن عاصم کیطرف کہا ابوبکر نے کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بشیر بن عبد اللہ بن سلمہ بن بدیل بن ورقار نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ محمد نے اپنے باپ عبد الرحمن سے اونہوں نے اپنے باپ محمد سے محمد نے اپنے

عن ابیه بشیر عن ابیه عبدالله عن ابیه
سلمة قال دفع الی ابی بدیل بن ورقاء
کتابا فقال یا بنی هذا کتاب رسول الله
صلے الله علیه وسلم فاستوصوا به فلن
تزالوا بخیر مادام فیکم لنسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول
الله الی بدیل بن ورقاء وسروات بنی عمرو
فانی احمد الیکم الله الذی لا اله الا هو
اما بعد فانی لم اثم بالکم ولم اضع فی جنبکم
وان اکرم اهل تهامة علے انتم واقربهم لی
رحما ومن معکم من المطیبین وانی قد
اخذت لمن هاجر منکم مثل ما اخذت
لنفسی ولو هاجر بارضه غیر ساکن مكة
الا معتمرا او حاجا وانی لم اضع فیکم اذا
سلمت وانکم غیر خائفین من قبلی ولا محصرین
وان الکتاب بید علی بن ابی طالب۔ و
اخرجه الحافظ فی ترجمة بسر بالموحدة
والمهملة ایضا بطریق ابن ابی شیبة قال
حدثنا عبدالرحیم بن سلیمان عن زکریا
ابن ابی زائدة قال کنت مع ابی اسحق
السبیعی فیما بین مكة والمدینة فسایره
رجل من خزاعة فاخرج الینا رسالة
رسول الله صلے الله علیه وسلم الی خزاعة
وکتبها یومئذ کان فیها۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد
رسول الله الی بدیل بن ورقاء بسر
وسروات بنی عمرو۔ فذکره ورواه الطبرانی

باپ بشیر سے اونہوں نے اپنے باپ عبداللہ سے اونہوں نے
اپنے باپ سلمہ سے کہا کہ دیا مجھکو میرے باپ بدیل بن ورقا نے
ایک خط اور کہا کہ اے میرے بیٹے فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا وصیت قبول کرو اسکی بابتہ ہمیشہ اچھے رہوگے
جب تلک یہ فرمان تم میں رہے گا۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد رسول اللہ کا بدیل
بن ورقا اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کے نام میں تمہاری طرف
ایسے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور
حمد کے بعد معلوم ہو کہ میں تمہارے کسر شان نہیں کرونگا
اور نہ ناقدری کرونگا تمہارے سردارونکی۔ اور تم تمام اہل تہامہ
میں سے مجھے عزیز ہو اور اون سب سے زیادہ رشتہ میں قریب ہو اور
اسیطرح جو لوگ تمہارے ساتھ ہوں معاہدین حلف مطیبین کے
اور جو کچھ کہ میں نے اپنے نفس کے لیے مقرر کر لیا ہو وہی مقرر کر لیا ہے اوس
شخص کیواسطے جو تم میں سے ہجرت کرے۔ اگرچہ ہجرت کرے اپنے
وطن کے علاقہ میں بشرطیکہ مکہ میں نہ رہے مگر عمرہ یا حج کی غرض سے۔
اور تم کو نقصان میں نہیں ڈالونگا جب میں کسی سے صلح کرونگا اور تم
میری جانب سے بیخوف رہنا اور نہ تم روکے جاؤگے (یعنی اپنے مقاصد
سے) اور تحقیق یہ تحریر علی بن طالب کے ہاتھ کی ہے۔ اور تخریج کی ہے
اسکی حافظ نے بسر با موحدہ اور سین مہملہ ابن ابی شیبہ کے طریقہ سے
بھی لکھا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحیم بن سلیمان نے زکریا
بن ابی زائدہ سے روایت کرکے کہا کہ تھا میں ابی اسحق سبیعی کے
ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان میں کہ ساتھ ہوا اونکے ایک شخص خزاعہ
کا پس نکالا ایک خط جو رسول اللہ کا تھا خزاعہ کیطرف۔ الفاظ
اوس کے اوس دن یہ تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے بدیل
بن ورقا اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کی جانب سے پس ذکر کیا فرمان
اور روایت کیا ہے اوسکو طبرانی نے مطولا عبدالرحمن

مطولا من رواية عبد الرحمن بن محمد بن
عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد الله بن
سلمة بن بديل بن ورقاء عن ابائه عن ابيه
الى بديل فذكره واخرجه الفاكهي في كتاب
مكة عن عبد الرحمن به وذكر انه املاه عليهم
من كتابه واخرجه عمر بن سعد في الطبقات
في ترجمة بديل قال كتب اليه النبي صلعم
والى بسر بن سفيان يدعوهما الى الاسلام

بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد اللہ بن سلمہ
بن بدیل بن ورقا کی روایت سے۔ ہر ایک اون میں
کا روایت کرتا ہے اپنے باپ سے بدیل بن ورقا تک
پس ذکر کیا اوس فرمان کو اور تخریج کی ہی فاکہی نے کتاب
مکہ میں عبد الرحمن سے اوسی سند سے اور ذکر کیا اونہوں نے بیان کیا تہا
اس فرمان کو اپنی کتاب سے اور تخریج کی ہی اسکی محمد بن سعد نے طبقات
میں بدیل کے ترجمہ میں اور کہا کہ لکھا اوسکی اور بسر بن سفیان کی طرف
رسول اللہ نے فرمان۔ بلاتے تھے آپ اونکو اسلام کی طرف۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

لم اثم - من الوثم وهو الكسر والدق
ومعناه بتم من اعاة شانكم لم اضع
من وضع يضع بمعنى حطه وخذله او
من وُضع في البيع اي خسر في راس المال
جنب - وهو من الجانب اي لم
اخذل جانبكم يعني انفسكم وايضا
الجنب الامراء ومنه قطع جنبا من
المشركين تهامة - بلاد تهامة بالحجاز
من ذات عرق الى البحر وجدة مطيبين
اجتمع بنو هاشم وبنو زهرة وتيم
في دار ابن جدعان في الجاهلية وجعلوا
طيبا في جفنة وغمسوا ايديهم فيه
كعادتهم في العهود وتحالفوا على
التناصر والاخذ للمظلوم من الظالم
فسموا المطيبين وشهده النبي صلى الله
عليه وسلم في صغره مع عمومته

لم اثم مشتق ہے وثم سے جسکے معنے ہیں توڑنا اور کچلنا تو یہ
معنے ہوگئے کہ پوری کیجاویگی اونکی شان کی رعایت یعنی اونکی شان
کا خیال رکھا جاویگا لم اضع مشتق ہی وضع یضع سے جسکے معنے
ہیں گرا دینا مرتبہ سے اور ذلیل کرنا۔ یا مشتق ہے وُضع فی البیع سے
بولا جاتا ہے جبکہ نقصان ہوجائے راس المال میں جنب مشتق
ہے جانب سے یعنے نہیں پست کرونگا جانب تمہاری یعنی خود تمکو
اور جنب کے معنی امراء کے بھی ہیں اور اسی سے ہی یہ قول کہ قطع الخ
یعنی علیحدہ کئے چند سردار مشرکین کے تہامہ بلاد تہامہ کی حد
حجاز میں ذات عرق سے دریا اور جدہ تک ہی مطیبین جمع ہوئے
بنو ہاشم اور بنو زہرہ اور تیم۔ زمانہ جاہلیت میں ابن جدعان کے
گھر میں۔ اور رکہی کوئی خوشبو والی چیز ایک برتن میں اور ڈبوئے
اپنے ہاتھ اوسمیں جیسے کہ اونکی عادت تہی عہد کرنیکے وقت اور
قسمیں کھائیں آپسمیں مدد کرنے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لینے
پر پس نام رکھا گیا اونکا مطیبین اور موجود تھے اس
میں رسول اللہ صلعم جبکہ آپ چھوٹے سے تھے شریک
ہوئے تھے اپنے چچاؤں کے ہمراہ۔

اخذت لمن - اخذ له ای نصره **اذا سلمت** - هو من السلامة او من المسلم وهو الصلح -

اخذت لمن عرب کا محاورہ ہے کہ اخذ لہ یعنی مدد کی اوسکی **اذا سلمت** یہ مشتق ہے سلامت سے یا مشتق ہے سلم سے جسکے معنی صلح کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے مستنبط ہوتے ہیں

قوله من معكم من المطيبين يدل على ان من صالح قوما وعاهد فيه لحلفائهم فقد تم العهد مع الحلفاء ويجب الوفاء وان لم يشاركهم الحلفاء في هذا العهد مشافهة - **قوله قد اخذت** اعلم ان الهجرة في عرف الشرع الخروج من ارض الى ارض لوجه الله تعالى وابتغاء لمرضاته وقد وقع الهجرة في الاسلام على وجهين الاول الانتقال عن دار الخوف الى دار الامن كما في هجرة الحبشة التي وقع في ابتداء الاسلام هاجر اليها بعض الصحابة وكالهجرة من مكة الى المدينة من بعض الصحابة قبل هجرة النبي صلى الله عليه وسلم اليها واستقرار الاسلام والثاني الانتقال من دار الكفر الى دار الاسلام وذلك بعد استقرار صلى الله عليه وسلم بالمدينة وهجرة المسلمين

قولہ من معکم من المطیبین - یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جو شخص کہ صلح کرے ایک قوم سے اور معاہدہ کرے اوس صلح میں اپنے ہم عہدوں کے ساتھ بھی تو پورا ہو جاتا ہے عہد حلفاء کے ساتھ اور واجب ہوتا ہے اوسکا پورا کرنا - اگرچہ نہ شریک ہوں حلفاء اونکے ساتھ اس عہد میں روبرو **قولہ قد اخذت** - جان تو کہ ہجرت کے معنی عرف شرع میں یہ ہیں کہ نکل جانا ایک جگہ سے دوسری جگہ اللہ کے واسطے اور اوسکی مرضی چاہنے کے لیے اور واقع ہوئی ہے ہجرت اسلام میں دو طرح اول تو چلا جانا خوف کی جگہ کو چھوڑ کر دار الامن کی طرف جیسے کہ ہجرت حبشہ وہ جو واقع ہوئی ابتدا اسلام میں ہجرت کی حبشہ کیطرف بعض صحابہ نے اور جیسیکہ ہجرت بعض صحابہ کی مکہ سے مدینہ کیطرف قبل ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور استقرار اسلام کے اور دوسرے چلا جانا دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف اور یہ ہجرت ہے بعد استقرار رسول اللہ صلعم کے مدینہ میں اور ہجرت جمیع مسلمانوں کی مدینہ کی طرف مکہ اور غیر مکہ سے اور اس وقت ہجرت شائع اور مخصوص ہوگئی تھی مکہ سے مدینہ کی طرف یہاں تک کہ فتح ہوا مکہ پس جاتا رہا اختصاص - اور حدیث لاہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد و نیۃ (یعنی نہیں ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے لیکن جہاد ہے اور نیت) تو مراد اوس سے یہ ہے کہ نہیں واجب ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے مکہ سے کیونکہ اب ہوگیا وہ دار الاسلام اور باقی رہ گیا حکم

اليه من مكة وغيرها وكانت الهجرة
اذ ذاك شاعت وتخصصت بالانتقال
من مكة الى المدينة الى ان فتحت
مكة فارتفع الاختصاص وحديث
لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد
ونية المراد به لا هجرة بعد فتح
مكة منها لانها صارت دار الاسلام
وبقي الانتقال من دار الكفر لمن قدر
عليه وهو المراد من قوله صلى
الله عليه وسلم لا ينقطع الهجرة
حتى ينقطع التوبة وحكمه ان
يدع اهله وماله لا يرجع في شئ
من ذلك وينقطع بنفسه الى مهاجره
ولهذا كان النبي صلى الله عليه وسلم
يكره الموت بارض هاجر منها و
قال اللهم لا تجعل منايانا بمكة
الا اذا صارت ارضه دار الاسلام
فيجوز رجوعه اليها وللهجرة معنى
اخر روى الامام احمد في مسنده
الهجرة ان تهجر الفواحش ما ظهر
وما بطن وتقيم الصلوة وتوتي الزكوة
فانت مهاجر وان مت بالحضر
واسناده حسن۔ فصارت الهجرة
هجرتان روى الامام احمد ايضا الهجرة
هجرتان احدهما ان تهجر السيئات
والاخرى ان تهاجر الى الله ورسوله
ولا تنقطع الهجرة (اي بمعنى ان تهجر السيئات)

چلے جانے کا دار الکفر سے اوس شخص کو جو قادر ہوا وسپر اور
یہی مراد ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقطع الہجرۃ
حتے ینقطع التوبۃ (یعنی نہیں منقطع ہوگی ہجرت جب تلک کہ
نہ منقطع ہو توبہ) اور حکم اوسکا یہ ہے کہ چھوڑ دے اپنی
اہل ومال کو اگر اون کی وجہ سے ہجرت میں حرج واقع ہوتا
ہو اور نہ رجوع کرے اون میں کسی میں اور چلا جاوے اپنی جان
لے کر اوس جگہ جہاں کی ہجرت کا ارادہ کیا ہے اور اسی
سے رسول اللہ وہاں مرنا بھی برا جانتے جہاں سے کہ
ہجرت کی ہو۔ اور فرمایا آپ نے کہ اے اللہ نہ کر تو ہماری
موت مکہ میں۔ مگر جبکہ وہ جگہ جہاں سے کہ ہجرت کی ہے
دار الاسلام ہو جاوے تو جائز ہے لوٹنا اوس کی طرف۔
اور ہجرت کے ایک معنی اور بھی ہیں روایت کی ہے
امام احمد نے اپنی مسند میں کہ ہجرت یہ ہے کہ چھوڑ دے
تو بری باتیں ظاہر وباطن اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے
تو تو مہاجر ہوگا (یعنی مہاجر کے حکم میں ہوگا) اگرچہ مرے
تو اپنے وطن میں ہی۔ اور اسناد اس کی حسن ہے
پس ہوئی ہجرت دو قسم۔ امام احمد نے ہی روایت
کیا ہے کہ ہجرت دو قسم کی ہے ایک تو یہ کہ چھوڑ دی
جاویں بری باتیں اور دوسرے یہ کہ ہجرت کی جاوے
اللہ اور اوس کے رسول کی طرف اور نہیں منقطع
ہوگی ہجرت (یعنی ہجرت بایں معنی کہ چھوڑ دیے جاویں
گناہ) جب تک کہ توبہ مقبول ہے اور اسکا مصرح
ہے قول رسول اللہ لا ینقطع الہجرۃ میں۔ یعنے وہ
فرض ہے ہر مسلمان پر ہر حال میں اور یہ دوسری
تاویل ہے دونو حدیثوں کے دفع تعارض کی۔

قولہ ولو ہاجر بارضہ۔ فائدہ دیا اس قول نے اس
بات کا کہ رسول اللہ صلعم نے نہیں فرض کیا اوپر

ما كانت التوبة مقبولة وحكمه مصرح
في قوله لا تنقطع الهجرة يعني انه فرض
على كل مسلم في كل حال وهذا توجيه
آخر لدفع التعارض بين الحديثين
قوله ولو هاجر بارضه افاد
ان النبي صلى الله عليه وسلم لم
يفترض عليهم الخروج من ارضهم
الى المدينة بل افترض عليهم هجران
ما نهى الله كما يدل عليه قوله بارضه
وقوله غير ساكن مكة ويحتمل ان
يراد بالارض ارض بلده فالمعنى ان
يترك بلده ويذهب الى غيره
من البلد يأمن فيه الكفر كالحبشة يقيه
مثلا فيستقيم الهجرة بكلا معنييه
فكان صلى الله عليه وسلم افترض عليهم
الهجرتان **قوله اذا اسلمت**۔ يفيد
ان المعاهد اذا عاهد عهدا يجب عليه
ان يراعي حلفاءه۔

چھوڑنا ممنوعات شرعیہ کا جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر
قول رسول اللہ کا بارضہ اور قول رسول اللہ کا
غیر ساکن مکۃ۔ اور احتمال ہے کہ مراد لیجاوے
ارض سے اوس کے وطن کی ارض متعلقہ پس
معنے یہ ہونگے کہ چھوڑ دے اپنے وطن کو اور چلا
جائے دوسرے شہر میں جہاں امن پاوے کفر
سے جیسے حبشہ مثلاً پس درست ہوجاوے گی
ہجرت اپنی دونو معنے کے اعتبار سے۔ پس فرض
کیں اوپر رسول اللہ نے دونو ہجرتیں۔ قولہ اذا اسلمت
فائدہ دیا اس بات کا کہ عہد
کرنے والا جب معاہدہ کرے
کسی سے تو واجب ہے
اوس پر کہ خیال
رکھے اپنے
حلفاء کا
بھی

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بكر بن وائل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے قبیلہ بن بکر وائل کے لئے

اخرج البغوي والامام احمد قال حدثنا
عبد الله قال حدثني ابي قال حدثنا
يونس وحسين قالا حدثنا شيبان
عن قتادة قال حدثنا مرثد بن ظبيان
قال جاءنا كتاب من محمد رسول الله فما
وجدنا له كاتبا يقرأه علينا حتى قرأه

تخریج کی ہے بغوی اور امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی
ہم سے عبد اللہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس اور حسین نے کہا اون دونوں
نے کہ حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے قتادہ سے روایت
کرکے کہا کہ حدیث بیان کی مرثد بن ظبیان نے کہا آیا ہمارے پاس
فرمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے ہم کو کوئی منشی نہیں ملا

رجل من ضبيعة نسخته من محمد رسول الله - الى بكر بن وائل اسلموا تسلموا-

قال الحافظ واخرجه ابن مندة وابو نعيم من طريق محمد بن هشام عن عميا بن حاجب بن يزيد بن شهاب عن ابيه عن جده قال وفدت انا وخمسة الحديث وقال ايضا اخرج ابن المسكن من طريق عمرو بن جيحة قال حدثني عمير بن حاجب بن يونس من شهاب بن زبير بن مذعور بن ظبيان بن سلمة قال حدثني ابي عن ابيه عن جده ان مرثد بن ظبيان هاجر فذكر فيها الكتاب - واخرج ابوبكر الشيرازى فى الالقاب من طريق احمد بن يعقوب بسنده الى شهاب بن زبير قال واخرجه خليفة بن خياط فى تاريخه -

جو وہ ہم کو سُنا تا یہاں تک کہ پڑہا اوسکو قبیلہ ضبیعہ کے ایک شخص نے ۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے بکر بن وائل کیطرف ۔ اسلام لے آؤ تم سلامت رہوگے کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے محمد بن ہشام کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمیر بن حاجب بن یزید بن شہاب سے عمیر اپنے باپ سے اور اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا کہ ایلچی بنا میں اور پانچ شخص ۔ الحدیث ۔ اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن السکن نے بھی عمرو بن جیحہ کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے عمیر بن حاجب بن یونس بن شہاب بن زبیر بن مذعور بن ظبیان بن سلمہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے اونہوں نے روایت کی اپنے دادا سے کہ مرثد بن ظبیان نے ہجرت کی پس ذکر کیا اس قصہ میں فرمان کا ۔ اور تخریج کی ہے ابوبکر شیرازی نے القاب میں احمد بن یعقوب کے طریقہ سے اون کی سند پہونچتی ہے شہاب بن زبیر تک ۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اس کی خلیفہ بن خیاط نے اپنی تاریخ میں ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبلال بن حارث المزنى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو

اخرج ابو داؤد من كتاب القطائع باسانيد عن عوف المزنى ان النبى صلى الله عليه وسلم اقطع بلال بن الحارث المزنى معادن القبيبة جلسيها وغوريها وقال غيره جلسيها

تخریج کی ہے ابو داؤد نے کتاب القطائع میں مختلف سندوں کے ساتھ عوف مزنی سے روایت کرکے کہ جاگیر میں دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو قبیلہ کی کہا نیں نشیب کے زمین کی بھی اور بلندی کی بھی ۔ اور زمین قابل کاشت بیت المقدس

وغورها وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حقا لمسلم وكتب له في ذلك كتابا۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا ما اعطى محمد صلى الله عليه وسلم بلال بن الحرث المزني اعطاه معادن القبلية جلسيها وغوريها وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حق مسلم وكتب ابي بن كعب۔

میں اور نہیں دیا آپ نے حق کسی مسلمان کا یعنی ظلماً غصب کرکے، اور لکھدیا اس بابتہ یہ فرمان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ عنایت کیا رسول اللہ نے بلال بن حارث مزنی کو۔ دیں آپ نے اوسکو قبلیہ کی کانیں نشیب کے زمین کی بہی اور بلند زمین کی بہی۔ اور زمین قابل کاشت بیت المقدس کی۔ اور نہیں دیا آپنے اونکو حق کسی مسلمان کا اور لکھا اس کو ابی بن کعب نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بني زهير

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی زہیر کی طرف

اخرج الامام احمد وابو داؤد والنسائي من طريق الجريري عن ابي العلاء وهو يزيد بن عبد الله بن الشخير قال كنا في سوق الابل فجاء اعرابي اشعث الراس معه قطعة اديم احمر فقال افيكم من يقرأ قلت نعم فاخذته فاذا فيه۔

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى بني زهير بن اقيش حي من عكل انهم ان شهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وفارقوا

تخریج کی ہے امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے جریری کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن الشخیر سے کہا کہ تھے ہم اونٹوں کے بازار میں کہ آیا ایک اعرابی جس کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود تھے اور اوس کے پاس ایک چمڑے کا ٹکڑا تھا اوس نے پوچھا کہ تم میں کوئی پڑھا ہوا ہے میں نے کہا ہاں میں نے وہ ٹکڑا اوس سے لیلیا تو اوس میں لکھا تھا کہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کے نام جو ایک قبیلہ ہے عکل کا (یہ مضمون کہ) اگر وہ گواہی دیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور علیحدہ ہوجائیں مشرکین سے

المشركين واقاموا الصلوة واتوا الزكوة واقروا بالخمس من غنائمهم وسهم النبي صلى الله عليه وسلم وصفيه فانهم امنون بامان الله وامان رسوله۔

قال الزرقاني واخرجه ابن قانع والطبراني وفيه فسألنا عنه فقيل هذا النمر بن تولب واخرجه ابن الاثير بسنده الى ابي العلاء المذكور وذكره ابن عبد البر في الاستيعاب۔

واخرجه محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة نمر بن تولب قال اخبرنا عمرو بن عاصم الكلابي في بعض الحديث الذي رواه لنا اسمعيل ابن علية من حديث يزيد بن عبد الله بن الشخير قال اتانا رجل من عكل ومعه كتاب من رسول الله صلى الله عليه وسلم في قطعة جراب كتبه لهم۔

من محمد رسول الله الى بني زهير ابن اقيش والرجل هو النمر بن تولب الشاعر وبنو زهير بن اقيش بطن من عكل۔

اقيش بضم الهمزة وفتح القاف وسكون التحتانية والمعجمة قبيلة من عكل وهم اولاد عوف بن

اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اقرار کریں خمس دینے کا اپنے مال غنیمت سے اور اقرار کریں رسول اللہ کا حصہ اور آپ کی پسند کردہ چیز دینے کا تو وہ بے خوف ہیں اللہ اور اوس کے رسول کی پناہ کے ساتھ۔

کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن قانع اور طبرانی نے اور مذکور ہے اوس میں کہ پس سوال کیا ہم نے اوس شخص کی بابتہ تو بیان کیا گیا کہ وہ نمر بن تولب ہیں اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اپنی سند کے ساتھ جو پہونچتی ہے ابو العلا مذکور کی طرف اور ذکر کیا ہے اسکو ابن عبد البر نے استیعاب میں۔

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں نمر بن تولب کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہم کو عمرو بن عاصم کلابی نے بعض اوس حدیث میں جسکو روایت کیا ہے ہمارے لئے اسمٰعیل بن علیہ نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر کی حدیث سے کہا کہ آیا ہمارے پاس ایک آدمی عکل کا اور اوس کے ساتھ ایک فرمان تہا رسول اللہ صلعم کا ایک چمڑے کے ٹکڑے میں جو اون کے لیے لکھا تھا۔

محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کی جانب۔ اور وہ آدمی نمر بن تولب شاعر تھا اور بنو زہیر بن اقیش ایک شاخ ہے قبیلہ عکل کی۔

اقیش بضم ہمزہ اور فتح قاف اور سکون یا تحتانیہ اور شین معجمہ ایک قبیلہ ہے عکل کا اور وہ اولاد میں عوف بن عبد مناف بن اد العکلی کی۔
پرورش کیا ان کو اون کی ماں نے پس نسبت

عبد مناف بن ادّ لما حضنتہم امہم فنسبوا الیہا۔ **صفی** ۔ ھو ما یاخذ رئیس الجیش لنفسہ من الغنیمۃ قبل القسمۃ والصفیۃ مثلہ و جمعہ الصفایا ومنہ الصفیۃ کانت من الصفی ای صفیۃ بنت حیی کانت مما اصطفاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غنیمۃ خیبر۔

ویستنبط منہ ۔ ان للامام ان یختص من الغنیمۃ بشیٔ لا یشارکہ فیہ غیرہ وھو الذی یقال لہ الصفی ومن الدلیل علیہ ایضاً ما روی عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنفل سیفہ ذوالفقار یوم بدر اخرجہ احمد والترمذی وقال بعضہم لا یجوز للامام ان یاخذ من الغنیمۃ الا الخمس ودلیلہم قولہ عز وجل واعلموا انما غنمتم من شیٔ فان للہ خمسہ وللرسول۔ الآیۃ ۔ وما رواہ الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابن عباس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث سریۃ قسم خمس الغنیمۃ فضرب ذلک الخمس فی خمسۃ ثم قرأ واعلموا انما غنمتم الآیۃ ۔ وکذا ما روی عن عمرو بن عنبسۃ فی حدیثہ المرفوع لا یحل لی من غنائمکم مثل ھذا الا الخمس وقالوا ان حکم

کی گئی اوسی کی طرف

صفی وہ چیز جس کو پسند کرے سردار لشکر اپنے واسطے غنیمت تقسیم ہونے سے اول اور صفیہ اوسی کی طرح ہے اس کی جمع صفایا اور اسی سے ہے کہ الصفیۃ کانت من الصفی۔ یعنی ام المومنین صفیہ بنت حیی تھیں اون چیزوں میں سے جن کو پسند کر لیا تھا اپنے واسطے رسول اللہ نے غنیمت خیبر میں سے۔

اور مستنبط ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ جائز ہے امام کو مال غنیمت میں سے اپنے لیے کوئی چیز پسند کرے جس میں دوسرا شریک نہ ہو اور اسی کو صفی کہتے ہیں اور دلیل اسکی وہ حدیث بھی ہے جو مروی ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ نے پسند کی تھی اپنی تلوار ذوالفقار بدر کے دن (یعنی مال غنیمت میں سے) تخریج کی ہے اسکی امام احمد اور ترمذی نے اور بعض کا قول ہے کہ امام کو سوا خمس کے مال غنیمت میں سے اور کچھ لینا جائز نہیں ہے اون کی دلیل قول اللہ عز وجل کا۔ واعلموا الخ ہی یعنی جان لو اس بات کو کہ جب تم کچھ مال غنیمت لاؤ تو اوس میں سے خمس اللہ اور اوس کے رسول کا ہے۔ الآیۃ۔ اور دلیل اون کی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط میں ابن عباس سے کہ جب بھیجتے تھے رسول اللہ کوئی لشکر تقسیم کرتے تھے آپ مال غنیمت کو پانچ حصہ پھر اوس خمس کو پانچ حصہ کیا کرتے تھے پھر فرماتے تھے کہ واعلموا انما غنمتم الآیۃ۔ اور اسیطرح وہ حدیث جو مروی ہے عمرو بن عنبسہ سے مرفوع وہ فرمایا آپ نے کہ نہیں جائز ہے تمہارے مال غنیمت میں سے مثل اسکے کچھ مگر خمس اور کہا علماء نے کہ

۲۲ - کتاب الی بنی نهد

الصفی کان قبل نزول الآیة واجاب الاولون
بان الآیة ساکتة عن حکم الصفی وثبت
حکمه بما روی فلا ضیر واما حدیث
عمرو یعنی لا یحل لی ثم معناه علی طریق
الغلول کما وقع فی سبب ورود هذا
الحدیث ویدل علیه قوله صلی الله علیه
وسلم مثل هذا - فی حدیث المذکور -

صفی کا حکم آیت اُترنے سے پہلے تھا اور جواب دیا اول مذہب
والوں نے کہ آیت میں صفی کے حکم کا کچھ بیان نہیں ہے
ثابت ہے اوسکا حکم اس حدیث سے جو بیان کی گئی پس کچھ حرج
نہیں ہے (یعنی اس کے ثبوت میں) اور حدیث عمرو بن عنبسہ
کے یعنی لا یحل لی تو معنی اوسکے یہ ہیں کہ نہیں حلال ہے مجھکو بطور
اور غلول کے جیسیکہ اس حدیث کا قصہ اوسپر دلالت کرتا ہے اور دلالت
کرتا ہے اس تاویل پر قول رسول اللہ صلعم کا مثل ہذا حدیث مذکور میں

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی بنی نهد -

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی نہد کی طرف

عن عمران بن حصین قال قدم وفد بنی
نهد بن زید علی رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقال طهفة بن زهم
النهدی یشکو الجدب الیه فقال یا رسول
الله اتیناک من غوری تهامة باکوار
المیس ترتمی بنا العیس نستحلب الصبیر و
نستخلب الخبیر ونستعضد البریر ونستخیل
الرهام ونستجیل الجهام من ارض غائلة
النطاء غلیظة الوطأة قد نشف المدهن
ویبس الجعثن وسقط الاملوج ومات العسلوج
وهلک الهدی ومات الودی برئنا الیک
یا رسول الله من الوثن والعنن وما یحدث
الزمن لنا دعوة الاسلام وشرائع الاسلام
ما طما البحار وقام تعار ولنا نعم همل اغفال
ما تبل ببلال ووقیر کثیر الرسل قلیل
الرسل اصابتها السنیة الحمراء موزلة
لیس لها علل ولا نهل -

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ بنی نہد بن زید رسول اللہ
کی خدمت میں حاضر ہوئے پس کھڑے ہوئے طہفہ بن زہم
نہدی شکایت کرتے تھے قحط سالی کی پس کہا کہ یا رسول اللہ
ہم آپکی خدمت میں تہامہ کی جانب نشیب سے حاضر ہوئے
ہیں درخت میس کی کاٹھیوں پر بہگا لائے ہمکو اونٹ چاہتے
ہیں ہم بارش اور کاٹتے ہیں ہم جانوروں کے اون اور پیلو
کے پھل توڑتے ہیں (یعنی ان چیزوں پر ہماری بسر ہے) کم
برسنے ہی بارش کی اُمید کرتے ہیں ابر کو اپنے اوپر گھومتا
ہوا خیال کرتے ہیں (ہم اوس ملک کے ہیں جسکی) مسافت مسافر
کو ہلاک کرنیوالی ہے جس میں چلنا دشوار ہے تحقیق خشک ہوگئے
پہاڑوں کے گڑھوں کے پانی اور درخت سوکھ گئے پتیاں گر پڑیں
اور ٹہنیاں خشک ہوگئیں قربانی کے جانور ہلاک ہوگئے کھجور سوکھ
گئی ہم آپکے پاس شرک اور ظلم اور حوادث زمانہ سے بیزار ہوکر آگئے
ہیں یا رسول اللہ قبول کیا ہمنے دعوت اسلام کو اور احکام اسلام کو
جبتک کہ سمندر موجیں مارے اور تعار پہاڑ قائم رہے (یعنی قیامت تک
اور ہمارے لیے آوارہ اونٹ کے گلہ میں جنمیں وہ نہیں کسی کا نام نہیں
اور بکریوں کے گلہ میں جو چرنیکے لیے دور جاتے ہیں اور دودھ کم دیتی ہیں کیونکہ

فقال صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء
لہم ۔ اللھم بارك لھم فی محضھا ومخضھا
ومذقھا وابعث راعیھا فی الدثر بیانع الثمر
وافجر لہ الثمد وبارك لہ فی المال والولد
من اقام الصلوۃ کان مسلما ومن اتی الزکوۃ
کان محسنا ومن شھد ان لا الہ الا اللہ کان
مخلصا لکم یا بنی نھد ودائع الشرك ووضائع
الملك لا تلطط فی الزکوۃ ولا تلحد فی الحیوۃ
ولا تثاقل عن الصلوۃ ۔ ثم کتب معہ کتابا
الی بنی نھد ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ من محمد رسول
اللہ الی بنی نھد بن زید السلام علی من
آمن باللہ عزوجل ورسولہ ۔ لکم یا بنی نھد
فی الوظیفۃ الفریضۃ ولکم الفارض والفریش
وذو العنان الرکوب والفلو الضبیس لا یمنع
سرحکم ولا یعضد طلحکم ولا یحبس درکم
مالم تضمروا الاماق وتاکلوا الرباق من اقر
بما فی ھذا الکتاب فلہ من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الوفاء بالعھد والذمۃ و
من ابی فعلیہ الربوۃ ۔

قال الحافظ اخرجہ ابن عساکر فی کتاب الامثال
والدیلمی وابن الاعرابی فی معجمہ وابو نعیم
کلھم من طریق عوام بن الحوشب عن الحسن
عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ورواہ
ایضا زبیر بن معویۃ عن لیث بن ابی سلیم
عن حبۃ العرنی عن حذیفۃ الیمان مثلہ
باختلاف یسیر قال ابن الاثیر وذکر صاحب

قحط سالی سے قحط زدہ ہوگئی ہیں گھاٹ پر اونکو پانی میسر ہوتا ہے
نہ صبح کا نہ شام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دعا دیکر
فرمایا کہ اے اللہ برکت دے تو اونکے خالص دودھ میں اور مکھی نکالے
ہوئے دودھ میں اور لسّی میں اور اونکے چرواہے کو پہونچا تو
سبز جنگل میں پختہ پھلوں پر اور بہت کردے اونکے لیے پانی
اور اونکے مال اور اولاد میں برکت دے جو اونمیں سے نماز پڑھے
وہ مسلمان ہے جس نے زکوۃ دی اوسنے درجہ احسان کا پایا
اور جس نے گواہی دی کہ اللہ ایک ہے اوسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ
مخلص ہی معاف ہیں تمہارے لیے اے بنی نہد امانات عہد شرک
کے اور تم سے اوسیقدر صدقات لیے جاوینگے جسقدر دیگر بلاد اسلام
سے زکوۃ اور حق سے تمام عمر نہ پھرنا اور نماز میں سستی نہ کرنا پھر اونکو بنی نہد
کیلیے ایک فرمان لکھدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی
جانب سے بنی نہد بن زید کیطرف سلام ہو اوسپر جو ایمان لائے اللہ
اور اوسکے رسول پر اے بنی نہد بوڑھے اونٹ اور بیمار اور مریض جانور تم
رکھنا یعنی زکوۃ میں مت دینا اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور
اور اسیطرح سواری کا بنایا ہوا گھوڑا اور بچھیرا نہایت بچہ نہ روکا جاوے
گا تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ
روکے جاوینگے دودھ کے جانور جبتک کہ نہ پیدا کروگے دلمیں
بغض اور نہ توڑوگے عہد کو جس نے اقرار کیا اوس سب کا جو اس
فرمان میں ہے اوسکے واسطے تو رسول اللہ کیجانب سے عہد کا پورا کرنا واجب ہے
اور جسنے انکار کیا تو اوسپر زیادتی ہے یعنی دوہری زکوۃ گویا جرمانہ
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے اپنی کتاب امثال میں
اور دیلمی نے اور ابن الاعرابی نے اپنی معجم میں اور ابو نعیم نے سب نے
عوام بن حوشب کے طریقہ سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں
حسن سے اور حسن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اور روایت کیا ہے اسکو
زبیر بن معویہ نے بھی لیث بن ابی سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں حبۃ عرنی
سے وہ حذیفۃ الیمان سے اِس تھوڑے اختلاف کیساتھ بیان کیا ہے

سيرة المهدية عن علي رضي الله عنه في
روايته الطويلة وفيها فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اللهم بارك لهم في محضها
ومخضها ومذقها واحبس الزمن بيانع الثمر
وابعث راعيها في الدثر وافجر لهم الثمد وبارك
في الولد ثم كتب معهم كتابا نسخته ـ
بسم الله الرحمن الرحيم ـ من محمد رسول
الله الى بني نهد ـ السلام عليكم ـ من اقام
الصلوة كان مومنا ومن اتى الزكوة كان مسلما
ومن شهد ان لا اله الا الله لم يكتب غافلا
لكم في الوظيفة الفريضة ولكم الفارض
والفريش وذو العنان الركوب والفلو
الضبيس لا يمنع سرحكم ولا يعضد طلحكم
ولا يحبس دركم ما لم تضمروا الرماق
ولم تاكلوا الرباق من اقر فله الوفاء بالعهد
والذمة ومن ابى فعليه الربوة ـ
واما طهفة بن زبير فهكذا سماه ابن عبد البر
في الاستيعاب بالفاء واما ابن منده وابو نعيم
فحكى عنهما ابن الاثير في اسد الغابة انهما
سمياه طهيه بالياء التحتانية واما طخفه
بالخاء المعجمة والفاء وتغنه بالغين
المعجمة والنون وطقفه بالقاف والفاء
فذكرها الشهاب الخفاجي في شرح الشفا ـ

اسکو ابن اثیر نے ـ اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیر محمدیہ نے
علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے اپنی طویل روایت میں اور اوس
روایت میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے اللہ برکت دے
اونکے خالص دودہ میں اور اونکے گہی نکالے ہوئے دودہ میں اور
اونکی لسی میں اور روکدے زمانہ کو پختہ پہلوں کے ساتھ یعنی پختہ پہل
پیدا کر اور بہیج دے اونکے چرواہے کو سبز جنگل میں اور بہت کردے
اونکے لیے پانی اور برکت دے اونکی اولاد میں پہر لکہا اونکے لیے
ایک فرمان الفاظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ
کیجانب سے بنی ہند کیجانب ـ السلام علیکم ـ جو شخص کہ نماز پڑہے وہ مومن
ہے اور جو شخص کہ زکوۃ دے وہ مسلمان ہے اور جو گواہی دے
اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے وہ غافل
نہیں لکہا جاویگا ـ تمہارے واسطے ہیں بوڑہے اونٹ اور بیمار
مریض جانور اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور اسیطرح
سواری کا بنایا ہوا گہوڑا اور بچہیرا نہایت بچہ ـ نہ منع کیا جاویگا
تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ رو کے
جاوینگے دودہ کے جانور جب تک کہ جس شخص نے اقرار کیا اسکا پس
اوسکے واسطے عہد پورا کرنا واجب ہے اور جسنے انکار کیا تو اوسپر
زیادتی ہے ـ طہفہ بن زہیر کے نام میں اختلاف ہے اسی نام کیساتھ بیان
کیا ہے اونکو ابن عبد البر نے استیعاب میں یعنی فا کیساتھ لیکن ابن مندہ
اور ابو نعیم پس نقل کیا اون دونوں سے ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ
اونہوں نے انکا نام طہیہ بیا تحتانیہ لکہا ہے لیکن طخفہ خا معجمہ اور فا اور تغنہ
تا فوقانیہ غین معجمہ اور نون اور طقفہ قاف اور فا ـ پس ذکر کیا ان تینوں
ناموں کو شہاب ـ خفاجی نے شرح شفا میں ـ

غرائب الالفاظ التي وردت في القصة والكتاب

اون لغات کے شرح جو اس فرمان اور روایت قصہ میں وارد ہوئے ہیں

غوری ـ بفتح المعجمة ما انحدر من الارض	غوری بفتح غین معجمہ ـ پست زمین ـ اضافت کی گئی اسکی

افاضیف الی تھامۃ یعنی ما انحدر من ارض
تھامۃ - اکوار - جمع کور وھو رحل البعیر
المیس - بفتح المیم شجر یعمل منہ ارحال
ترتمی - من الارتماء وھو القصد - العیس
بکسر المھملۃ الابل البیض الی صفرۃ والمراد
ھنا الابل مطلقا - نستحلب بالمھملۃ ای
نطلب المطر - الصبیر - وھو سحاب
ابیض متراکب متکاثف - نستخلب
بالمعجمۃ ای نقطع - الخبیر - وھو الوبر
نستعضد - ای نقطع - البریر -
ثمر العراک ای کانوا یاکلونہ فی الجدب
لقلۃ الزاد - نستخیل بالخاء المعجمۃ
والتحتانیۃ ای نتخیل - الرھام - بکسر
الراء المھملۃ وھی الامطار الضعیفۃ واحدھا
رھمۃ بضم المھملۃ ای نتخیل الماء فی
سحاب قلیل - نستجیل بالجیم والتحتانیۃ
نراہ جائلا یذھب بہ الریح ھھنا وھھنا
الجھام - بفتح الجیم السحاب الذی فرغ
ماءہ - غائلۃ - التی تھلک سالکھا
النطاء - بکسر النون والمھملۃ البعید
یقال بلد نطی ای بعید - غلیظۃ الوطأ
ای یعسر فیہ الوطأ وھو المشی - نشف
ای یبس - مدھن - بفتح المیم
والھاء الحفرۃ فی الجبل یجتمع فیھا الماء -
جعثن - بکسر الجیم وسکون المھملۃ
وکسر المثلثۃ اصل النبات - ایلوح بفتح
الھمزۃ واللام والجیم ورق شجر یشبہ الطرفا

تہامہ کی طرف یعنے تہامہ کی نشیب والی زمین۔
اکوار جمع ہے کور کی مراد اونٹ میس بفتح میم وہ درخت
جس کے اونٹوں کے ساز بنائے جاتے ہیں ترتمی مشتق ہے
ارتماء سے جس کے معنی قصد کرنیکے ہیں عیس بکسر عین مہملہ
زردی مائل سپید اونٹ یہاں مراد مطلق اونٹ ہیں نستحلب
حاء مہملہ یعنی طلب کرتے ہیں ہم بارش الصبیر سپید ابر
(دودیا بادل) خوب چھایا ہوا اور غلیظ گہرا نستخلب خاء معجمہ
یعنی کاٹتے ہیں ہم الخبیر اون پشم نستعضد یعنے
کاٹتے ہیں ہم البریر پیلو کا پھل یعنے کھاتے تھے اوسکو
قحط سالی میں بوجہ کمی اناج وغیرہ کے نستخیل خاء معجمہ
یاء تحتانیہ یعنی خیال کرتے ہیں ہم الرہام بکسر راء مہملہ کم
بارش (پھوار) اسکا واحد رہمۃ ہے بضم راء مہملہ پس معنے
یہ ہوئے کہ گمان کرتے ہیں ہم بارش کا تھوڑے ابر میں۔
نستجیل جیم یاء تحتانیہ۔ دیکھتے ہیں ہم اوس کو گھومتے ہوئے
لیجاتی ہے اونکو ہوا کبھی یہاں کبھی وہاں الجہام بفتح جیم
وہ ابر جو اپنا پانی برسا چکا ہو غائلۃ وہ راستہ جسکا
چلنے والا ہلاک ہوجائے۔ النطاء بکسر نون وطاء مہملہ
دور بولا جاتا ہے بلد نطی یعنی دور غلیظۃ الوطاء
یعنی سخت ہو اوس میں چلنا نشف یعنی خشک ہوگیا
مدھن بضم میم اور ہاء ہوز پہاڑ کا گڑھا جس میں پانی
جمع ہوجائے جعثن بکسر جیم اور سکون عین مہملہ
اور کسر ثاء مثلثہ۔ گھانس کی جڑ الوح بضم ہمزہ اور
لام اور جیم اوس درخت کا پتہ جو مشابہ ہوتا ہے درخت
جھاؤ کے۔ عسلوج بضم عین مہملہ و بضم لام و جیم
وہ شاخ جو سوکھ جائے اور اوس کی تراوٹ جاتی
رہے۔ الودی بفتح واؤ و کسر دال مہملہ و تشدید یاء تحتانیہ
کھجور۔ مراد یہ کہ سوکھ گئیں کھجوریں۔

عسلوج - بضم المهملة واللام والجيم
وهو الغصن اذا يبس وذهبت طراوته
الودی - بفتح الواو وكسر المهملة وشد
التحتانية النخل يريد انه يبست النخل -
علن - محركة يقال عن لى الشئ اذا
اعترض اراد به الظلم وقيل اراد به الخلاف
والباطل - طما - اى ارتفع بامواجه -
تعار - ككتاب اسم جبل - واراد به الى
يوم القيامة - نعم بفتحتين همل
بضم الهاء وشد الميم جمع هامل اى مهملة
لا رعاء لها - اغفال - جمع غفل بالفتح
التى لا لبن لها - لا تبل بلال - اى
لا ترطب برطب - وقير - بالواو والقاف
قطيع الغنم - كثير الرسل - بفتح الراء
المهملة - شديد التفرق فى طلب المرعى
قليل الرسل - بكسر المهملة هو اللبن
سنية الحمراء - بضم السين المهملة
صغر للتعظيم اى جدب شديد مؤزلة
من الازل وهو الضيق والشدة - علل
محركة الشربة الثانية - نهل محركة الشربة
الاولى - محضها - بالمهملة والمعجمة اى
خالص لبنها - مخضها - بمعجمتين ما مخض
من اللبن واخذ زبده واصله تحريك
السقاء الذى فيه اللبن حتى يتميز زبده
فيوخذ منه ويسمى ذلك اللبن الماخوذ
زبده مخيضًا - وهو صفة لا مصدر ميمى
مذقها - بالميم والمعجمة والقاف اى ممزوج

علن بالتحریک بولا جاتا ہے عنّ لِی الشئی جبکہ پیش
آجائے کوئی شے مراد اس سے ظلم ہے اور بعض نے کہا
کہ مراد اس سے خلاف اور باطل ہے طما ریعنی بلند ہوا
اپنی موجوں سے تعار بروزن کتاب نام ہے ایک پہاڑ
کا مراد اس فقرہ سے یہ کہ قیامت تک۔
نعم بفتح نون وعین مہملہ ہمل بضم ہا و تشدید میم جمع ہے
ہامل کی یعنی ہمل بیکار جس میں چارہ نہ ہو۔ اغفال جمع ہے
غفل کی بفتح غین معجمہ وہ جانور جس کے دودھ نہ ہو۔
لا تبل ببلال یعنے نہیں تر ہوتے کسی تری سے
وقیر واو - قاف - بھیڑوں کا گلہ - کثیر الرسل بفتح رار
مہملہ بہت دودر ہو جانا چارہ کی طلب میں۔
قلیل الرسل بکسر رار مہملہ - دودھ - سنیۃ الحمراء
بضم سین مہملہ تصغیر واسطے تعظیم کے ہے یعنے
سخت قحط سالی۔
موزلۃ ماخوذ ہے ازل زار معجمہ سے جس کے معنی
ہیں سختی اور تکلیف۔
علل محرکۃ دوسری مرتبہ پانی پلانا۔ نہل محرکۃ
اول مرتبہ پانی پلانا۔ محضہا حار مہملہ ضاد معجمہ
یعنی اونکا خالص دودھ۔
مخضہا خار معجمہ ضاد معجمہ - وہ دودھ جو بچا ہوا رہجاوے
اور اوس کا مکھن اتار لیا جائے اور اس کے اصل
معنے یہ ہیں کہ ہلانا اوس برتن کا جس میں دودھ ہو یہاں
تک کہ علیحدہ ہو جائے اوسکا مکھن پس وہ اوس سے
لے لیا جائے۔ اوس دودھ کو جسکا مکھن لیلیا جائے
مخیض کہتے ہیں اور وہ صفت ہے نہ مصدر میمی۔
مذقہا میم اور ذال معجمہ اور قاف یعنی پانی ملایا ہوا
اور اوس کے اصلی معنی ملانے کے ہیں پھر استعمال

بالماء واصل معناه الخلط ثم استعمل في اللبن
المخلوط بالماء والضمائر راجعة لارضهم
ولانعامهم المذكورة في كلام طهفة فدعى
النبي صلى الله عليه وسلم بالبركة في البانهم
باقسامها والقصد الدعاء لهم بخصب الضهم
وسقيها فانما الالبان تكثر بنبات المرعى وهو
انما يكون بالمطر فكانه قال اللهم اسق بلادهم
واجعلها مخصبة ملبنة - الدثر - بمهملة
المفتوحة ثم المثلثة ساكنة ويجوز فتحها ثم
المهملة المال الكثير وقيل الخصب والنبات
لانه من الدثار وهو الغطاء لانها تغطي وجه
الارض - ثمد - بفتح المثلثة واسكان الميم
وقد تفتح الماء القليل لامادة له اي صيره
كثيرا - ودائع الشرك - المراد به العهود
والمواثيق التي كانت بينهم وبين من جاورهم
من الكفار في المهادنة يقال توادع الفريقان
اذا اعطى كل واحد منهم للاخر ان لا يغزوه
ويسمى ذلك العهد وديعا بلا هاء فيقال
اعطيته وديعا اي عهدا قيل والظاهر ان
المراد عهودهم الواقعة بعد الحروب بعدم
المواخذة بما قتلوا وان ما اراقوا من الدماء
هدر كما في حديث الاخر كل دم في الجاهلية
تحت قدمي هذا اي متروك هدر وقيل المراد
ما كانوا استودعوه من اموال الكفار الذين
لم يدخلوا في دين الاسلام اراد احلالها
لهم لانها مال كافر قدر عليه من غير عهد ولا
شرط فهو فيئ ما لم يوجف عليه بخيل وركاب فهو

کیا گیا اوس دودہ کے لیے جس میں پانی ملا ہوا ہو۔ اور
یہ سب ضمیریں راجع ہیں اوس قوم کی زمینوں اور جانوروں
کی طرف جو مذکور ہیں طہفہ کے کلام میں پس دُعا کی
رسول اللہ نے برکت کی اون کے ہر قسم کے دودہ
میں اور مقصود اس دعا سے دراصل اون کی زمین
کی سرسبزی و شادابی ہے کیونکہ دودہ جبب ہی زائد
ہوگا جب کہ چارہ کثرت سے ہو اور چارہ پیدا ہوتا
ہے بارش سے پس گویا آپ نے یوں فرمایا کہ اے اللہ
پانی دے اونکے شہروں کو اور کر دے اونکو تروتازہ اور دودہ
والا۔ الدثر دال مہملہ مفتوحہ پھر ثار مثلثہ ساکنہ اور جائز فتح
ثار مثلثہ کا بھی پھر را مہملہ۔ معنی مال کثیر اور بعض نے کہا ہے
کہ ہریائی اور نبات۔ اس وجہ سے کہ مشتق ہے دثار
سے جس کے معنے ڈھکنا اور نبات بھی ڈہانک لیتی ہے
سطح زمین کو ثمد بفتح ثار مثلثہ اور سکون میم۔ اور کبھی میم
مفتوح بھی ہو جاتا ہے۔ تھوڑا پانی جسکا مخرج نہو یعنی
کر دے اوسکو بہت۔ ودائع الشرک اس سے مراد
وہ عہد و پیمان ہیں جو تھے اون کے اور اونکے پڑوسی کافر
قبیلوں کے درمیان صلح کی بابتہ بولا جاتا ہے توادع الفریقان
جبکہ عہد کرے ہر ایک دونو فریقوں میں سے اس بات کا کہ
نہ لڑیگا اوس سے اور اس عہد کو ودیع بلا ہاء کہتے ہیں پس
بولا جاتا ہے اَعْطَیْتُہٗ وَدِیْعًا یعنی دیا میں نے اوسکو عہد اور بعض نے
کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مراد اس سے وہ عہد ہیں جو واقع ہوگئیں
بعد لڑائی کے بوجہ نہ مواخذہ ہونے اوس چیز کے جو قتل کیا ہو
نے اول کیونکہ جو کچھ خون بہایا وہ ہدر و معاف ہے جیسیکہ دوسری
حدیث میں ہے کہ ہر وہ خون دقتل اجو جاہلیت میں ہوا میری
اس قدم کے نیچے ہے یعنے ہدر ہے اور معاف اور بعض نے کہا ہے
کہ مراد وہ مال ہیں جو ودیعت تھے اون کفار کے جو دین اسلام

علی هذا جمع ودیعة بالهاء ولا یرد انه صلی
الله علیه وسلم لما هاجر خلف علیا لرد
الودائع اللتی کانت عنده لانه کان قبل
حل الغنائم له اولانه صلی الله علیه وسلم
فر من نسبته للخیانة وذهاب شهامته
وامانته فیطعنوا فی الاسلام ویعرضوا
من الایمان - **وضائع الملک** وضائع
جمع وضیعة بمعنی موضوعة وهی الوظیفة
اللتی تکون علی الملک بکسر المیم وهو ما
یملک وهو ما یلزم الناس فی اموالهم
من الزکوة والصدقة ای انتم فیها کسائر
المسلمین لا نتجاوز عنکم ولا نزید علیکم
شیئا وقیل الملک بضم المیم والمعنی ان ما
کان ملوک الجاهلیة یوظفونه علی الرعایا
فلا یوخذ منکم وهو لکم - فلام لکم علی
ظاهرها علی التفسیرین الاخیرین للودائع
ووضائع وعلی الاولین بمعنی علی کقوله
ومن اساء فعلیها - **لا تلطط** بضم المثناة
الفوقانیة ثم اللام ثم الطائین الاولی
مکسورة والثانیة مجزومة علی النهی ای
لا تمنعها قال ابن الاعرابی لط الغریم اذا
منعه حقه واصله من لطت الناقة
بذنبها اذا سدت فرجها به وقد ارادها
الفحل - **لا تلحد** - بضم المثناة واللام
ومهملتین لا تمل عن الحق مادمت حیا
فریضة - بالفاء والضاد المعجمة ای
الهرمة المسنة بقطع اسنانها او لانقطاعها

میں (تا ہنوز) نہیں داخل ہوئے تھے حلال ہیں وہ اونکو اسوجہ
سے کہ وہ مال ہے کافر کا قبضہ ہوگیا ہی اوسپر بغیر کسی عہد و شرط
کے پس وہ معاف ہی جبتک کہ نہ دوڑ لئے ہوں اوسپر گھوڑے
اور اونٹ (مراد لڑائی) پس اس ترجمہ کی بنا پر ودائع جمع ہے
وَدیعۃٌ (بالہاء) اور نہیں اعتراض وارد ہوتا اسپر اسبات سے کہ رسول اللہ
صلعم نے جبکہ ہجرت کی تو چھوڑ دیا تہا حضرت علی کو اون امانات کی
واپسی کے لیے جو آپکے پاس تھیں اسوجہ سے کہ یہ قصہ رسول اللہ کے
واسطے مال غنیمت حلال ہونیسے اول کا ہی اور یا اسوجہ سے
کہ رسول اللہ اس باتسے بچے کہ نسبت کیجاوے آپکی طرف خیانت
کی جس سے آپکی امانت اور اعتبار میں فرق آئے پس کفار طعنہ
کریں اسلام پر اور دور ہوں ایمان لانیسے **وضائع الملک** وضائع
جمع ہے وضیعۃ کی جو معنی میں ہی موضوعۃ کے اور وہ ٹکس ہی جو
مقرر ہو ملک بکسر المیم پر ملک وہ چیز ہے جسکا کوئی مالک ہوا ور وہ وہ
چیز ہے جو لازم ہوتی ہی لوگوں پر اونکے مالونمیں زکوۃ اور صدقہ وغیرہ
یعنی تم اسبارہ میں مثل تمام مسلمانونکے ہو نہ درگذر کیجاویگی تم سے اور نہ زیادہ
لیا جاویگا تم سے کچھہ اور بعض نے کہا ہی وہ ملک بضم میم ہی اور معنی
یہہ ہیں کہ جو کچھہ جاہلیت کے زمانہ میں بادشاہوں نے رعایا پر ٹکس مقرر
کر رکھا تہا وہ تم سے نہ لیا جاویگا۔ پس ودائع اور وضائع کی آخری
دونو تفسیروں کے بنا پر تو لکم کا لام اپنی اصلی معنی پر ہی اور اول دونو
تفسیروں کی بنا پر علی کے معنی میں ہی جیسا کہ قول رسول اللہ ومن اساء فعلیہا
لا تلطط بضم تار فوقانیہ پھر لام پھر دو طا مہملہ اول مکسور دوسری مجزوم
کیونکہ صیغہ نہی کا ہی یعنی مت روک تو اوسکو۔ کہا ابن الاعرابی نے
کہ بولا جاتا ہے لط الغریم جبکہ روکے اوسکے حق کو۔ اور اصل میں
یہ مشتق ہے قول عرب لطت الناقۃ بذنبہا سے بولا جاتا ہی جبکہ وہ
اپنی شرمگاہ چھپالے دم سے اوسوقت جبکہ نر اوسکا قصد کرے۔ لاتلحد
لا تلحد بضم تار فوقانیہ اور لام اور حار اور دال دونو مہملہ یعنی نہ پھر
تو حق سے جبتک کہ زندہ ہے **فریضہ** فا و ضاد معجمہ یعنی بہت

عن العمل ای لا ناخذ فی الصدقات هذا
الصنف - **فارض** - بالفاء والضاد
المعجمة المریضة وروی العارض بالمهملة
وهی الناقة التی یصیبها کسر او مرض **فریش**
بالفاء والشین المعجمة وهی من الابل
الحدیثة العهد بالنتاج وهی من خیار
المال - **ذو العنان** - ای الفرس المعد
للرکوب - **الرکوب** هو الفرس الذلول
ای المعلم - **الفلو** - بفتح الفاء وضم اللام
وشد الواو المهر الصغیر - **ضبیس**
بفتح المعجمة وکسر الموحدة وهو ولد
الفرس العسر الصعب یعنی لکم خیار
المال وشراره ولنا وسطه - **سرح**
بمهملات وفتح الاول الماشیة اللتی تسرح
بالغداة للمرعی والمراد ان مطلق الماشیة
لا تمنع عن مرعاها - **لا یعضد طلحکم**
ای لا یقطع والطلح فی الاصل هو شجر ام غیلان
او شجر عظام والمراد ههنا الشجر الذی لا ثمر له
والمعنی لا یقطع شجرکم طلحًا او غیره لانه اذا
نهی عن قطع الذی لا ثمر له فغیره اولی -
لا یحبس درکم - ای لا تحبس ذوات
اللبن عن المرعی الی ان تجتمع الماشیة
والقصد الرفق بمن تؤخذ منهم الزکوٰة -
تضمروا - ای تخفوا - **الاماق** - الغدر
والبغض - **رباق** - بکسر المهملة وهو الحبل
شبه بالعهد واستعیر اکل الحبل بنقضه -
ربوه بکسر الراء وفتحها وضمها هی الزیادة

ہی بوڑہی دیہ نام رکھا گیا) بوجہ اوس کی عمر منقطع ہوجانیکے
یا بوجہ کام سے معذور ہوجانیکے یعنی نہیں لینگے ہم زکوٰۃ میں
اِس قسم کے جانور **فارض** فا۔ را۔ مہملہ۔ ضاد معجمہ مریضہ۔ اور
روایت سے عارض بھی (بعین مہملہ) اور وہ وہ اونٹنی جو بیمار ہو
یا کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو **فریش** فا۔ اور شین معجمہ وہ اونٹنی جو
قریب ہی بیاہی ہو اور وہ عمدہ مال شمار کی جاتی ہے
ذو العنان یعنی وہ گھوڑا جو سواری کے لیے تیار کیا
جاوے۔ **الرکوب** وہ گھوڑا جو سکھایا ہوا ہو۔
الفلو بفتح فا اور لام کا ضمہ اور واؤ پر تشدید۔ چھوٹا
بچھیرا۔ **ضبیس** بفتح ضاد معجمہ اور کسر بار موحدہ وہ
گھوڑے کا بچہ جسپر چڑھنا دشوار ہو مطلب یہ کہ
بہت عمدہ اور اسی طرح بہت برا مال تمہارے
لیے ہے اور متوسط درجہ کا ہم لینگے۔ **سرح** سین
مفتوحہ۔ را۔ حا۔ مہملہ۔ وہ جانور جو صبح کو بیڑ میں چرنے
جاویں اور یہاں مراد یہ کہ تمہارے جانور نہیں روکے
جاوینگے چراگاہ سے **لا یعضد طلحکم** یعنی نہ کاٹا جاویگا
اور طلح اصل میں ببول کے درخت کو کہتے ہیں۔ یا
بڑا پیڑ۔ اور مراد اِس جگہ وہ پیڑ ہیں جن کے پھل نہ ہوں اور
معنی یہ ہیں کہ نہ کاٹا جاوے گا تمہارا پیڑ خواہ طلح کا ہو یا
کسی اور چیز کا کیونکہ جب منع کیا ایسے پیڑ کے کاٹنے
سے جس کے پھل نہ ہو تو اوس کے سوا کی ممانعت
لازمی ہوئی۔ **لا یحبس درکم** یعنی نہ روکے جاوینگے دودہ والے
جانور چراگاہ سے اِس اِنتظار میں کہ جمع ہوجائیں اور جانوروں
مقصود نرمی کرنا ہے اون لوگوں کے ساتھ جنسے زکوٰۃ لیجاتی ہے
تضمروا یعنی چھپاؤ تم **اماق** غدر اور بغض **رباق** بکسر را مہملہ
معنی رسی تشبیہ دیگئی عہد کیساتھ اور استعارہ کیا گیا رسی کھانیکے
ساتھ عہد کے توڑنیکا **ربوہ** بکسر را مہملہ او کبھی فتح اور ضمہ بھی ہوتا ہے

يعنى من تقاعد عن الزكوة فعليه الزيادة فيها عقوبة له وهى كما روى فى صحيح البخارى واما العباس فهى عليه ومثلها معها وكان العباس منعها - **رماق** - الرمق لقطيع من الغنم يعنى هذا الرفق جار بكم ما لم تخفوا غنمكم عن المصدق - **ويستنبط من قوله ذو العنان الركوب** - ان فى الخيل صدقة وتوخذ فى الصدقة نفس الخيل لكن ما ذهب اليه محدث ولا فقيه من فقهاء نعم اختلفوا فى صدقة الخيل فقال الجمهور ليس فيها شئ من الصدقة وقال ابو حنيفة لا يجب الصدقة فى ذكور الخيل منفردة ولا فى اناثها منفردة فى رواية - وفى كل فرس من المختلطة الذكور والاناث سائمة دينار او ربع عشر قيمته نصابا -

حاشية على كتاب بنى نهد بيان فصاحته صلى الله عليه وسلم

قال فى السيرة النبوية فانظر الى هذا الدعاء والكتاب الذى انطبق على لغتهم اى من حيث المماثلة فى غرابة الالفاظ مع انه زاد عليها فى الجزالة اى حسن النظم والتاليف وقد كان من خصائصه صلوات الله وسلامه عليه ان يكلم كل ذى لغة بلغته على اختلاف لغة العرب وتركيب الفاظها واساليب كلمها فلما كان كلام ما تقدم على هذا الحد وبلاغتهم على هذا النمط واكثر استعمالهم هذه الالفاظ

اوس کے معنی زیادتی کے ہیں یعنی جو سستی کرے زکوۃ دینے میں تو اوسپر زیادتی ہے زکوۃ میں اوس کی یہ سزا ہے اور مقدار اسکی جیسیکہ روایت کیگئی ہے صحیح بخاری میں لیکن عباس پس اوسپر زکوۃ ہے اور مثل اوسکے اور۔ اور حضرت عباس نے روک لیا تھا زکوۃ کو **رماق** رمق بھیڑ کا گلہ یعنی یہ رفق اور نرمی ہمیشہ رہیگی تمہارے ساتھ جبتک کہ نہ چھپاؤ گے تم اپنی بکریاں کو عامل زکوۃ سے۔ اور **قول** رسول اللہ ذو العنان سے مستنبط ہوئی یہ بات۔ گھوڑی میں زکوۃ ہے اور لیجاوے زکوۃ نفس خیل سے لیکن اسکا کسی محدث اور نہ کسی فقیہ نے قول کیا ہاں اختلاف کیا ہے اونہوں نے گھوڑے کی زکوۃ میں پس کہا جمہور نے کہ گھوڑے میں بالکل زکوۃ نہیں ہے اور کہا ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے صرف نر گھوڑوں میں زکوۃ نہیں ہے اور اسیطرح اگر سب مادہ ہی مادہ ہوں۔ ایک روایت میں اور اگر دونوں ملے ہوئے ہوں یعنی نر مادہ تو ہر گھوڑے پر جو چراگاہ میں چرنیوالے بھی ہوں ایک دینار ہے یا اوسکی قیمت کا ربع عشر جبکہ وہ قیمت نصاب کو پہونچ جائے۔

استعمالها معہم فاستعمالها معہم من هو لغته
لا يخل بالفصاحة بل هو من اعلى طبقاتها
وان كان فيها ما هو غريب وحشي بالنسبة
الى غيرهم حتى ان كلام البادية الوحشي
فصيح بالنسبة لهم وكان احدهم لا يتجاوز
لغته وان سمع لغة غيره فكالعجمية يسمعها
العربي وما ذلك منه صلى الله عليه وسلم الا
بقوة الهية وموهبة ربانية لانه بعث الى
الكافة طرا والى الناس سوداء وحمراء فعلمه
الله جميع اللغات قال عز وجل وما ارسلنا
من رسول الا بلسان قومه اى لغتهم فلما
بعثه الله للجميع علمه الجميع ليحدث الناس
بما يعلمون فكان ذلك من معجزاته صلى
الله عليه وسلم وقد خاطب بعض الحبشة
بكلامهم وبعض الفرس بكلامهم مما هو ثابت
فى كتب السنة - انتهى - وقال القاضي
عياض فى بيان فصاحة اللسان وبلاغة
القول - فقد كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم من ذلك بالمحل الافضل والموضع الذي
لا يجهل سلامة طبع وبراعة منزع وايجاز
مقطع وفصاحة لفظ وجزالة قول وصحة
معان وقلة تكلف اوتي جوامع الكلم وخص
ببدائع الحكم وعلم السنة العرب يخاطب
كل امة منها بلسانها ويحاورها بلغتها و
يباريها فى منزع بلاغتها كان كثير من
الصحابة يسالونه فى غير موطن عن شرح
كلامه وتفسير قوله من تامل حديثه وسيره

علو ذلك وتحققه - وليس كلامه مع قريش والانصار ككلامه مع ذو المشعار الهمدانى وطهفة الهندى وقطن بن حارثة (كما اقول اطلعت عليه فى كتابنا هذا) ولا الاشعث بن قيس و وائل بن حجر الكندى وغيرهم من اقيال حضرموت وملوك اليمن -

۲۵ مکتوب بنی حنینہ

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبنى حينة وهم يهود بمقنة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی حینہ کے نام اور وہ یہود ہیں مقنہ کے

ذكر فى مصباح المضى قال ابن سعد فى الطبقات وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى بنى حينة وهم يهود بمقنة اما بعد فقد نزل علىّ آتيكم راجعين الى قريتكم فاذا جاءكم كتابى هذا فانكم آمنون لكم ذمة الله وذمة رسوله وان رسول الله صلى الله عليه وسلم غافر لكم سيأتكم وكل ذنوبكم وان لكم ذمة الله وذمة رسوله لا ظلم عليكم ولا عدى وان رسول الله جاركم مما منع منه نفسه وان لرسول الله بزكم وكل رقيق فيكم و الكراع والحلقة الا ما عفى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وان عليكم بعد ذلك ربع ما اخرجت نخلكم وربع ما صادت عروككم وربع ما اغتزل نساءكم وانكم برئتم بعد من كل جزية او سخرة فان سمعتم واطعتم فان على رسول الله ان يكرم كريمكم ويعفو عن مسيئكم اما بعد فالى المومنين والمسلمين من اطلع اهل مقنا بخير فهو خير له و

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے طبقات میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حینہ کو فرمان جو یہود ہیں مقنہ کے۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ تمہارے قاصد میرے پاس آئے جو تمہارے پاس واپس جاوینگے جب تمکو میرا یہ خط پہونچ جائے تو تم امن میں ہو تمہارے واسطے اللہ اور اوسکے رسول کا ذمہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری برائیاں اور تمہارے گناہ تمکو معاف کر دینگے اور تمہارے واسطے ذمہ ہے اللہ اور اوسکے رسول کا نہ ظلم ہوگا تم پر اور نہ زیادتی اور تحقیق رسول اللہ تمہارے محافظ ہیں اون لوگوں سے جنکو روکیں گے وہ اپنی جان سے اور تحقیق رسول اللہ کے لئے ہے تمہارا سامان (یہاں وہ سامان مراد ہے جو آپس میں صلح سے لیں) اور تمہارا ہر غلام اور گھوڑے اور ہتھیار مگر وہ جسکو معاف کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور بعد اسکے تمکو دینا ہوگا چہارم اپنی کھجوروں کی پیداوار کا اور چہارم اوس شکار کا جو تمہاری چھوٹی کشتیوں نے کیا جاتا ہے اور چہارم عورتوں کے کاتے ہوئے کا اور یہ دینے کے بعد بری ہو تم ہر قسم کے جزیہ اور بیگار سے پس اگر تم قبول کروگے اور اطاعت کروگے تو رسول اللہ تعظیم کرینگے تمہارے بزرگ کی اور معاف کرینگے تمہاری خطاکار کو بعد اسکے تمام مسلمانوں اور مومنین کے لیے اطلاع

من اطاعهم بشر فهو شر له وان ليس عليكم الامير الا من انفسكم او من اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

اور حکم ہے کہ جو شخص برتاؤ کریگا اہل مقنہ سے بہتری کا تو اچھا ہی اوسکے لیے اور جو برتاؤ کریگا اوسنے برا تو خرابی ہی اوسکے لیے اور نہیں امیر تم پر تم ہی میں سے بنایا جاویگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

مقنة۔ مواضع قريب من ايلة۔ اٰتيكم اى رسلكم۔ بزكم۔ بالباء الموحدة والزاء المعجمة يعنى بزكم الذى تصالحون عليها فى صلحكم قال الجوهرى بزه يبزه بزا سلبه وفى المثل من عزّ بزّ اى من غلب اخذ السلب وابتززت الشئ اى استلبته والبز من الثياب امتعة للنساء والبز السلاح ايضا۔ الحلقة۔ ما جمعت الدار من سلاح ومال۔ عرك۔ خشب يلقى فى البحر يركبون عليها فيلقون شباكهم يصيدون السمك قال الجوهرى والعرك الصيادون۔ سخرة۔ التكليف والحمل على الفعل بغير اجرة كذا فى مجمع البحار۔

مقنہ ایک جگہ ہے قریب ایلہ کے۔ آتیکم یعنی تمہارے قاصد۔ بزکم بار موحدہ اور زا معجمہ یعنی تمہارا وہ سامان جسپر تم صلح کرتے ہو۔ کہا جوہری نے کہ بولا جاتا ہے بزہ یبزہ بزا۔ سامان لیا اوسکا۔ اور ضرب المثل ہے کہ من عزّ بزّ یعنی جو غالب ہوا اوسنے مغلوب کا سامان لیلیا۔ اور مثل ہی ابتززت الشئ یعنے چھین لیا میں اور کپڑوں میں سے بز عورتوں کے کپڑوں کو کہتے ہیں اور بز کے معنی ہتھیار کے بھی ہیں الحلقة وہ جو کچھ کہ گھر میں ہو ہتھیار اور مال۔ عرک وہ لکڑیاں جو دریا میں ڈال کر اوسپر سوار ہوں پس اپنے جال ڈالتے ہیں جس سے مچھلیاں شکار کرتے ہیں۔ کہا جوہری نے اور عرک۔ شکاری۔
سخرہ تکلیف اور کام لینا بغیر اجرت کے (بیگار) ایسا ہی لکھا ہے مجمع البحار میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبنى بارق اذا وفدوا عليه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے وفد بنی بارق کو

قال صاحب سيرة الشامية قال ابن سعد قدم وفد بارق على رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعاهم الى الاسلام فاسلموا وبايعوا فكتب لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم كتابا نسخته۔

ذکر کیا ہے صاحب سیرة شامی نے کہ کہا ابن سعد نے کہ بنی بارق کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دعوت اسلام کی وہ اسلام لے آئے اور بیعت کر لی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان لفظ اوس کے یہ ہیں۔ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ

هذا كتاب من محمد رسول الله صلے الله عليه وسلم لبارق ان لا تجد ثمارهم ولا ترعى بلادهم في مربع ولا مصيف الا بمسئلة من بارق ومن مرّ بهم من المسلمين في عرك اوجدب فله ضيافة ثلثة ايام واذا اينعت ثمارهم فلابن السبيل اللقيط يشبع بطنه من غير ان يقتثم- شهد ابو عبيدة الجراح وحذيفة بن اليمان وكتب ابی بن كعب-

یہ خط ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (بنی) بارق کے نام (بایں مضمون) کہ نہ کاٹی جاویں اون کے پھل اور نہ چرائے جاویں اونکے شہر (یعنی وہاں کی چراگاہیں) نہ چرائی کے زمانہ میں اور نہ گرمیوں میں مگر اونسے پوچھکر اور جو مسلمان (مسافر) گذرے اونپر خواہ قحط سالی ہو یا ارزانی واجب ہے اونکی مہمانی تین روز- اور جب پکجاویں اونکے پھل تو جائز ہے مسافر کیواسطے اونکے گرے ہوئے پھل اسقدر جس سے اپنا پیٹ بھرلے لیکن جمع نہ کرے- گواہی دی اسپر ابو عبیدہ جراح نے اور حذیفہ بن یمان نے اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے-

غرائب الالفاظ

شرح لغات

لا تجد- الجدّ القطع وجاء في حديث ابی سفيان جد ثدى امك- **مربع**- المربع والمتربع والمرتبع موضع ينزل فيه ايام الربيع- **مصيف**- موضع ينزل فيه ايام الصيف **عرك اوجدب** عرك هو سنة المطر ضد الجدب **اينعت**- من ينع الثمر كمنع وضرب ينعا بالفتح وينعا وينوعا بالضم- اذا نضج وحان وقت قطافه- **يقتثم** يقال فلان اقتثم المال- اى جمعه

لا تجد جد کے معنی کاٹنے کے ہیں حدیث ابی سفیان میں ہے کہ کاٹی جاویں تیری ماں کی دونو چھاتیاں **مربع** مربع متربع اور مرتبع وہ جگہ جہاں موسم ربیع میں رہیں **مصیف** وہ جگہ جہاں گرمیوں میں رہیں **عرک اوجدب** عرک بارش کا سال (ارزانی کا سال) جدب اوسکی ضد یعنی قحط- **اینعت** ماخوذ ہے قول عرب ینع الثمر سے باب فتح وضرب ینعا بفتح تحتانیہ وینعا وینوعا- دونوں میں یار تحتانیہ کا ضمہ- بولا جاتا ہے جب پھل پکجاویں اور اون کے توڑنے کا وقت آجائے **یقتثم** بولا جاتا ہے اقتثم المال یعنی جمع کیا اوس نے مال کو-

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمانے

قوله فله ضيافة- يدل على ان الضيف له حق على كل بلد اوقرية اوحارة على

قولہ فلہ ضیافۃ- دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ مہمان کے لیے حق ہے ہر شہر ہر گاؤں اور ہر محلہ میں ہر حال میں

کل حال سواء کان الایام ایام خصب
اوجدب ان یضاف ثلثة ایام وھذا الحکم
لا یختص بمسلم وقد جاء فی الحدیث الصحیح
الضیافة ثلثة ایام فما بعد ذلک فھو
صدقة ولا یحل لہ ان یثوی (یقیم) عندہ
یحرجہ اخرجہ الشیخان۔

خواہ سمست ہو یا قحط سالی اِس بات کا کہ مہمان رکھا جاوے
تین روز تک اور یہ حکم خاص نہیں ہے مسلمان کے ساتھ
اور آیا ہے حدیث صحیح میں کہ مہمانی تین دن ہے اور اوس
کے بعد پھر صدقہ ہے اور نہیں جائز ہے مہمان کو بھی یہ کہ
ٹہیرے میزبان کے پاس بعد اِس تین دن کے تا کہ
اوسکو حرج میں ڈالے تخریج کی ہے اسکی شیخین نے۔

قولہ فلابن السبیل اللقیط
یدل علی ان من مر بالبساتین او اشجار
مثمرة فلہ ان یاخذ ماسقط من الثمار و
یاکل ولو یشبع بطنہ ولا یجوز لہ ان
یقتطف من الشجر ولا ان یجمع لوقت اخر

قولہ فلابن السبیل اللقیط۔ دلالت کرتا ہے یہ قول اِس بات پر
کہ جو شخص گذرے باغوں یا پھل دار درختوں پر تو اوسکو
جائز ہے کہ لیلیے گرے ہوئے پھل اور کھائے اگرچہ خوب پیٹ
بھرے اور پیڑ سے توڑنا یا اپنے پاس دوسرے وقت کے
لیے جمع کرنا ان گرے ہوؤں کا بھی جائز نہیں ہے۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لبنی ضمرة وسیدھم مجدی بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی ضمرہ کو اور اونکا سردار مجدی بن عمرو تھا

کتاب النبی لبنی ضمرة

قال فی سیرة المحمدیة ناقلا عن سیرة
ابن اسحٰق فی ذکر غزوة ودان فقال خرج
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاثنی عشرة
لیلة مضت من صفر فی سنة الثانیة
فی سبعین رجلا لیس فیھم انصاری
یرید قریشا وبنی ضمرة فاتفق لہ موادعة
سید بنی ضمرة وھو مجدی بن عمرو واستقر
المصالحة علی ان لا یغزو ولا یعینوا علیہ وکتب
رسول اللہ بینہ وبینہم کتابا نسختہ ۔

صاحب سیرة محمدیہ نے غزوہ ودان کے ذکر میں سیرة ابن
اسحٰق سے نقل کر کے کہا ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بارھویں تاریخ صفر سنہ ۲ کو ستر آدمی لیکر جنمیں کوئی انصاری نہیں
تھا۔ قریش اور بنی ضمرہ کی لڑائی کے ارادہ سے۔ پس صلح
ہوگئی آپ کی سردار بنی ضمرہ سے جو مجدی بن عمرو تھا اور ٹھہری
صلح اِس بات پر کہ بنی ضمرہ نہ تو کسی سے لڑیں گے
اور نہ اون کے خلاف کسی کی مدد کرینگے اور لکھی
رسول اللہ نے اپنے اور اون کے درمیان ایک
تحریر۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ۔

یقال انہ وادع بنی فلان ای صالحھم و
سالمھم علی ترک الحرب وحقیقتہ المشارکة ای یدع
کل واحد منھما ھو فیہ ومنہ الحدیث کان کعب
القرظی موادعا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کذا فی مجمع البحار

بولا جاتا ہے انہ وادع بنی فلان یعنی مصالحت کرلی اونہوں
نے لڑائی چھوڑنے پر۔ اور حقیقت میں یہ شرکت کے لیے ہے
یعنی چھوڑ دیا ہر ایک نے دونوں میں سے اُسکو جسمیں وہ تھا اور اسی سے
ہے وہ حدیث کہ تھے کعب قرظی موادع رسول اللہ صلعم سے اسیطرح ہے مجمع البحار میں

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من
محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لبني ضمرة
بانهم امنون على اموالهم وانفسهم وان
لهم النصرة على من رامهم الا ان يحاربوا
في دين الله ما بل بحر صوفة وان النبي صلى
الله عليه وسلم اذا دعاهم لنصرة اجابوه
عليهم بذلك ذمة الله وذمة رسوله
متعلق لكتاب بني ضمرة واخرجه ابن
سعد في الطبقات في غزوة الابواء و
هذا هو غزوة ودان فقال وفي هذه الغزوة
وادع مخشي بن عمرو الضمري وكان سيدهم
في زمانه۔
على ان لا يغزو بني ضمرة ولا يغزونه
ولا يكثروا عليه جمعا ولا يعينوا عدوا
وكتب بينه وبينهم بذلك كتابا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا
بنی ضمرہ کے نام (بایں مضمون) کہ بیخوف رہیں وہ اپنے
مال اور جان سے اور اونکی مدد کیجاویگی اونکے مخالفوں سے
مقابلہ میں مگر جبکہ لڑائی ہو اونسے دین کی بابتہ جب تک
کہ تر کرے دریا کپڑے کو (مراد تا قیامت) اور رسول اللہ صلعم
جب بلاویں اونکو تو قبول کرینگے وہ۔ اس تحریر پر ذمہ اللہ
اور اوسکے رسول کا ہے۔
متعلق بہ نامۂ بنی ضمرہ۔ اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے
طبقات میں غزوۃ الابوا میں اور یہی غزوۂ ودان ہے پس
کہا کہ اس غزوہ میں صلح کی آپ نے مخشی بن عمرو ضمری سے
جو اوس وقت وہاں کا سردار تھا۔
اس امر پر کہ نہ لڑینگے آپ بنی ضمرہ سے اور نہ
بنی ضمرہ آپ سے اور نہ وہ آپ پر جماعت زائد
کرینگے۔ اور نہ مدد دینگے دشمن کو اور لکھی آپسمیں
اسکی بابتہ تحریر۔

كتاب تبع الذي كتبه تبع اليه صلى الله عليه وسلم قبل مولده بالف سنة

خط تبع کا جو اوس نے رسول اللہ کے نام لکھا تھا آپ کی پیدائش سے ہزار سال پہلے

قال في المواهب لما هاجر رسول الله الى المدينة
ادخل صلى الله عليه وسلم ابو ايوب في بيته و
ذكر ابن اسحق في المبتدا وصاحب قصص
الانبياء ان هذا البيت لابي ايوب بناه
له عليه الصلوة والسلام تبع الاول
بن حسان الحميري۔ روى ابن عساكر
انه قدم مكة وكسا الكعبة وخرج الى يثرب
وكان في مائة الف وثلثين الفا من الفرسان
ومائة الف وثلثة عشر الفا من الرجالة

ذکر کیا ہے مواہب میں کہ جب ہجرت کی رسول اللہ
نے مدینہ کی طرف تو رکھا رسول اللہ کو ابو ایوب نے اپنے گھر میں
اور ذکر کیا ابن اسحق نے کتاب المبتدا میں اور صاحب قصص الانبیا
نے کہ یہ ابو ایوب کا گھر بنایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے تبع بن حسان الحمیری نے روایت کی ہے ابن عساکر نے
کہ تبع مکہ میں آیا اور کعبہ پر غلاف چڑھایا اور گیا مدینہ کیطرف
اور اوسکے ہمراہ ایک لاکھ تیس ہزار (۱۳۰۰۰۰) سوار اور
ایک لاکھ تیرہ ہزار (۱۱۳۰۰۰) پیدل فوج تھی جب مدینہ
میں مقام ہوا تو اوسکو خبر دیگئی کہ اون چار سو علما اور

ملا کتاب تبع الی رسول اللہ

لما نزلها أخبران اربعمأة رجل من اتباعه من
العلماء والحكماء تحالفوا وتبايعوا على ان لا
يخرج منها فسألهم عن الحكمة فى مقامهم
فقالوا اشرف هذه البلدة من الرجل
الذى يخرج يقال له محمد وهذه دار
هجرته واقامته فلا نخرج منها فامر
ببناء اربعمائة دار لكل رجل دار واشترى
لكل منهم جارية واعتقها وزوجها منه
واعطاهم اعطاء جزيلا وامرهم بالاقامة
الى وقت خروجه وكتب لرسول صلى الله
عليه وسلم كتابا ودفعه الى كبيرهم وسأله
ان يدفعه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
وخرج تبع من يثرب ومات بالهند - ومن
موته الى مولده صلى الله عليه وسلم الف
سنة سواء - فى المبتدا والقصص فداول
الدار التى بناها تبع للنبى صلى الله عليه
وسلم لينزلها اذا قدم المدينة الى ان لابى
ايوب وهو من ولد ذلك العالم الذى
دفع تبع اليه الكتاب ولما دعا رسول الله
الناس الى الاسلام ارسلوا اليه كتاب
تبع مع ابى ليلى فلما رآه رسول الله قال
انت ابو ليلى ومعك كتاب تبع الاول
فبقى ابو ليلى متفكرا ولم يعرف رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال من انت فانى
لم ار فى وجهك اثر السحر وتوهم انه ساحر
فقال انا محمد هات الكتاب فلما قرأه
قال مرحبا بتبع الاخ الصالح ثلث مرات

حکما نے جو اوس کے ہمراہ تھے آپسمیں عہد کر لیا ہے
اور اس بات پر قسما قسمی ہو گئی ہے کہ وہ یہاں سے نہیں
جاوینگے۔ تبع نے اونسے وہاں رہجانیکی حکمت پوچھی
جوابدیا کہ اس شہر کی شرافت ایک شخص کی وجہ سے ہی
جو آیندہ پیدا ہوگا اور جسکا نام محمد ہوگا اور یہ جگہ اوس کے
ہجرت کرنے اور رہنے کی ہی پس ہم یہاںسے نہیں جاوینگے
یہ سنکر حکمدیا تبع نے چارسو مکان بنانیکا ہر شخص کے لیے ایک
گھر اور ہر ایک کو ایک چھوکری خریدی اور آزاد کیا اوسکو پھر
اوسکی اوسی شخص سے شادی کر دی اور اونکو بہت کچھ دیا اور رسول
کے مبعوث ہونے تک اونکو وہاں ہی رہنے کا حکمدیا۔ اور رسول اللہ
کے نام ایک خط لکھا اور اون سب علما میں جو سر برآوردہ تھا اوسکو
وہ دیدیا اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلعم کو دیدینا اور چلا گیا
تبع مدینہ سے پس مرا ہندوستان میں۔ اور اوسکی موت
اور رسول اللہ کی پیدائش میں پورے ہزار سال ہیں۔
مبتدا اور قصص الانبیا میں ہے کہ وہ گھر جسکو تبع نے اسلیے
بنایا تھا کہ جب رسول اللہ صلعم آویں تو اوسمیں رہیں نوبت
بہ نوبت مختلف تصرفات میں آتا رہا یہانتک کہ ابو ایوب کی
ملک میں آیا اور ابو ایوب اوسی عالم کی اولاد میں تھے جسکو تبع نے
اپنا خط سپرد کیا تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت
اسلام شروع کی تو بھیجا اونہوں نے وہ تبع کا خط آپکی خدمت میں
ابو لیلی کے ہمراہ۔ جب دیکھا رسول اللہ نے ابو لیلی کو تو فرمایا کہ
تو ابو لیلی ہے اور تیرے پاس تبع اول کا خط ہے ابو لیلی حیران
ہو گئے اور نہیں پہچانا اونہوں نے رسول اللہ کو تو پوچھا کہ
تو کون ہے اسلیے مجھے تیری صورت سے ساحر کے آثار
نہیں معلوم ہوتے۔ ابو لیلی نے خیال کیا تھا کہ یہ کوئی ساحر
ہے آپنے جواب دیا کہ میں محمد ہوں۔ لاؤ وہ خط جب آپنے اوسکو
پڑھا تو فرمایا کہ مرحبا بتبع الاخ الصالح کلمہ ہے اظہار فرحت کا یہی تین مرتبہ فرمایا

وقد جاء في الحديث انه صلى الله عليه وسلم قال لا تسبوا تبعًا فانه اسلم رواه الطبراني واخرجه الامام احمد في المسند عن سهل ابن سعد رضي الله عنه وقيل اهل المدينة الذين نصروه عليه الصلوة والسلام هم ولد اولئك العلماء الاربعمائة وفي رواية انهم الاوس والخزرج كذا حكاه في تحقيق النصرة في تاريخ دار الهجرة لقاضي شيخ زين الدين بن الحسين المراغي من فضلاء طلبة جمال الاسنوي وذكره ابن دحية في التنوير والبغوي في معالم التنزيل عن عكرمة عن ابن عباس وذكره الحلبي و اخرجه ابن عساكر وابن سعد عن ابي بن كعب وايضا ابن عساكر عن عباد بن زياد في كل من هذه الروات - ان تبع اراد خراب يثرب فاخبروه ان هذه البلدة دار هجرة نبي يخرج في اخر الزمان. فذكروا القصة وفيه ذكر الكتاب قال بعضهم كان مضمون الكتاب هكذا - اما بعد فيا محمد اني امنت بك وبربك ورب كل شئ وبكتابك الذي ينزل الله عليك وانا على دينك وسنتك وامنت بك و بربك وبكل ما جاء من ربك شرائع الاسلام والايمان فاني قلت ذلك فان اسامت فيها ونعمت وان لم ادركك فاشفع لي يوم القيمة ولا تنسني فاني من امتك الاولين وتابعتك قبل مجيئك وقبل ان يرسلك

اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تبع کو برا مت کہو کیونکہ وہ اسلام لے آیا تھا روایت کیا اسکو طبرانی نے اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے اور کہا گیا ہے کہ وہ اہل مدینہ جنہوں نے رسول اللہ کی مدد کی (یعنے انصار) وہ اونہیں چارسو علما کی اولاد میں سے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ (یعنی اولاد علماء) اوس وخزرج ہیں اسیطرح بیان کیا ہے کتاب تحقیق النصرۃ فی تاریخ دار الہجرۃ میں جو قاضی شیخ زین الدین بن حسین مراغی کی تصنیف ہے جو جمال اسنوی کے فاضل طلبہ میں سے تھے اور ذکر کیا ہے اسکو ابن دحیہ نے تنویر میں اور بغوی نے معالم التنزیل میں عکرمہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رض سے اور ذکر کیا ہے اسکو حلبی نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور ابن سعد نے ابی بن کعب رض سے اور تخریج کی ہے ابن عساکر نے عباد بن زیاد سے بھی۔ ان سب روایتوں میں یہ ہے کہ تبع نے ارادہ کیا تھا مدینہ کو تباہ کرنیکا تو اوسکو خبر دی کہ یہ شہر ایک نبی کا دار ہجرت ہے جو آخر زمانہ میں مبعوث ہوگا۔ پھر ذکر کیا وہی قصہ اور اوسمیں ذکر ہے اس خط کا۔ کہا بعض علما نے کہ مضمون اوس خط کا یہ تھا کہ بعد حمد وصلوۃ کے اے محمد میں ایمان لایا تجھپر اور تیرے اور ہر شئے کے پروردگار پر اور تیری اوس کتاب پر جو اللہ تجھپر نازل کریگا۔ اور میں تیرے دین اور تیرے طریقہ پر ہوں اور ایمان لایا میں تجھپر اور تیرے رب پر اور ہر اوس چیز پر جو لائیگا تو اپنے رب کے پاس سے احکام اسلام اور ایمان کے تحقیق مینے ہی کہا ہے یہ پس اگر مینے اسلام کو پالیا تب تو بہت ہی بہتر ہے اور اگر نہ پاؤں میں تجھکو تو شفاعت کرنا میری قیامت کے دن اور مجھے بھولنا مت اسوجہ سے کہ میں تیری اول امت ہوں اور اطاعت کرنیوالا ہوں تیری

الله فانا على ملتك وملة ابيك ابراهيم وختم
الكتاب - لله الامر من قبل ومن بعد و
يومئذ يفرح المومنون بنصر الله - وكتب
عنوان الكتاب - الى محمد بن عبد الله
صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين والمرسلين
ورسول رب العالمين من التبع الاول -
امانة الله في يد من وقع الى ان يدفعه الى
صاحبه - وفي رواية الحلبي وابن عساكر
عن عباد بن زياد ان تبع قال فيه شعراً
حدثت ان رسول المليك - يخرج حقا
بارض الحرام - ولو مد دهري الى دهره
لكنت وزيراً له وابن عم وفي رواية شهدت على
احمد انه رسول من الله بارئ النسم - ولو
مد دهري الخ **يدل هذا الكتاب**
على الايمان قبل البعثة ويدل عليه
قول عز وجل واذ اخذ الله ميثاق النبيين
لما اتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول
مصدق لما معكم لتومنن به ولتنصرنه
الاية - قال في الخازن قال الطبري معناه
اذكروا يا اهل الكتاب حين اخذ الله
ميثاق النبيين - واصل الميثاق فى
اللغة عقد يوكد بيمين ومعنى ميثاق
النبيين ما وثقوا به على انفسهم من
طاعة الله فيما امرهم به ونهاهم عنه
وذكروا في معنى اخذ الميثاق وجهين
احدهما انه ماخوذ من الانبياء والثانى
انه ماخوذ لهم من غيرهم ولهذا اختلفوا

پیدائش سے پہلے اور پہلے اس کے کہ رسول بنائے تجھکو
اسد پس میں تیرے اور تیرے باپ ابراہیم کے مذہب پر ہوں
اور ختم کیا تھا خط کو اس عبارت پر کہ للہ الامر یعنی اول و آخر
(ہمیشہ) حکم واسطے اسد کے ہے اور آج کے دن خوش ہونگے
مسلمان اسد کی مدد سے - اور لکھا تھا عنوان (پتہ) خط کا یہ ہے
کہ محمد بن عبد اسد صلی اسد علیہ وسلم کی طرف جو خاتم النبیین
والمرسلین ہیں اور رب العالمین کے رسول ہیں تبع اول کی
جانب سے - امانت ہے اسد کی جس شخص کے ہاتھ پڑے لازم
ہے کہ اوسکو پہونچا دے مکتوب الیہ کو - اور حلبی اور ابن عساکر
کی اوس روایت میں جو عباد بن زیاد سے کیگئی ہے یہ بھی ہے
کہ تبع نے اوس خط میں شعر بھی لکھے تھے - بیان کیا گیا ہو مجھے
کہ اسد کے رسول پیدا ہونگے بیچ ارض حرم میں پس اگر میرے
زمانے طول کھینچا اونکے زمانہ تک (یعنی جبتک اگر میں زندہ رہا)
تو ہونگا میں اونکا وزیر رشتہ دار اور ایک روایت میں ہے گواہی دیتا
ہوں میں احمد پر کہ تحقیق وہ رسول ہیں اسد کیجانب سے جو پیدا کرنیوالا
ہے روح کا **معلوم** ہوتا ہے اس فرمان سے یہ کہ جائز اور معتبر ہے
ایمان قبل بعثت کے اور دلالت کرتا ہے اسی پر قول اسد کا واذ
اخذ اللہ یعنی لیا جبکہ اسد نے عہد نبیوں کے لیے کہ البتہ جو کچھ آوے
تمہارے پاس کتاب سے اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس
رسول تصدیق کرنیوالا اوسکا جو تمہارے پاس ہے تو البتہ ایمان لاؤگے
اوسپر اور مدد کروگے اوسکی کہا تفسیر خازن میں کہ بیان کیا ہے طبری نے
کہ معنی اوس کے یہ ہیں کہ یاد کرو اے اہل کتاب اوس وقت کو جبکہ
لیا اسد نے میثاق نبیوں کا اور میثاق کے اصلی معنی لغت میں -
اوس عہد کے ہیں جو موکد ہو قسم کے ساتھ اور معنی میثاق النبیین کے
یہ ہیں کہ عہد کیا تھا اونہوں نے اپنی جانوں پر اسد کی اطاعت کا
اوس چیز میں جسکا اسد حکم کرے یا جس سے منع کرے اور بیان
کیں مفسرین نے اس موقع پر اخذ میثاق کی دو صورتیں ایک تو

في المعنى فذهب قوم الى ان الله تع اخذ
الميثاق من النبيين خاصة قبل ان يبلغوا
كتاب الله ورسالاته الى عباده ان يصدق
بعضهم بعضا واخذ العهد على كل نبي ان
يومن بمن ياتي بعده من الانبياء وينصره
ان ادركه وان لم يدركه قيام قومه بنصرته
ان ادركوه فاخذ الميثاق من موسى عليه
السلام ان يومن بعيسى عليه السلام و
من عيسى عليه السلام ان يومن بمحمد صلى
الله عليه وسلم وهذا قول سعيد بن جبير
والحسن وطاؤس وقيل انما اخذ الميثاق
من النبيين في امر محمد صلى الله عليه وسلم
خاصة وهو قول علي وابن عباس وقتادة
والسدي فعلى هذا القول اختلفوا فقيل
انما اخذ الله الميثاق على اهل الكتاب الذين
ارسل اليهم النبيين ويدل عليه قوله تعالى
ثم جاءكم وانما كان محمد مبعوثا الى اهل
الكتاب دون النبيين وانما اطلق هذا
اللفظ عليهم لانهم كانوا يقولون نحن اولى
بالنبوة من محمد لانا اهل الكتاب والنبيون
منا وقيل اخذ الله الميثاق على النبيين
واممهم جميعا في امر محمد صلى الله عليه
وسلم فاكتفى بذكر الانبياء لان العهد
مع المتبوع عهد مع الاتباع وهو قول
ابن عباس قال علي بن ابي طالب
ما بعث الله نبيا ادم فمن بعده الا
اخذ عليه العهد في امر محمد صلى الله عليه وسلم

یہ کر لیا گیا تھا انبیا سے دوسرے یہ کہ لیا گیا تھا میثاق انبیا کیلئے اونکی
امت سے اور اسیوجہ سے اختلاف کیا ہو معنی میں پس بعض نے کہا
کر لیا تھا اللہ نے میثاق خاص نبیوں سے پہلے اس سے کہ پہونچا ویں
کتاب اسکی اور اوسکے پیغام اوسکے بندوں کو اس بابت کہ تصدیق
کریگا بعض انمیں سے بعض کی آپسمیں اور لیا تھا عہد ہر نبی سے کہ ایمان
لائیگا اپنے بعد والے نبی پر اور مدد کرے اوسکی اگر پاوے اوسکا زمانہ
اور اگر نہ پاوے تو حکم کر جاوے اپنی قوم کو اوسکی مدد کرنیکا پس لیا
عہد موسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں عیسی علیہ السلام پر اور لیا
عہد عیسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
یہی قول ہے سعید بن جبیر اور حسن اور طاؤس کا اور بعض نے
کہا ہو کر لیا تھا عہد نبیوں سے خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
بارہ میں اور یہ قول ہے علیؓ اور ابن عباسؓ اور قتادہ اور سدی کا
پس اس قول کی بنا پر اختلاف کیا ہے پس کہا گیا ہے کہ لیا اللہ
نے میثاق اہل کتاب پر وہ اہل کتاب جنکی طرف بھیجا نبیوں کو اور دلالت
کرتا ہے اسپر قول اللہ کا ثم جاءکم اور جزیں نیست کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مبعوث تھے اہل کتاب کیطرف نہ نبیونکیطرف اور سوائے
اسکے نہیں اطلاق کیا گیا اسکا اونپر اسوجہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم
نبوت کیلئے بہ نسبت محمد کے اولی ہیں اسلیئے کہ ہم اہل کتاب ہیں
اور نبی ہم میں سے ہی ہوئے ہیں اور بعض نے کہا ہو کہ لیا اللہ نے میثاق
نبیوں اور اون سب کی امت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ
میں اور اکتفا کی انبیا کے ذکر پر اسوجہ سے کہ عہد لینا متبوع سے عہد
لینا ہوتا ہے تابع کا اور یہی قول ہو ابن عباس کا۔ کہا علی بن
ابی طالب نے نہیں بھیجا اللہ نے آدم اور اون کے
بعد کوئی نبی مگر کہ عہد لیلیا اون سے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے بارہ میں اور اونہوں نے عہد لیا اپنی قوم
سے کہ ایمان لائیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اگر
وہ مبعوث ہوں اور یہ زندہ ہوں تو اون کی مدد کریں

واخذ هو العهد على قومه ليومنن به وان بعث وهم احياء بنصرنه وقيل ان المراد من الأية ان الانبيأ كانوا ياخذون العهد والميثاق على اممهم بانه اذا بعث محمد صلى الله عليه وسلم ان يومنوا به وينصرونه وهذا قول كثير من المفسرين۔

اور بعض نے کہا کہ مراد آیت سے یہ ہے کو انبیا لیتے رہے ہیں عہد اپنی اپنی امتوں سے اس بات کا کہ جب مبعوث ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایمان لاویں اونپر اور مدد کریں اون کی اور یہی قول ہے اکثر مفسرین کا۔

تمیم بن اوس

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لتميم بن اوس الدارى وقصة وفودهم وفيها عدة فرامين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم بن اوس داری کو اور اونکی وفود کا قصہ اور اس میں چند فرمان ہیں

ذكر صاحب الصلاح المضى قصة وفود الداريين فقال قال ابن سعد قدم وفد الداريين عليه صلى الله عليه وسلم منصرفه من تبوك وهم عشرة نفر منهم تميم ونعيم ابنا اوس بن خارجة والطيب بن ذر وهانى بن حبيب وعزيز بن مالك فاسلموا وسمى رسول الله صلى الله عليه وسلم الطيب عبد الله وسمى عزيزا عبد الرحمن واهدى هانى بن حبيب لرسول الله صلى الله عليه وسلم خمرا وافراسا وقباء مخوصا بالذهب فقبل الافراس والقباء واعطاه العباس فقال ما اصنع به قال تنزع الذهب فتحليه نساءك ثم تبيع الديباج فتاخذ ثمنه فباعه العباس من رجل يهودى بثمانية الاف درهم فقال تميم قريتان من الروم يقال لاحدهما حبرى وللاخر بيت عينون فان فتح الله عليك الشام هبهما

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضی نے قصہ وفد داریین کا پس کہا کہ ابن سعد نے کہ آئے داریوں کے ایلچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب آپ لوٹے تھے غزوہ تبوک سے اور وہ دس آدمی تھے تمیم ونعیم اوس کے بیٹے اور طیب بن ذر اور ہانی بن حبیب اور عزیز بن مالک وغیرہ پس اسلام لائے اور نام رکھا رسول اللہ نے طیب کا عبد اللہ اور عزیز کا عبد الرحمن اور ہدیہ میں دیا ہانی بن حبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب اور گھوڑے اور ایک زردوز قبا پس قبول کیے آپ نے گھوڑے اور قبا اور دی وہ قبا عباس رض کو اونہوں نے کہا کہ میں اسکا کیا کروں فرمایا کہ اس سے سونا علیحدہ کرکے اپنی عورتوں کا زیور بنا لے اور دیباج فروخت کرکے اوسکی قیمت لیلے پس بیچا اوسکو عباس رض نے ایک یہودی کو آٹھ ہزار درہم کے عوض میں پس کہا تمیم نے کہ دو گاؤں ہیں روم کے ایک کا نام حبری ہے اور دوسرے کا بیت عینون پس اگر فتح کر دے اللہ آپ کے لیے ملک شام تو بخشدیجیے وہ دونو مجھکو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذ وہ دونو واسطے تیرے ہیں۔

لی قال صلی اللہ علیہ وسلم فہما لک وکتب
بن لک کتابا فلما قام ابوبکر اعطاہ ذلک و
کتب رضی اللہ عنہ لہ بہ کتابا نذکرہ
انشاء اللہ واقام وفد الداریین حتی توفی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوصی لہم
بجاد مائۃ وسق ۔ وذکر صاحب المصباح
کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بحوالۃ ابن منیر الحلبی قال قال فی شرح
مختصر السیرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کتب لتمیم ونعیم ابنا اوس کتابا ۔
ان لہم حبری وعینون بالشام سہلہا
وجبلہا وماءہا وحرثہا وقریتہا وانباطہا
ولعقبہ من بعدہ لا یحاقہ فیہا احد ولا
یلجہ علیہ بظلم ومن ظلمہم فاخذ منہم
شیئا فان علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ
والناس اجمعین ۔ وذکر قصۃ وفودہم
شیخ الدحلانی فی سیرتہ فقال وفد علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم الداریون ابو تمیم
الداری واخوہ نعیم الداری واربعۃ اخرون
وکانوا علی دین النصرانیۃ فاسلموا وحسن
اسلامہم وکان وفدہم علیہ مرتین
مرۃ بمکۃ قبل الہجرۃ ومرۃ بعدہا وفی
المرۃ الاولی سألوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یعطیہم ارضا من ارض الشام
فقال لہم سلوا حیث شئتم قال ابو ہند

اور لکھی اس بابتہ ایک سند پس جب والی ہوئے ابوبکر تو
دی اونکو وہ تحریر رسول اللہ کی اور لکھا ابوبکرؓ نے بھی اون
کے لیے اس بابتہ فرمان ذکر کرینگے ہم اوسکو انشاءاللہ
اور رہے وفد داریین یہانتک کہ وفات کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور وصیت کی آپ نے اون کیواسطے اسقدر
درخت خرما کے لیے جسمیں سو وسق کی پیداوار ہوجائے اور
ذکر کیا ہے صاحب مصباح نے فرمان رسول اللہ کا
بحوالہ ابن منیر حلبی کے کہا کہ ذکر کیا شرح مختصر السیرۃ میں کہ
لکھا رسول اللہ نے تمیم اور نعیم اوس کے بیٹوں کے
واسطے ایک فرمان جس کے لفظ یہ ہیں ۔
تحقیق اون کے لیے ہے حبری اور عینون جو شام میں ہے
(بتمامہ) وہاں کی نرم زمین اور پہاڑ اور نہریں اور کھیتی اور گاوں
اور اوس کے جنگل اور اوس کے بعد اوسکی اولاد کے لیے
نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور نہ داخل ہو اوسپر ظلما اور جو ظلم کریگا
اونپر اور لیلیگا اوس میں سے کچھ بھی تو لعنت ہوگی اوسپر اللہ
اور ملائکہ اور تمام مخلوق کی اور داریین کے آنے کا قصہ شیخ
دحلان نے اپنی سیر میں نقل کیا ہے پس کہا کہ آئے رسول اللہ
کی خدمت میں ابو تمیم داری اور اوس کے بھائی نعیم داری اور
چار اور ۔ وہ سب نصرانی تھے پس اسلام لائے اور اچھا
ہوگیا اونکا اسلام ۔ اور وہ حاضر ہوئے ہیں خدمت رسول اللہ
میں دو مرتبہ ایک مرتبہ مکہ میں قبل ہجرت کے اور دوسری مرتبہ
بعد ہجرت کے اول مرتبہ کی حاضری میں اونہوں نے
رسول اللہ سے سوال کیا تھا کہ دیں آپ اونکو زمین دیا گیا
ملک شام سے پس فرمایا آپ نے کہ مانگو جہاں سے چاہو
بیان کیا ابو ہند داری نے جو تمیم کے ساتھ والوں میں سے

الجاد بمعنی المجد وای نخلا یجد منہ ما یبلغ
مائۃ وسق ۔ کذا فی مجمع البحار ۔

سہ جاد معنی میں مجذود کے ہے یعنی اسقدر کھجوروں کے درخت جس سے
کاٹ لئے جاویں سو وسق ۔ اسیطرح ہے مجمع البحار میں ۱۲

الداری وھو من اصحاب تمیم فنھضنا
من عندہ نتشاور فی ای الارض ناخذ
فقال تمیم نسأله بیت المقدس قال ابو
ھند ھذا محل ملک العجم ومحل ملک
العرب فاخاف ان لا یتم لنا قال تمیم نسأله
بیت حیرون وکورتھا فنھضنا الی رسول
الله صلی الله علیه وسلم فذکرنا ذلک له فدعی
بقطعة من ادم وکتب لنا کتابا نسخته
بسم الله الرحمن الرحیم ـ ھذا کتاب ذکر
فیه ما وھب محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
للداریین ـ اعطاہ الله الارض فوھب
لھم بیت عینون وحیرون ومرطوم وبیت
ابراھیم الی الابد شھد عباس بن عبد المطلب
وخزیمة بن قیس وشرحبیل بن حسنة وکتب
قال ثم اعطانا کتابا وقال انصرفوا حتی
تسمعوا انی قد ھاجرت قال ابو ھند فانصرفنا
فلما ھاجر صلی الله علیه وسلم الی المدینة
قدمنا علیه وسالناہ ان یجدد له کتابا
اخر فکتب لنا کتابا اخر نسخته ـ
بسم الله الرحمن الرحیم ـ ھذا ما انطی
محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم تمیم
الداری واصحابه انی انطیتکم بیت حیرون
وعینون والمرطوم وبیت ابراھیم برمتھم
وجمیع ما فیھم نطیة بت ووھبت وسلمت
ذلک لھم ولاعقابھم من بعدھم ابد الابد
فمن اذاھم فیه اذاہ الله وشھد ابو بکر
ابن ابی قحافة وعمر بن الخطاب وعثمان بن

تھا کہ اٹھے ہم رسول اللہ کے پاس سے تاکہ مشورہ کریں اس بابت کہ کونسی
زمین مانگیں پس کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے بیت المقدس کہا ابو ہند
نے کہ یہ جگہ ہے بادشاہان عرب و عجم کی پس ڈرتا ہوں میں کہ
نہ رکھ سکیں گے ہم اوسکو کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے
بیت حیرون اور اوس کے متعلقات پس آئے ہم رسول اللہ
کے پاس اور ذکر کیا ہم نے آپ سے یہ مشورہ پس منگوایا آپنے
ایک ٹکڑا ادھوڑی کا اور لکھا ہمارے واسطے فرمان
جس کا نسخہ یہ ہے کہ ـ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے جس میں ذکر ہے
اوس چیز کا جسکو بخشا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے داریوں کو
دی اللہ نے رسول اللہ کو زمین پس بخشا آپ نے اونکو
بیت عینون اور بیت حیرون اور مرطوم اور بیت ابراہیم ہمیشہ کے
لیے ـ گواہی دی اسپر عباس بن عبد المطلب اور خزیمہ بن
قیس اور شرحبیل بن حسنہ نے اور لکھا اسکو شرحبیل بن
حسنہ نے ـ کہا راوی نے پھر دیا آپ نے ہمکو فرمان
اور کہا لوٹ جاؤ یہانتک کہ سنو تم کہ میں نے ہجرت کی
کہا ابو ہند نے کہ پس لوٹ آئے ہم پس جب ہجرت
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کیطرف تو ہم حاضر خدمت
ہوئے اور سوال کیا آپ سے کہ ہمکو نیا فرمان لکھدیجیے پس لکھی ہمارے
واسطے دوسری تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر
ہے اوس چیز کی کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمیم داری اور اوس کے ساتھیوں کو تحقیق دیا میں نے تمکو بیت حیرون
اور عینون اور مرطوم اور بیت ابراہیم سب کا سب اور جو کچھ کہ
اوسمیں ہے دینا قطعی ـ اور بخشا میں نے اور دیدیا میں نے یہ اونکو اور
اونکی اولاد کو اونکے بعد ہمیشہ کے لیے پس جو شخص کہ اذیت
دے اونکو اسبارہ میں تو اذیت دے اللہ اوسکو اور گواہی
دی اسپر ابو بکر بن ابی قحافہ اور عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان

۲۹ یہ کتاب القطعہ عز وارد الشیخ الی السجاوین

۲۹ یہی کتاب تملیک ...

عفان وعلی بن ابی طالب ومعویۃ بن ابی
سفیان وکتب۔
وآوردہ فی المواھب فقال قال صاحب
باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام
برھان الدین ابراھیم الفرازی روی ابو
نعیم من طریق سعید بن زیاد عن ابی
ھند الداری فذکر مثل ھذا وقال فلما
قبض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واستخلف
ابوبکر وجند الجنود الی الشام کتب کتابا
نسختہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من ابی بکر الصدیق
الی ابی عبیدۃ الجراح سلام علیک فانی احمد
الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو امابعد فامنع
من کان یومن باللہ والیوم الآخر من الفساد
فی قری الداریین وان کان اھلھا قد جلوا
عنھا واراد الداریون ان یزرعوھا
فیزرعوھا بلاخراج واذا رجع الیھا اھلھا فھی
لھم وھم بھا احق والسلام علیک
قال ونقل ھذا من کتاب اسعاف
الاخصا بتفصیل المسجد الاقصا۔

اور علی بن ابی طالب اور معویہ بن ابی سفیان نے رضی اللہ عنہم،
اور لکھا معویہ بن ابی سفیان نے۔
اور بیان کیا ہے اسکو مواہب میں پس کہا کہ کہا صاحب
باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام برہان الدین ابراہیم
الفرازی نے کہ روایت کیا اسکو ابونعیم نے سعید بن زیاد
کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہند داری سے
پس ذکر کیا اسیطرح اور کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات ہوئی اور ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور اونہوں نے
شام کی طرف اپنے لشکر بھیجے تو لکھی ایک تحریر جسکا نسخہ
یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے ابوبکر صدیق کی
جانب سے ابوعبیدہ بن جراح کو سلام ہو تجھپر پس تحقیق
حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں
ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے پس منع کر تو اسکو جو ایمان لایا
ہے اللہ اور یوم قیامت پر داریوں کے گاؤں میں فساد کرنے
سے اور اگر وہاں کے آدمی جلاوطن ہوگئے ہوں اور داری
وہاں کاشت کرنا چاہیں تو چاہیے کہ کاشت کریں اوسکو بلا محصول
اور جب لوٹ آویں وہاں والے تو وہ اونکے واسطے ہے اور وہی مستحق ہیں
اوسکے والسلام علیک کہا زرقانی نے اور نقل کیا گیا یہ فرمان کتاب
اسعاف الاخصا بتفصیل مسجد الاقصا سے۔

المسائل المستنبطۃ من ھذا الکتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوئے ہیں

قولہ فقبل الافراس والقباء
ای ورد الخمر وھذا یدل علی عدم قبول
ھدیۃ الخمر فانہ لا ینتفع بہ عند المسلمین
بوجہ من الوجوہ اصلا۔ **قولہ فتبیعھا**

قولہ فقبل الافراس والقباء یعنی واپس کردیا خمر کو اور یہ دلیل
ہے اس بات پر کہ شراب کا ہدیہ نہ قبول کرنا چاہیے اسوجہ سے
کہ مسلمان کسی طرح بھی اوس سے نفع نہیں حاصل کرسکتا۔
قولہ فتبیعھا یعنی فروخت کردے دیباج کو اور یہ دلیل ہے

اى الديباج وهذا يدل على جواز بيع
ما يحرم لبسه ويؤيده ما روى عن جابر
ابن عبد الله قال لبس النبى صلى الله عليه
وسلم قباء له من ديباج اهدى اليه ثم
اوشك ان نزعه وارسل به الى عمر بن
الخطاب فقيل قد اوشكت فنزعته يا
رسول الله قال نهانى عنه جبرئيل عليه
السلام فجاء عمر يبكى فقال يا رسول الله
كرهت امرا واعطيتنيه فمالى فقال ما
اعطيتك لتلبسه انما اعطيتك لتبيعه
فباعه بالفى درهم رواه مسلم واحمد
وجنس هذه الاحاديث تدل على تحريم
لبس انواع الحرير وقد نقل القاضى عياض
عن قوم اباحته وقال ابو داؤد انه لبس
الحرير عشرون نفسا من الصحابة او
اكثر منهم انس رض وبراء بن عازب رض ولكن
وقع الاجماع على ان التحريم مختص بالرجال
دون النساء وقال ابن الزبير بتعميم التحريم
لعموم قوله صلى الله عليه وسلم لا
تلبسوا الحرير فانه من لبسه فى الدنيا
لم يلبسه فى الآخرة واستدل من
اباحه بما روى عن سعد قال رايت
رجلا ببخارى على بغلة بيضاء عليه
عمامة خز سوداء فقال كسانيها رسول الله
صلى الله عليه وسلم رواه ابو داؤد
والخز ضرب من ثياب ابريسم وكذا ما
رواه عقبة بن عامر قال اهدى لرسول الله

اِس بات کی کہ جسکا پہننا حرام ہے اوسکا فروخت کرنا جائز ہی
اور تائید کرتی ہی اسکی وہ حدیث جو مروی ہی جابر بن عبد اللہ سے
کہا کہ پہنی رسول اللہ نے ایک قبا دیباج کی جو آپ کو ہدیہ
دیگئی تھی پھر آپ نے اوسکو جلدی سے اتار دیا اور بھیجا اوسکو
عمر بن خطاب کے پاس پس پوچھا گیا کہ جلدی کی آپ نے پس
اتار ڈالی آپ نے قبا یا رسول اللہ کہا کہ منع کیا مجھکو اوس سے
جبرئیل نے پس آئے عمر روتے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ
مکروہ جانا آپ نے ایک امر اور دیا آپ نے اوسکو مجھے پس
میں کیا کروں فرمایا رسول اللہ نے میں نے اسلیئے تمہکو نہیں دیا ہی کہ
تو اوسکو پہنے بلکہ فروخت کردے تو اوسکو پس بیچا حضرت عمر نے اوسکو
دو ہزار درہم کے عوض میں روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے
اور اس قسم کی احادیث دلالت کرتی ہیں انواع حریر کی حرمت
پر۔ اور تحقیق نقل کی ہے قاضی عیاض نے ایک قوم سے
اوسکی اباحت اور کہا ابو داؤد نے کہ پہنا حریر بیس یا اوس
سے زائد صحابہ نے اور ان ہی میں سے انس اور براء بن
عازب ہیں لیکن اس بات پر اجماع ہوگیا ہے کہ تحریم مردوں
کے ساتھ خاص ہے نہ عورتوں کے ساتھ اور ابن زبیر نے تحریم
کے عموم کا قول کیا ہے یعنی حرمت مرد و عورت دونوں کیلئے ہے
بوجہ عام ہونے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ لا تلبسوا
الحریر یعنی مت پہنو حریر اسوجہ سے کہ جو پہنیگا اوسکو دنیا میں
نہیں پہنیگا اوسکو آخرت میں۔ اور استدلال لایا وہ شخص جسنے
مباح کیا ہے اوس حدیث سے جو روایت کیگئی ہے سعد سے وہ
کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے ایک شخص کو شہر بخارا میں سپید خچر پر سوار
جو ریشمین سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھا کہا اوسنے کہ پہنایا ہے
یہ مجھکو رسول اللہ صلعم نے روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد نے
اور خز ایک قسم کا ریشمین کپڑا ہوتا ہے اور اسیطرح وہ حدیث
جسکو روایت کیا ہے عقبہ بن عامر نے کہا ہدیہ دیگئی رسول اللہ

فروج حریر فلبسه ثم صلی فیه وانصرف فنزعه نزعا شدیدا کالکاره له ثم قال لا ینبغی هذا للمتقین متفق علیه ۔ **قوله شهد ابوبکر وعمر وعثمان وعلی** ۔ ترتیب هذه الشهادة یدل علی ترتیب الخلافة الذی وقع بعده صلی الله علیه وسلم وصارت معجزة له فیما الهمهم الله علی قلوب امته فی جمعهم واتفاقهم علی ترتیب الخلافة ۔

کو ایک حریر کی قبا پس پہنا آپ نے پھر اوتارا اوسکو جلدی سے اوسکو مکروہ سمجھکر پھر فرمایا کہ نہیں مناسب ہے یہ متقین کیلیے متفق علیہ **قولہ شہد ابوبکر وعمر وعثمان وعلی** ۔ اس شہادت کی ترتیب دلالت کرتی ہے اوس ترتیب خلافت پر جو رسول اللہ کے بعد واقع ہوئی اور ہو گیا یہ معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بایطور کہ ڈال دیا اللہ نے آپ کی امت کے دل میں اسی ترتیب کو کہ سب نے اتفاق کیا اوسی پر ۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لجحر وبن عمرو العذری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جحر وبن عذری کو

قال الحافظ روی ابن مندة من طریق ابی ثمامة بن الهریس بن الربعی عن ابیه عن ابیه ربعی عن ابیه اقیصر ان جحر وبن عمرو العذری حدثه انه الی النبی صلی الله علیه وسلم وکتب علیه الصلوة والسلام کتابا ان لیس علیکم حشر ولا عشر ۔ وذکره ابن الاثیر وقال اخرجه ابن مندة وابو نعیم بالراء المهملة وابو عمر وفی ترجمة جزء بالمعجمة وقال الحافظ ورایت فی نسخة صحیحة من الاستیعاب جزاء بالمعجمة علی وزن خفاء ۔ **قوله لیس علیکم حشر**

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے ابی ثمامہ بن ہریس بن ربعی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ ربعی سے اور ربعی اپنے باپ اقیصر سے کہ جحر بن عمرو عذری نے حدیث بیان کی اونسے کہ وہ آئے رسول اللہ کے نزدیک تو آپنے اونکو لکھدیا کہ لشکر بنانیکو تم کو نہیں جمع کیا جاویگا اور نہ تم سے عشر لیا جاویگا ۔ اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے راء مہملہ کے ساتھ اور تخریج کی ہے ابوعمر نے جزء راء معجمہ کے ترجمہ میں اور کہا حافظ نے کہ دیکھا میں نے استیعاب کے ایک صحیح نسخہ میں جزاء جیم اور زاء معجمہ کے ساتھ خفاء کے وزن پر ۔ **قولہ لیس علیکم حشر** یعنی نہ بھیجے

قوله فروج حریر باضافة من باب خاتم فضة وروی ترکها وهو بفتح فاء وتشدید راء مهملة مضمومة واخره جیم وحکی بوزن خروج جاء فی حدیث اخر انه صلعم صلی وعلیه فروج حریر هو قباء کذا فی مجمع البحار ۔ ۱۲

سے قولہ فروج حریر ایسی ہی اضافت سے جیسی کہ خاتم فضۃ میں اور بلا اضافت بھی مروی ہے اور فروج فتح فا اور تشدید راء مہملہ مضموم اور آخر میں جیم اور بوزن خروج بھی آیا ہے حدیث میں ہے کہ آپ نے نماز پڑہی اور آپ پر حریر کا فروج تھا قبا اسی طرح ہے مجمع البحار میں ۔

ای لاتندبون الی الغزو ولا تضرب علیکم البعوث وقیل لا یحشرون الی عامل الزکوۃ بل یوخذ صدقاتہم فی اماکنہم والحشر ایضا الجلاء من الاوطان کذا فی مجمع البحار قولہ ولا یعشر۔ ای لا یوخذ عشر اموالکم وقیل اراد صدقۃ الواجبۃ۔

جاؤ گے لڑائی کی طرف اور نہ لایا جاویگا تم پر لشکر بعض نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ نہ بلائے جاؤ گے عامل زکوۃ کیطرف بلکہ تم سے تمہارے گھروں پر زکوۃ لیجاویگی اور حشر کے معنی جلاوطن کرنیکے بھی ہیں۔ اسیطرح ہے مجمع البحار میں۔ قولہ ولا یعشر یعنی نہ لیا جاوے گا تمہارے مال کا دسواں حصہ اور بعض نے کہا مراد اس سے زکوۃ واجبہ ہے

٣٤ کتاب بجمیل بن ردام

ھذا ماکتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لجمیل بن ردّام العذری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردّام عذری کو

وذکر ابن الاثیر والحافظ قال روی ابن مندۃ من طریق عتیق بن یعقوب عن عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو ابن حزم عن ابیہ عن جدہ عن عمرو بن حزم عن ابیہ قال کتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لجمیل بن ردّام۔ ھذا ما اعطی رسول اللہ لجمیل بن ردام العذری۔ اعطاہ الرمداء۔ لا یحاقہ فیھا احد وکتب علی بن ابی طالب۔

ذکر کیا ابن اثیر اور حافظ نے کہا کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے عتیق بن یعقوب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ عمرو بن حزم سے اور وہ اپنے باپ سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام کیلئے کہ یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے جمیل بن ردام عذری کو۔ دیا آپنے اوسکو رمدا ار موضع ، نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور لکھا اسکو علی بن ابی طالب نے۔

٣٥ کتاب بجنادۃ الازدی

ھذا ماکتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لجنادۃ الازدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی کے لئے

ذکر صاحب مصباح المضئ بحوالۃ ابن سعد فقال قال ابن سعد وکتب صلے اللہ علیہ وسلم لجنادۃ الازدی وقومہ ما اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ واطاعوا اللہ ورسولہ واعطوا من المغانم خمس اللہ وسھم النبی صلے اللہ علیہ وسلم وفارقوا

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضئ نے ابن سعد کے حوالہ سے پس کہا کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی اور اوسکی قوم کو کہ جب تک کہ وہ قائم کریں نماز اور دیں زکوۃ اور اطاعت کریں اوس کے رسول کی اور دیں مال غنیمت میں سے خمس اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور علیحدہ رہیں مشرکین سے تو واسطے

المشركين فان لهم ذمة الله وذمة محمد ابن عبد الله -
وما وجدت هذا الكتاب فيما سوى المصابح لكن لما راجعت الى الاصابة واسد الغابة تفحصًا له صادفت فى ترجمة جنادة غير منسوب كتابا باسمه فاظن انها والذى ذكرناها واحدة لما فيه من التشابه فى مضمون الكتاب والله اعلم وهو هذا -

اون کے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے محمد بن عبد اللہ کا۔
اور نہیں پایا مینے یہ فرمان کسی کتاب میں مصابح کے سوا لکن جب رجوع کیا مینے اصابہ اور اسد الغابہ کی طرف تو پایا مینے جنادہ غیر منسوب کے ترجمہ میں ایک فرمان اونکے نام کا۔ پس گمان کرتا ہوں میں کہ یہ اور وہ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ایک ہی ہیں کیونکہ مضمون دونو کا بہت ہی ملتا ہوا ہے واللہ اعلم اور وہ یہ ہے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لجنادة غير منسوب

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ غیر منسوب کے نام

قال الحافظ وابن الاثير روى ابن مندة باسناد المتقدم فى ترجمة جميل بن ردام عن عمرو بن حزم عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب لجنادة -
بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب من محمد رسول الله لجنادة وقومه ومن اتبعه باقام الصلوة وايتاء الزكوة - من اطاع الله ورسوله واعطى الخمس من المغانم خمس الله وفارق المشركين فان له ذمة الله وذمة محمد صلى الله عليه وسلم -

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ابن مندہ نے اوسی سند کے ساتھ جو جمیل بن ردام کے نام والے فرمان میں گذر چکی عمرو بن حزم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا جنادہ کو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہی محمد رسول اللہ کی جانب سے جنادہ اور اوسکی قوم اور اون لوگوں کے نام جو اوسکی تابعداری کریں۔ نماز پڑہنے اور زکوۃ دینے کی بابتہ۔ جو شخص کہ اطاعت کرے اللہ اور اوسکے رسول کی اور دے مال غنیمت میں سے خمس خمس اللہ کا اور جدا رہے مشرکین سے تو واسطے اوسکے ذمہ ہے اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

كتابه صلى الله عليه وسلم بالجنى المعروف بحرز ابى دجانة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جنی کو جو مشہور ہے حرز ابی دجانہ کے نام سے

ذكر فى خصائص الكبرى بتخريج البيهقى عن ابى دجانة قال شكوت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله

ذکر کیا ہے خصائص کبری میں بیہقی کی تخریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابو دجانہ سے کہا کہ شکایت کی میں نے رسول اللہ سے پس کہا مینے کہ یا رسول اللہ جبکہ میں

پہلا کتاب کتابہ لجنادہ غیر منسوب

کتاب الی الجنی المعروف بحرز ابی دجانہ

بینا انا مضطجع فی فراشی اذ سمعت فی داری
صریرًا کصریر الرحیٰ ودویًا کدوی النحل و لمعًا
کلمع البرق۔ فرفعت راسی فزعًا مرعوبًا فاذا
انا بظل اسود مدلی یعلو ویطول فی صحن
داری فاهویت الیہ ومسست جلدہ فاذا
جلدہ کجلد القنفذ فرمی فی وجھی مثل شرر
النار فظننت انہ قد احرقنی فقال رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عامرد ارسوءٍ
یا ابا دجانۃ فقال ائتونی بدوات وقرطاس
فاتی بھما فناولہ علے بن ابی طالب و
قال اکتب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا کتاب من
محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار
من العمار والزوار والسائحین الا طارق
یطرق بخیر یا رحمن۔ اما بعد فان لنا ولکم
فی الحق سعۃً فان تک عاشقًا مولعًا او
فاجرًا مقتحمًا او راعیًا حقًا مبطلًا فھذا
کتاب اللہ ینطق علینا وعلیکم بالحق
انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا
یکتبون ما کنتم تمکرون۔ اترکوا صاحب
کتابی ھذا وانطلقوا الی عبدۃ الاصنام
والی من یزعم ان مع اللہ الھًا اٰخر لا الہ
الا ھو کل شئ ھالک الا وجھہ لہ الحکم
والیہ ترجعون۔ تقلبون۔ حم لا ینصرون
حمعسق۔ تفرق اعداء اللہ وبلغت حجۃ
اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فسیکفیکھم
اللہ وھو السمیع العلیم۔

لیٹا ہوا تھا اپنے بستر پر تو سُنی میں نے ایک آواز مثل
آواز چکی کے اور بھنبناہٹ مثل بھنبناہٹ مہال کی
مکھی کے اور چمک مثل چمک بجلی کے پس اٹھایا مینے اپنا
سر گھبرا کر تو دیکھا میں نے ایک سیاہ سایہ لٹکا ہوا جو بڑھتا اور
لانبا ہوتا تھا میرے گھر کے صحن میں پس قصد کیا مینے اوسکا
اور مینے اوسکی جلد کو چھُوا تو اُسکی جلد مثل جلد چوہی کے
تھی پس پھینکے میرے مونہ پر آگ کے انگاروں کے شعلے تو
گمان کیا مینے کہ وہ مجھے جلا دیگا پس فرمایا رسول اللہ نے
رہنے والا گھر کا (یعنی وُہی جن) برا ہی یا ابو دجانہ پھر فرمایا
کہ کاغذ اور دوات لاؤ پس وہ لائی گئی تو دیا علی بن ابی طالب
کو اور فرمایا کہ لکھ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا جو رسول ہیں رب العالمین کے اوس شخص کیطرف
جو رات کو آوے گھر میں رہنے والا ہو خواہ زیارت کے لئے
آنا یا پھرنیوالا مگر وہ جو رات کو آوے خیر و بہتری کے یا رحمن
بعد اسکے معلوم ہو کہ واسطے ہمارے اور تمہارے حق میں وسعت
ہے پس اگر تو عاشق حریص یا فاجر دخیل یا تیچ کرنیوالا حق
باطل کی تو یہ کتاب اللہ کی ہے جو حکم کرتی ہے ہمپر اور تمپر حق کا تحقیق ہم لکھتے ہیں جو
کچھ کہ تم کرتے ہو اور ہمارے رسول لکھتے ہیں جو کچھ کہ تم مکر کرتے ہو چھوڑ دو
اس شخص کو جسکے پاس میرا یہ نامہ ہو اور چلے جاؤ بت پوجنے والوں
کیطرف اور طرف اوس شخص کے جو کہے اللہ کا شریک ہے
(حالانکہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی ہر شئے فنا ہونیوالی ہے
مگر اوسکی ذات اوسی کے واسطے حکم ہے اور اوسی کیطرف لوٹو
گے تم تقلبون۔ حم نہ مدد کیے جاویں وہ حمعسق متفرق ہو جاویں
اعداء اللہ کے اور پہونچ گئی حجت اللہ کی نہ کوئی حیلہ ہے دفع
شر کا اور نہ قوت ہے تحصیل خیر کی مگر اللہ کی مدد سے پس قریب ہے کہ
کافی ہو جاویگا تمکو اللہ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

قال فجعلتہ تحت راسی وبتُّ فما انتبھت الا من صراخ صارخ یصرخ ویقول یا ابا دجانۃ احرقتنا واللات والعزی ۔ فبحق صاحبہ لما رفعت عنا ھذا الکتاب فلا عود لنا فی دارک ولا فی جوارک فغدوت وصلیت الصبح مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخبرتہ بما سمعت من الجن فقال یا ابا دجانۃ ارفع عن القوم فوالذی بعثنی بالحق انھم یجدون الم العذاب الی یوم القیمۃ۔

کہا ابو دجانہ نے پس رکھا میں نے اوسکو اپنے سر کے نیچے اور سو گیا میں پس نہ چونکا میں مگر ایک چلانے کی آواز سے جو کہہ رہا تھا کہ تم نے ہمکو جلا دیا قسم ہے لات وعزیٰ کی ابو دجانہ جلا دیا تو نے ہمکو پس قسم ہے اس نامہ والے کے حق کی جبکہ اٹھا لیگا تو ہم سے یہ کتاب تو پھر نہیں لوٹینگے ہم تیرے گھر میں اور نہ تیرے پڑوس میں پس صبح کی میں نے اور صبح کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پڑہی اور خبر دی آپکو اوسکی جو سنا تھا میں نے جن سے پس فرمایا اے ابو دجانہ اٹھا لے اوس نامہ کو قوم سے پس قسم ہے اوس ذات کی جس نے بہیجا مجھے حق کے ساتھ البتہ پاوینگے وہ تکلیف عذاب کی قیامت تک۔

هذا ما كتبه صلی اللہ علیہ وسلم الی جیفر وعبد ابنی الجلندی ملکی عمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جیفر وعبد کو جو بیٹے ہیں جلندری کے اور بادشاہ ہیں عمان کے

ذکر فی المواھب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی ملکی عمان وبعثہ مع عمرو ابن العاصی ۔ قال الزرقانی ولفظہ کما رواہ ابن سعد مع القصۃ کاملھا من طریق عمرو بن شعیب عن مولی لعمرو بن العاصی عنہ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ من محمد بن عبد اللہ ورسولہ الی جیفر وعبد ابنا الجلندی ۔ سلام علی من اتبع الھدی اما بعد فانی ادعوکما بدعایۃ الاسلام اسلما تسلما ۔ فانی رسول اللہ الی الناس کافۃ ۔ لانذر من کان حیا ویحق القول علی الکافرین وانکما ان اقررتما بالاسلام ولیتکما وان ابیتما ان تقرا بالاسلام فان

ذکر کیا مواہب میں کہ لکھا رسول اللہ نے عمان کے دونوں بادشاہوں (مراد دونوں بہائی ہے) کے نام اور بہیجا اوسکو عمرو بن العاصی کے ہمراہ ۔ کہا زرقانی نے اور لفظ اوسکے اسطرح ہیں جیسکہ روایت کیا اوسکو ابن سعد نے مع پورے قصہ کے عمرو بن شعیب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن العاصی کے ایک آزاد شدہ غلام سے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمدؐ کی جانب سے جو اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول ہیں جیفر اور عبد کیطرف جو بیٹے ہیں جلندری کے سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی بعد اسکے (معلوم ہو کہ) میں بلاتا ہوں تم دونوں کو دعوت اسلام کیطرف اسلام لے آؤ سلامت رہوگے پس تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں تمام مخلوق کی جانب ۔ تاکہ ڈراؤں اوس شخص کو جو زندہ ہو اور ثابت ہو جائے قول (یعنی حجت) کافروں پر اور اگر تم دونوں نے اسلام کا اقرار کر لیا تو میں بدستور تمکو والی رکھونگا

ملکیہما زائلٌ عنکما وخیلے تحل بساحتکما
وتظہر نبوتی علے ملککما وکتب ابی بن کعب
فذکر قصۃ مکالمۃ العبد لعمرو بن العاصے
وملاقاتہ باخیہ جیفر واسلامہما مفصلاً
اقول وکذا ذکرہ صاحب مصباح المضی
بحوالۃ صاحب ھدی المحمدی وقال فیہ
کان بعث عمرو بن العاصی فی ذی القعدۃ
سنۃ ثمان من الھجرۃ وذکر بعدہ کتابًا
اٰخر الی ملوک عمان لم اجدہ فیما سواہ لم
یسم فیہ احد بل قال وعن ابی عبید
فی کتاب الاموال - قال وکتب رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی ملوک عمان
فالتوفیق ان الکتاب الذی اوردناہ
کان خاصۃ بھما وفی ھذا اشراک غیرھما
معھما من ملوک عمان ونسختہ ھکذا

اور اگر تمنے اسلام لانیسے انکار کیا تو تمہارا ملک تمسے جاتا رہیگا
اور میرا لشکر تمہارے میدانونمیں جاویگا اور میری نبوت تمہاری
سلطنتونمیں ظاہر ہوگی - اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے پھر ذکر کیا
قصہ عمرو بن العاصی اور عبد کی گفتگو کا اور اونکی ملاقات اوس
کے بھائی جیفر سے اور اونکا اسلام لانا خوب تفصیل سے کہتا
ہوں میں کہ اسیطرح ذکر کیا صاحب مصباح المضی نے صاحب
ہدی المحمدی کے حوالے سے اور کہا - اوسمیں کہ بھیجا تھا رسول اللہ نے
عمرو بن العاصی کو ذیقعدہ ۸ ہجری میں اور ذکر کیا اسکے
بعد ایک اور فرمان ملوک عمان کا جسکو مینے سوا اوسکے اور کسی کتاب
میں نہیں پایا وہ فرمان کسی خاص نام سے نہیں ہے بلکہ کہا کہ روایت
کی ہے ابو عبید نے کتاب الاموال میں کہا کہ لکھا رسول اللہ نے ملوک
عمان کیطرف ایک فرمان پس تحقیق دفع تعارض کی یہ ہے کہ
وہ فرمان جسکا ہم ذکر کر چکے خاص تھا اون دونو کے نام اور
اسمیں شریک کیے گئے ہیں اونکے ساتھ اور ملوک بھی
نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم الی ملوک عمان (جیفر وعبد وغیرھما)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملوک عمان کی طرف (جیفر و عبد اور اون کے سوا)

من محمد رسول اللہ لعباد اللہ الاسدیین
ملوک عمان واسد عمان من کان منھم
بالبحرین انھم ان اٰمنوا واقاموا الصلوٰۃ
واٰتوا الزکوٰۃ واطاعوا اللہ ورسولہ واٰتوا
حق النبی صلے اللہ علیہ وسلم ونسکوا
نسک المسلمین فانھم اٰمنون وان لھم
ما اسلموا علیہ غیر ان مال بیت النار
ثنیًا للہ ولرسولہ وان عشور التمر صدقۃ
ونصف عشور الحب وان للمسلمین

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اللہ کے
بندوں کی جانب جو اسدیین ہیں بادشاہان عمان اور اسدیان جو ہوں
اونمیں سے بحرین میں (یہ ہیں مضمون کہ) اگر وہ ایمان لائیں اور نماز
پڑھیں - اور زکوٰۃ دیں اور اطاعت کریں اللہ اور اُسکے رسول
کی اور حق رسول اللہ کا دیں اور عبادت کریں مسلمانوں کیسی تو وہ امن
میں ہیں اور اونکے لیے وہ سب کچھ ہے جس چیز پر اسلام لائے (یعنی وہ
چیزیں جو اوسوقت اونکے قبضہ میں تہیں جبکہ وہ اسلام لائے) سوا
اسکے کہ آتشکدہ کا مال مستثنے کیا گیا اللہ اور اُسکے رسول کیلئے اور
عشور تمر کے صدقہ ہیں اور اسیطرح نصف عشور اناج سے اور

[illegible] وغیرھما من ملوک عمان

نصرهم ونصحهم وان لهم مال المسلمين مثل ذالك وان لهم ارجاهم يطحنون بها ما شاؤا
قوله ان مال بيت النار – افاد ان الاوقاف فى غير ملة الاسلام اوقاف فى الاسلام ايضا اذا ظهر واعيانهم فهى حق بيت المال ولذالك ظهوره الحكم و جعله مستثنى من سائر الاموال ولم يجعله ملكا لاحد من العباد –

تحقیق مسلمانوں کے لیے ہے مدد اونکی اور خیرخواہی اونکی اور اونکے لیے وہ حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں مثل اسکے اور واسطے اونکے چکیاں رہا کی پنچکی اونکی ہیں پیسا اونسے جسقدر چاہیں یعنی کوئی محاصل و خراج اسکا اونسے نہ لیا جاویگا **قولہ ان مال بیت النار** – اس قول سے پتا دیا کہ دیگر مذہب والوں کے اوقاف مذہب اسلام میں بھی اوقاف رہتے ہیں جبکہ مسلمان اونپر غالب آ جائیں پھر وہ حق بیت المال کا ہو جاتا ہے اسی لیے اس حکم کو ظاہر کیا اور باقی مالوں سے اسکو مستثنیٰ کر دیا اور اوسکو بندوں میں سے کسی کی ملک نہیں رکھا

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارث بن ابى شمر الغسانى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کے نام

وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حارث بن ابى شمر الغسانى وكان امير بغوطة دمشق من جهة قيصر بغوطتها (غوطة اسم موضع متعلق بدمشق قاله الجوهرى) نسخة الكتاب هكذا – بسم الله الرحمن الرحيم – من محمد رسول الله الى حارث بن ابى شمر سلام على من اتبع الهدى وامن بالله وصدق فانى ادعوك الى ان تومن بالله وحده لا شريك له يبقى لك ملكك –
ذكره فى المواهب مع القصة عن الواقدى وابن عائذ وله ذكر فى مصباح المضى فقال قال ابن الجوزى روى الواقدى من اشياخه – فذكره مفصلا –

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کو جو امیر تھا غوطہ دمشق پر قیصر کی جانب سے (غوطہ ایک جگہ کا نام ہے جو متعلق ہے دمشق کے ایسا ہی بیان کیا ہے جوہری نے) نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم – محمد رسول اللہ کی جانب سے حارث بن ابی شمر کی طرف – سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ پر اور تصدیق کرے – میں بلاتا ہوں تجھکو اس بات کی طرف کہ ایمان لائے تو ایسے اللہ پر جس کا کوئی شریک نہیں ہے تو باقی رہیگا تیرے پاس تیرا ملک –
ذکر کیا اس کو مواہب میں قصہ کے ساتھ واقدی اور ابن عائذ کے حوالہ سے – اور ذکر کیا اسکو مصباح المضی نے بھی پس کہا کہ کہا ابن جوزی نے کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنے اساتذہ سے پس ذکر کیا اس فرمان کو –

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارث بن كلال ومعافر وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن کلال اور معافر و ہمدان دو نام قبیلہ کے نام

مکتوب گرامی بنام حارث بن ابی شمر

مکتوب بنام حارث بن کلال

قال الحافظ هو حارث بن كلال احد
اقيال اليمن كتب اليه النبي صلى الله عليه
وسلم كتابا وذكره ابن الاثير وقال له ذكر
في حديث عمرو بن حزم روى الزهري
عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن
ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كتب للحارث وشرحبيل ونعيم
بنو عبد كلال - لكن لم يذكر لفظ الكتاب
فتفحصته في عدة كتب فلم اجد لكن
ذكره جدي في كتابه الذي الفه في السيرة
المسمى بالحلية ولم يذكر فيه التخريج
فلفظه فيه هكذا -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله الى الحارث بن عبد كلال والى نعمان
ومعافير وهمدان اما بعد فاني احمد اليكم
الله الذي لا اله الا هو اما بعد فانه وقع
بنا رسولكم مقفلنا من ارض الروم فلقينا
بالمدينة وبلغ ما ارسلتم به وخبر عما قبلكم
وانبأنا باسلامكم وقتلكم المشركين وان
الله قد هداكم بهداه وانكم قد اصلحتم
واطعتم الله ورسوله واقمتم الصلوة
واعطيتم الزكوة واعطيتم من الغنائم
خمس الله وسهم النبي وصفيه وما كتب
على المومنين من الصدقة - **اقول**
ثم ظفرت بلفظ الكتاب في طبقات ابن
سعد في ترجمة حارث ونعيم ابنا عبد
كلال فقال حدثنا محمد بن عمر قال حدثنا

کہا حافظ نے کہ وہ یعنی حارث بن کلال یمنی سرداروں میں سے
تھا۔ فرمان لکھا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر
کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا کہ اوسکا ذکر ہے عمرو بن حزم کی
حدیث میں۔ روایت کی ہے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو
بن حزم سے۔ ابی بکر روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے
دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حارث اور نعیم اور
شرجیل بنو عبد کلال کو فرمان لیکن حافظ اور ابن اثیر نے
فرمان کے لفظ نہیں ذکر کیے پس ڈھونڈا میں نے چند کتابوں
میں لیکن نہیں پایا اونکو لیکن ذکر کیا ہے اوسکو میرے دادا
نے جو اونہوں نے سیر میں تصنیف کی ہے جسکا نام حلیہ ہے
اور نہیں ذکر کیا اوس میں تخریج فرمان کو۔ لفظ اوس فرمان
کے اوس میں اسطرح پر ہیں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کا
حارث بن عبد کلال اور نعمان اور معافیر اور ہمدان کی طرف۔
بعد حمد وصلوۃ کے پس تعریف کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے
اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد اس کے
معلوم ہو کہ تمہارے قاصد ہمارے پاس آئے جبکہ لوٹے
تھے ہم ارض روم سے پس ملے ہم سے وہ مدینہ میں اور پہونچایا
وہ پیغام جس کے ساتھ تم نے اونکو بھیجا تھا اور خبر دی تمہارے
حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام اور مشرکین سے تمہارے
لڑنے کی تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی ہے اور تحقیق
تم بھلائی پر آگئے اور اطاعت کی تم نے اللہ اور اوس کے رسول کی
اور قائم کی تم نے نماز اور دی تم نے زکوۃ اور دیا مال غنیمت میں سے
خمس واسطے اللہ کے اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پسند کردہ چیز
آپکی مال غنیمت میں سے اور وہ صدقے جو مقرر کیے ہیں اللہ نے مسلمانوں پر۔
کہتا ہوں میں پھر مجھے ملگئے اس فرمان کے لفظ طبقات ابن سعد
میں حارث و نعیم بن عبد کلال کے ترجمہ میں پس کہا کہ حدیث بیان کی

عمر بن محمد بن صهبان عن زائل بن عمرو
عن شهاب بن عبد الله الخولاني ان
الحارث ونعيما ابني عبد كلال والنعمان قيل
ذي رعين ومعافر وهمدان اسلموا فدعا
رسول الله صلعم ابي بن كعب فقال
اكتب اليهم - اما بعد ذلكم - الحديث بلفظه
الا انه لم يذكر لفظ فلقينا - وقال ان اصلحتم
بدل قوله انكم اصلحتم -

قوله خبر عما قبلكم وانبأنا باسلامكم

اعلم ان من لفظ صيغ الاداء والرواية
حدثنا - واخبرنا - وخبرنا وانبأنا - ونبأنا
فكل هذه الالفاظ مترادفة عند
المتقدمين من اهل الاصول وما
ورد في هذا الكتاب من قوله خبر
عما قبلكم وانبأنا باسلامكم اصرح دليل
لهم ويدل عليه ايضا قوله تعم عز وجل
يومئذ تحدث اخبارها وقوله تعالى
ولا ينبئك مثل خبير - ولكن المتأخرين
منهم فرقوا بين هذه الالفاظ فقالوا اذا
قال المحدث حدثنا يحمل على السماع من
الشيخ واذا قال اخبرنا يحمل على سماع
الشيخ واذا قال انبأنا يحمل على الاجازة
وهذا باب واسع والاختلاف مبسوط في
كتب الاصول -

ہم سے محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن
صہبان نے بروایت زائل بن عمرو وہ روایت کرتے ہیں شہاب
بن عبد اللہ خولانی سے کہ حارث ونعیم بن عبد کلال اور نعمان
سرداران ذی رعین اور معافر وہمدان اسلام لائے پس بلایا
رسول اللہ نے ابی بن کعب کو اور فرمایا کہ لکھ اون کیطرف
اما بعد ذلکم - الحدیث لفظ مثل اوسی فرمان کے مگر نہیں ہی
اسمیں لفظ فلقینا کا او کہا ہے ان اصلحتم عوض میں انکم
اصلحتم کے

قولہ خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم - جان تو کہ ادا اور روایت
الفاظ کے صیغوں میں سے لفظ حدثنا اور اخبرنا - اور خبرنا
اور انبأنا اور نبأنا ہیں پس یہ سب الفاظ ہم معنی ہیں متقدمین
اہل اصول کے نزدیک اور وہ جو اس فرمان میں آیا ہے یعنی
قول رسول اللہ کا - خبر عما قبلکم - الخ -
یہ اون کی صریح دلیل ہے اور یہی دلالت کرتا ہے اسپر
قول اللہ عز وجل کا - یومئذ تحدث اخبارہا - اور قول
اللہ تعالی کا ولا ینبئک مثل خبیر - لیکن متاخرین
اہل اصول نے اس میں فرق کیا ہے اور کہا ہے
کہ جب محدث حدثنا کہے تو محمول ہوگا اس بات پر کہ
اس نے یہ لفظ سنا ہے اپنے شیخ سے اور
جب اخبرنا کہے تو محمول ہوگا شیخ کے سننے پر
(یعنی شیخ نے اسکی قرأۃ سنی ہے) اور جب کہے انبانا
تو محمول ہوگا اجازت پر -
اور یہ باب وسیع ہے اور لکھا ہے اسکا اختلاف مفصل
کتب اصول میں -

هذا ايضا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارث ومسروح ونعيم بنو عبد كلال

یہ بھی فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث اور مسروح اور نعیم بنو عبد کلال کو

٣٩ هذا ايضا ما كتبه صلعم لحارث ونعيم ومسروح بنو عبد كلال

ذکر صاحب مصباح المضئ فقال قال محمد بن سعد فی الطبقات عن الزهری قال کتب رسول الله صلی الله علیہ وسلم الی الحارث ومسروح ونعیم بنو عبد کلال نسخة الکتاب هکذا۔

الی الحارث ومسروح ونعیم بن عبد کلال من حمیر تسلموا انتم فا امنتم بالله ورسوله وان الله واحد لا شریك له بعث موسی بآیاته وخلق عیسی بکلماته قالت الیهود عزیر بن الله وقالت النصاری الله ثالث ثلثة وعیسی ابن الله۔

قال وبعث بهذا الکتاب عباس بن ابی ربیعة المخزومی۔

ذکر کیا صاحب مصباح المضئ نے پس کہا کہ کہا محمد بن سعد نے طبقات میں زہری سے روایت کرکے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث اور اوس کے بھائیوں بنو عبد کلال کی جانب دفرمان، نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ

(یہ خط ہے) حارث اور مسروح اور نعیم بن عبد کلال کی جانب جو قبیلہ حمیر سے ہیں۔ سلامت رہوگے تم جب تک کہ تم ایمان رکھوگے اللہ اور اوس کے رسول اور اس بات پر کہ اللہ ایک ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا بھیجا اوسنے موسیٰ کو اپنے معجزات دیکر اور پیدا کیا عیسیٰ کو اپنے کلمات سے۔ کہا یہود نے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور کہا نصاریٰ نے کہ اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں (مقصود رسول اللہ کا یہ ہے کہ تم اس سے بچو اور ایسا نہ کہو) کہا راوی نے کہ بھیجا یہ فرمان دیکر عباس بن ابی ربیعہ مخزومی کو۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحارث بن زهیر بن اقیش العکلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن زہیر بن اقیش عکلی کے نام

ذکره الحافظ وابن الاثیر فقالا روی ابن شاهین من طریق الحارث بن یزید العکلی عن مشیخة من الحی عن الحارث بن زهیر بن اقیش العکلی ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب له ولقومه کتابا نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد النبی للبنی قیس بن اقیش اما بعد فانکم ان اقمتم الصلوة وآتیتم الزکوة واعطیتم سهم الله عز وجل والصفی فانتم آمنون بامان الله عز وجل۔

اختلف فی تعینه فقال ابن شاهین

ذکر کیا اس کو حافظ اور ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کی ابن شاہین نے حارث بن یزید عکلی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ قبیلہ سے اور وہ حارث بن زہیر بن اقیش عکلی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اونکی اور اونکی قوم کے لئے ایک فرمان نسخہ اوسکا یہ ہے کہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی قیس بن اقیش کے نام۔ بعد حمد وصلوٰۃ کے دمعلوم ہو کہ اگر تم نے نماز پڑہی اور زکوٰۃ دی اور دیا حصہ اللہ عز وجل کا (یعنی خمس مال غنیمت کا) اور پسند کردہ شئے رسول اللہ کی مال غنیمت سے تو تم اللہ عز وجل کی امن میں ہو۔ مکتوب الیہ کے تعین میں اختلاف کیا ہے پس کہا ابن شاہین

لا ادری هو حارث بن اقيش ام حارث ابن زهير ذكره ابن الاثير وقال اما انا فلا اشك انهما واحد ولعل اشتبه على ابن شاهين حيث رأى لاحدهما حديث كتاب النبى صلى الله عليه وسلم (اى لابن زهير) وللآخر حديث من مات له اربع من ولد (اى لابن اقيش) فظنهما اثنين وانما الحديثان لواحد وهو الحارث بن اقيش العكلى وهو ابن زهير بن اقيش نسب مرة الى ابيه ومرة الى جده لكن قال الحافظ فى ترجمة ابن زهير وزعم ابن الاثير انهما اى هذا والحارث بن اقيش واحد وليس كما زعم۔

سے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حارث بن اقیش ہیں یا حارث بن زہیر۔ ذکر کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا مجھے تو اس بات میں کچھ شک نہیں ہے کہ یہ دونو ایک ہیں شاید ابن شاہین کو اس وجہ سے شبہ پڑا کہ اوس نے دیکھا ایک کے نام رسول اللہ کی فرمان والی حدیث کو (یعنی واسطے ابن زہیر کے) اور دوسرے کے لیے من مات لہ اربع من الولد کی حدیث کو (یعنی واسطے ابن اقیش کے) پس گمان کیا اوس نے اس سے اونکو دو حالانکہ دونو حدیثیں ایک ہی شخص کی ہیں۔ اور وہ حارث بن اقیش عکلی ہیں اور وہ ابن زہیر بن اقیش ہیں کبھی نسبت کیے گئے اپنے باپ کی طرف اور کبھی دادا کی طرف۔ لیکن کہا حافظ نے ابن زہیر کے ترجمہ میں کہ گمان کیا ابن اثیر نے کہ وہ دونو ابن زہیر اور حارث بن اقیش ایک ہی ہیں اور جیسا اوس نے گمان کیا ایسا نہیں ہے (بلکہ وہ دونو علیحدہ علیحدہ ہیں)۔

۱۳۸ کتاب لحارثة وحصن ابنى قطن

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارثة وحصن ابنى قطن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارثہ اور حصن کے لیے جو بیٹے ہیں قطن کے

ذكر ابن الاثير الحارثة والحصن ابنا قطن وفدا على النبى صلى الله عليه وسلم فكتب بهما كتابا نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لحارثة وحصن ابنى قطن۔ لاهل المواة من بنى خباب من الماء الجارى العشر ومن العثرى نصف العشر فى عمائر كلب۔

قال واخرجه ابو عمرو وابو موسى۔

ذکر کیا ابن اثیر نے کہ حارثہ اور حصن بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اون دونو کو فرمان لکھ دیا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے حارثہ و حصن ابن قطن کے نام بنی خباب میں سے زمین والوں پر اگر اونھوں نے آباد کیا ہے اوسکو بارش جاری سے تو عشر ہے اور جس سے پلائی ہوئی زمین پر نصف عشر ہے ایک سال میں۔ یہ حکم قبائل کلب کے لیے ہے۔

کہا اور تخریج کی ہے اسکی ابو عمرو اور ابو موسیٰ نے۔

۱۳۹ کتاب لحبیب بن عمرو الطائی

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحبيب بن عمرو الطائى ثم الاجائى

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے حبیب بن عمرو طائی کو لکھا

قال الحافظ ذكر الرشاطی عن علی بن حرب العراقی فی التیجان عن ابی المنذر هو هشام ابن الكلبی عن جمیل بن مرثد قال وفد رجل من الاجائیین یقال له حبیب بن عمرو علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فكتب علیه الصلوۃ والسلام له كتابا - من محمد رسول الله لحبیب بن عمرو واحد بنی اجاء ولمن اسلم من قومه واقام الصلوۃ واتی الزكوۃ ان له ماله وماءه -

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا رشاطی نے علی بن حرب سے روایت کر کے کتاب التیجان میں وہ روایت کرتے ہیں ابو منذر سے جو ہشام بن کلبی ہیں وہ روایت کرتے ہیں جمیل بن مرثد سے کہا قبیلہ اجائیین میں سے ایک شخص جسکا نام حبیب بن عمرو طائی تھا رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا پس لکھا آپنے اوسکے لیے ایک فرمان۔ دیہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے حبیب بن عمرو کے لیے جو بنی اجا میں سے ہے اور اوس شخص کے لیے جو اوسکی قوم میں سے اسلام لایا اور نماز پڑہی اور زکوۃ دی دبایں مضمون کہ) اوسی کیواسطے سے مال اوسکا اور پانی اوسکا (مراد پانی سے کنواں یا نہر ہو ذریعہ آمدنی ہو مطلب کہ ان چیزوں پر قبضہ نہیں کیا جائیگا)

هذا ما كتبه صلی الله علیه وسلم لحصین بن نضلة الاسدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حصین بن نضلہ اسدی کے لیے

ذكر الحافظ وابن الاثیر قالا رواه ابن منده من طریق عتیق بن عبد الرحمن عن عبد الملك بن ابی بكر بن حزم عن ابیه عن جده عمرو بن حزم ان النبی صلی الله علیه وسلم كتب لحصین بن نضلة الاسدی ان له مرپدا وكنیفا لا یحاقه فیها احد و كتبه المغیرۃ -

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہا کہ روایت کی ہے ابن منده نے عتیق بن عبد الرحمن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عمرو بن حزم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا حصین بن نضلہ اسدی کے لیے کہ واسطے اوسکے (معافی میں) ہو مربد اور کنیف نہ جھگڑا کرے وسمیں کوئی اور لکھا اسکو مغیرہ نے

هذا لفظ الحافظ وعند ابن الاثیر ثریدا بالمثلثة وكنیفا - وفی زاد المعاد ثرمدا بالمثلثة والمیم وكتیفة - بالتاء الفوقانیة والفاء - وایما كان فهما اسم موضعین اقطعهما له -

یہ لفظ حافظ کی روایت کے ہیں اور ابن اثیر کے نزدیک ثرید ثا مثلثہ وکنیفا ہے اور زاد المعاد میں ہے ثرمدا۔ ثا مثلثہ اور میم کتیفۃ۔ تا فوقانیہ۔ اور فا۔ اور جو کچھ بھی ہو وہ نام ہے دو جگہ کا جن کو اون کی جاگیر میں دیا تہا۔

هذا ما كتبه صلی الله علیه وسلم لخالد بن الولید فی جواب كتابه رضی الله عنه حین بعثه الی نجران

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے خالد بن ولید کو اونکے خط کے جواب میں لکھا جبکہ اونکو نجران بھیجا تھا

کتاب لحصین بن نضلہ

کتاب لخالد بن الولید

ذکر فی سیرۃ الشامیۃ قال قال ابن سعد
فی السرایا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
بعث خالد بن الولید فی شہر ربیع الاول
او جمادی الاول من سنۃ عشر الی نجران
وامرہ ان یدعوہم الی الاسلام قبل ان
یقاتل ثلثۃ ایام وقال ان استجابوا
فاقبل منہم وان لم یفعلوا فقاتلہم
فخرج الیہم خالد حتی قدم علیہم فبعث
الرکبان یضربون فی کل وجہ ویدعون
الی الاسلام ویقولون ایہا الناس
اسلموا تسلموا فاسلموا ودخلوا فیما
دعوا الیہ فاقام فیہم خالد یعلمہم شرائع
الاسلام وکتاب اللہ وسنۃ نبیہ صلے
اللہ علیہ وسلم ثم کتب بذلک الے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لمحمد النبی من
خالد بن ولید السلام علیک یا رسول
اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فانی احمد الیک اللہ
الذی لا الہ الا ہو اما بعد یا رسول اللہ
انک بعثتنی الی بنی الحارث بن کعب و
امرتنی اذا اتیتہم ان لا اقاتلہم ثلثۃ ایام
وان ادعوہم الی الاسلام فان اسلموا
قبلت منہم واعلمہم معالم الاسلام وکتاب
اللہ وسنۃ نبیہ وان لم یسلموا اقاتل
معہم وانی قدمت علیہم فدعوتہم الے
الاسلام ثلثۃ ایام کما امرتنی یا رسول
اللہ وبعثت فیہم رکبانا ینادون یا بنی

ذکر کیا ہے سیرۃ شامیہ میں کہا کہ کہا ابن سعد نے ذکر سرایا
میں کہ رسول اللہ نے بھیجا خالد بن ولید کو ماہ ربیع الاول
یا جمادی الاول سنہ ۱۰ھ میں نجران کی طرف اور اونکو حکم دیا
کہ لڑنے سے اول اونکو تین دن تک دعوت اسلام کریں
اور فرمایا اگر وہ مان لیں تو قبول کر تو اونسے اسلام اور اگر
نہ مانیں تو لڑو۔ پس کوچ کیا حضرت خالد نے یہاں تک
کہ جب وہاں پہنچے تو بھیجے سوار جو ہر طرف پھرتے تھے
اور بلاتے تھے اسلام کی طرف اور کہتے تھے کہ
اے لوگو اسلام لاؤ سلامت رہوگے۔ پس
اسلام لے آئے اور داخل ہوگئے اوس امر میں جسکی
طرف بلائے جاتے تھے۔ پس رہے وہاں خالد سکھاتے
تھے اونکو احکام اسلام اور قرآن اور طریقہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا۔ پھر لکھا اس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد رسول اللہ
کے لئے خالد بن ولید کی جانب سے۔ سلام ہو آپ پر
یا رسول اللہ اور رحمتیں اللہ کی اور برکتیں اوس کی پس میں
حمد بیان کرتا ہوں طرف آپ کے ایسے اللہ کی کہ نہیں
ہے کوئی معبود مگر وہی۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ یا رسول اللہ
بھیجا تھا آپ نے مجھے بنی حارث بن کعب کی طرف اور حکم کیا
تھا مجھے کہ جب وہاں پہونچوں تو تین دن اونسے نہ لڑوں
اور بلاؤں اونکو اسلام کیطرف پس اگر اسلام لے آئیں تو قبول
کروں اونسے اور سکھاؤں اونکو احکام اسلام اور کتاب اللہ
و سنت رسول اللہ صلعم کی اور اگر اسلام نہ لاویں تو لڑوں اونسے
پس میں یہاں آیا اور تین دن تک اونکو دعوت اسلام
کی جیسے کہ حکم دیا تھا آپ نے یا رسول اللہ۔ اور بھیجے
میں نے اونمیں سوار جو پکارتے تھے کہ اے بنی حارث اسلام

کتاب خالد الی رسول اللہ صلعم

الحارث اسلموا تسلموا فاسلموا ولم یقاتلوا
وانی مقیم بین اظهرهم امرهم بما امرهم
الله به وانهاهم عما نهاهم الله عنه وا
اعلمهم معالم الاسلام وسنة النبی صلی الله
علیه وسلم حتی یکتب الی رسول الله صلی
الله علیه وسلم والسلام علیک یا رسول الله
فکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم وجوابه
بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله
الی خالد بن الولید سلام علیک فانی
احمد الیک الله الذی لا اله الا هو اما بعد
فان کتابک جاءنی مع رسولک تخبر ان
بنی الحارث بن کعب قد اسلموا وشهدوا
ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله
قبل ان تقاتلهم واجابوا الی ما دعوتهم الیه
من الاسلام وان الله قد هداهم فبشرهم
واقبل ولیقبل معک وفدهم والسلام
علیک ورحمة الله وبرکاته۔

ہے آؤ سلامت رہو گے پس وہ اسلام لے آئے اور
نہیں لڑے اور میں اون ہی میں ٹھیرا ہوا ہوں حکم کرتا ہوں
اونکو اوس چیز کا جس کے لئے اللہ نے حکم دیا ہے
اور منع کرتا ہوں اوس چیز سے جس سے اللہ نے منع کیا ہے اور
سکھاتا ہوں اونکو احکام اسلام اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
یہانتک کہ فرمان بھیجیں میری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والسلام علیک یا رسول اللہ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکا جواب لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے
محمد رسول اللہ کی جانب سے خالد بن ولید کے نام سلام ہو تجھپر
میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی جس کے
سوا کوئی معبود نہیں ہے بعد حمد کے معلوم ہو کہ تمہارا
خط تمہارے قاصد کے میرے پاس آیا خبر دی مجھکو کہ بنی حارث
بن کعب اسلام لے آئے اور گواہی دی اونہوں نے کہ سوا اللہ کے
کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول
ہیں لڑنے سے پہلے اور قبول کیا اونہوں نے دعوت اسلام کو
تحقیق اللہ نے ہدایت دی پس خوشخبری دے اونکو اور آگے دو اور چاہیے
کہ آئیں تیرے ہمراہ اونکے ایلچی والسلام علیک ورحمۃ اللہ برکاتہ

۴۲ کتاب الی خالد بن ضماد الازدی

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لخالد بن ضماد الازدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے خالد بن ضماد ازدی کے نام

ذکر فی مصباح المضیء فقال قال ابن سعد
فی الطبقات وکتب رسول الله صلی الله
علیه وسلم الی خالد بن ضماد الازدی
ان له ما اسلم من ارضه علی ان یؤمن
بالله لا شریک له ویشهد ان محمدا عبده
ورسوله وعلی ان یقیم الصلوة ویؤتی
الزکوة ویصوم رمضان ویحج البیت

ذکر کیا مصباح المضیء میں پس کہا کہ کہا ابن سعد نے طبقات
میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ضماد ازدی
کو فرمان بایں مضمون کہ واسطے اوسکے وہ زمین ہے جسپر وہ
اسلام لایا ہے اس شرط پر کہ ایمان رکھے اللہ پر اس بات کا
کہ نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور گواہی دے کہ محمد اللہ کے بندے
اور اوس کے رسول ہیں اور اس شرط پر کہ نماز پڑھے اور زکوۃ
دے اور رمضان کے روزے رکھے اور کعبہ کا حج کرے

ولا یووی محدثا ولا یرتاب وعلی ان ینصح للہ ولرسولہ وعلی ان یحب احباء اللہ ویبغض اعداء اللہ۔ وعلی محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یمنعہ مما یمنع منہ نفسہ ومالہ واہلہ وان لخالد الازدی ذمۃ اللہ وذمۃ محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان وفی وہذا الکتاب وکتبہ ابی **قولہ لا یووی محدثا**۔ اعلم انہ کان من اکبر الکبائر کما ورد فی حدیث الصحیح من حدیث علی رضی اللہ عنہ لعن اللہ من اوی محدثا۔ ولہذا اعتنیٰ بہ فی مبادی الاسلام **قولہ علی محمد النبی** ہذا و **قولہ ان لخالد الازدی ذمۃ اللہ** کلاہما بالشرط۔ فی قولہ ان وفی۔

اور نہ پناہ دے محدث کو اور نہ شک کرے اور اِس شرط پر کہ خیر خواہی کرے اللہ اور اوس کے رسول کی اور دوست رکھے اللہ کے دوستوں کو اور دشمنی رکھے اللہ کے دشمنوں سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب ہے کہ روکیں گے اوس سے وہ امور جو اپنے مال اور نفس اور اہل سے روکیں اور تحقیق خالد ازدی کے لیے ذمہ اللہ اور ذمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اگر پورا کرے وہ اون امور کو جو اس فرمان میں ہیں اور لکھا اسکو اُبی بن کعب نے **قولہ** لا یووی محدثا۔ جان تو کہ محدث کو پناہ دینا اکبر کبائر سے ہے جیسکہ وارد ہوا ہے حدیث صحیح میں جو روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ لعنت کی اللہ نے اوس شخص پر جو پناہ دے بدعتی کو۔ اور اسی وجہ سے مہتم بالشان کرکے ذکر کیا اسکو مبادی اسلام میں **قولہ** علی محمد النبی۔ یہ قول اور **قولہ** ان لخالد الازدی ذمۃ اللہ دونو متعلق ہیں اوس شرط کے ساتھ جو رسول اللہ کے قول ان وفی میں ہے۔

ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لخزیمۃ بن عاصم بن قطن العکلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ بن عاصم بن قطن عکلی کے نام

ذکرہ ابن الاثیر وقال الحافظ اخرج ابن شاہین من طریق سیف بن عمر عن البحتری بن حکیم العکلی قاضی سجستان عن ابیہ عن خزیمۃ بن عاصم العکلی وروی ابن قانع من طریق سیف بن عمر ایضا عن المنیر بن عبد اللہ بن عدس ان عدسا وخزیمۃ وفدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکتب صلی اللہ علیہ وسلم لخزیمۃ کتابا نسختہ۔

ذکر کیا ہے اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن شاہین نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں بحتری بن حکیم عکلی سے جو قاضی تھے سجستان کے۔ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خزیمہ بن عاصم عکلی سے اور روایت کی ابن قانع نے بھی سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں منیر بن عبد اللہ بن عدس سے کہ عدس اور خزیمہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کے لئے فرمان نسخہ اوسکا اسطرح پر ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ من محمد رسول اللہ لخزیمۃ بن عاصم انی بعثتک ساعیا علی قومک فلا یضاموا ولا یظلموا ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے فرمان ہے اخزیمہ بن عاصم کے لیے تحقیق بھیجا میں نے تجھکو تیری قوم پر عامل زکوٰۃ بناکر پس چاہیئے کہ نہ تنگ کیے اور نہ ظلم کیے جاویں

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الذرعۃ بن سیف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرعہ بن سیف کے لئے

اعلم ان فی ھذا الکتاب اختلاف الروایات فالذی رواہ ابن الاثیر بروایۃ ابی جعفر عبید ابی اسحٰق فھو باسم ذرعۃ ھذا وحارث واخوانہ بنی عبد کلال جمیعا والذی اخرجہ ابن مندہ وابو نعیم فھو باسم ذرعۃ وحدہ کما سنبین وھذا کتاب علیحدہ مستقلۃ لاجزء کتابہ الذی فیہ الحارث کما شبہ علی البعض لما فیہ من التشابہ بہ فجعل ھذا الکتاب جزءہ ولیس کذلک فروی ابن مندہ من طریق محمد بن عبد العزیز بن عفیر قال سمعت ابوای یحدثان عن ابیھما عن جدھما عفیر عن ابیہ ذرعۃ بن سیف قال کتب الی رسول اللہ صلعم ـ الحدیث بطولہ و روی ایضا من طریق ابی عبید بن سلام (ثم) من طریق ابن لھیعۃ عن ابی الاسود عن عروۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتب الی ذرعۃ اذا اتاک رسلی الحدیث فذ نقلنا ھذہ الاسانید من الاصابۃ واسد الغابۃ

جان تو کہ اس فرمان میں اختلاف روایات ہے پس وہ جسکو روایت کیا ہے ابن اثیر ابو جعفر عبید ابو اسحٰق کی روایت سے وہ تو اس ذرعہ اور حارث اور اوس کے بھائی بنو عبد کلال وغیرہ کے نام مشترک ہے ـ اور جس کی تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے وہ اکیلے ذرعہ کے نام کا ہے ـ جیسیکہ ہم ابھی بیان کرینگے ـ اور یہ فرمان خود علیحدہ اور مستقل فرمان ہے نہ جزو ہے اوس فرمان کا جس میں حارث وغیرہ بھی شریک ہیں جیسیکہ بعض کو شبہ ہوا ہے بوجہ مشابہت مضمون کے پس کر دیا اوس نے اس فرمان کو جزو اوسکا اور واقع میں ایسا نہیں ہے ـ پس روایت کی ابن مندہ نے محمد بن عبد العزیز بن عفیر کے طریقہ سے کہا سنا میں نے اپنے والدین سے جو حدیث بیان کرتے تھے اپنے والدین سے اور وہ اپنے دادا عفیر سے عفیر اپنے باپ ذرعہ بن سیف سے کہا کہ (فرمان) لکھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الی آخرہ اور ابن مندہ نے بھی ابی عبید بن سلام اور ابن لہیعہ کے طریقوں سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسود سے اور وہ عروہ سے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ذرعہ کیطرف کہ اِذَا اَتَاکَ رُسُلِی ـ الحدیث نقل کیں ہیں ہم نے یہ سندیں اصابہ اور اسد الغابہ سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے زاد المعاد میں ـ اور اس کا پورا نسخہ سیرۃ محمدیہ

وکذا ذکرہ فی زاد المعاد۔ وتمام نسخته فی سیرة المحمدیة ھکذا۔

ان اذا اتاکم رسلی فاوصیکم بھم خیرا معاذ بن جبل وعبد اللہ بن زید و مالك بن عبادة وعقبة بن نمر ومالك بن مرارة واصحابھم وان اجمعوا ما عندکم من الجزیة من مخالفیکم وابلغوھا رسلی وان امیرھم معاذ بن جبل فلا ینقلبن الا راضیا اما بعد فان محمدا یشھد ان لا الہ الا اللہ وانہ عبدہ ورسولہ وان مالك بن کعب بن مرارة قد حدثنی انك قد اسلمت من اول حمیر وقتلت المشرکین فابشر بخیر وامرك بحمیر خیرا ولا تخونوا ولا تخاذلوا فان رسول اللہ ھو مولی غنیکم وفقیرکم وان الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاھل بیتہ انما ھی زکوة تزکی علی فقراء المسلمین وابن السبیل وان مالکا قد بلغ الخبر وحفظ الغیب وامرکم بہ خیرا واخرجہ محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة ذرعة قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنا عمر بن محمد بن صھبان عن زائل بن عمرو عن شھاب بن عبد اللہ الخولانی ان ذرعة ذا یزن اسلم فکتب الیہ رسول اللہ صلعم۔ فاخرج طرفا من ھذا الکتاب من قولہ اما بعد الی قولہ فابشر بخیر وزاد بعدہ وامثل خیرا۔ واشار

ہیں اس طرح ہے کہ تحقیق جب پہونچیں تمہارے پاس میرے قاصد تو وصیت کرتا ہوں میں تم کو اون کے ساتھہ بھلائی کرنے کی اور معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن زید اور مالک بن عبادہ اور عقبہ بن نمر اور مالک بن مرارہ اور اون کے ساتھہ والے ہیں۔ اور وصیت کرتا ہوں میں اس بات کی کہ جو کچھ تم اپنے مخالفین سے جزیہ جمع کرو وہ دیدو میرے قاصدوں کو اور تحقیق امیر اون سب کے معاذ بن جبل ہیں پس نہ لوٹیں وہ مگر راضی اور خوش۔ بعد اس کے (معلوم ہو کہ) محمد گواہی دیتے ہیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور وہ اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول ہیں اور تحقیق مالک بن کعب بن مرارہ نے خبر دی مجھکو کہ حمیر میں سب سے اول تو اسلام لایا اور قتل کیا تو مشرکین کو۔ پس خوشخبری حاصل کر تو بھلائی کی اور حکم کرتا ہوں میں تجھکو حمیر کے ساتھہ بھلائی کرنیکا اور اس بات کا کہ مت خیانت کرو اور مت گمراہ ہو تحقیق رسول اللہ آقا ہیں تمہارے غنی اور فقیر کے اور تحقیق صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آپ کے اہل بیت کو جز این نیست کہ وہ زکوة ہے خرچ کرتے ہیں آپ اوسکو فقراء مومنین اور مسافروں پر اور تحقیق مالک نے پہونچادی خبر اور یاد رکھا پیغام کو اور حکم کرتا ہوں میں تم کو اوس کے ساتھہ بھلائی کرنیکا اور تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں ذرعہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن صھبان نے بروایت زائل بن عمرو وہ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبد اللہ خولانی سے کہ ذرعہ ذی یزن اسلام لایا پس لکھا اوس کی طرف رسول اللہ صلعم نے فرمان۔ پس تخریج کی اس میں سے ایک ٹکڑے کی۔ قولہ اما بعد سے قولہ فابشر بخیر تک اور زائد کیا ہے اس کے بعد وامثل خیرا اور اشارہ کیا ہے اسی فرمان کی طرف مالک بن مرارہ اور مالک بن عبادہ اور عقبہ بن نمر کے ترجمہ میں جو قاصد

ايضا في ترجمة مالك بن مرارة و مالك ابن عبادة و عقبة بن نمر الى هذا و كانوا رسله صلعم اليه - وقال في ترجمة عقبة وكتب رسول الله الى ذرعة ذى يزن يوصيه بهم ويامرهم ان يجمعوا الصدقة فيدفعوها الى رسله -

قوله ان الصدقة لا تحل لمحمد - روى البخاري ومسلم في حديث ابى هريرة انا لا ناكل الصدقة وفي رواية لمسلم - انا لا تحل لنا الصدقة واختلف فيه انه ما المراد بانا اى لنا فقال الشافعي رحمه الله وجماعة من العلماء هم بنو هاشم و بنو مطلب واستدلوا بما رواه البخاري انما بنو المطلب وبنو هاشم شئ واحد وقال ابو حنيفة رحمه الله ومالك رحمه الله هم بنو هاشم فقط ويدل عليه ما رواه مسلم واصحاب السنن من حديث عبد المطلب بن ربيعة ان هذه الصدقات انما هى اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد والمراد بالآل هنا هم بنو هاشم - وعن احمد في بنى المطلب روايتان -

تھے رسول اللہ صلعم کے ذرعہ کی طرف - اور کہا ہے عقبہ کے ترجمہ میں اور فرمان لکھا رسول اللہ نے ذرعہ ذی یزن کی طرف وصیت کرتے تھے آپ اون کی بابتہ اور حکم کرتے تھے اون کو کہ جمع کریں صدقہ پس دیدیں آپ کے قاصدوں کو -

قولہ ان الصدقة لا تحل لمحمد - روایت کی ہے بخاری و مسلم نے ابی ہریرہ کی حدیث میں کہ ہم نہیں کہاتے ہیں صدقہ - اور مسلم کی روایت کے لفظ ہیں کہ ہم کو نہیں حلال ہے صدقہ - اور اختلاف ہے اس امر میں کہ ہم سے مراد کون ہے پس کہا امام شافعی اور ایک جماعت علما نے کہ اوس سے مراد بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں اور استدلال کیا ہے اونہوں نے اوس حدیث سے جس کو روایت کیا ہے بخاری نے کہ بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں اور کہا امام ابوحنیفہ اور امام مالک نے کہ مراد ہم سے فقط بنو ہاشم ہیں اور وہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر جس کو روایت کیا ہے مسلم اور اصحاب سنن نے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ یہ صدقہ چیزیں نیست کہ میل ہے لوگوں کا اور وہ نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آل محمد کو - اور مراد آل سے اس جگہ بنو ہاشم ہیں - اور امام احمد سے بنو مطلب کی بابتہ دو روایتیں ہیں -

هذا ماکتبه صلی الله علیه وسلم لربیعة بن ذی مرحب الحضرمی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو لکھا

قال ابن سعد وکتب رسول الله لربیعة ابن ذی مرحب الحضرمی ۔ ونسخته هکذا ذکره فی مصباح المضی ۔ ان لهم اموالهم ونخلهم ورقیقهم واثمارهم وشجرهم ومیاههم وسواقهم ونبتهم وشراجهم بحضرموت وکل مال لآل ذی مرحب وان کل رهن بارضهم یحسب ثمره و سدره وقضبه عن رهنه الذی هو فیه ۔ وان کل ماکان فی ثمارهم من خیر فانه لایسأله احد عنه وان الله ورسوله براء منه وان نصر آل ذی مرحب علی جماعة المسلمین وان ارضهم بریئة من الجور وان اموالهم وانفسهم وزافر حائط الملك الذی کان یسیل الی آل قیس وان الله ورسوله جار علی ذلك وکتب معویة الجذامی ۔

کہا ابن سعد نے اور نامہ لکہا رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو اور نسخہ اوسکا اسطرح پر ہے۔ ذکر کیا ہے اسکو مصباح المضی نے۔ تحقیق معاف ہیں اون کے مال اور درختہائے خرما اور اون کے غلام اور اون کے پہل اور اون کے پیڑ اور اون کی نہریں اور اونکا مال تجارت اور اونکا گہانس اور کنکریلی زمین سے تالے جو حضرموت میں ہیں۔ اور معاف ہے ہر وہ مال جو آل ذی مرحب کا ہے۔ اور اون کے شہر میں جو باغ وغیرہ رہن ہو اوس کے پہل اور لکڑی اور پیداوار زر رہن میں مجرا کی جاویگی اور اون کے پہلوں میں جو بہتری ہو تو نہ سوال کرے گا اوس کی بابتہ کوئی اونسے اور تحقیق اللہ اور اوس کا رسول بری ہیں اوس سے اور تحقیق آل ذی مرحب کی مدد واجب ہے جماعت مسلین پر اور اون کی زمین بری ہے ظلم سے اور حکومت اونکے مالوں اور جانوں کی اور اونکے باغات کی آبپاشی کی رجوع کی جاوے آل قیس کی طرف اور اللہ اور اوس کے رسول نے بحال کہا اسکو اور لکہا اسکو معویہ جذامی نے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله سواق ۔ ان کان من سوقة فهی الرعیة وان کان من سویقة فهی التجارة ۔ **قوله شراج** ۔ جمع شرجة هو مسیل الماء من الحرة الی السهل

قوله سواق ۔ اگر یہ مشتق ہو سوقہ سے تو اس کے معنی رعیت کے ہیں اور اگر مشتق ہو سویقہ سے تو اس کے معنی تجارت کے ہیں۔ **قوله** شراج جمع ہے شرجۃ کی شرجہ کے معنی ہیں زمین جس کا پانی نشیب میں ہے۔

قوله سدر - هو شجر النبق وهو نوعان عبري لا شوك له الا ما لا يضر وضال له شوك ونبقه صغار -

المسئلة في قوله ان كل رهن بارضهم - مفاده ان المرتهن ليس له ان ينتفع بما يحصل من منافع المرهون وقد اختلف فيه العلماء فقال الشافعي وابو حنيفة ومالك وجمهور العلماء لا ينتفع المرتهن من الرهن بشئ وان انتفع فعليه الضمان وقال احمد واسحق والليث والحسن وغيرهم انه يجوز للمرتهن الانتفاع بالرهن اذا قام بما يحتاج اليه ولو لم ياذن المالك وقال بعض الفقهاء من الحنفية وغيرهم انه يجوز ذلك باذن المالك مطلقًا

قوله سدر بیری کا پیڑ اور اوس کی دو قسمیں ہیں ایک کو عبری کہتے ہیں وہ تو وہ ہے جس میں سے ایسے کانٹے ہوتے ہیں جن سے ضرر نہو۔ اور دوسرے کو ضال کہتے ہیں جس میں کانٹے ہوتے ہیں اور اوس کے بیر چھوٹے ہوتے ہیں **مسئلہ ہے قول** رسول اللہ ان کل رہن بارضہم میں۔ فائدہ اس قول کا یہ ہے کہ رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع لینا جائز نہیں ہے اختلاف کیا ہے اسمیں علما نے پس امام شافعی اور ابو حنیفہ اور امام مالک اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ رہن لینے والا شئے مرہونہ سے کسی قسم کا نفع نہ لے اور اگر نفع لیگا تو اوسپر تاوان ہے۔ اور کہا امام احمد اور اسحق اور لیث اور حسن وغیرہ نے کہ جائز ہے رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع حاصل کرنا جبکہ وہ مصارف مرہون کے اپنے ذمہ لیلے اگرچہ اجازت نہ دے مالک یعنی رہن رکھنے والا اور کہا بعض فقہاء حنفیہ وغیرہ نے کہ انتفاع جائز ہے بالکل ہر طرح مالک کی اجازت سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لربيع بن معوية ومطرف بن عبد الله وانس بن المنتفق في وفد بني عقيل

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیع بن معویہ اور مطرف بن عبد اللہ اور انس بن منتفق کو لکھا جو ایلچی تھے بنی عقیل کے

قال الحافظ ذكر ابن سعد قال حدثنا هشام بن محمد بن سائب يعني الكلبي قال حدثنا رجل من بني عقيل قال وفد مطرف بن عبد الله بن اعلم بن عمرو بن عقيل وانس بن المنتفق بن عامر بن عقيل فبايعوه واسلموا وبايعوه على من وراءهم من قومهم واعطاهم العقيق وهي ارض في بلادهم فيها عيون ونخل فكتب صلى الله عليه وسلم بذلك لهم كتابًا

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابن سعد نے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن محمد بن سائب یعنے کلبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بنی عقیل میں سے ایک شخص نے کہا کہ ایلچی بنکر آئے مطرف بن عبد اللہ بن اعلم بن عمرو بن عقیل اور انس بن منتفق بن عامر بن عقیل پس بیعت کی اونہوں نے اور اسلام لائے اور بیعت کی اپنی باقی قوم والوں کی طرف سے اور دی اون کو رسول اللہ نے عقیق اور وہ ایک زمین تھی اونکے شہر میں جس میں نہریں اور کھجوروں کے درخت تھے پس لکھی آپ نے اس کی بابت اون کے لیے ایک تحریر سند

كتاب الى ربيع بن معوية

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا ما اعطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ربیعاً و مطرفاً و انساً اعطاھم النبی صلے اللہ علیہ وسلم العقیق ما اقاموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ وسمعوا واطاعوا ولم نعطھم حقا لمسلم قال وکان الکتاب فی ید مطرف۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے ربیع اور مطرف اور انس کو۔ دی آپ نے اونکو ارض عقیق جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور حکم مانیں اور اطاعت کریں اور نہیں دیا ہم نے اون کو حق کسی مسلمان کا۔ کہا حافظ نے کہ تہا وہ فرمان مطرف کے قبضہ میں۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لرزین بن انس سلمی

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رزین بن انس سلمی کو

قال ابن الاثیر حدثنا ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ الفقیہ باسنادہ الی ابی یعلے احمد بن علے قال حدثنا ابو وائل خالد بن محمد البصری قال اخبرنا فھد بن عوف بمنزل بنی عامر قال اخبرنا بابل بن مطرف بن رزین بن انس السلمی قال حدثنی ابی عن جدی رزین بن انس قال لما اظھر اللہ عز وجل الاسلام کان لنا بئر فخفنا ان یغلبنا علیھا من حولنا فاتیت والنبی صلعم فکتب لی بذلک کتاباً بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما بعد فان لھم بئرھم ان کان صادقا ولھم دارھم ان کان صادقا۔

قال الحافظ اخرجہ ابن السکن والطبرانی ایضاً بھذا الطریق وکذا ذکرہ ابن عبد البر وقال فھد بن عوف کذاب فلاس وقد تکلم فیہ ابو زرعۃ وغیرہ **اقول** لہ شاھد قال

کہا ابن اثیر نے کہ خبر دی ہم کو ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتہہ جو پہونچتی ہے ابو یعلی احمد بن علی تک کہا ابو یعلی نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو وائل خالد بن محمد بصری نے کہا خبر دی ہم کو فہد بن عوف نے منزل بنی عامر میں کہا کہ خبر دی ہم کو بابل بن مطرف بن رزین بن انس سلمی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجہہ سے میرے باپ نے اپنے دادا رزین بن انس سے روایت کر کے کہا جبکہ اللہ عز وجل نے اسلام کا غلبہ کیا تو ہمارا ایک کنواں تہا ہم ڈرے کہ ہمارے پڑوس والے اوسکو ہم سے چہین نہ لیں پس آیا میں رسول اللہ کے پاس آپ نے مجہے اسکی بابتہ فرمان لکہدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ) اونکے واسطے اونکا کنواں ہے اگر ہیں وہ سچے اور اونکے واسطے اونکا گہر ہے اگر ہیں وہ سچے (یعنی اپنی اظہار ملکیت میں) کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سکن اور طبرانی نے بہی اسی سند سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے ابن عبد البر نے اور کہا کہ فہد بن عوف کذاب فلاس ہے اور کلام کیا ہے اسمیں ابو زرعہ وغیرہ نے **کہتا ہوں** میں کہ اس روایت کے لیے

بہ کتاب لرزین بن انس

الحافظ روی محمد بن جمیل عن بابل بن
مطرف بن العباس عن ابیه عن جده
العباس قال استقطعت النبی صلی الله
علیه وسلم رکیة - الحدیث وقال ابن منده
رواه عبد السلام بن عمر الحسنی عن بابل
ابن عبد الرحمن بن عبد الله بن حزم بن
انس بن عامر السلمی قال حدثنی ابی عن
آبائه ان الکتاب کتبه رسول الله صلی
الله علیه وسلم لرزین بن انس - قال
الحافظ ما ادری هل بابل واحد او اثنان -

شاہد ہے کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے محمد بن جمیل نے
بابل بن مطرف بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے اور وہ اپنے دادا عباس سے کہا کہ جاگیر میں دیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رکیۃ الحدیث۔ اور کہا ابن مندہ نے کہ
روایت کیا اسکو عبد السلام بن عمر حسنی نے بابل بن عبد الرحمن بن عبد اللہ
بن حزم بن انس بن عامر سلمی سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ
سے میرے باپ نے اپنے باپ دادا سے روایت
کرکے فرمان لکھا تھا رسول اللہ صلعم نے رزین بن انس
سلمی کو۔ کہا حافظ نے کہ میں نہیں جانتا کہ بابل ایک شخص ہے
یا دو ہیں۔

کتاب الی رفاعة بن زید

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لرفاعة بن زید الجذامی ثم الضبینی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے رفاعہ بن زید جذامی کو لکھا

ذکر فی مصباح المضیء فقال قال ابن اسحق
وقدم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی هدنة الحدیبیة قبل خیبر رفاعة
ابن زید فاهدی لرسول الله صلی الله علیه
وسلم غلاما (قال ابن عبد البر غلاما
اسود المسمی بمدعم المقتول بخیبر)
واسلم رفاعة فحسن اسلامه وکتب له رسول
الله صلی الله علیه وسلم کتابا الی قومه
وفی کتابه -
بسم الله الرحمن الرحیم - هذا الکتاب من
محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لرفاعة
ابن زید انی بعثته الی قومه عامة ومن
دخل فیهم یدعوهم الی الله والی رسوله
فمن اقبل منهم ففی حزب الله وحزب رسوله

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں پس کہا کہ کہا ابن اسحق نے اور
آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حدیبیہ کے
سال میں خیبر کے واقعہ سے اول رفاعہ بن زید پس ہدیہ دیا
رسول اللہ کو اونہوں نے ایک غلام (کہا ابن عبد البر نے
کہ اوسکا نام مدعم تھا جو خیبر میں مارا گیا)
اور اسلام لائے رفاعہ پس اچھا ہوگیا اون کا اسلام
اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے اونکی قوم کی طرف
ایک فرمان۔ اوس فرمان میں تھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی جانب سے رفاعہ بن زید کے لئے میں نے بھیجا ہے اوسکو
اوس کی تمام قوم کی طرف اور اوس شخص کی طرف جو شامل
ہوجاوے اون میں بلاینگے یہ اونکو اللہ اور اوس کے
رسول کی طرف پس جو شخص کہ قبول کرے وہ تو اللہ اور
اوس کے رسول کے گروہ میں ہے اور جو نہ قبول کرے

ومن ادبر فله امان شهرين - قال فلما
قدم رفاعة الى قومه اجابوا واسلموا ثم ساروا
الى الحرة حرة الرجلاء فنزلها -
حرة الرجلاء - بفتح اوله ممدودة
فى ديار جذام قاله البكرى - قال ابن عبد
البر اهل النسب يقولون - الضبينى بالنون
من بنى ضبينة من جذام - **ويستنبط**
من قوله فله امان شهرين ان يجوز للامام
ان يقيد الامان بالزمان -
اقول ذكر ابن سعد فى الطبقات كتابا
لزيد بن رفاعة الجذامى ولم يخرجه لفظة ذكرته
سابقا فى الاسماء فلعل هذا هو واشتبه
فى اسمه -

اوس کے لیے امن ہے دو ماہ تک - کہا راوی نے
جب آئے رفاعہ اپنی قوم کی طرف تو قبول کیا اونہوں
نے اور اسلام لے آئے پھر گئے رفاعہ حرۃ الرجلا کیطرف اور
وہیں رہنے لگے **حرۃ الرجلاء** بفتح اول الف ممدودہ
دیار جذام میں ہے بیان کیا اسکو بکری نے - کہا ابن عبد البر
نے کہ اہل نسب کہتے ہیں رفاعہ کو ضبینی نون کے ساتھ
بنی ضبینہ میں سے جو جذام میں ہے - اور **مستنبط** ہوتا ہے
قول رسول اللہ فله امان شہرین سے یہ مسئلہ کہ امام کو جائز
ہے کہ امان کو ایک محدود زمانہ تک خاص کر دے -
کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن سعد نے طبقات میں
ایک فرمان زید بن رفاعہ جذامی کے نام کا اور نہیں تخریج
کی اوس کے لفظوں کی ذکر کر دیا ہے اوسکو اسماء میں - شاید
یہ وہی ہو اور اس کے نام میں اشتباہ ہو گیا ہو -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لزمل بن عمرو العذرى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمل بن عمرو عذری کو

ذكر فى زاد المعاد عن ابى الحارث محمد
ابن الحارث بن هانى بن حارث بن هانى
ابن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو العذرى
قال حدثنى ابى عن ابيه عن جده عن
ابيه عن زمل بن عمرو قال كتب لنا
النبى صلعم كتابا نسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله لزمل بن عمرو ومن اسلم معه خاصة
وانى بعثته الى قومه عامة - فمن اسلم
ففى حزب الله ومن ابى فله امان شهرين

ذکر کیا زاد المعاد میں ابی الحارث محمد بن الحارث بن ہانی بن
حارث بن ہانی بن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو عذری
سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے
باپ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے
اور وہ اپنے باپ زمل بن عمرو سے کہا کہ لکھا رسول اللہ نے
ہمارے واسطے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے خاص زمل بن عمرو اور اوس شخص کے لیے
جو اوس کے ساتھ اسلام لائے - بھیجا میں نے اسکو اسکی
تمام قوم کیطرف پس جو اسلام لائے وہ شامل ہے اللہ کے

شهد علي بن ابي طالب ومحمد بن مسلمة الانصاري۔

گروہ میں اور جو انکار کرے اوسکے لیے وہ دائرہ کہ پہنچے ہیں ان سے گواہی دی اسپر علی بن ابی طالب اور محمد بن مسلمہ انصاری نے

۵۲ کتاب الی زیادۃ بن جہور

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لزيادة بن جهور اللخمي۔

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بن جہور لخمی کو

قال ابن الاثير روى حذافي بن حميد بن المستنير بن مساور بن حذافي بن عامر بن عياض بن محرق اللخمي عن ابيه حميد عن خاله (اخي امه) وهو خالد بن موسى عن ابيه عن جده زيادة بن جهور قال ورد علي كتاب النبي صلى الله عليه وسلم نسخته بسم الله الرحمن الرحيم۔ اما بعد فاني اذكرك الله واليوم الآخر اما بعد فليوضع كل دين دان به الناس الا الاسلام۔ فاعلم ذلك

کہا ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے حذافی بن حمید بن مستنیر بن مساور بن حذافی بن عامر بن عیاض بن محرق لخمی نے اپنے باپ حمید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے ماموں سے (ماں کا بھائی) جو خالد بن موسی ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا زیادہ بن جہور سے کہا آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) یاد دلاتا ہوں میں تجھکو اللہ اور قیامت کا دن بعد اس کے (معلوم ہو کہ) چاہیے کہ چھوڑ دیا جاوے ہر وہ دین جسکو لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے مگر اسلام جان لے تو اس بات کو۔

قال الحافظ روى الطبراني في الصغير وابن مندة من طريق خالد بن موسى بن نائل ابن خالد بن زيادة عن ابيه عن جده عن زيادة بن جهور قال ورد علي كتاب النبي صلى الله عليه وسلم۔ ورواه الوليد بن عمير بن سفيان بن موسى بن نائل عن آبائه ايضا بهذا الاسناد۔

کہا حافظ نے کہ روایت کیا اسکو طبرانی نے صغیر میں اور ابن مندہ نے خالد بن موسی بن نائل بن خالد بن زیادہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اونکے دادا زیادہ بن جہور سے کہا کہ آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور روایت کیا اسکو ولید بن عمیر بن سفیان بن موسی بن نائل نے اپنے باپ دادا سے روایت کر کے اسی سند کے ساتھ

۵۳ کتاب الی سعید بن سفیان

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسعيد بن سفيان الرعيني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان رعینی کو

قال ابن الاثير اخرجه ابو موسى من طريق ابي معشر عن يزيد بن رومان عن رجال

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابو موسی نے ابی معشر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن رومان سے اور

المد ائنی قال ـ
أعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم سعید بن سفیان نخل السوارقیة فا قصرها لا یحاقه فیها احد ومن حاقه فلا حق له وحقه حق وکتب خالد بن سعید ذکره الحافظ ایضًا وقال فی مصباح المضی الرعلی بدل الرعینی ـ لعله تصحیف لانه لم ینقله غیره ـ

وہ اشخاص مدائنی سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان کو نخل سوارقیہ اور وہاں کے محل نہ جھگڑا کرے اس سے اُنکی کوئی اور جو جھگڑا کرے گا اوسکا کوئی حق نہیں ہے اور حق سعید بن سفیان کا ثابت ہے اور لکھا اسکو خالد بن سعید نے ذکر کیا اسکو حافظ نے بھی اور مصباح المضی میں رعینی کی جگہ رعلی ہے۔ شاید وہ کتابت کی غلطی ہے کیونکہ اوس کے سوا اور کسی نے یہ نہیں کہا

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لسلمة بن مالك السلمی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن مالک سلمی کے لیے لکھا

قال ابن الاثیر اخرج ابن مندة وابو نعیم وقال الحافظ روی البغوی (والباوردی) من طریق عبد الله بن ابی عبیدة بن محمد بن عمار بن یاسر عن ابیه عن جده عمار بن یاسر ان النبی صلی الله علیه وسلم اقطع سلمة بن مالك السلمی وکتب له ـ

بسم الله الرحمن الرحیم ـ هذا ما اقطع محمد رسول الله سلمة بن مالك اقطعه ما بین الحباطی الی ذات الاساور ومن حاقه فهو مبطل وحقه حق ـ

فی الاصابة قال ابن مندة غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه ـ

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے بغوی نے (باوردی) عبد اللہ بن ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمار بن یاسر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی سلمہ بن مالک سلمی کو اور لکھا اون کے واسطے ایک فرمان الخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس کی کہ جاگیر دی رسول اللہ نے سلمہ بن مالک کو۔ جاگیر میں دیا آپ نے ذات الاساور اور حباطی کی درمیان کی زمین اور جو جھگڑا کرے اوس سے پس وہ باطل ہے اور اوسکا حق ثابت ہے
اصابہ میں ہے کہ کہا ابن مندہ نے غریب ہے نہیں پہونچی ہم کو یہ حدیث مگر اسی طریقہ سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسهيل بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سہیل بن عمرو کو

قال الحافظ قال ابو قرة موسى بن طارق في السنن له ذكره ابن جريج عن ابن حسين ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب الى سهيل بن عمرو۔

ان جاء كتابي ليلاً فلا تصبحن او نهاراً فلا تمسين حتى تبعث الي من ماء زمزم قال فاستعان سهيل باثيلة الخزاعي حتى جعلا مزادتين فملأهما سهيل من ماء زمزم وبعث بهما على بعير ورواه المفضل بن محمد الجندي عن ابن ابي عمر عن سفيان عن ابراهيم بن نافع عن ابن ابي حسين نحوه۔ ويعلم مما رواه الفاكهي من طريق محمد بن سليمان بن مسمول عن حزام عن هشام عن ابيه عن ام معبد ان المبعوث بذلك من عند سهيل مولاه ازيهر۔

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ابو قرہ موسیٰ بن طارق نے اپنی سنن میں کہ ذکر کیا اسکو ابن جریج نے ابن ابی حسین سے روایت کرکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا سہیل بن عمرو کو۔

اگر پہونچے تجھے میرا خط رات کو تو صبح مت ہونے دے اور جو پہونچے دن کو تو رات مت ہونے دے یہانتک کہ بھیجے تو مجھے ماء زمزم (مطلب یہ کہ نامہ پہونچنے پر بہت جلد مجھے ماء زمزم بھیجدے) کہا راوی نے پس مدد چاہی سہیل نے اثیلہ خزاعی سے یہانتک کہ دو مشکیں طیار کریں اور بھرا اونکو سہیل نے ماء زمزم سے اور بھیجا اون کو اونٹ پر لاد کر۔ اور روایت کیا ہے اسکو مفضل بن محمد جندی نے ابن ابی عمر سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے سفیان روایت کرتے ہیں ابراہیم بن نافع سے وہ ابن ابی حسین سے مثل اسکے اور معلوم ہوتا ہے اوس روایت سے جو فاکہی نے محمد بن سلیمان بن مسمول کے طریقہ سے کی ہے محمد بن سلیمان روایت کرتے ہیں حزام سے حزام اپنے باپ ہشام سے وہ اپنے باپ سے اور وہ ام معبد سے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسلمان الفارسي رضي الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لیے

ذكر في السيرة المحمدية في المعجزات قال وكتب عليه السلام عهداً الحي سلمان هذا الكتاب من محمد بن عبد الله رسول الله سأله الفارسي سلمان وصية باخيه مهاد بن فروخ بن مهيار وأقاربه

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں ذکر معجزات میں کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہدنامہ سلمان کے قبیلہ کے لیے یہ کتاب ہے محمد بن عبداللہ کیجانب سے جو اللہ کے رسول ہیں درخواست کی ہے اوسکے لیے سلمان فارسی نے وصیت کی غرض سے اپنے بھائی مہاد بن فروخ بن مہیارہ اور اوس کے

اهل بيته وعقب من بعده ما تناسلوا من اسلم منهم سلام الله - احمد الله اليكم ان الله امرني ان اقول لا اله الا الله وحده لا شريك له - الى اخره وفيه وكتب علي بن ابي طالب - هكذا اخبر تمام ذكره واني تفحصت في عدة كتب لكنه ما وجدت فيما سواه -

اقارب اور اہل بیت کیلئے۔ اور اوسکے بعد اون کے لیے جبتک کہ اونکی نسل باقی رہے جو لوگ کہ مسلمان ہوں اونپر ہے۔ اسد کا سلام مو حمد بیان کرتا ہوں میں تمہاری طرف اسد کی تحقیق اسد نے حکم کیا ہے مجھکو کہ کہوں میں لا الٰہ الا اللہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اسد جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے۔ الی آخرہ اور اسمیں ہے کہ۔ اور لکھا علی بن ابی طالب نے اسیطرح ناقص ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں مینے اوسکو چند کتابوں میں ڈہونڈا لیکن سوا اوس کے اور کسی میں نہیں ملا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى شرحبيل وحارث ونعيم بنو عبد كلال قيل ذي رعين ومعافر وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے شرحبیل و حارث و نعیم بنو عبد کلال سرداران ذی رعین و معافر و ہمدان کو

اخرج الحاكم فقال اخبرنا ابو نصر احمد بن سهل الفقيه بنجارا قال حدثنا صالح بن محمد بن حبيب الحافظ قال حدثنا الحاكم ابن موسى حدثنا يحيى ابو زكريا بن محمد الغنزي قال حدثنا ابو عبيد الله محمد بن ابراهيم بن سعيد العبدي قال حدثنا ابو صالح الحاكم بن موسى القنطري قال حدثنا يحيى بن حمزة عن سليمان بن داؤد عن الزهري عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كتب الى اهل اليمن بكتاب فيه الفرائض والسنن والديات وبعث مع عمرو بن حزم فقرأت على اهل اليمن وهذه نسختها۔

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى شرحبيل بن عبد كلال والحارث ابن عبد كلال ونعيم بن عبد كلال قيل ذي

تخریج کی ہے حاکم نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حاکم بن موسی نے اور حدیث بیان کی ہم سے یحیی ابو زکریا بن محمد عنزی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو عبید اللہ محمد بن ابراہیم بن سعید عبدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح حاکم نے موسی قنطری سے روایت کر کے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حمزہ نے سلیمان بن داؤد سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اور ابوبکر اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اسد سے کہ آپ نے لکھا اہل یمن کو ایک فرمان جسمیں فرائض سنن اور دیات کا بیان تہا اور بہیجا وہ فرمان عمرو بن حزم کے ہمراہ پس پڑہا گیا وہ اہل یمن پر نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اسد کی جانب سے شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال سرداران قبیلہ ذی رعین اور معافر و ہمدان کے نام بعد حمد و صلوۃ کے (معلوم ہو

دہ کتاب الی شرحبیل و حارث و نعیم بنو عبد کلال

رعين ومعافير وهمدان - اما بعد فقد
رجع رسولكم واعطيتم من المغانم خمس
الله وما كتب الله على المؤمنين من العشر
وما سقت السماء او كان سيحا او كان بعلا
ففيه العشر اذا بلغ خمسة اوسق وما
سقي بالرشاء والدالية ففيه نصف العشر
اذا بلغ خمسة اوسق وفي كل خمسة من
الابل سائمة شاة الى ان تبلغ اربعا
وعشرين فان زادت واحدة على اربع
وعشرين ففيها بنت مخاض فان لم توجد
بنت مخاض فابن لبون ذكرا الى ان تبلغ
خمسا وثلثين فاذا زادت واحدة ففيها
بنت لبون الى ان تبلغ خمسا واربعين
فان زادت واحدة على خمس واربعين
ففيها حقة طروقة الجمل الى ان تبلغ
ستين فان زادت على ستين واحدة
ففيها جذعة الى ان تبلغ تسعين فان زادت
واحدة ففيها حقتان طروقتا الجمل الى ان
تبلغ عشرين ومائة فان زادت على
عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون
وفي كل خمسين حقة - وفي صدقة الغنم
في سائمتها اذا بلغت اربعين الى عشرين
ومائة شاة فاذا زادت على عشرين
ومائة ففيها شاتان الى ان تبلغ
مائتين فان زادت واحدة ففيها ثلث
شياه الى ان تبلغ ثلثمائة فان زادت ففي
كل مائة شاة لا يوخذ في الصدقة عجفاء

واپس آیا تمہارا قاصد اور دیا تم نے مال غنیمت میں سے
خمس واسطے اللہ اور وہ جو فرض کیا اللہ نے مسلمانوں
پر یعنی عشر اور بارانی کھیتی یا جاری پانی کی کھیتی یا سیحہ
کے باغ پس ان سب میں عشر ہے جبکہ پیداوار
پانچ وسق ہو جائے اور جو پلایا جاوے مشکوں اور
ڈول سے تو اوس میں نصف عشر ہے جبکہ پیداوار
پانچ وسق ہو جاوے۔ اور بیڑ میں چرنیوالے اونٹوں پر
ہر پانچ پر ایک بکری ہے چوبیس تک اگر زائد ہو جائے
چوبیس پر ایک بھی تو اون میں ایک بنت مخاض اگر بنت
مخاض نہ ملے تو ایک ابن لبون نر پینتیس تک پس اگر
زائد ہو جائے ایک بھی تو اون میں زکوۃ بنت لبون ہے
پینتالیس تک پس اگر زائد ہو جاوے پینتالیس پر ایک بھی
تو اوس میں ایک حقہ ہے جو جفتی کے قابل ہو ساٹھ تک
پس اگر زائد ہو جائے ساٹھ پر ایک بھی تو اوس میں ایک
جذعہ ہے نوے تک پس اگر زائد ہو جائے ایک بھی
تو اوس میں دو حقہ ہیں قابل جفتی ایک سو بیس تک پس اگر
زائد ہو جائیں ایک سو بیس پر تو ہر چالیس کی زیادتی پر ایک
بنت لبون ہے اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ۔ اور
بیڑ میں چرنیوالی بکریوں کی زکوۃ میں جب چالیس ہو جاویں
تو ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور جب زائد ہو جاویں
ایک سو بیس سے تو اسی الخ۔ دو بکریاں ہیں دو سو تک
پس اگر زائد ہو جائے اوسپر ایک بھی تو اوس میں تین
بکریاں ہیں تین سو تک۔ پس اگر اوسپر زائد ہو جاویں تو
ہر سینکڑے کی زیادتی پر ایک بکری ہے اور نہ لیے
جاویں زکوۃ میں بیکار اور بہت بوڑھا اور نہ عیب دار
اور نہ بوک اور جمع نہ کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال
متفرق۔ اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع صدقہ کے خوف سے

ولا ذات عوار ولا تيس الغنم ولا يجمع
بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية
الصدقة وما كان من خليطان فانهما
يتراجعان بينهما بالسوية وفي كل خمس
اواق من الورق خمسة دراهم وما زاد ففي
كل اربعين درهما درهم وليس فيما دون
خمس اواق شئ وفي كل اربعين دينارًا
دينار والصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل
بيته انما هي زكوة تزكي بها انفسكم وللفقراء
المؤمنين وفي سبيل ولا في رقيق ولا في
مزرعة ولا عمالها شئ اذا كانت تودى
صدقتها من العشر وانه ليس في عبد
مسلم ولا في فرسه شئ - وان اكبر
الكبائر عند الله تعالى يوم القيمة الشرك
بالله وقتل النفس المؤمنة بغير حق
والفرار في سبيل الله يوم الزحف و
عقوق الوالدين ورمي المحصنة وتعلم
السحر واكل الربوا واكل مال اليتيم وان
العمرة الحج الاصغر ولا يمس القرآن الا
طاهر ولا طلاق قبل املاك ولا عتاق
حتى يبتاع ولا يصلين احد منكم في ثوب
واحد ليس على منكبيه شئ ولا يحتوى
في ثوب واحد ليس بين فرجه وبين السماء
شئ ولا يصلي احد منكم في ثوب واحد و
شقه باد ولا يصلي احد منكم عاقص
شعره ومن اعتبط مؤمنا قتلا عن
بينة فانه قود الا ان يرضى اولياء المقتول

اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو ان کو چاہیے کہ زکوۃ آپس میں
برابر تقسیم کر لیں اور چاندی کی زکوۃ میں ہر پانچ اوقیہ کی
مقدار پر پانچ درہم ہیں اور جب زائد ہو تو ہر چالیس درہم
پر ایک درہم اور پانچ اوقیہ سے کم مقدار پر کچھ زکوۃ
نہیں ہے۔ اور ہر چالیس دینار میں زکوۃ کا ایک دینار
ہے اور صدقہ جائز نہیں محمدؐ کے لیے اور نہ آپ کے
اہل بیت کے لیے جز این نیست کہ وہ زکوۃ ہے
کہ تزکیہ کرتے ہیں رسول اوس سے تمہارا اور وہ
واسطے فقراء مومنین کے ہے اور مسافروں کے لیے
ہے۔ اور مسلمان کے غلام اور اوس کے گھوڑے
میں کچھ زکوۃ نہیں ہے۔ اور تحقیق اکبر کبائر اللہ کے نزدیک
قیامت کے دن شرک کرنا ہے اللہ کے ساتھ اور مار ڈالنا
مسلمان کا بلا کسی سبب کے اور بھاگنا اللہ کے راستہ
سے لڑائی میں اور نافرمانی والدین کی اور تہمت لگانا عفیفہ
کو اور جادو سیکھنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھا جانا اور
تحقیق عمرہ حج اصغر ہے اور نہ چھوے کوئی قرآن کو مگر
پاک اور طلاق نہیں قبل نکاح کے اور نہیں جائز آزاد کرنا
یہانتک کہ خریدے اوسکو اور نہ نماز پڑھے تم میں سے کوئی
ایک کپڑے میں حالانکہ نہو اوسکے مونڈھے پر کچھ اور نہ احتبا کرے
ایک کپڑے میں کہ نہ ہو اوس کے فرج اور آسمان کے
درمیان کچھ اور نہ نماز پڑھے کوئی تم میں کا ایک کپڑے
میں اور اوس کی ایک جانب کھلی ہوئی ہو اور نہ نماز پڑھے
کوئی تم میں کا اپنے بالوں کا جوڑا باندھکر اور جو شخص
کہ قتل کر دے مومن کو جو ثابت ہو جاوے گواہوں سے تو اوس
سے قصاص لیا جائے مگر کہ راضی ہو جاویں وارث
مقتول کے اور تحقیق بدلہ میں نفس کے دیت سے
سو اونٹ ہیں اور ناک میں جبکہ جڑ سے کاٹ لیجاوے

وان فی النفس الدیۃ مائۃ من الابل وفی الانف اذا اوعب جدعہ دیۃ وفی اللسان الدیۃ وفی الشفتین الدیۃ وفی الذکر الدیۃ وفی البیضتین الدیۃ وفی الصلب الدیۃ وفی العینین الدیۃ وفی الرجل الواحدۃ نصف الدیۃ وفی المامومۃ نصف الدیۃ وفی الجائفۃ ثلث الدیۃ وفی المنقلۃ خمسۃ عشر من الابل وفی کل اصبع من الاصابع فی الید والرجل عشر من الابل وفی کل سن خمس من الابل وفی الموضحۃ خمس من الابل وان الرجل یقتل بالمرأۃ وعلی اہل الذہب الف دینار۔

اخرجہ الی قولہ لا فی فرسہ شئ فی جامع ازہر وقال اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن عمرو بن حزم وفیہ سلیمان بن داؤد الجرشی وثقہ احمد وضعفہ ابن معین وبقیۃ رجالہ ثقات ۔ **قلت** وکذا رواہ النسائی فی العقول فی ذکر باب حدیث عمرو بن حزم واختلاف الناقلین لہ فروی طرفا منہ فی العقول وساق الکتاب بقولہ اما بعد وکان فی کتابہ ان من اعتبط مومنا ۔ وفی اسنادہ ایضا سلیمان بن داؤد ۔ وقد تابعہ سلیمان بن ارقم فیما رواہ النسائی ایضا ہناک من طریق محمد بن بکار قال حدثنا یحیی قال حدثنا سلیمان بن ارقم قال حدثنی زہری عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلعم کتب

پوری دیت ہے اور زبان میں پوری دیت ہے اور دونوں ہونٹوں کی پوری دیت ہے اور عضو تناسل کی پوری دیت ہے اور خصیتین کی پوری دیت ہے اور کمر ٹوٹنے میں پوری دیت ہے اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک پاؤں کی آدہی دیت ہے اور زخم مامومہ میں نصف دیت ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور اوس چوٹ میں جو لکڑی وغیرہ کی جنس سے ہو پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ اور پیر کی اونگلیوں میں سے ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں اور ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ ہیں اور مرد مار ڈالا جائے عورت کے عوض میں اور مالداروں پر دیت کے ہزار دینار ہیں۔

تخریج کی ہے قولہ لا فی فرسہ شئ تک اس کی جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں عمرو بن حزم سے اور اس کی سند میں سلیمان بن داؤد جرشی ہیں ثقہ بیان ہے ان کو امام احمد نے اور تضعیف کی ہے انکی ابن معین نے اور باقی راوی اس کے ثقہ ہیں **کہتا** ہوں میں اسیطرح روایت کیا ہے نسائی نے دیات میں عمرو بن حزم کی حدیث اور اختلاف ناقلین کے بیان میں۔ پس روایت کیا ہے ایک ٹکڑا اسکا دیات میں اور بیان کیا کتاب کو اپنے قول اما بعد سے اور تہا اوس فرمان میں کہ جو کوئی قتل کرے مومن کو اور اوسکی اسناد میں بھی سلیمان بن داؤد ہیں اور متابعت کی ہے اسکی سلیمان بن ارقم نے اوس روایت میں جسکو روایت کیا ہے نسائی نے بہی اسی مقام پر محمد بن بکار کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن ارقم نے کہا کہ حدیث بیان کی مجہہ سے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ

الی اهل الیمن بکتاب فیه الفرائض والسنن
والدیات وبعث به مع عمرو بن حزم فقرئ
علی اهل الیمن فذکر مثله قال النسائی و
سلیمان بن الارقم متروك الحدیث و
قد روی هذا الحدیث یونس عن الزهری
مرسلا ثم اسنده عن الزهری قال قرأت
کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی
کتب لعمرو بن حزم حین بعثه علی نجران و
کان الکتاب عند ابی بکر بن حزم فکتب
رسول الله صلعم هذا بیان من الله و
رسوله یا ایها الذین امنوا اوفوا بالعقود
وکتب الآیات فیها حتی بلغ ان الله سریع
الحساب ثم کتب هذا کتاب الجراح فی
النفس الحدیث **قلت** قد وهم النسائی
رحمه الله فی قوله قد روی هذا الحدیث
یونس عن الزهری مرسلا وذلك لان
النبی صلعم حین بعث عمرو بن حزم الی نجران
کتب له کتابین الکتاب الاول کتبه الی
بنو عبد کلال الذی صرح فیه من محمد
رسول الله الی شرحبیل بن عبد کلال و
کان فی جواب رسالتهم وهو هذا والثانی
کتبه لعمرو بن حزم بنفسه خاصة وسنورده
فی حرف العین فهو غیر ذلك ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اہل یمن کی طرف ایک فرمان
جس میں فرائض اور سنن اور دیات کا بیان تھا۔ اور بھیجا اسکو
لیکر عمرو بن حزم کو پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر پس ذکر کی مثل
اس کے۔ کہا نسائی نے کہ سلیمان بن ارقم متروک الحدیث
ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو یونس نے زہری سے
مرسل پھر سند چلائی ہے زہری سے کہا کہ پڑھی میں نے
وہ تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو لکھی تھی آپنے اونکو
جبکہ بھیجا تھا نجران اور تھی کتاب ابی بکر بن حزم کے پاس
پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے
اللہ اور اوس کے رسول کی جانب سے اے وہ لوگو جو ایمان
لائے پورا کرو عہدوں کو۔ اور لکھیں آیتیں ان اللہ سریع الحساب
تک۔ پھر لکھا ہذا کتاب الجراح فی النفس الحدیث۔
کہتا ہوں میں کہ وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ کو اپنے قول
قد روی ہذا الحدیث یونس عن الزہری مرسلا میں۔ اور یہ اسلیے
کہ جب رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو نجران بھیجا ہے تو اونکو
دو فرمان لکھکر دیے تھے۔ ایک تو بنو عبد کلال کے نام
جس میں تصریح ہے کہ من محمد رسول اللہ الی شرحبیل
ابن عبد کلال اور یہ اون کے خط کے جواب میں تھا
اور دوسرا خود عمرو بن حزم کو ہی لکھدیا تھا جس کو
بیان کرینگے ہم حرف عین میں اور وہ اس سے
علحدہ ہے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

سیحا۔ السیح بالفتح الماء الجاری المنبسط

سیحا سیح بفتح۔ وہ پانی جو بہتا ہوا ہو پھیلی ہوئی زمین پر۔

على الارض والمراد الارض الذى سقى
منها - بعلًا - هو ما نبت من النخيل
فى ارض يقرب ماءها ورسخت عروقها
فى الماء فاستغنت عن ماء السماء والانهار
وغيرها **قوله عجفا هرما** - العجف
بالحركة الهزال والهرم كبير سقط اسنانه
وايضا كبر سن يودى الى تساقط بعض القوى
وضعفها - **قوله وما كان من
خليطان** - اى ما كان متميزا لاحد
خليطين فاخذ الساعى من ذلك المتميز
يرجع الى صاحبه بحصته بان كان لكل
عشرون يرجع بقيمة نصف شاة ولو كان
لاحدهما مائة وللآخر خمسون فاخذ
الشاتين من صاحب المائة رجع بثلث
قيمتها او من صاحب الخمسين رجع بثلثي
قيمتها او من كل شاة رجع صاحب المائة
بثلث قيمة شاة والآخر بثلثي قيمة شاة
وصورة الآخران يكون لاحدهما مثلا
اربعون بقرة وللآخر ثلثون بقرة وهما
مختلط فيأخذ الساعى عن الاربعين
مسنة وعن الثلثين تبيعا فيرجع باذل
المسنة بثلثة اسباعها على شريكه وباذل
التبيع باربعة اسباعه على شريكه لان
كل واحد من السنين واجب على الشيوع
كان المال ملك واحد وفى قوله **بالسوية**
دليل على ان الساعى اذا ظلم احدهما
بالزيادة لا يرجع بها على شريكه وفى

حدیث میں مراد وہ زمین ہے جس کی کھیتی ایسے پانی سے
ہو بعلاً وہ درختہائے خرما جو ایسی زمین میں ہوں جس کا پانی سطح
زمین سے قریب ہو اور جڑیں درختوں کی پانی تک پہونچی
ہوئی ہوں کہ بارش اور نہر وغیرہ کی محتاج نہوں **قولہ عجفاً
ہرماً** عجف بفتح العین والجیم - دبلا جانور - ہرم بوڑھا دنداں
شکستہ - اور یہی ہرم وہ بوڑھا جانور جس کے قویٰ بڑھاپے
کی وجہ سے بیکار ہو گئے ہوں -

قولہ وما کان من خلیطان - یعنی جو مال کہ ممتاز ہو ہر ایک
شریک کا پس ایسے عامل زکوۃ اس متمیز مال میں سے
تو اوس کا دوسرا شریک اپنے حصہ کا مقدار زکوۃ اپنے
شریک سے واپس لیلے اسطرح کہ مثلاً ہر ایک کی بیس بکریاں
ہوں تو شریک اپنے دوسرے شریک سے آدھی بکری کی قیمت واپس
لیلے اور اگر ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی
پچاس اور عامل زکوۃ نے دو بکریاں سو بکریوں والے سے
لیلی ہوں تو وہ پچاس بکریوں والے سے دو بکریوں کی ثلث
قیمت لیلے یا اگر عامل زکوۃ نے پچاس بکری والے سے دو
بکریاں لیلی ہوں تو وہ سو بکری والے سے دو بکریوں کی قیمت
کا دو ثلث لیلے اور اگر عامل نے ہر ایک سے ایک ایک بکری لی ہو تو
سو والا اپنی بکری کی ثلث قیمت سے اور پچاس والا دو ثلث اپنی
بکری کی قیمت کا - اور اسکی دوسری صورت یہ ہے کہ مثلاً ایک کے چالیس
بیل دوسرے کے تیس بیل اور مال دونوں کا ملا ہوا ہے
اور عامل زکوۃ نے چالیس والے سے مسنہ لیا اور تیس والے
سے تبیعہ لیا تو مسنہ دینے والا اوسکی قیمت کا ۳/۷ اپنے شریک سے لے
اور تبیعہ دینے والا ۴/۷ اپنے شریک سے لے اسواسطے کہ ہر ایک مسنہ اور
تبیعہ اوس مال پر واجب ہے علی سبیل الاشتراک گویا مال ملک واحد
ہے اور قول رسول اللہ کا **بالسویۃ** دلیل ہے اس بات پر کہ
عامل اگر ایک شریک پر زیادتی کر کے ظلم کر جاوے تو وہ زیادتی اپنے

التراجع دليلٌ على ان الخلطة تصح مع تمييز الاعيان عند من يقول به اواقى - بشدة ياء وخفتها جمع اوقية بضم همزة وشدة ياء وقد يجيئ وقية وليست بغالبة وكانت قديما اربعين درهمًا۔

شریکے واپس نہیں لے سکتا اور تراجع میں دلیل ہو اشیا پر کہ مخلوط کرنا مال کا درست ہے اگرچہ اموال شرکا کے متمیز ہوں اور یہ مذہب ہے فقہا کا۔ اَواقی بیائے تحتانیہ کی تشدید اور تخفیف بھی جائز ہے جمع ہے اوقیہ کی بضم ہمزہ و تشدید تحتانیہ اور کبھی مستعمل ہوتا ہے وقیہ اور یہ فصیح نہیں ہے قدیم عہد میں چالیس درہم کا ہوتا تھا ❊

۵۵ صحیفۃ النبی صلعم کان عند علی رضم

صحیفۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم الذی کان عند علی رضی اللہ عنہ

صحیفہ رسول اللہ صلعم کا جو تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس

روی الامام احمد فی المسند باسانید مختلفة عن علی رضی الله خطب على المنبر وعليه سيف حليته حديد يقول والله ما عندنا كتاب نقرأه عليكم الا كتاب الله وهذه الصحيفة اعطانيها رسول الله صلعم فيها فرائض الصدقة۔

ومن احدث حدثا او آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل وان ابراهيم (عليه السلام) حرم مكة وانی احرم المدينة حرام ما بين حرتيها وفی نسخة ما بين عائر الى ثور وحماها كله لا يختلى خلاها ولا ينفر صيدها ولا تلتقط لقطتها الا لمن اشاد بها ولا تقطع منها شجرة الا ان يعلف رجل بعيره ولا يحمل فيها السلاح لقتال وان المؤمنون تتكافا دمائهم ويسعى بذمتهم ادناهم وهم يد على من سواهم وان لا يقتل مؤمن بكافر

امام احمد نے مسند میں مختلف طریقوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اونھوں نے خطبہ پڑھا ممبر پر اور آپ ایک تلوار باندھے ہوئے تھے جسکی کوٹھی وغیرہ لوہے کی تھی آپ فرماتے تھے کہ قسم اللہ کی ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جو تم پر پڑھیں سوا کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے جو مجھے رسول اللہ نے دیا تھا۔ اس میں فرائض صدقہ کا بیان ہے۔

اور یہ بھی ہے کہ جو کوئی بدعت کرے یا بدعتی کو پناہ دے اوسپر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ نہ قبول کیجاوے گی اوس سے توبہ اور نہ فدیہ۔ اور یہ کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے حرم بنایا ہے مکہ کو اور میں نے حرم کر دیا ہے مدینہ کو حرام ہے لینا اوس چیز کا جو مدینہ کے ہر دو جانب پتھریلی زمین کے درمیان ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ درمیان عائر کے ثور تک اور اوسکی بیڑیں سب نہ کاٹی جاویں اوسکا گھانس اور نہ بھگایا جائے اوسکا شکار اور نہ اوٹھائی جاوے وہاں کی پڑی چیز مگر وہ شخص جو اوسکا اعلان کر دے اور نہ کاٹا جاوے اوسکا درخت مگر یہ کہ چرا دے اپنے اونٹ کو اور نہ اوٹھائے جاویں اوسمیں ہتھیار لڑائی کیلیے اور مسلمان سب برابر ہیں قصاص میں۔ اور کوشش کیجاوے ادنی مسلمان کی حفاظت میں۔ اور مسلمان مشترک ہیں مدد میں اپنے ماسوا پر۔ نہ قتل کیا جاوے مومن کافر کے بدلے میں

ولا ذو عهد فی عهده وان من ادعی الی غیر ابیه ومن تولی قوما بغیر اذن موالیه فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله عنه صرفا ولا عدلا ولعن الله من ذبح لغیر الله ولعن الله من سرق منار الارض ولعن الله من لعن والدیه وفی روایة للبخاری عن ابی حذیفة قال قلت لعلی رض هل عندکم کتاب قال لا الا کتاب الله او فهم اعطیه رجل مسلم او ما فی هذه الصحیفة قلت وما فی هذه الصحیفة قال ــ العقل وفکاک الاسیر ولا یقتل مومن بکافر وقد روی اطراف هذا الکتاب فی مسلم وغیرہ من السنن قال الحافظ والجمع بین هذه الاحادیث ان الصحیفة کانت واحدة وکان جمیع ذلک المسائل مکتوبا فیها فنقل کل واحد من الرواة عنه ماحفظه

اور ذمی نہ قتل کیا جائے اپنے عہد کی حیثیت سے۔ اور جو شخص کہ دعوے کرے نسب کا اپنے باپ کے نسب کے سوا یا دوستی رکھے کسی قوم سے بغیر اپنے موالی کے اجازت کے اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہیں قبول کرے گا اللہ اوس سے توبہ اور نہ فدیہ اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو ذبح کرے اللہ کے نام کے سوا پر اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو چوری کرے زمین کی سرحدیں میں اور لعنت ہے اللہ کی اوس شخص پر جو لعنت کرے اپنی والدین پر۔ اور بخاری کی روایت میں ہے حضرت ابو حذیفہ سے کہتے ہیں کہ کہا میں نے علی رض سے کیا ہے تمہارے پاس کوئی کتاب کہا نہیں مگر کتاب اللہ یا وہ سمجھ جو مسلمان کو دیگئی ہے یا وہ جو کہ اس صحیفہ میں ہے میں نے پوچھا کیا ہے اس صحیفہ میں کہا دیت کا بیان اور چھوڑانا قیدی کا اور نہ مارا جائے مومن کافر کے عوض میں اس حدیث کے ٹکڑے مسلم اور اوس کے سوا اور سنن میں ہیں حافظ نے کہا ہے کہ توفیق ان اختلافات حدیث کی یہ ہے کہ صحیفہ ایک ہی تہا اور یہ سب مسائل اوسمیں تھے پس ہر ایک نے حضرت علی سے وہی نقل کیا جو اُسے یاد رہا۔

حاشیہ هذا القول یاتی بعض هذا الصفحہ ۱۲

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله من احدث ــ الحدث الامر الحادث المنکر الذی لیس بمعتاد ولا معروف فی السنة والمحدث بکسر الدال المهملة وفتحها فمعنی الکسر من نصر جانیا او اجاره والفتح هو الامر المبتدع وایواءه الرضاء عنه والصبر علیه واقرار قائله ــ **قوله صرف**

قوله من احدث۔ حدث وہ نیا برا کام جو نہ عادات اسلام میں ہو اور نہ معلوم سنت نبی صلعم سے اور محدث دال مہملہ کے فتح سے بہی ہے اور کسرہ سے بہی کسرہ کے معنی وہ شخص جو مدد کرے گنہگار کی اور پناہ دے اوسکو اور فتح کے معنی وہ امر جو بدعت ہے۔ اور پناہ دینا اوسکا یہ ہے کہ اوس سے راضی رہنا اوس پر صبر کرنا اور اوس کے قائل کو برقرار رکہنا **قوله صرف ولا عدل** یعنی توبہ اور فدیہ یا نفل اور فرض۔

ولا عدل - ای توبة وفدیة او نافلة وفریضة - **قوله حرتیها** الحرة بتشدید الراء المهملة ارض ذات حجارة سود - مجمع البحار -

قوله عائر وثور - هما جبلان اما عیر فمعروف بالمدینة واما ثور فالمعروف انه بمکة وفیه غار بات فیه لما هاجر و روی قلیلا ما بین عیر و احد فیکون ثورا غلطا من الراوی وقیل ان عیرا جبل بمکة والمراد انه حرم من المدینة قدر ما بین عیر وثور من مکة او حرم المدینة تحریما مثل تحریم ما بین عیر وثور بمکة علی حذف مضاف ووصف مصدر محذوف -

قوله لا یختلی خلاها بضم اوله وفتح اللام ای لا یقطع والخلا بالقصر النبات الرقیق ما دام رطبا یقال اخلت الارض ای کثر خلاها واذا یبس فهو حشیش -

قوله تتکافأ - ای تتساوی فی القصاص والدیات والکفو النظیر والمساوی -

اقول - و اما المسائل فکل الصحیفة مملوّ من المسائل الظاهرة لا احتیاج لبیانها والاکثر ذکرتها سابقا و من اهمها -

قولہ حرتیہا۔ حرۃ تشدید راء مہملہ سیاہ پتھروں والی زمین مجمع البحار۔

قولہ عائر وثور۔ وہ دو پہاڑ ہیں پس عیر مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے اور ثور پس مشہور تو یہ ہے کہ مکہ میں ہے اور اس میں ایک کھوہ ہے جس میں شب گذاری تہی رسول اللہ نے جب آپ نے ہجرت کی تہی اور کم روایت کیا گیا ہے کہ ما بین عیر واحد۔ پس اب ہوگا لفظ ثور غلطی راوی کی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ عیر پہاڑ ہے مکہ کا اور مراد یہ ہے کہ آپ نے حرام کیا ہے مدینہ میں سے بقدر اوس زمین کے جو درمیان عیر وثور کے ہے مکہ میں یا حرام کیا ہے مدینہ کو ایسی تحریم سے کہ وہ مثل تحریم اوس جگہ کے ہے جو درمیان عیر وثور کے ہے مکہ میں . . . بہ تقدیر حذف کرنے مضاف کے اور وصف مصدر محذوف کے۔

قولہ لا یختلی خلاہا۔ بضم اول اور بفتح لام۔ یعنی نہ کاٹا جاوے اور خلا۔ الف مقصورہ کے ساتھ۔ چھوٹی گھانس جو تر ہو بولا جاتا ہے اخلت الارض۔ یعنی بہت ہوگئی گھانس اوس کی اور جب سوکھ جاوے تو وہ حشیش کہلاتی ہے۔

قولہ تتکافأ۔ یعنی برابر ہے قصاص میں اور دیت میں اور کفو کے معنی نظیر اور مساوی کے ہیں۔

کہتا ہوں میں۔ لیکن ذکر مسائل پس پورا صحیفہ بھرا ہوا ہے مسائل ظاہرہ سے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں اور اکثر ان میں ذکر کر دئے ہیں میں نے اوپر اور اہم مسائل ہیں۔

متعلق بصحيفة النبي صلى الله عليه وسلم التي كان عند علي رضي الله عنه

متعلق ہے اوس صحیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حضرت علی کے پاس تھا

قول علی رض او فهم اعطيه رجل مسلم۔ فالمراد به فهم حكم الله الذي حكم به في كتابه او على لسان رسوله والتفقه فيهما وبذل الجهد واستفراغ الوسع ليتوصل به الى استنباط الاحكام التي ليست منصوصة في النصوص۔ اعلم ان الفهم والرأى في الدين من اعظم نعم الله التي انعم بها على عباده بل ما اعطى عبد عطاء بعد الاسلام افضل منه بل قيام الاسلام ونظامه عليه وبه بقاءه ثم ان الاجتهاد والاستنباط مما نطق به الكتاب وورد به السنة واطبق عليه الصحابة رضي الله تعالى عنهم فقال الله تعالى وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ۔ قال في الاكليل هذا اصل عظيم في الاستنباط وقال الله سبحانه وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً۔ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ

قول علی رض کا یہ کہ او فہم اعطیہ رجل مسلم پس مراد اوس سے سمجھنا ہے اللہ کے حکم کا جس کا حکم کیا ہے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول کی زبان پر۔ اور اون میں تفقہ کرنا یعنی اتمام کوشش اور پورا صرف کرنا اپنی وسعت علم کو تاکہ وسیلہ ہو یہ اون احکام کے استنباط کا جو نص صریح سے مذکور نہیں ہیں جان تو کہ سمجھ اور رائے رسلیم) دین میں اللہ کی اون بڑی نعمتوں میں سے ہے جو اوس نے اپنے بندوں پر انعام کی ہیں بلکہ نہیں دیا گیا بندہ کو ہی بخشش اوس سے افضل اسلام کے بعد بلکہ قیام اور نظام اسلام کا اوسی پر ہے اور اسی سے اوس کی بقا ہے۔ اجتہاد اور استنباط وہ ہے کہ ذکر ہے اس کا قرآن میں اور وارد ہوئی ہے اس کے لیے حدیث۔ اور اتفاق کیا اوس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ پس فرمایا اللہ پاک نے وَلَوْ رَدُّوْهُ۔ یعنی اگر رجوع کریں وہ طرف رسول کے اور اپنے حاکموں کے تو سمجھ لیں اوس کو وہ لوگ جو استنباط کر سکتے ہیں اون میں سے۔

کہا صاحب اکلیل نے کہ یہ اصل عظیم ہے استنباط میں اور کہا اللہ عزوجل نے۔ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ اور ایسے تو نہیں مسلمان کہ سارے چلے جاویں۔ پس کیوں نہ نکلا اون کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ کہ سمجھ پیدا کریں دین میں اور تاکہ ڈرائیں اپنی قوم کو کہا صاحب اکلیل نے بھی کہ اشارہ ہے اس میں اس بات کی طرف کہ سمجھ حاصل کرنا دین میں اور تعلیم کرنا جاہلوں کو فرض کفایہ ہے۔ اور استدلال لایا گیا ہے اس سے ساتھ

فِي فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا
فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ
الآية - قال في الاكليل ايضا فيها ان
التفقه في الدين وتعليم الجهال فرض
كفاية واستدل به على جواز التقليد
للعامي - واما السنة فقال رسول الله صلے
الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا
يفقهه في الدين وانما انا قاسم والله
يعطي رواه الشيخان وغير ذلك من
الاحاديث الواردة في مدونات
الاحاديث - واما الآثار فروى سفيان
الثوري عن الشيباني عن الشعبي عن شريح
ان عمر كتب اليه اذا وجدت شيئا في كتاب
الله فاقض به ولا تلتفت الى غيره وان
اتاك شئ ليس في كتاب الله فاقض بما سن
به رسول الله صلے الله عليه وسلم فان
اتاك ما ليس في كتاب الله ولم يسن به
رسول الله صلے الله عليه وسلم فاقض
بما اجمع عليه الناس وان اتاك ما ليس
في كتاب الله ولا سنة رسول الله صلے
الله عليه وسلم ولم يتكلم فيه احد قبلك
فان شئت ان تجتهد رأيك فتقدم وان
شئت ان تأخر فتأخر وما ارى التأخر الا خيرا
لك وروى ابو عبيد قال حدثنا ابو معوية
عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن عبد الرحمن
بن يزيد عن ابن مسعود رض اكثروا عليه
يوم الحديث وفيه فان جاءه امر ليس في

تقلید کے جائز ہونے پر جاہل کے لئے۔ اور لیکن حدیث
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جس کے ساتھہ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے سمجھدار
کردیتا ہے اوس کو دین میں جز این نیست کہ میں تقسیم
کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے روایت کیا اسکو
شیخین نے اور اس کے سوا حدیثیں جو مذکور ہیں کتب
احادیث میں۔

لیکن آثار صحابہ پس روایت کیا ہے سفیان ثوری نے
شیبانی سے روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ شریح سے
کہ حضرت عمر نے اون کو لکھا تھا کہ جب پائے تو کوئی
حکم قرآن میں تو فیصلہ کر اوس کے موافق اور اوس کے ماسوا
پر متوجہ نہ ہو اور اگر پیش آئے تجھکو ایسا امر جو نہ ہو
کتاب اللہ میں پس حکم کر سنت رسول اللہ کے موافق پس
اگر پیش آئے ایسا مسئلہ جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور
نہ سنت رسول اللہ میں تو حکم کر لوگوں کے اجماع
کے موافق اور اگر ایسی صورت پیش آئے کہ کتاب اللہ
میں نہ ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ اوس مسئلہ میں
کلام کیا ہو تجھہ سے پہلے کسی نے تو اگر تو چاہے اجتہاد
کرے تو اجتہاد کر اور تو چاہے کہ باز رہے اس سے
تو باز رہ۔ اور نہیں خیال کرتا میں باز رہنے میں مگر بہتری
واسطے تیرے۔

اور روایت کی ابو عبید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم
سے ابو معویہ نے اعمش سے روایت کرکے وہ روایت
کرتے ہیں عمارہ سے وہ عمیر سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے
وہ ابن مسعود رض سے کہ ایک روز اون سے لوگوں نے
بہت سوال کیے الحدیث اور اوس میں ہے کہ اگر
پیش آئے تجھے ایسا امر جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور نہ

كتاب ولا قضى به نبيه صلى الله عليه وسلم
ولا قضى به الصالحون فليجتهد رأيه وروى
ابن ابي خيثمة من طريق الاعمش عن
القاسم بن عبد الرحمن عن ابيه عن
عبد الله بن مسعود مثله وكذا روى
سفيان بن عتبة عن عبيد الله بن ابي يزيد
عن ابن عباس انه كان اجتهد رأيه وغير
ذلك من الآثار التي رواها الامام
ابن القيم في كتابه الاعلام الموقعين
ثم ان من شروط الاجتهاد مما اتفق
عليه علماء الاصول كما في مسلم
الثبوت وحصول المامول وغيرهما
ان يكون عارفا بعلوم الصرف والنحو
واللغة وغير ذلك من علوم العربية
وان يكون عالما بنصوص الكتاب والسنة
بقدر ما يتمكن به على استخراج الاحكام
من ماخذها ومعرفة مواقع الاجماع
وان يكون عالما بالناسخ والمنسوخ وان يكون
عالما باصول الفقه الذي هو عماد
فسطاط الاجتهاد واساسه الذي
تقوم عليه اركان بنائه - قال الامام ابن
القيم في الاعلام ان الرأي ثلثة اقسام
رأي باطل بلا ريب ورأي صحيح ورأي
هو موضع الاشتباه - والاقسام الثلثة
اشار اليه السلف فاستعملوا الرأي الصحيح
وعملوا به وافتوا به وسوغوا القول به و
ذموا الباطل ومنعوا من الفتيا ...

فیصلہ کیا ہو اوسکی بابتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ حکم
کیا ہو اوسکی بابتہ سلف صالحین نے پس چاہیئے کہ اجتہاد
کرے اپنی رائے سے۔ اور روایت کی ہے ابن ابی خیثمہ نے
اعمش کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قاسم بن عبدالرحمن
سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے مثل اسکے
اور اسیطرح روایت کی ہے سفیان بن عتبہ نے عبید اللہ
بن ابی یزید سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہ وہ
اجتہاد کیا کرتے تھے اپنی رائے سے۔ اور اس کے سوا بہت
سے وہ آثار صحابہ جنکو روایت کیا ہے امام ابن قیم نے اپنی
کتاب اعلام الموقعین میں پھر جان تو کہ شرط اجتہاد کی جسپر
علماء اصول نے اتفاق کیا ہے جیسا کہ مسلم الثبوت اور
حصول المامول وغیرہ میں ... مذکور ہے کہ وہ جاننے والا
ہو صرف نحو اور لغت اور ان کے سوا علوم عربیہ اور عالم
ہو نصوص کتاب اللہ اور حدیث کا اوسقدر کہ ممکن ہو اوس
کے ذریعہ سے استخراج احکام کا اوس کے ماخذ سے
اور پہچانے مواقع اجماع کے اور عالم ہو ناسخ منسوخ کا
اور عالم ہو اصول فقہ کا جو ستون ہے بنیاد اجتہاد کی
اور اوس کی وہ بنیاد ہے جسپر قائم ہیں ارکان بناء اجتہاد
کی۔ کہا امام ابن القیم نے اعلام الموقعین میں کہ رائے کی
تین قسم ہیں۔ رائے باطل بلا شک۔ رائے صحیح بلا شک۔
اور وہ رائے جو محل اشتباہ ہو۔ اور ان تینوں قسموں کی طرف
اشارہ کیا ہے سلف نے پس استعمال کیا انہوں نے
رائے صحیح کو اور عمل کیا اوسپر اور فتوے دیے اوس کے
موافق اور جاری کیا اپنے مذہب کو اوسپر
اور برائی کی رائے باطل کی اور منع کیا اوسپر عمل کرنے
اور اوس کے موافق فتوے اور فیصلہ دینے سے
اور رکھو لا اپنی زبانوں کو اوس کی اور اوس رار دینے

والقضاء به واطلقوا السنتهم بذمه وذم
اهله فالرای الباطل انواع احدها هو
الرای المخالف للنص وثانيها هو الكلام
فی الدين بالخرص والظن من غير النظر
الی النصوص والآثار وثالثها هو الرای
بالمقائس الباطلة التی وضعها اهل البدع
والضلال ورابعها الرای الذی احدثت
به البدع وغيرت به السنن وخامسها
هو الرای المذموم فی احكام شرائع الدين
بالاستحسان والظنون والرای المحمود
ايضا انواع الاول رای الصحابة الذين
شاهدوا التنزيل وعرفوا التاويل فهم
مقاصد الرسول فنسبة آرائهم كنسبتهم
الی صحبته صلی الله عليه وسلم والثانی هو
الرای الذی يفسر النصوص ويبين
وجه الدلالة منها ويقررها ويوضح محاسنها
ويسهل طريق الاستنباط منها كما قال
عبدان سمعت عبد الله بن المبارك
يقول ليكن الذی تعتمد عليه الاثر وخذ
من الرای ما يفسر لك الحديث - وهذا
هو الفهم الذی يختص الله سبحانه به من
يشاء من عباده والثالث الذی تواطأت
عليه الائمة وتلقاه خلفهم عن سلفهم
فان ما تواطؤا عليه من الرای لا يكون الا
صوابا - والرابع هو الرای الذی يكون بعد
طلب علم الواقعة من الكتاب والسنة
وقضاء الخلفاء الراشدين بان لم يجد فيها

والے کی مذمت میں - پس رائ باطل کی چند قسمیں ہیں -
اول وہ رائے جو مخالف ہو نص کی - دوسرے کلام کرنا
دین میں اٹکل اور گمان کے ساتھ نصوص اور آثار پر
نظر کے بغیر - تیسرے وہ رائ جو مبنی ہو قیاسات باطلہ پر
جن کو وضع کیا اہل بدع نے - اور چوتھی وہ رائ کہ پیدا ہوں
اوس سے بدعتیں اور بدل جائیں سنتیں - اور پانچویں
وہ رائے مذموم احکام شرائع دین میں جو طبیعت کو خوش
لگے اور اٹکل سے ہو اور رائے محمود بھی چند قسم ہے
اول رائ صحابہ کی جنہوں نے مشاہدہ کیا قرآن کا اور پہچانا
تاویل کو اور سمجھا مقاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
پس نسبت اون کی رایوں کی مثل اون کی نسبت کے
ہے صحبت رسول اللہ کی طرف اور دوسرے وہ رائ
جو تفسیر کی جاوے نصوص سے اور بیان کی جاوے
وجہ دلالت کی اور ثابت کیا جائے اوسکو بیان ہوں
محاسن اوس کے اور سہل ہو طریقہ استنباط کا اوس سے
جیسا کہ کہا عبدان نے کہ سنا میں نے عبد اللہ بن المبارک
سے کہ چاہیے کہ ہو کہ اعتماد کرے اوسپر اثر اور اختیار کر
وہ رائے کہ تفسیر کرے اوس کی حدیث - یہ وہ سمجھ ہے
کہ خاص کرتا ہے اللہ اوس کے ساتھ اپنے بندوں
میں سے جس کو چاہتا ہے اور تیسرے وہ رائے ہے
جسپر تواتر کرے امت اور پہونچی ہو خلف کو سلف سے
اور جسپر اتفاق اور تواتر ہوگا وہ رائے نہیں ہوگی مگر صواب
چوتھی وہ رائ جو ہو بعد تلاش اوس علم کے جو کتاب اللہ
اور سنت اور قضاء خلفاء راشدین میں ہے بایں طور کہ نہ
پاوے ان میں پس اجتہاد کرے اپنی رائ سے اور دیکھے
اقرب اس مسئلہ کی طرف کتاب اللہ اور سنت اور قضاء
صحابہ میں پس یہ رائے وہ ہے کہ جاری کیا اوسکو

فاجتهد رايه ونظر الى اقرب ذلك من الكتاب
والسنة واقضية الصحابة فهذا هو الرائ
الذي سوغه الصحابة واستعملوه واقر
بعضهم بعضا عليه - **اقول** ان الامام
ابن القيم قد قسم الراي الى ثلثة اقسام كما
اسلفناه من قوله في صدر المسئلة من
كتابه الاعلام ثم انه ساق الكلام في
تفاصيل القسمين الاولين وهو الرائ
الباطل بلا ريب والصحيح بلا ريب وفات
منه الكلام في القسم الثالث وهو الراي في
موضع الاشتباه وهو الراي الذي هو في
محل الاجتهاد وعند تعارض النصوص
والادلة بان يكون نص مقتضاه قول
قال به مجتهد بالاستنباط عنه او القياس
عليه وثم نص اخر قضيته خلاف هذا
القول فاشتبه الامر فهذا هو الرائ
الثالث - ثم بعد ذلك **اقول** ان ما
قال به علي رضي الله تعالى عنه من قوله
او فهم اعطيه رجل مسلم فاراد به رضي
الله تعالى عنه الراي على مقتضى النص
سواء كان من قسم الثاني او الثالث و
اما ما روي عن علي رضي الله تعالى عنه
ايضا بخلاف ذلك القول من قوله رضي
الله عنه لو كان الدين بالراي لكان اسفل
الخف اولى بالمسح من اعلاه وقد رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح
على ظاهر خفيه رواه ابو داود وغيره

صحابہ نے اور استعمال کیا اوسکا اور ثابت رکھا اوسپر
بعض نے بعض کو۔

کہتا ہوں میں کہ امام ابن قیم نے تقسیم کی ہے
رائے کی تین قسموں کی طرف جیسکہ اول بیان کر دیا ہم نے
اوس کی کتاب اعلام الموقعین کا قول صدر مسئلہ میں پھر
اول دونو قسموں کی تفصیل لکھی ہے اور وہ رائے باطل
اور رائے صحیح ہیں۔ اور فوت ہوگیا کلام کرنا اوسنے
قسم ثالث میں۔ اور وہ وہ رائے ہے جو محل اشتباہ میں
ہو۔ اور وہ رائے ہے جو ہو محل اجتہاد میں نصوص
اور ادلہ کے تعارض کے وقت بایں طور کہ ہو ایک نص
جس کا مقتضے ایک مسئلہ ہو قول کرے اوسکا مجتہد اوس
نص سے استنباط کرکے یا اوسپر قیاس کرکے اور
اسی مسئلہ میں دوسری نص ہو کہ اوسکا اقتضاء خلاف
ہو اس قول کے پس مشتبہ ہوگیا امر پس یہ ہے
وہ تیسری قسم پھر اس کے بعد **کہتا ہوں** میں کہ حضرت
علی نے جو یہ کہا ہے کہ أو فہم اعطیہ رجل مسلم
تو مراد آپ کی اس سے وہ رائے ہے جو مقتضائے
نص کے موافق ہو۔ خواہ قسم ثانی سے ہو یا قسم ثالث
سے۔

اور لیکن وہ روایت جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
ہے اس قول کے خلاف کہ کہا آپ نے کہ اگر ہوتی
بنیاد دین کی عقل پر تو ہوتا مسح کرنا موزہ کے تلے پر لائق
اوپر مسح کرنے سے اور دیکھا ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے آپ ظاہر خفین
پر روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد وغیرہ نے تو
مراد اوس سے رائے باطل ہے یعنی جبکہ وارد ہوگی
نص ایک صورت پر کسی مسئلہ میں پس نہ عقل کام دیگی

فالمراد به هو الرای الباطل یعنی اذا ورد
النص علی وجه فی مسئلة فلا فهم ولا
رای بخلافه فانه باطل ولیس من
الدین بل الدین هو وجه النص فالرای
فی مسئلة الخف ان اسفله یباشر
الارض ویلاقی النجاسة وقضیته ان
یمسح علی اسفله رای باطل لما یرده
النص وکذا ما قاله الشیخ فی الاعلام
ایضا قال الامام احمد حدثنا یزید بن
هارون قال اخبرنا عاصم الاحول عن
الشعبی قال سئل ابو بکر عن الکلالة فقال
انی ساقول برائی فان یکن صوابا فمن
الله وان یکن خطأ فمنی ومن الشیطان
اراه ما خلا الوالد والولد **فان قیل**
کیف یجتمع هذا مع ما صح عنه من
قوله ای سماء تظلنی وای ارض تقلنی
ان قلت فی کتاب الله برائی وکیف یجامع
هذا الحدیث الذی تقدم بمن قال
فی القرآن برایه فلیتبوأ مقعده من
النار **فالجواب** ان الرای نوعان
احدهما رای مجرد لا دلیل علیه بل
هو خرص وتخمین فهذا الذی
اعاذ الله الصدیق والصحابة عنه رضی الله
تعالی عنهم والثانی رای مستند الی
استدلال واستنباط من النص وحده
او من نص اخر معه فهذا من الطف
فهم النصوص وادقه ومنه رایه فی

اوس کے خلاف نہ سمجھ پس وہ باطل ہے اور نہیں داخل
ہے دین میں بلکہ دین تو وہی ہے جو مقتضی ہے نص کا
پس رائے مسئلہ خف میں کہ اوسکا اسفل مباشر ہوتا ہے
زمین سے اور ملاقی ہوتا ہے نجاست سے کہ جسکا مقتضی
یہ ہے کہ مسح کیا جاوے موزہ کے اسفل پر رائے
باطل ہے اس وجہ سے کہ رد کرتی ہے اسکو نص
اور اسیطرح وہ جو ذکر کیا ہے شیخ ابن قیم نے اعلام میں
کہ کہا امام احمد نے حدیث بیان کی ہم سے یزید بن
ہارون نے کہا خبر دی ہم کو عاصم احول نے شعبی سے
روایت کرکے کہا کہ سوال کیے گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ
کلالہ کی بابتہ تو فرمایا آپ نے کہ کہوں گا میں اوس میں
اپنی رائے سے پس اگر وہ درست ہے تو اللہ کی جانب
سے اور اگر خطا ہے تو میری جانب سے اور شیطان کی جانب سے بیان کا ناہوں میں
کلالہ کو ماسوا والد اور ولد کے **پس اگر** اعتراض کیا جاوے
کہ کیسے جمع ہوگا یہ قول اوس صحیح روایت کے ساتھہ جو
ابوبکر صدیق سے ہے کہ کونسا آسمان مجھے ڈھانکیگا اور
کونسی زمین مجھے ٹھہرائیگی اگر قرآن میں کہا اپنی رائے سے
کچھہ کہوں اور کیسے جمع ہوگی یہ حدیث متقدم من قال
فی القرآن الحدیث کے ساتھہ یعنی جس نے تفسیر کی قرآن
کی اپنی رائے سے پس چاہیے کہ بنالیں اپنا ٹھکانہ دوزخ کا
تو جواب اوسکا یہ ہے کہ رائے کی دو قسمیں ہیں ایک
تو رائے مجرد جسپر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ ہو اٹکل اور اندازہ سے
پس یہ ہے کہ جس سے پناہ مانگی ہے ابوبکر صدیق رض
اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ اور دوسرے وہ رائے جو
مستند ہو دلیل کیطرف اور مستنبط ہو نص سے حکم بالبداہتہ
سے جسکے ساتھہ دوسری دلیل بلکہ صریح ہو نہیں یہ باریک
بینی ہے اولیٰ میں اور لطیف رائے ہے اور اسی قسم سے ہے

الكلالة انها ما عدا الوالد والولد فان الله
سبحانه ذكر الكلالة في موضعين من
القرآن ففي احد الموضعين ورث
معها الاخ والاخت من الام ولا ريب
ان هذه الكلالة ما عدا الوالد والولد
والموضع الثاني ورث معها ولد الابوين
او الاب النصف والثلثين فاختلف
الناس في هذه الكلالة والصحيح فيها
قول الصديق الذي لا قول سواه وهو
الموافق للغة العرب كما قال الشاعر۔
شعر۔ ورثتم قناة المجد لا عن كلالة
عن ابني مناف عبد شمس وهاشم
اي انما ورثتموها عن الآباء والاجداد
لا عن حواشي النسب وعلى هذا فلا
يرث ولد الاب والابوين لا مع اب
ولا مع جد كما لم يرث مع الابن ولا ابنه
وانما ورث مع البنات لانهم عصبة فلهم
ما فضل عن الفروض ۔ انتهى ما قال ابن
القيم في كتابه الاعلام ۔

رائے ابوبکرؓ کی کلالہ کے بارہ میں کہ وہ ماسوا والد اور ولد کے
ہے پس اللہ سبحانہ نے ذکر کیا ہے کلالہ کا قرآن میں
دو جگہ پس ایک جگہ وارث کیا ہے اوسکو بھائی اور اخت
من الام کے ساتھ اور شک نہیں ہے کہ یہ کلالہ ماسوا والد
اور ولد کے ہے اور دوسری جگہ وارث کیا ہے اوس
کے ساتھ والد الابوین یا ولد الاب کے ساتھ نصف کا اور
دو ثلث کا۔ پس اختلاف کیا لوگوں نے اس کلالہ کے ترجمہ
میں اور صحیح اس بارہ میں قول ابوبکر صدیق کا ہے۔
نہیں ہے کوئی قول (معتبر) اوس کے سوا۔ اور وہی موافق
ہے لغت عرب کے جیسا کہا شاعر نے کہ شعر
وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے سلسلہ کے کلالہ کی جانب سے
نہیں بلکہ ابن مناف یعنے عبد شمس اور ہاشم کی طرف سے
یعنی وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے آباء و اجداد سے نہ زوائد
نسب سے اور اس بنا پر پس نہیں وارث ہوگا ولد الاب
اور نہ ولد الابوین باپ کے ساتھ اور نہ دادا کے ساتھ جیسا کہ
نہیں وارث ہوتے وہ بیٹے کے ساتھ اور نہ پوتے کے
ساتھ جز این نیست کہ وارث ہوتے ہیں بیٹیوں کے ساتھ اس
وجہ سے کہ وہ عصبہ ہیں پس اون ہی کیلئے ہے جو بچ جاوے ذوی
الفروض سے۔ ختم ہوا ابن قیم کی کتاب الاعلام کا قول۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم للصلح يوم الحديبية

یہ وہ تحریر ہے جو لکھی رسول اللہ نے صلح حدیبیہ میں

نقل کتاب صلح الحدیبیہ

اخرج الامام احمد قال حدثنا
يزيد بن هارون قال اخبرنا محمد
ابن اسحق بن يسار عن الزهري محمد
بن مسلم بن شهاب عن عروة ابن
الزبير عن المسور بن مخرمة ومروان

تخریج کی ہے امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
یزید بن ہارون نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن اسحق بن یسار
نے زہری محمد بن مسلم بن شہاب سے روایت کرکے
وہ روایت کرتے ہیں عروہ بن زبیر سے وہ روایت
کرتے ہیں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے کہا

بن الحکم قالا خرج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عام الحدیبیۃ یرید زیارۃ
البیت لا یرید قتالا وساق معہ الھدی
سبعین بدنۃ وکان الناس سبع مائۃ
رجل - فکانت کل بدنۃ عن عشرۃ
قال وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حتی اذا کان بعسفان لقیہ
بشیر بن سفیان الکعبی فقال یا رسول
اللہ ھذہ قریش قد سمعت بمسیرک
فخرجت معھا العوذ المطافیل قد لبسوا
جلود النمر یعاھدون اللہ ان لا تدخلھا
علیھم عنوۃ ابدا وھذا خالد بن الولید
فی خیلھم قد قدموا الی کراع الغمیم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا ویح قریش لقد اکلتھم الحرب ماذا
علیھم لو خلوا بینی وبین سائر الناس
فان اصابونی کان الذی ارادوا وان
اظھرنی اللہ علیھم دخلوا فی الاسلام
وھم وافرون وان لم یفعلوا قاتلوا
وبھم قوۃ فما تظن قریش واللہ انی
لا ازال اجاھد لھم علی الذی بعثنی اللہ
لہ حتی یظھرہ اللہ لہ او تنفرد ھذہ السالفۃ
ثم امر الناس فسلکوا ذات الیمین بین
ظھر الحمض علی طریق تخرجہ علی
ثنیۃ المرار والحدیبیۃ من اسفل
مکۃ قال فسلک بالجیش تلک الطریق
فلما رأت خیل قریش قترۃ الجیش قد

دونوں نے کہ سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ
کے سال میں بقصد زیارت بیت اللہ نہ بارادہ قتال۔
اور اپنے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لئے۔ آپ کے
ہمراہ سات سو آدمی تھے۔ پس تھا ہر اونٹ دس آدمیوں
کی جانب سے۔ کہا راوی نے پس تشریف لیچلے رسول اللہ
یہانتک کہ جب مقام عسفان پر پہونچے تو ملا آپ سے
بشیر بن سفیان کعبی۔
پس کہا کہ اے رسول اللہ قریش تیار ہیں اونہوں نے
آپ کے سفر کی خبر سنلی تھی۔ اپنے ہمراہ سب چھوٹے
اور بڑوں کو لے لیا ہے۔ پوستین چیتوں کی کھالوں کی
(یعنی چلتہ) پہنے ہوئے ہیں قسم کھائی ہے کہ آپ کو
قوت اور غلبہ سے ہرگز مکہ میں نہیں جانے دینگے اور
خالد بن ولید بھی لشکر سواروں کا لیکر آرہے ہیں اور منزل کراع
غمیم تک پہونچگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
افسوس قریش پر لڑائی نے اونکو کھالیا کاش اگر قریش مجھے
اور لوگوں کے معاملہ میں تعرض نکرتے اور حائل نہوتے پس
اگر وہ لوگ مجھپر غالب آتے تو قریش کی مراد حاصل تھی اور اگر اللہ
مجھے اون لوگوں پر غالب کر دیتا تو قریش اسلام لے آتے
جو ایک جماعت کثیر ہیں اور اگر اسلام نہ لاتے لڑتے اور وہ
صاحب قوت ہیں۔ قریش کا کدھر خیال ہے بخدا میں قریش سے
ہمیشہ لڑتا رہونگا اوس امر پر جسپر خدا نے مجھے بھیجا ہے جبتک
کہ اللہ اسلام کو غالب کرے یا جاہلیت ہی تنہا باقی رہے پھر
آپنے لوگوں کو حکم دیا کہ اوس راستہ چلیں جو آبادی حمص کی پشت
کیجانب کو سیدہی طرف واقع ہے اور وہ راستہ حدیبیہ کو اسفل
مکہ کیجانب چھوڑتا ہوا ثنیۃ المرار کو جاتا ہے پس چلا لشکر اسی راستہ
پس سواران قریش کو معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر نے راستہ
بدل دیا ہے تو وہ جماعت قریش کی طرف لوٹ آئی

خالفوا عن طريقهم نكسوا راجعين الى قريش فخرج رسول الله صلے الله عليه وسلم حتى اذا سلك ثنية المرار بركت ناقته فقال الناس خلأت فقال صلے الله عليه وسلم ما خلأت وما هو بخلق ولكن حبسها حابس الفيل عن مكة والله لا تدعوني قريش اليوم الى خطة يسألوني فيها صلة الرحم الا اعطيتهم اياها ثم قال للناس انزلوا فقالوا يا رسول الله ما بالوادي من ماء ينزل عليه الناس فاخرج صلے الله عليه وسلم سهما من كنانته واعطاه رجلا من اصحابه فنزل في قليب من تلك القلب فغرزه فيه فجاش الماء بالرواء حتى ضرب الناس عنه بعطن فلما اطمان رسول الله صلے الله عليه وسلم اذا بديل بن ورقاء في رجال من خزاعة فقال لهم كقوله لبشير بن سفيان فرجعوا الى قريش فقالوا يا معشر قريش انكم تعجلون على محمد وان محمد الم يات لقتال انما جاء زائرا لهذا البيت معظما لحقه فاتهموهم قال محمد بن اسحق قال الزهري وكانت خزاعة في عيبة رسول الله صلے الله عليه وسلم مسلمها ومشركها لا يخفون على رسول الله صلے الله عليه وسلم شيئا كان بمكة قالوا وان كان انما جاء لذلك فلا والله لا يدخلها ابدا علينا عنوة ولا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے رہے یہانتک کہ جب ثنیۃ المرار تک پہونچے تو ناقہ مبارک بیٹھ گئی لوگوں نے کہا کہ تھک گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھکنا اسکی عادت نہیں ہے لیکن روکا ہے اسکو اللہ تعالےٰ نے قسم بخدا انہیں چاہینگے مجھسے قریش کوئی امر ایسا جس سے کہ مقصود انکو صلہ رحم ہو مگر کہ مان لونگا میں اوسکو پھر لوگوں سے فرمایا کہ یہیں مقام کرو عرض کی کہ یا رسول اللہ اس وادی میں پانی نہیں ہے جسپر لوگ ٹھہریں آپ نے اپنی ترکش سے تیر نکالا اور ایک صحابی کو دیا اوس صحابی نے اوس تیر کو ایک گڑھے میں گاڑ دیا جہاں سے پانی نے بڑی شدت سے جوش مارا جس سے سب لوگ سیراب ہو گئے جب مقام کر چکے رسول اللہ تو بدیل بن ورقاء خزاعہ کی ایک جماعت کے ہمراہ آئے۔ آپ نے انسے بھی وہی فرمایا جو بشیر بن سفیان سے کہا تھا پس لوٹ گئے وہ سب قریش کی طرف اور کہا کہ اے گروہ قریش تم جلدی کر رہے ہو محمد پر حالانکہ وہ تم سے لڑنے کو نہیں آئے ہیں بلکہ بیت اللہ کی زیارت کو آئے ہیں پس باز رہو اونسے کہا محمد بن اسحق نے کہا زہری نے کہ تھے خزاعہ مسلمان اور مشرک سب کے سب رسول اللہ کے ہم عہد جو بات مکہ میں ہوتی تھی وہ آپ سے بالکل نہیں چھپاتے تھے کہا قریش نے اگرچہ وہ اسی واسطے آئے ہیں تب بھی قسم بخدا ہرگز نہیں داخل ہو سکیں گے مکہ میں ہم زبردستی تاکہ آئندہ عرب اس کی بابت باتیں بنائیں۔

پھر قریش نے مکرز بن حفص بن اخنف کو جو بنی عامر میں سے تھے آپ کی خدمت میں بھیجا۔ جب اوسپر رسول اللہ کی نظر پڑی تو فرمایا یہ شخص فریبی ہے جب وہ آپ کے پاس پہونچا تو آپ نے اوس سے

تتحدث بذلك العرب ثم بعثوا اليه
مكرز بن حفص بن الاحنف احد بني
عامر بن لوئ فلما راه رسول الله صلے
الله عليه وسلم قال هذا رجل غادر فلما
انتهى الى رسول الله صلے الله عليه وسلم
كلمه صلے الله عليه وسلم بنحو مما
كلم به اصحابه ثم رجع الى قريش فاخبرهم
بما قال له رسول الله صلے الله عليه وسلم
فبعثوا اليه الحلس بن علقمة الكنانى
وهو يومئذ سيد الاحابيش فلما راه
رسول الله صلے الله عليه وسلم قال هذا
من قوم يتألهون فابعثوا الهدى فى وجهه
فبعثوا الهدى فلما راى الهدى يسيل
عليه من عرض الوادى فى قلائده قد
اكل اوتاره من طول الحبس عن محله
رجع ولم يصل الى رسول الله صلے الله
عليه وسلم اعظاما لما راى فقال يا معشر
قريش قد رأيت ما لا يحل صد الهدى
فى قلائده قد اكل اوتاره من طول
الحبس عن محله فقالوا اجلس انما انت
اعرابى لا علم لك فبعثوا اليه عروة
ابن مسعود الثقفى فقال يا معشر قريش
انى قد رأيت ما يلقى منكم من تبعثون
الى محمد اذا جاءكم من التعنيف وسوء
اللفظ وقد عرفتم انكم والد وانى ولد
وقد سمعتم بالذى نابكم فجمعت من
اطاعنى من قومى ثم جئت حتى اسيتكم

بھی وہی فرمایا جو بشیر وبدیل سے فرمایا تھا۔ اوس نے
واپس جاکر خبر دی قریش کو اون باتوں کی جو رسول اللہ نے
فرمائی تھیں پھر بھیجا قریش نے آپ کی خدمت میں
حلس بن علقمہ کنانی کو جو قبیلہ احابیش کا سردار
تھا جب آپ نے اوس کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ خدا
پرست قوم میں سے ہے اِس کے سامنے قربانی
کے اونٹ لاؤ چنانچہ وہ سب اوس کے سامنے
کیے گئے جب اوس نے قربانی کے اونٹوں کو
اپنی طرف پہاڑ سے اُترتے دیکھا کہ قلائد کی ناتیں اونہوں
نے بھوک کی وجہ سے چاب لی ہیں تو وہ رسول اللہ
کی خدمت میں بھی نہیں آئے اور وہیں سے لوٹ
گئے کیونکہ قربانی کے اونٹوں کی حالت نے اوپر
اثر کیا حلس نے واپس جاکر کہا کہ اے جماعت
قریش میں نے وہ چیز دیکھی ہے جس کا روکنا جائز
نہیں ہے یعنی قربانی کے اونٹ اون کے گلے
میں ہار پڑے ہوئے ہیں جن کی ناتیں بہت روز ٹھہرنے
کی وجہ سے بھوک میں اونہوں نے چاب لی ہیں۔
قریش نے کہا تو بیٹھ جا تو بے سمجھ آدمی ہے تو نہیں
سمجھتا پھر عروہ بن مسعود ثقفی کو بھیجنے کا ارادہ کیا عروہ
نے جواب دیا کہ اے جماعت قریش میں دیکھ رہا ہوں اس
بات کو جس کو تم بھیجتے ہو محمد کے پاس جب وہ واپس
آتا ہے تو اوس سے بدگوئی اور اوس پر بدگمانی کیجاتی ہے
حالانکہ تم جانتے ہو کہ تم میرے بجائے والد کے ہو
اور میں بجائے تمہاری اولاد کے ہوں اور جب میں نے
سنا کہ تم پر امر اہم طاری ہوا ہے تو اپنے مطیع قوم کو
تمہارے ساتھ شریک کیا اور اپنی جان لیکر تمہاری غمخواری
کو حاضر ہوا۔ قریش نے کہا تو سچا ہے اور تجھ پر ہم کو بدگمانی

بنفسے قالوا صدقت ما انت عندنا بمتہم فخرج حتی اتی رسول الله صلے الله علیہ وسلم فجلس بین یدیہ فقال یا محمد جمعت اوباش الناس ثم جئتہم لبیضتك لتفضہا انها قریش معہا العوذ المطافیل قد لبسوا جلود النمور یعاهدون الله ان لا تدخل علیہم عنوة ابدا وایم الله لکانی بهؤلاء قد انکشفوا عنك غدًا قال وابوبکر الصدیق رضی الله عنه خلف رسول الله صلے الله علیہ وسلم قائم فقال امصص بظر اللات انحن ننکشف عنه قال من هذا یا محمد قال هذا ابن ابی قحافة قال اما والله لولا ید کانت لك عندی لکافاتك بها ولکن هذه بها ثم تناول لحیة رسول الله صلے الله علیہ وسلم والمغیرة بن شعبة واقف علی راس رسول الله صلے الله علیہ وسلم فی الحدید جعل یقرع یده قال امسك یدك عن لحیة رسول الله صلے الله علیہ وسلم قبل والله لا تصل قال ویحك ما افظك واغلظك قال فتبسم رسول الله صلے الله علیہ وسلم قال من هذا یا محمد قال هذا ابن اخیك المغیرة بن شعبة قال اغدر هل غسلت سوءتك الا بالامس قال فکلمه رسول الله صلے الله علیہ وسلم بمثل ما کلم به اصحابه فاخبره انه لم یات

نہیں ہوگی. پس عروہ رسول اللہ کی خدمت میں گئے اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور کہا کہ اے محمد تم نے چند اوباش جمع کر لیے اور پھر اونکو لائے ہو کہ اپنی نسل کو ہلاک کرو. وہ لوگ قریش ہیں جو نکل کھڑے ہوئے ہیں اپنے چھوٹے بڑوں کے ساتھہ. چیتوں کی پوستینیں پہنے ہوئے ہیں اور قسم کھا کر آئے ہیں کہ تم کو ہرگز زبردستی مکہ میں داخل نہیں ہونے دینگے. اور خدا کی قسم میں دیکھ رہا ہوں کہ کل ہی یہ سب علیحدہ ہو جاوینگے تم سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے پیچھے تھے سخت گالی دیکر کہا کہ کیا ہم علیحدہ ہو جاویں گے آپ سے. کہا عروہ نے اے محمد یہ کون ہے. آپ نے فرمایا یہ ابو قحافہ کے بیٹے ہیں عروہ نے کہا قسم خدا کی اگر آپ کی عظمت کا خیال نہ ہوتا تو میں اسکا بدلہ لے لیتا لیکن یہ اسکا بدلہ ہے پس ہاتھہ لگایا آپ کے ریش مبارک کے.

مغیرہ بن شعبہ زرہ بکتر پہنے رسول اللہ کے پیچھے کھڑے تھے وہ عروہ کے ہاتھہ جھٹکتے تھے اور کہتے تھے کہ علیحدہ کر اپنا ہاتھہ رسول اللہ کی ڈاڑھی پر سے پہلے اس سے کہ پہونچوں میں. کہا عروہ نے کس قدر بدگو اور درشت زبان ہو. رسول اللہ نے تبسم فرمایا تو عروہ نے پوچھا یہ کون ہے فرمایا کہ تیرا بھتیجا ہے مغیرہ بن شعبہ.

عروہ نے کہا اے بدعہد کل ہی سے تو تو نے استنجا کرنا سیکھا ہے پس کلام کرتے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عروہ کے ساتھہ جیسے پچھلے قاصدوں کے ساتھ گفتگو کی تھی اور فرمایا کہ ہم لڑنے کے ارادہ سے نہیں آئے ہیں پس رخصت ہوئے عروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ دیکھ رہے تھے اون برتاؤں کو جو آپ کے اصحاب آپ کے ساتھ

يريد حربا قال فقام من عند رسول الله
صلى الله عليه وسلم وقد رأى ما يصنع
به اصحابه لا يتوضأ وضوأ الا ابتدروه
ولا يبصق بصاقا الا ابتدروه ولا يسقط
من شعره شئ الا اخذوه فرجع الى
قريش فقال يا معشر قريش انى جئت كسرى
فى ملكه وجئت قيصر والنجاشى فى ملكهما
والله ما رأيت ملكا قط مثل محمد فى اصحابه
ولقد رأيت قوما لا يسلمونه بشئ
ابدا فروا رأيكم قال وقد كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قبل ذلك بعث
خراش بن امية الى مكة وحمله على جمل
يقال له الثعلب فلما دخل مكة عقرت
به قريش وارادوا قتل خراش فمنعهم
الاحابيش حتى اتى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فدعا عمر رضى الله عنه
ليبعثه الى مكة فقال يا رسول الله
انى اخاف قريشا على نفسى وليس بها من
بنى عدى احد يمنعنى وقد عرفت قريش
عداوتى اياها وغلظتى عليها - ولكن
ادلك على رجل هو اعز منى عثمان بن
عفان قال فدعا رسول الله صلى الله
عليه وسلم فبعثه الى قريش تخبرهم انه
لم يأت للحرب وانه جاء زائرا لهذا
البيت معظما لحقه فخرج عثمان حتى
اتى مكة ولقيه ابان بن سعيد بن العاص
فنزل عن دابته وحمله بين يديه ورادف

کرتے تھے جب آپ وضو کرتے تو مستعمل پانی ہاتھوں
ہاتھ لیتے اور جب آپ تھوکتے تو آپ کے تھوک
کو ہاتھوں میں لیتے تھے اور نہیں گرتا تھا کوئی بال آپ کا
مگر کہ اوسکو جھپٹ لیتے تھے۔ عروہ نے قریش سے
آکر کہا کہ اے گروہ قریش میں نے کسرے کو اوس
کے ملک میں دیکھا ہے قیصر کو اوس کے ملک اور
نجاشی کو اوس کے ملک میں دیکھا ہے قسم اللہ کی
کسی پادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا جیسا محمد کو اوس کے
اصحاب میں۔ میں نے دیکھا ہے ایسی قوم کو کہ نہیں
قبضہ کرنے دینگے محمد پر کسیطرح۔ آیندہ تم کو اختیار
ہے۔ اور اس سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خراش بن امیہ خزاعی کو اپنی ثعلب نامی اونٹ
سوار کرکے بجانب مکہ روانہ کیا تھا جب خراش مکہ میں
داخل ہوئے قریش نے اون کے اونٹ کو ہلاک
کر دیا اور خراش کے قتل کا ارادہ کیا لیکن پناہ دی
اون کو قبیلہ احابیش نے یہانتک کہ وہ واپس آئے
خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ تو
آپ نے حضرت عمرؓ کو بلا کر فرمایا کہ تم مکہ جاؤ اونہوں نے
عرض کی یا رسول اللہ مجھے قریش سے اپنی جان کا اندیشہ ہے
کیونکہ وہاں کوئی بھی میرے قبیلہ بنی عدی میں سے نہیں ہے
جو مجھے پناہ دیگا اور آپ کو معلوم ہے جو کچھ قریش کو مجھ سے
عداوت اور بغض ہے۔ البتہ میں ایک آدمی بتاتا ہوں جو
مجھ سے زائد اونکو عزیز ہوگا یعنی عثمان بن عفان پس آپنے اونکو
بلوایا اور قریش کے پاس بھیجا کہ وہ جا کر کہیں کہ رسول اللہ لڑنے کو
نہیں آئے ہیں بلکہ بیت اللہ کی زیارت کے لیے آئے
ہیں۔ حضرت عثمان روانہ ہوئے اور مکہ آئے وہاں اونکو ابان
بن سعید بن العاص ملے اونکو دیکھکر سواری سے اوتر پڑے

خلفه واجاره حتى بلغ رسالة رسول الله
صلى الله عليه وسلم فانطلق عثمان حتى
اتى ابا سفيان وعظماء قريش فبلغهم
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما ارسله به فقالوا لعثمان ان شئت
ان تطوف بالبيت فطف به فقال
ما كنت لافعل حتى يطوف به رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال فاحتبسه قريش
عندها فبلغ رسول الله صلى الله عليه
وسلم والمسلمين ان عثمان قد قتل۔
قال محمد فحدثنى الزهرى ان قريشا بعثوا
سهيل بن عمرو احد بنى عامر بن لوى
قالوا ائت محمدا فصالحه ولا يكون فى
صلحه الا ان يرجع عنا عامه هذا فوالله
لا تحدث العرب انه دخلها علينا عنوة
ابدا فاتاه سهيل بن عمرو فلما راه النبى
صلى الله عليه وسلم قال قد اراد القوم
الصلح حين بعثوا هذا الرجل فلما انتهى الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما واطالا الكلام
وتراجعا حتى جرى بينهم الصلح فلما التأم
الامر ولم يبق الا الكتاب وثب عمر بن
الخطاب فاتى ابا بكر وقال يا ابا بكر اوليس
برسول الله اولسنا بالمسلمين اوليسوا
بالمشركين قال بلى قال فعلام نعطى الدنية
فى ديننا فقال ابو بكر يا عمر الزم غرزه
حيث كان فانى اشهد انه رسول الله
فقال عمر وانا اشهد ثم اتى رسول الله

حضرت عثمان کو آگے بٹھایا خود پیچھے بیٹھے اور اونکو اپنی
پناہ میں لیلیا اسوقت تک کہ پہونچایا اونھوں نے پیغام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس آئے حضرت عثمان
ابوسفیان اور رؤسائے قریش کے پاس اور جو کچھ رسول اللہ
نے فرمایا تھا اوسنے کہا۔ قریش نے حضرت عثمان سے کہا
اگر تو طواف کرنا چاہتا ہے تو طواف کرلے اونھوں نے
کہا جبتک رسول اللہ طواف نہیں کرینگے میں نہیں
کرونگا قریش نے اونکو اپنے پاس روک لیا اور رسول اللہ
کو یہ خبر پہونچی کہ قریش نے عثمان کو مار ڈالا کہا محمد نے کہ
حدیث بیان کی مجھہ سے زہری نے کہ قریش نے بھیجا
سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر میں سے تہا اور کہا کہ محمدؐ سے
مصالحت کرلو لیکن صلح میں یہ شرط ضرور ہو کہ اس سال
واپس ہوجاویں قسم اللہ کی ہم اس بات کا موقع نہیں دینگے
کہ آیندہ عرب باتیں بناویں وہ داخل ہوگئے ہم پر زبردستی
پس آئے سہیل۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اونپر نظر پڑی تو فرمایا کہ قریش نے صلح کا ارادہ کرلیا
ہے جو اس شخص کو بھیجا۔ جب پہونچے سہیل رسول اللہ
کی خدمت میں تو گفتگو کی آپسمیں اور سلسلہ کلام نے
طول پکڑا جانبین سے گفتگو ہوتی رہی یہانتک کہ صلح
کی گفتگو درمیان میں آئی اور صلح قرار پاگئی تحریر صلحنامہ
باقی تھا کہ حضرت عمر اُچھل پڑے اور ابوبکرؓ کے پاس
گئے اور کہا کہ اے ابوبکر کیا محمد اللہ کے رسول نہیں ہیں ہم
مسلمان نہیں ہیں یا قریش مشرک نہیں ہیں حضرت ابوبکر
نے جوابدیا کہ ہاں تو کہا کہ پہر ہم کس لیے اپنے دین میں ذلت اختیار
کریں حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے عمر اونکی قرار داد قائم رہنے
دو جسطرح سے کہ ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے
رسول ہیں۔ حضرت عمر نے کہا اور میں بہی گواہی دیتا ہوں کہ

فقال یا رسول الله اولسنا بالمسلمین
اولیسوا بالمشرکین قال بلی قال فعلام
نعطی الذلة فی دیننا قال انا عبد الله و
رسوله لن اخالف امره ولن یضیعنی
ثم قال عمر ما زلت اصوم واتصدق
واصلی واعتق من الذی صنعت مخافة
کلامی الذی تکلمت به یومئذ حتی رجوت
ان یکون خیرا قال ودعا رسول الله علی
بن ابی طالب فقال له رسول الله اکتب
بسم الله الرحمن الرحیم فقال سهیل لا
اعرف هذا ولکن اکتب باسمك اللهم
کما کنت تکتب فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم اکتب باسمك اللهم
فکتب الصحیفة نسخته هکذا۔
باسمك اللهم هذا ما اصطلح علیه محمد
بن عبد الله وسهیل بن عمرو اصطلحا علی
وضع الحرب عشر سنین یامن فیه الناس
ویکف بعضهم عن بعض علی انه من اتی
رسول الله صلی الله علیه وسلم من
اصحابه بغیر اذن ولیه رده علیهم ومن
اتی قریشا ممن مع رسول الله صلی الله
علیه وسلم لم یردوه علیه وان بیننا
عیبة مکفوفة وانه لا اسلال ولا
اغلال وانه من احب ان یدخل فی
عقد محمد وعهده دخل فیه ومن
احب ان یدخل فی عقد قریش وعهدهم
دخل فیه وانك ترجع عنا عامنا هذا

وہ اللہ کے رسول ہیں پھر آئے حضرت عمر رسول اللہ کے
پاس اور کہا کہ اے رسول اللہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں
یا قریش مشرک نہیں ہیں آپ نے فرمایا ہاں تو کہا کہ پھر کیوں اپنے
دین میں ذلت اختیار کریں آپ نے فرمایا بیشک میں اللہ کا
بندہ اور اوسکا رسول ہوں کس طرح مخالفت کر سکتا ہوں اوسکی
حکم کی وہ ہرگز مجھے ضائع نہیں کریگا حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں
ہمیشہ روزہ رکھتا رہا اور صدقہ دیتا رہا اور نمازیں پڑھتا رہا اور
غلام آزاد کرتا رہا اپنی اون باتوں کے ڈر سے جو میں نے
اوس روز کی تھیں یہانتک کہ امید کرتا ہوں میں کہ ہوگی بھلائی
کہا راوی نے اور بلایا رسول اللہ نے علی بن طالب کو اور فرمایا
کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم تو کہا سہیل نے کہ ہم اسکو
نہیں سمجھتے لیکن لکھ باسمک اللہم جسطرح کہ پہلے لکھا کرتے تھے
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھ باسمک اللہم
پس لکھا گیا صحیفہ نسخہ اوسکا اس طرح ہے کہ
شروع کرتا ہوں میں اے اللہ تیرے نام سے یہ وہ تحریر ہے
جس پر صلح کی ہے محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح کی ہے
ان دونوں نے لڑائی موقوف کرنی دس برس تک امن میں
رہینگے اونمیں لوگ اور رک جاوینگے بعض بعض سے اور صلح
کری ہے اس بات پر کہ جو آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آپکے اصحاب میں سے بغیر اجازت اپنے ولی کی تو لوٹا دیں
اونکو رسول اللہ قریش کیطرف اور جو شخص کہ آجائے قریش کے
پاس اون لوگوں میں سے جو رسول اللہ کے ساتھ ہیں تو
وہ نہیں واپس دینگے اوسکو اور تحقیق درمیان ہمارے مصالحت
مستحکم ہے نہ چوری ہے باطنی اور نہ ظاہری اور تحقیق جو شخص
کہ دوست رکھے اس بات کو کہ داخل ہووے محمد اور اون عہد
دپناہ میں تو داخل ہو سکتا ہے اوسمیں اور جو شخص کہ چاہے
کہ داخل ہو مذہب قریش اور اونکے عہد و پناہ میں تو داخل

فلا تدخل علینا مکۃ وانہ اذا کان عام قابل خرجنا عنک فدخلتہا باصحابک فاقمت فیہم ثلاثا معک سلاح الراکب لا تدخلہا بغیر السیوف فی القراب۔

واخرجہ ابن ہشام بروایۃ ابن اسحٰق عن الزہری باختلاف یسیر عن ہذا۔

ذکر الاختلافات والروایات والالفاظ التی وردت فی تحریر ہذا الصلح ووجوہ الروایات فیہ۔

اقول روی البخاری فی باب۔ کیف یکتب ہذا ما صالح فلان بن فلان۔ من کتاب الصلح عن براء بن عازب بدل لفظ السیوف فی القراب لا یدخلوہا الا بجلبان السلاح۔ وان کان ما قصدہما واحد ثم ما رواہ البخاری فی ہذا الباب من حدیث براء ایضا وفیہ زیادۃ الفاظ لم یرو وہا فی روایات اخری وہی۔ ان لا یخرج من اہلہا باحد ان اراد ان یتبعہ ولا یمنع احدا من اصحابہ ان اراد ان یقیم بہا۔

ثم انہ ورد الاختلاف فی الکاتب انہ من کتب الصحیفۃ علی قولین الاول انہ کتبہ علی بن ابی طالب وہو الاصح رواہ اسحٰق ابن راہویہ فی مسندہ والحاکم فی مستدرکہ من کتاب قتال اہل البغی فی روایۃ ابن عباس وکذا رواہ الشیخان فالبخاری فی کتاب الصلح وغیرہ والمسلم فی صلح الحدیبیۃ فی حدیث براء بن عازب وکذا رواہ عمر بن

الاختلاف فی کاتب الصلح

ہوسکتا ہے اوسمیں۔ اور تحقیق آپ لوٹ جاویں ہم سے ہمارے اِس سال میں پس نہ داخل ہوں آپ ہم پر مکہ میں اور جبکہ ہوگا سال آیندہ تو چھوڑ جاوینگے ہم مکہ کو تمہارے لیے پس داخل ہوں آپ اوسمیں مع اپنے اصحاب کے اور رہیں اوسمیں اپنے اصحاب کے ساتھ تین دن آپکے ساتھ ہتھیار ہوں سوا اسکے نہیں داخل ہوسکینگے آپ کہیں سوا اسکے کہ تلواریں نیاموں میں ہوں۔ اور تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام نے ابن اسحٰق کی روایت سے جو روایت کرتے ہیں زہری سے تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔ ذکر اختلافات اور روایات اور زیادتی الفاظ نامہ مذکور معہ بیان روایات۔

کہتا ہوں میں کہ روایت کی ہے بخاری نے کتاب الصلح باب۔ کیف یکتب ہذا ما صالح فلان بن فلان۔ میں حضرت براء بن عازب سے روایت کرکے۔ اور اوسمیں بجائے السیوف فی القراب کے یہ لفظ ہیں کہ۔ لا یدخلوہا الا بجلبان السلاح اگرچہ مقصود وہی ہے بخاری نے اسی باب میں دوسری حدیث براء بن عازب سے روایت کی ہے اوسمیں یہ الفاظ زائد ہیں جو دوسری روایتوں میں بیان نہیں کیے گئے اور وہ یہ ہیں ان لا یخرج الخ یعنی نہ ہمراہ لیجاویں رسول اللہ مکہ والوں میں سے کسی کو اپنے ہمراہ اگرچہ اونکے ساتھ کوئی جانا چاہے اور نہ منع کریں اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو مکہ میں ٹھہر جانے سے اگر کوئی ٹھہرنا چاہے۔ پھر ایک اختلاف کاتب نامہ کی بابتہ ہے کہ کس نے یہ صحیفہ لکھا اسمیں دو قول ہیں۔ قول اول یہ کہ کاتب اس صلح نامہ کے حضرت علیؓ ہیں اور یہی صحیح قول سے بیان کیا ہے اسکو اسحٰق بن راہویہ نے اپنی مسند میں اور حاکم نے مستدرک میں کتاب قتال اہل البغی میں بروایت ابن عباسؓ اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو شیخین نے پس بخاری نے کتاب الصلح وغیرہ میں اور مسلم نے صلح حدیبیہ میں بحدیث براء بن عازب اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو

الاختلاف فی کتابة التسمیة فی هذا الامر

شيبة - والقول الثانى ان الكاتب كان محمد
ابن مسلمة رواه ايضا عمرو بن شيبة من
طريق عمرو بن سهيل (وسهيل هذا هو
سهيل بن عمرو الذى تم الصلح على لسانه)
ويمكن التوفيق بين القولين ان اصل
العهد كتبه على رضى الله عنه كما رواه
الشيخان وغيرهما ثم ان محمد بن مسلمة
بيّضه ثانيا ونقله - كذا اجمعه الحافظ فى
الفتح - ثم وقع الاختلاف فى كتابة التسمية
فالبخارى وابن هشام والامام احمد وغيره
رووا فى رواياتهم انه كتب فيه باسمك اللهم
كما هو المروى فى البخارى من كتاب الشروط
فى باب الشروط فى الجهاد والمصالحة مع اهل
الحرب وقال فيه قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم للكاتب اكتب بسم الله الرحمن الرحيم
فقال سهيل اما الرحمن فوالله ما ادرى ما
هى ولكن اكتب باسمك اللهم كما
كنت تكتب فقال المسلمون والله
لا نكتبها الا بسم الله الرحمن الرحيم
فقال النبى صلى الله عليه وسلم
اكتب باسمك اللهم - واما ابن جرير
فروى هذا عن سلمة بن الاكوع فى
حديثه الطويل وفيه بسم الله الرحمن
الرحيم ولما كان سياق هذا الكتاب
من هذه الرواية يخالف ما رويناه
سابقا اردنا ان نورده على وجهها
فنسخته هكذا -

عمر بن شیبہ نے - اور دوسرا قول یہ ہے کہ کاتب صلح نامہ
محمد بن مسلمہ ہیں اور روایت کیا ہے اسکو بھی عمر بن شیبہ نے
عمرو بن سہیل کے طریقہ سے (اور یہ وہی سہیل ہیں جن سے
صلح کی گفتگو ہوئی ہے) اور ان دونوں میں جمع اسطرح کیا
جاسکتا ہے کہ اصلی عہدنامہ کے کاتب حضرت علی ہی ہیں
جیسیکہ روایت ہے شیخین وغیرہ کی اور محمد بن مسلمہ نے اسکو
صاف کیا ہے اور ثانیا نقل کیا ہے اسیطرح جمع کیا ہے
حافظ نے ان دونوں قولوں کو فتح الباری میں - دوسرا اختلاف
بسم اللہ کی بابتہ ہے پس بخاری اور ابن ہشام اور امام احمد
وغیرہ نے تو اپنی روایتوں میں کہا ہے کہ اوسمیں لکھا گیا
بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ جیسیکہ مروی ہے بخاری سے کتاب الشرط باب
الشروط فی الجہاد والمصالحۃ مع اہل الحرب میں اور کہا ہے
اوسمیں کہ کہا رسول اللہ نے کاتب سے کہ لکھ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پس کہا سہیل نے کہ رحمٰن
پس قسم اللہ کی ہم نہیں جانتے وہ کیا ہے لیکن لکھو
بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ جیسیکہ اول لکھا کرتے تھے پس کہا مسلمانوں
نے قسم اللہ کی نہیں لکھیں گے ہم اوسمیں مگر بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ لکھ بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ لیکن ابن جریر نے روایت کیا ہے
اس تحریر کو سلمہ بن اکوع سے اپنی طویل حدیث میں اور
اوسمیں ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم چونکہ اس روایت
کی تحریر کے الفاظ اور مضمون بھی مخالف تھا اوس روایت
کے جو ہم نے اوپر لکھی تو ارادہ کیا ہم نے کہ اوسکو
پورا ذکر کردیں پس نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ وہ تحریر ہے جسپر صلح
کی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے
صلح کی اوس سے اس بات پر کہ نہ کوئی نئی بات ہو اور -

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا ما صالح
عليه محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم
قريشا صالحهم على ان لا اهلال ولا
اهتلال وعلى انه من قدم مكة من اصحاب
محمد صلى الله عليه وسلم حاجا او معتمرا
او يبتغي من فضل الله فهو آمن على دمه
وماله ومن قدم المدينة من قريش عابرا
الى مصر او الى الشام يبتغي من فضل الله
فهو آمن على دمه وماله وعلى انه من
جاء محمدا صلى الله عليه وسلم من قريش
فهو اليهم رد ومن جاءهم من اصحاب محمد
صلى الله عليه وسلم فهو لهم وعلى ان يعتمر
في عام قابل في هذا الشهر لا يدخل علينا
بخيل ولا سلاح الا ما يحمل المسافر في قرابه
يثوي فينا ثلث ليال وعلى ان هذا الهدي
حيثما حبسناه محله لا يقدمه علينا -

نہ کوئی رنج کی بات ہو اور اِس بات پر کہ جو شخص آئے مکہ میں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے عمرہ کیلئے یا حج کیلئے
یا تلاش کرتا ہو فضل اللہ کا (مراد اس سے تجارت) پس وہ بیخوف
ہے اپنی جان پر اور مال پر اور جو شخص کہ جائے مدینہ قریش میں سے
مصر یا شام جانیکے لئے تلاش کرے فضل اللہ کا (مراد تجارت)
پس وہ بیخوف ہے اپنی جان پر اور مال پر اور (صلح کی ہے)
اِس بات پر کہ جو آجائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش
میں سے پس وہ لوٹایا جائے طرف قریش کے اور جو شخص
کہ چلا جائے قریش کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
میں سے پس وہ واسطے اونکے ہی ہے (یعنی اوسکو واپس
نہیں کرینگے) اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ عمرہ کریں
سال آئندہ کے اسی مہینہ میں (دراں حالیکہ) نہ داخل ہوں
ہم پر لشکر لیکر اور نہ ہتھیار لیکر مگر اوسقدر جو مسافر اپنے
ساتھ رکھتا ہے اور وہ بھی میان میں - ٹھہریں مکہ میں تین راتیں اور
(صلح کی ہے) اِس بات پر کہ یہ قربانی اِسی جگہ ہو جائے جہاں ہم
نے اوسکو روکدیا ہے اور اب ہمپر آگے نہ بڑہائی جاوے -

واخرجه ابن سعد في الطبقات في ذكر السرايا
فقال بعد ما ذكر القصة بطوله - فبعثوا سهيل
ابن عمرو في عدة من رجالهم فصالحوه على
ذلك وكتبوا بينهم -
هذا ما صالح عليه محمد بن عبد الله وسهيل بن
عمرو واصطلحا على وضع الحرب عشر سنين
يأمن فيها الناس ويكف بعضهم عن بعض
على انه لا اسلال ولا اغلال وان بيننا
عيبة مكفوفة وانه من احب ان يدخل
في عهد محمد وعقده فعل وانه من احب ان
يدخل في عهد قريش فعل وانه من (بقیہ صفحہ ۱۸۱)

اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر
میں پس کہا بعد طویل قصہ ذکر کرنے کے - پس بھیجا اونہوں نے
سہیل بن عمرو کو اپنے چند آدمیوں کے ہمراہ پس صلح کر لی آپسے
اِس عہدنامہ پر اور لکھا آپسمیں کہ
یہ وہ عہدنامہ ہے کہ مصالحت کی ہے اوسپر محمد بن عبداللہ اور
سہیل بن عمرو نے - صلح کی دونوں نے لڑائی بند کرنے پر دس
برس کہ بیخوف رہیں اوسمیں لوگ اور رک جاویں بعض بعض سے
اِس بات پر کہ نہ چوری ہے ظاہری اور نہ باطنی اور تحقیق ہمارے
درمیان میں مصالحت مستحکم ہے اور جو شخص کہ دوست رکھے کہ
داخل ہو محمد کے عہد اور اوسکے دین میں کرے اور جو شخص کہ دوست
رکھے کہ داخل ہو قریش کے عہد میں کرے - (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۱)

غرائب الالفاظ التی وردت فی هذه الروایات

اون لغات کی شرح جو اِس روایت میں آئی ہیں

بدنة - تقع علی الجمل والناقة والبقرة

اتی محمد امنهم بغیر اذن ولیه رده الیه و
انه من اتی قریشا من اصحاب محمد لم یردوه
وان محمدا یرجع عنا عامه هذا باصحابه ویدخل
علینا قابلا فی اصحابه فیقیم بها ثلاثا لا یدخل
علینا بسلاح الا سلاح المسافر السیوف فی
القرب شهد ابو بکر بن ابی قحافة وعمر بن
الخطاب وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن
وقاص وعثمان بن عفان وابو عبیدة بن
الجراح ومحمد بن مسلمة وحویطب بن
عبد العزی ومکرز بن حفص بن الاخیف
وکتب علیؓ صدر هذا الکتاب ثم ان ابن
سعد زاد فی خاتمة الکتاب ما لم یروه
غیره فقال اخبرنا سلیمان بن حرب
قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب
عن عکرمة قال لما کتب النبی صلی
الله علیه وسلم الکتاب الذی بینه و
بین اهل مکة یوم الحدیبیة قال
اکتبوا بسم الله الرحمن الرحیم۔
قالوا اما الله فنعرفه واما الرحمن
الرحیم فلا نعرفه قال فکتبوا
باسمك اللهم قال وکتب رسول الله
فی اسفل الکتاب۔ ولنا علیکم مثل الذی
لکم علینا۔

بدنة اسکا اطلاق اونٹ اونٹنی اور بیل پر آتا ہے۔

اور جو شخص کہ آجاوے گا محمدؐ کے پاس قریش میں سے
اپنے ولی کے بے اجازت تو وہ واپس دیا جاوے اور جو
چلا جائے قریش کے پاس محمدؐ کے اصحاب میں سے تو وہ
اوسکو واپس نہیں دینگے اور اِس بات پر کہ محمدؐ اِس سال اپنے
اصحاب کے ہمراہ لوٹ جاویں اور سال آیندہ مع اصحاب کے
آویں اور مکہ میں تین دن رہیں نہ داخل ہوں ہم پر ہتھیار لیکر
مگر ہتھیار مسافر کے تلواریں میان میں۔ گواہی دی اسپر ابو بکر
بن ابی قحافہ اور عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن عوف اور
سعد بن وقاص اور عثمان بن عفان اور ابو عبیدة بن الجراح
اور محمد بن مسلمہ اور حویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص
بن الاخیف نے اور لکھا حضرت علیؓ نے شروع اِس فرمان
کا پھر ابن سعد نے زائد کیا ہے خاتمہ فرمان میں جو نہیں
روایت کیا اِس کے سوا کسی نے پس کہا کہ خبر دی ہم کو سلیمان
بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے
ایوب سے روایت کرکے وہ روایت
کرتے ہیں عکرمہ سے کہا جبکہ لکھی رسول اللہ صلعم نے
وہ تحریر جو درمیان آپ کے اور درمیان اہل مکہ کے قرار
پائی تھی صلح حدیبیہ کے دن تو کہا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہا اہل مکہ نے کہ اللہ کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن رحمن اور
رحیم کو نہیں پہچانتے کہا راوی نے پس لکھا اونہوں نے
باسمک اللہم اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
تحریر کے نیچے یہ کہ جس طرح ہمارے تمپر عہد نامہ صلح
تمہارے ہمپر ۱۲

وبالابل الشبيه لعظمها - **قوله العوذ المطافيل** - يريد النساء والصبيان اصله جمع عائذ وهي الناقة اذا احملت بعد ما وضعت اياما حتى يقوى ولدها وقيل امهات الاطفال يريد ان هذه القبائل قد احتشدت وساقت اموالها معها والمطافيل والمطافل - جمع المطفل الناقة القريبة العهد بالنتاج مع طفلها يقال اطفلت فهي مطفلة ومطفل والمراد انه جاؤا باجمعهم كبارهم وصغارهم - **قوله او تنفرد هذه السالفة** - قال في مجمع البحار جاء في رواية لا قاتلنهم حتى تنفرد سالفتي اي اموت والسالفة صفحة العنق كنى بانفرادها عن الموت لانها لا تنفرد عما يليها الا بالموت وقيل اراد حتى يفرق بين راسي وجسدي - **قوله قترة الجيش** - قترة محركة غبرة الجيش - **قوله خلأت** اي حرنت وتصعبت الخلاء للنوق كالالحاح للجمال والحران للدابة - **قوله كنانة** هي قرية يكون فيها النشاب - **قوله قليب** - بئر قلب ترابها قبل الطي - **قوله فغرزه** - الغرز هو النخس كذا في القاموس - **قوله وكانت خزاعة في عيبة رسول الله** - العيبة وعاء يجعل فيه افضل الثياب اي سر مكتوم بينهم - **قوله آسيتكم** - يقال آسى الجرح اذا داواه

اونٹ کے ساتھہ زائد مناسب ہے بوجہ اوس کے بڑے ہونے کے۔ **قوله العوذ المطافيل**. مراد اس سے عورتیں اور بچے اصل میں وہ جمع ہے عائذ کی وہ ناقہ جو حاملہ ہو بعد بچہ جننے کے اتنے دن بعد کہ قوی ہو جاوے اوسکا بچہ۔ اور بعض نے اس کے معنی کہے ہیں کہ بچہ والیاں مراد یہ ہے کہ قبائل اٹھ آئے ہیں اور لے آئے ہیں اپنے ہمراہ اپنا مال و اسباب اور مطافیل اور مطافل جمع ہے مطفل کی وہ اونٹنی جو قریب جنی ہو مع اپنے بچہ کے بولا جاتا ہے اطفلت فہی مطفلۃ و مطفل۔ اور مراد اس سے یہ ہے کہ آگئے ہیں سب کے سب بڑے اور چھوٹے **قوله او تنفرد هذه السالفة**. کہا مجمع البحار میں اور آیا ہے ایک روایت میں کہ لا قاتلنہم حتی تنفرد سالفتی۔ یعنی لڑونگا اونسے یہانتک کہ مر جاؤں میں اور سالفہ کے معنی گردن کے ہیں۔ کنایہ کیا گیا اوس کے انفراد سے موت کا اسوجہ سے کہ وہ نہیں علحدہ ہوتی جسم سے مگر موت کے ساتھہ اور کہا گیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ یہانتک کہ جدائی کیجاوے میرے سر اور میرے جسم میں **قوله قترة الجيش**. قترة محرکۃ لشکر کا غبار **قوله خلأت** یعنی تھک گئی۔ خلا اونٹنیوں کے لیے آتا ہے جیسے الحاح اونٹ کے لیے اور حران دابہ کے لیے **قوله کنانه**. ترکش جسمیں تیر رکھے جاتے ہیں۔ **قوله قلیب**. وہ کنواں جسکی مٹی لوٹ دیجائے کھدنے سے اول۔ **قوله فغرزه**. غرز کے معنے گاڑنے کے ہیں اسیطرح ہے قاموس میں **قوله وکانت خزاعة فی عیبة رسول الله**. وہ صندوق جسمیں افضل و بہتر کپڑے رکھے جاویں یعنی بھید پوشیدہ آپس کا **قوله آسیتکم** بولا جاتا ہے آسی الجرح۔ جبکہ دوا کرے تو اوسکی یعنی خیر خواہی کی ہیں تمہارے کام میں اپنی جان سے۔

اى اصلحت امركم بنفسه - قوله
امصص بظر اللات - البظر بفتح
موحدة الهنة التى تقطعها الخافضة من
فرج المرأة عند الختان - قوله الزم
غرزه - اى امسكه واتبع قوله و
فعله كمن يمسك بركاب راكب ويسير
بسيره وجواب الصديق وفق الرسول
صلى الله عليه وسلم من دلائل فضله و
رسوخه وشدة اطلاعه على معانى
امور الدين - قوله بيننا وبينهم
عيبة مكفوفة - اى بيننا صدر
نقى من الغل والخداع مطوى على الوفاء
بالصلح والمكفوفة المشرجة المشدودة
وقيل ان بينهم موادعة ومكافة عن الحرب
يجريان مجرى المودة التى تكون بين
المتصافين الذين يثق بعضهم الى بعض
والمعنى انه صالح اهل مكة على وضع
الحرب عشر سنين و معنى عيبة مكفوفة
على ان يكون ماسلف منا فى عيبة
مكفوفة اى مشدودة لا يظهر واحد
منا ولا يذكره - قوله ولا اسلال
الاسلال هو السرقة الخفية يقال
سل البعير وغيره فى جوف الليل اذا
انتزعه من بين الابل وهى السلة واسل
اى صار ذا سلة اذا اعان غيره عليه
ويقال الاسلال الغارة الظاهرة وقيل
هو من سل السيوف - قوله لا اغلال

قولہ امصص بظر اللات۔ البظر بفتح بار موحدہ۔ وہ مضغہ
گوشت جسکو کاٹتی ہے ختنہ کرنے والی فرج عورت
سے ختنہ کے وقت قولہ الزم غرزہ یعنی مضبوط تھام
اوسکو اور تابعداری کر اوس کے قول کی اور اوس کے
فعل کی مثل اوس شخص کے جو پکڑتا ہے رکاب سوار
کی اور چلتا ہے اوس کے ساتھ اور جواب ابوبکر صدیق
کاموافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی فضیلت
اور رسوخ اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو کس قدر
زائد معانی امور دین پر اطلاع تھی قولہ بیننا وبینہم عیبۃ
مکفوفۃ یعنی اونکا دل صاف ہے مکر وفریب سے۔
شامل ہے وفا اور صلح پر۔ اور مکفوفہ کے معنی ہیں کہ
بندھا ہوا ہے اور کہا گیا ہے کہ اون کی آپس میں موادعت
ہے اور رکنا ہے لڑائی سے جو قائم مقام ہے مودت
کے جو ہوتی ہے درمیان اون دو صاف دلوں کے
جو عہد کرتے ہیں بعض بعض سے اور معنی یہ ہیں کہ اونہوں
نے مصالحت کی اہل مکہ سے لڑائی بند کرنے پر دس
برس اور معنی عیبۃ مکفوفۃ کے یہ ہیں کہ جو کچھ کہ ہوا ہم سے
اول وہ بیچ گٹھری بندی ہوئی کے ہے نہیں ظاہر کرے
اوسکو کوئی ہم سے اور نہ ذکر کرے اوسکا قولہ ولا اسلال
اسلال۔ پوشیدہ چوری بولا جاتا ہے سل البعیر نے
جوف اللیل۔ جبکہ لیجائے اونٹ کو اونٹوں کے درمیان
سے اور بولا جاتا وہی السلۃ واسل۔ یعنی ہو گیا صاحب
سلہ جبکہ اعانت کرے اوسکا غیر اوسپر۔ اور کہا
گیا ہے کہ اسلال کے معنی ہیں۔ لوٹنا ظاہر۔ اور
بعض نے کہا ہے کہ وہ مشتق ہے سل السیوف سے
قولہ لا اغلال۔ خیانت۔ اور بعض نے کہا ہے کہ
پہنفنا زرہوں کا پس معنے یہ ہونگے نہ لڑے بعض

الخيانة وقيل الاغلال لبس الدروع
فالمعنے لا يحارب بعضنا بعضا - قوله
مجازا - من الجواز وهو القطع والسير

ہمارا بعض سے۔
قوله مجازا - مشتق ہے جواز سے جس کے معنے
قطع اور سیر کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من تحرير هذا الصلح

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس تحریر صلح سے

قوله وكان الناس سبعمائة فكانت كل بدنة عن عشرة - هذا يدل على انه يجوز الاشتراك في الهدى وعلى ان الابل تجزئ عن عشرة وقد اختلفوا العلماء ههنا من وجهين الاول ما روى عن مالك انه لا يجوز الاشتراك في الهدى مطلقا سواء كان هدى التطوع او الواجب وقال داؤد وبعض المالكية يجوز في هدى التطوع دون الواجب وقال ابو حنيفة يجوز مطلقا وروى في رواية عن الهادوية بشرط ان يكونوا مفترضين والثاني انها تجزئ عن عشرة قال به اسحق بن راهويه و ابن خزيمة وحديث الكتاب يدل عليه و يؤيده ما روى عن ابن عباس رض قال كنا مع النبي صلے الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فذبحنا البقرة عن سبعة والبعير عن عشرة اخرجه الجماعة الا ابو داؤد واخرجه احمد وابن حبان وصححه وقالت الشافعية والحنفية والجمهور انها تجزئ من سبعة كالبقرة ودليلهم ما روى مسلم

قوله وكان الناس سبعمائة فكانت كل بدنة عن عشرة۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ ہدی میں شرکت جائز ہے اور اس بات پر کہ ایک اونٹ کافی ہو سکتا ہے دس آدمیوں کی جانب سے۔ اس مقام پر دو طرح پر علمانے اختلاف کیا ہے اول تو یہ کہ روایت ہے امام مالک سے کہ نہیں جائز ہے شرکت کرنا ہدی میں بالکل خواہ ہدی نفل ہو یا واجب اور کہا داؤد اور بعض مالکیہ نے کہ جائز ہے نفلی ہدی میں نہ واجب میں اور کہا امام ابو حنیفہ نے کہ جائز ہے مطلقا اور ایک روایت ہے ہادویہ سے کہ جائز ہے اس شرط پر کہ وہ فرض ادا کرنیوالے ہوں (یعنی ہدی واجب میں) اور دوسرے یہ کہ کافی ہوتا ہے ایک اونٹ دس آدمیوں میں۔ یہ قول ہے اسحق بن راہویہ اور ابن خزیمہ کا اور حدیث اس فرمان کی دلالت کرتی ہے اسپر اور تائید ہوتی ہے اسکی اوس حدیث سے جو مروی ہے ابن عباس رض سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں پس آگئی عید اضحی تو ذبح کی ہم نے بیل گائے سات آدمیوں کے عوض اور اونٹ دس کے عوض تخریج کی ہے اسکی سب اصحاب صحاح نے مگر ابو داؤد نے اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اور ابن حبان نے اور تصحیح کی ہے۔ اور کہا شافعیہ اور حنفیہ اور جمہور نے کہ کافی ہوتا ہے اونٹ سات کے عوض مثل گائے بیل کے اور اونکی

واصحاب السنن عن جابر رض قال نحرنا مع
رسول الله صلی الله علیه وسلم بالحدیبیة
البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة
قلت قال ابن تیمیة فی المنتقی انه
متفق علیه وهذا وهم منه فانه لم یخرجه
البخاری فی صحیحه - قال الزیلعی وفی لفظ
مسلم عن زهیر بن ابی الزبیر عن جابر
قال خرجنا مع رسول الله مهلین بالحج
فامرنا ان نشترک فی الابل والبقر کل
سبعة منا فی بدنة اخرجه مسلم والنسائی
فی الحج والباقون فی الضحایا واخرج ابوداؤد
فی الاضحیة والنسائی فی الحج عن قیس عن
عطاء عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال البقر عن سبعة والجزور عن سبعة
واخرج الدارقطنی فی سننه عن مجالد عن
الشعبی عن جابر مرفوعا نحوه سواء -
واخرج الطبرانی فی معجمه عن حفص بن
جمیع عن مغیرة عن ابراهیم عن علقمة
عن ابن مسعود نحوه مرفوعا سواء و
یشکل عن هذا القول فی منعهم البدنة
عن عشرة ما اخرجه الترمذی والنسائی
واحمد فی مسنده وابن حبان فی صحیحه عن
علیاء بن احمر عن عکرمة عن ابن عباس
قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر
فحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرة سبعة و
فی الجزور عشرة وقال الترمذی هذا
حدیث حسن غریب قال البیهقی فی المعرفة

دلیل وہ ہے جس کو روایت کیا ہے مسلم اور اصحاب سنن
نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ذبح کیے ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں ایک اونٹ سات
کے عوض اور ایک بیل سات کے عوض **کہتا ہوں میں** کہ کہا ابن
تیمیہ نے منتقی میں کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ انکو وہم ہوا ہے
اسوجہ سے کہ بخاری نے اپنی کتاب میں اسکی تخریج نہیں کی
کہا زیلعی نے اور مسلم کے لفظ بروایت زہیر بن ابی الزبیر یہیں
کہ وہ روایت کرتے ہیں جابر رض سے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ کے
ساتھ حج کے لیے پس حکم دیا ہم کو کہ شریک ہو جاویں ہم
اونٹ میں بقر میں ہر سات ہم میں سے ایک اونٹ میں تخریج
کی ہے اسکی مسلم اور نسائی نے حج میں اور باقیوں نے ذکر قربانی میں
اور تخریج کی ہے ابو داؤد نے اضحیہ میں اور نسائی نے حج میں
قیس سے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے اور وہ جابر سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بقر سات کے عوض اور اونٹ
سات کے عوض۔ اور تخریج کی ہے دارقطنی نے اپنی سنن
میں مجالد سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ جابر سے مرفوع
بالکل مثل اس کے اور تخریج کی ہے طبرانی نے اپنے
معجم میں حفص بن جمیع سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ سے
اور وہ ابراہیم سے اور وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے مرفوع مثل اس کے اور اعتراض ہوتا ہے اس
قول پر بوجہ منع کرنے اس قول والوں کے ایک اونٹ کو دس
کے عوض سے اور ... سے جسکی تخریج کی ہے ترمذی اور نسائی
نے اور امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح
میں علیاء بن احمر سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ
سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے ہم رسول اللہ کے
ہمراہ سفر میں پس آگئی قربانی (عید ضحی) پس شریک ہوگئے ہم
گائے میں سات اور اونٹ میں دس اور کہا ترمذی نے کہ

وحديث زهير عن ابي الزبير في اشتراكهم
وهم مع النبي صلى الله عليه وسلم في الجزور
عن سبعة اصح اخرجه مسلم ثم روى من
طريق ابن اسحق عن الزهري عن عروة عن
مروان بن الحكم ومسور بن مخرمة ان
رسول الله خرج يريد زيارة البيت و
ساق معه الهدى سبعين بدنة عن
سبعمائة رجل كل بدنة عن عشرة
قال البيهقي وقد رواه معمر وسفيان بن
عيينة عن الزهري بهذا الاسناد ان
النبي صلى الله عليه وسلم خرج عام الحديبية
في بضع عشرة مائة وعلى ذلك يدل رواية
جابر وسلمة بن الاكوع ومعقل بن يسار
وبراء بن عازب رضي الله تعالى عنهم و
كلهم شهد والحديبية وكلهم نحروا البعير
عن بعضهم ونحروا البقر عن باقين عن
كل سبعة بقرة - وقال الواقدي في
المغازي رواية من راى البدنة عن
سبعة اثبت من الذين رووا عن عشرة
فان الهدى كان يومئذ سبعين بدنة
والقوم كانوا ست عشرة مائة واخرج الحاكم
في المستدرك عن محمد بن بشار قال حدثنا
عبد الرحمن عن سفيان عن ابي الزبير عن
جابر قال نحرنا يوم الحديبية سبعين بدنة
البدنة عن عشرة وقال النبي صلعم يشترك
النفر في الهدى وقال صحيح على شرط مسلم
ثم اخرجه عن الحسين بن ذافر عن عكرمة عن

یہ حدیث حسن ہے اور غریب۔ کہا بیہقی نے کتاب المعرفۃ میں
اور حدیث زہیر کی جو روایت ہے ابی الزبیر سے انکی شرکت
بابتہ جبکہ وہ رسول اللہ کے ہمراہ تھے اونٹ میں سات اصح ہے
تخریج کی ہے اسکی مسلم نے پھر روایت کی ہے ابن اسحق کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور وہ عروہ سے عروہ
روایت کرتے ہیں مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے کہ رسول اللہ
نے سفر کیا ارادہ کرتے تھے آپ زیارت خانہ کعبہ کا اور لیگئے
اپنے ہمراہ ہدی کے ستر اونٹ سات سو آدمیوں کے عوض ہر
اونٹ دس آدمیوں کے عوض۔ کہا بیہقی نے اور روایت کیا
ہے اسکو معمر اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے
ساتھ کہ رسول اللہ نے سفر کیا سال حدیبیہ میں ایک ہزار آدمیوں
کے ہمراہ اور اسی پر دلالت کرتی ہے روایت جابر اور سلمہ بن اکوع
اور معقل بن یسار اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم کی وہ سب موجود
تھے حدیبیہ میں اور سب نے ذبح کیے اونٹ بعوض بعض کے
اور ذبح کیے باقیوں کے عوض گائے بیل ہر سات کے
عوض ایک بیل۔ اور کہا واقدی نے مغازی میں روایت اس
شخص کی جسکا خیال ہے کہ ایک اونٹ کافی ہے سات کے
عوض یہ اثبت ہے ان لوگوں کی روایت سے جنہوں نے دس کی
روایت کی ہے اسواسطے کہ ہدی کے اونٹوں کے ستر اونٹ
تھے اور ہمراہی تھے سولہ سو اور تخریج کی حاکم نے مستدرک
میں محمد بن بشار سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن
نے سفیان سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے کہ ذبح کیے ہم نے حدیبیہ میں
ستر اونٹ ہر اونٹ دس کے عوض اور فرمایا رسول اللہ نے
چاہیے کہ شریک ہوجاویں آدمی ہدی میں۔ اور کہا کہ یہ حدیث
صحیح ہے شرط مسلم پر پھر تخریج کی ہے اسکی بروایت حسین
بن ذافر وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے وہ ابن عباس رض

ابن عباس رض قال كنا مع رسول الله في سفر
فحضرنا النحر فاشتركنا في البقرة عن سبعة و
في الجزور عن عشرة انتهى ما قاله الزيلعي
ومن العلماء من فصل في المسئلة وقال ان
الاضحية تجزئ البعير فيها عن عشرة واما
الهدى فتجزئ فيها عن سبعة كالبقرة وحملوا
احاديث العشرة في الجزور على الاضحية
وهذا القول قد اختاره الشوكاني في النيل

اقول ويرده حديث الكتاب وما رويناه
من حديث جابر نحرنا يوم الحديبية الخ
فهذا صريح في انه كان هديا ولم تكن اضحية
واما رواية العشرة فقد سبق ان رواية
السبعة اصح منه فالحق في هذه المسئلة مذهب
الجمهور۔ **قوله قد رأيت ما لا يحل
سدّه** - يدل على ان تعظيم شعائر الله
كان معروفا في الجاهلية وفيه اشعار بان
ابدال الهدى منهي عنه فان في الابدال
سدّه ايضا وقد روى عن ابن عمر قال اهدى
عمر نجيبا فاعطى بها ثلثمائة دينار فاتى النبي صلعم
قال يا رسول الله انى اهديت نجيبا
فاعطيت بها ثلثمائة دينار فابيعها
واشترى بثمنها بدنا قال لا انحرها اياها
رواه احمد وابو داود وابن حبان وابن خزيمة
في صحيحهما والبخاري في تاريخه۔

قول عثمان رض ما كنت لافعل - هذا
يدل على عدم وجوب طواف القدوم واختلف
العلماء في وجوبه فذهب مالك وابو ثور و

سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے ہمراہ سفر میں پس آ گیا موسم
قربانی پس شریک ہو گئے ہم گائے بیل میں سات اونٹ میں
دس ختم ہوا کلام زیلعی کا۔ اور بعض علماء نے تفصیل کی اس
مسئلہ میں اور کہا ہے قربانی میں تو ایک اونٹ کافی ہوتا ہے
دس کے عوض لیکن ہدی میں کافی ہوتا ہے اوسمیں سات کے
عوض مثل گائے بیل کے اور حمل کیا ہے اونٹ کے دس والی
حدیثوں کو قربانی پر اور اسی قول کو اختیار کیا ہے شوکانی
نے نیل میں

کہتا ہوں میں کہ رد کرتی ہے اس قول کو حدیث اس متن کی
اور وہ حدیث جو روایت کی ہم نے جابر رض کی کہ ذبح کیے ہم نے
یوم حدیبیہ میں الخ پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ وہ تھی ہدی نہ قربانی
لیکن دس والی روایت پس گذر چکا ہے کہ سات والی روایت
اصح ہے اس سے۔ پس حق اس مسئلہ میں مذہب جمہور ہی کا ہے
قولہ قد رأیت ما لا یحل سدہ۔ دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر
کہ تعظیم شعائر اللہ کی جاری تھی جاہلیت میں بھی اور اسمیں اشارہ
ہے اس امر پر کہ بدلنا ہدی کا ممنوع ہے اسوجہ سے کہ بدلنے
میں بھی سد ہے۔ اور روایت کیگئی ہے ابن عمر رض سے کہ حضرت عمر نے
ہدی کے لیے ایک عمدہ اونٹ لیا جسکے اونکو تین سو دینار ملتے
تھے پس آئے آپ رسول اللہ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں نے
ہدی کیلیے ایک اونٹ خریدا ہے جسکے تین سو دینار ملتے ہیں
کیا اوسکو بیچ دوں اور اوسکی قیمت میں ایک اونٹ خرید لوں
فرمایا نہیں اوسی کو ذبح کر۔ روایت کیا ہے اسکو احمد نے اور
ابو داود نے اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی اپنی
صحیح میں اور بخاری نے اپنی تاریخ میں۔

قول عثمان ما کنت لافعل۔ یہ قول دلالت کرتا ہے عدم وجوب
طواف قدوم پر اور اختلاف کیا ہے علماء نے اسکے وجوب
میں پس مذہب امام مالک اور ابو ثور اور بعض شافعیہ کا یہ ہے

بعض اصحاب الشافعی الی انہ فرض لقول تعالیٰ فَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ و قال ابو حنیفۃ ھو سنۃ وقال الشافعی ھو کتحیۃ المسجد۔ **قولہ صلعم اکتب باسمك اللھم**۔ فیہ دلیل علی انہ یجوز للمسلم ان یخالف الامر المشروع ان لم یکن فی الخلاف جرح شرعی ولم یکن ھذا من اھم الشرائع وایضا یکون الامر المختار متضمنا لمعنی المشروع ویؤیدہ ما روی عن عائشۃ رضی قالت سألت النبی صلعم عن الجدار أمن البیت ھو قال نعم قلت فما بالھم لم یدخلوہ فی البیت قال ان قومك قصرت بھم النفقۃ قلت فما شأن بابہ مرتفعا قال فعل ذلك قومك لیدخلوا من شاؤا ویمنعوا من شاؤا ولولا ان قومك حدیث عھدھم بالجاھلیۃ فاخاف ان تنکر قلوبھم ان ادخل الجدار فی البیت وان الصق بابہ بالارض وفی روایۃ لولا حداثۃ قومك بالکفر لنقضت البیت ثم بنیتہ علی اساس ابراھیم۔ فان رسول اللہ صلعم ارتکب ایسر الامرین دفعا لاکبرھما فان قصور البیت الیسیر من افتتان بین المؤمنین +

کہ وہ فرض ہے بوجہ قول اللہ عزوجل فلیطوفوا کے یعنی طواف کرو بیت عتیق کا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ وہ سنت ہے اور کہا شافعیؒ نے کہ وہ مثل تحیۃ المسجد کے مستحب نفل ہے۔ **قولہ صلعم اکتب باسمك اللھم** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ جائز ہے مسلمان کو کہ مخالفت کرے امر مشروع کی جبکہ اس خلاف کرنے میں کوئی شرعی حرج نہ ہو اور یہ امر بھی امور شرائع میں سے کوئی مہتم بالشان نہ ہو اور نیز جو امر کہ اس کے عوض اختیار کیا جائے وہ بھی متضمن ہو مشروع پر اور تائید اسکی وہ حدیث ہے جو روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ پوچھا میں نے رسول اللہ سے کہ دیوار حطیم کیا بیت میں ہے آپنے فرمایا ہاں کہا میں نے کہ پھر اونکو کیا ہو گیا ہے جو وہ اوسکو بیت میں داخل نہیں کرتے کہا کہ تیری قوم مالدار نہیں ہے کہا میں نے کہ کیا حال ہے اسکے بلند دروازہ کا فرمایا کہ کیا ہے یہ تیری قوم نے تاکہ جسکو چاہیں داخل کریں اور جسکو چاہیں روکدیں اور کاش کہ تیری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہیں ہوتا پس ڈرتا ہوں میں کہ پھر جاینگے اونکے دل اگر داخل کر دونگا میں دیوار حطیم کو بیت میں اور اگر ملادونگا میں اوسکے دروازہ کو زمین سے اور ایک روایت میں ہے اگر تیری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہیں ہوتا تو توڑ ڈالتا میں بیت کو پھر بناتا اوسکو بنیاد ابراہیم علیہ السلام پر پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو امروں میں سے امر سہل کے مرتکب ہوئے کہ ایک بڑا امر واقع نہ ہو جائے اسوجہ سے کہ کمی بیت میں آسان ہے مسلمانوں میں فتنہ پڑجانے سے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لصيفي بن عامر سيد بني ثعلبة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صیفی بن عامر کو جو سردار تھے بنی ثعلبہ کے

قال الحافظ ذکرہ ابو عمر مختصرا واخرجہ ابن السکن من طریق عبید اللہ بن میمون بن

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابو عمر نے مختصرا اور تخریج کی ابن سکن نے عبید اللہ بن میمون بن عمر بن حبان العبدی کے

الکتاب الی صیفی بن عامر

عمر بن حیان العبدی قال حضرت عمرو ومحمد او الصلت بن کریب العبدیین قال فجاؤا بکتاب ووضعوه علے ید ثمامة بن خلیفة وکانوا انشاؤا فیه فقالوا ان جدنا دفع الینا هذا الکتاب واخبرنا ان صیفی بن عامر دفعه الیه وذکران النبی صلے الله علیه وسلم کتبه له فاذا فیه۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا الکتاب من محمد رسول الله لصیفی بن عامر علی بنی ثعلبة بن عامر من اسلم منهم واقام الصلوة واتی الزکوة واعطی خمس المغنم وسهم النبی والصیفی فهو آمن بامان الله۔ ذکره بهذا السند ابن الاثیر ایضا فی اسد الغابة

طریقہ سے کہا کہ گیا میں عمر اور محمد اور صلت بن کریب کے پاس جو قبیلہ عبدی کے تھے کہا کہ لائے وہ ایک خط اور دیدیا وہ ثمامہ بن خلیفہ کو اور وہ جھگڑا کرتے تھے اوس کے بارہ میں پس کہا اونھوں نے کہ یہ خط ہمارے دادا نے ہم کو دیا تھا اور خبر دی تھی کہ وہ اوسکو صیفی بن عامر نے دیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا تھا یہ فرمان صیفی کو۔ اوسمیں لکھا ہوا تھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے صیفی بن عامر کو (سردار بنایا) اونکو اون لوگوں پر جو اسلام لائے بنی ثعلبہ بن عامر میں سے اور نماز پڑہی اور زکوۃ دی اور دے خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ رسول اللہ کا اور حصہ صیفی کا پس وہ اللہ کی امن میں ہے ذکر کیا ہے اسکو اسی سند سے ابن اثیر نے بھی اسد الغابہ میں۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم للضحاک بن سفیان الکلابی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن سفیان کلابی کو

اخرجه الامام احمد والترمذی بسندهما عن سعید بن المسیب ان عمر قال الدیة للعاقلة ولا ترث المرأة من دیة زوجها حتی اخبره الضحاک بن سفیان الکلابی وکان استعمله رسول الله صلے الله علیه وسلم علے الاعراب ان رسول الله صلے الله علیه وسلم کتب الیّ ۔ ان اورث امرأة الضبابی من دیة زوجها۔ فرجع عمر عن قوله وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح والعمل علے هذا عند اهل العلم +

تخریج کی ہے امام احمد اور ترمذی نے اپنی اپنی سند سے کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر نے کہا کہ دیت ونیز تقسیم کیا جائے جنکو دیت دینا واجب ہوتی ہے اور نہیں وارث ہوگی عورت اپنے خاوند کی دیت میں سے یہانتک کہ خبر دی اونکو ضحاک بن سفیان الکلابی نے اور رسول اللہ نے اونکو عامل بنایا تھا عربوں پر یہ کہ رسول اللہ نے مجھے لکھا تھا کہ وارث دوں میں ضبابی کی بیوی کو اوس کے خاوند کی دیت سے پس رجوع کیا حضرت عمر نے اپنے قول سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل ہے اسپر اہل علم کا۔

مکتوب ۳۳ کتاب لعامر بن اسود

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعامر بن اسود الطائي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عامر بن اسود طائی کو

بسم الله الرحمن الرحيم ـ هذا كتاب من
محمد رسول الله لعامر بن الاسود المسلم
ان له ولقومه من طي ما اسلموا عليه من
بلادهم ومياههم ما اقاموا الصلوة و
آتوا الزكوة وفارقوا المشركين وكتبه المغيرة
ذكره الحافظ وابن الاثير قالا رواه سعيد
القرشي من طريق عبد الملك بن ابي بكر
ابن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده
عمرو قال كتب النبي صلى الله عليه وسلم
لعامر بن اسود كتابا فذكر وقال ابن
الاثير اخرجه ابوموسى ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ
کا عامر بن اسود کو جو مسلمان ہے کہ واسطے اوسکے اور اوسکی
قوم کے ہی ہیں وہ چیزیں جنپر وہ اسلام لائے (یعنی اسلام
لانے وقت وہ اونکے مالک تھے) شہر اونکے اور پانی ان
کے (مراد پانی سے چشمہ، نہریں، چاہات وغیرہ) جبتک کہ
وہ نماز پڑہیں اور زکوة دیں اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور
لکھا اسکو مغیرہ نے ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے کہا اون
دونوں نے کہ روایت کیا اسکو سعید قرشی نے عبد الملک بن
ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے
اور وہ اپنے دادا عمرو سے کہا لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان
پس ذکر کیا اسکو اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابوموسی نے

مکتوب ۳۴ کتاب الی عامة المومنین

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم خطابا لعامة المؤمنين

یہ وہ فرمان ہے جسمیں مخاطب کیا ہے رسول اللہ نے عام مومنین کو

قال ابن الاثير روى عثمان بن عبد الله
ابن علاثة عن طارق بن احمر رأيت مع
رسول الله كتابا فيه ـ
من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تبيعوا الثمرة حتى ينيع ولا السهم حتى
يخمس ولا تطؤا الحبالى حتى يضعن ـ قال
كذا ذكره ابن قانع ـ
قوله ولا السهم ـ هذا ما اشتمله
حديث حكيم بن حزام قال قلت يارسول
الله ياتيني الرجل فيسألني عن البيع ليس

کہا ابن اثیر نے روایت کی ہے عثمان بن عبد اللہ بن علاثہ
نے طارق بن احمر سے کہا کہ دیکھی میں نے رسول اللہ کے
پاس ایک تحریر جسمیں لکھا ہوا تھا کہ
(فرمان ہے) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مت
بیچو کھجوریں جب تک کہ پک نہ جائیں اور نہ حصہ جبتک کہ
خمس نہ لیا جاوے اور مت جماع کرو عورتوں سے جبتک کہ
وہ وضع حمل کریں کہا ابن اثیر نے کہ اسیطرح ذکر کیا ہے ابن قانع نے
قولہ ولا السہم ـ یہ وہ حکم ہے کہ شامل ہے اسکو حدیث حکیم
بن حزام کی کہتے ہیں کہ کہا میں نے کہ اے رسول اللہ آتا ہے
میرے پاس ایک شخص پس سوال کرتا ہے مجھسے اوس چیز کے

عندی وابیعه منه ثم ابتاعه من السوق
فقال لا تبع ما لیس عندک رواه اصحاب
الصحیح قال البغوی النهی فی هذا الحدیث
عن بیوع الاعیان التی لا یملکها وظاهر
النهی تحریم ما لم یکن فی ملک الانسان ولا
داخلاً تحت مقدرته فکذلک بیع السهم
قبل التخمیس وروی ایضاً عن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لا یباع سهم حتی یعلم رواه الحاکم فی الکنی
قوله ولا تطؤا الحبالی - وهذا اما
اشتمله حدیث رویفع بن ثابت مرفوعا
من کان یومن بالله والیوم الآخر فلا یسقی
ماءه ولد غیره رواه الترمذی وروی
ایضا عن عرباض بن ساریة ان النبی صلی
الله علیه وسلم حرم وطی السبایا حتی یضعن
ما فی بطونهن رواه احمد والترمذی وزاد
فی روایة ابی سعید ولا غیر حامل حتی تحیض

فروخت کرنیکا جو میرے پاس نہیں ہی پھر خرید لیتا ہوں میں اوسکو بازار
سے پس فرمایا آپنے مت بیچ تو اوس چیز کو جو تیرے پاس موجود نہیں
ہے روایت کیا ہے اسکو اصحاب صحیح نے کہا البغوی نے کہ نہی
ہے اس حدیث میں اون چیزونکے بیع سے جنکا آدمی مالک نہیں ہے
اور ظاہر نہی سے حرمت ہی بیع اوس چیز کی جو نہو اوس شخص
کی ملک میں اور نہ اوسکی مقدرت میں ہو پس ایسطرح ہی فروخت کرنا
اپنے حصہ کا پہلے خمس لیے جانیکے - اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
بھی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچا جاوے
حصہ یہانتک کہ معلوم ہوجاوے (یعنی معین اور مشخص ہوجاوے)
روایت کیا ہے اسکو حاکم نے کتاب الکنی میں **قولہ ولا تطؤا الحبالی**
اس حکم کو شامل ہے حدیث رویفع بن ثابت کی جو مرفوع ہی کہ جو شخص
ایمان رکھتا ہو اللہ اور قیامت کے دن پس چاہیے کہ نہ پلائے اپنا پانی
(مراد منی) دوسرے کی اولاد کو روایت کیا اسکو ترمذی نے اور عرباض رض
بن ساریہ سے بھی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کردیا تھا
قیدی عورتوں سے جماع کرنا یہانتک کہ فارغ ہوجاویں وہ اپنے
حمل سے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور ابی سعید کی روایت میں
یہ زیادتی ہی کہ اور نہ جماع کیا جاوے غیر حامل سے یہانتک کہ وہ حائض ہوجاویں

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعبد یغوث بن وعلة الحارثی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ حارثی کو

ذکر فی مصباح المضی ولم اره فی غیره انه
قال ابو سعد وکتب النبی صلی الله علیه
وسلم لعبد یغوث بن وعلة الحارثی
ان له ما اسلم علیها من ارضها واشائها
یعنی نخلها ما اقام الصلوة وآتی الزکوة و
اعطی خمس المغانم فی الغزو ولا عشر ولا حشر
ومن تبعه من قومه وکتبه الارقم بن ابی ارقم المخزومی

ذکر کیا ہی مصباح المضی میں اور نہیں دیکھا مینے اوسکے سوا کسی اور کتاب میں
کہ کہا ابو سعد نے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ
حارثی کو کہ تحقیق واسطے اوسکے وہ چیز ہیں جنپر وہ اسلام لایا اوسکی
زمین اور اوسکی کھجوریں جبتک کہ وہ نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور دے
لڑائی کے مال غنیمت میں سے خمس اور نہ عشر لیا جاویگا اور نہ لشکر بنانیکو
جمع کیا جاویگا اور یہی حکم ہے اون لوگوں کے واسطے جو تابعداری کریں اوسکی
اوسکی قوم میں سے اور لکھا اسکو ارقم بن ابی ارقم مخزومی نے -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعبادة بن الاشيب العنزي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادہ بن اشیب عنزی کو

قال الحافظ اخرجه ابن مندة من طريق
مطرف بن ابي الحسين بن المصادق بن
امية العنزي عن ابيه عن جده عن عبادة
ابن الاشيب قال خرجت الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاسلمت فكتب لي كتابا نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد نبي الله لعبادة
ابن الاشيب العنزي اني امرتك على قومك
ممن جرى عليه عمالي وعمل بني ابيك فمن
قرئ عليه كتابي هذا فلم يطع فليس له من
الله معون -
قال واخرجه الاسماعيلي في معجم الصحابة
وقال ابن الاثير اخرجه ابن مندة وابو نعيم

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ نے مطرف بن
ابی حسین بن مصادق بن امیہ عنزی کے طریقہ سے مطرف
روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور انکے باپ روایت کرتے ہیں
اپنے دادا سے اور وہ عبادہ بن اشیب سے کہا کہ گیا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس اسلام لے آیا تو لکھا آپنے
ایک فرمان میرے لیے نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے
محمد رسول اللہ کی جانب سے عبادہ بن اشیب عنزی کے لیے
تحقیق میں نے امیر بنایا تجھکو تیری اوس قوم پر جنپر میرے عامل بھیجے
گئے اور جنپر اس سے پہلے تیرے بھائیوں کے عامل بھیجے
جاتے تھے پس جس شخص کو سنایا جائے میری یہ کتاب اور وہ اطاعت نہ کرے تو نہیں ہے
اسکے لیے اللہ کیجانب سے کوئی مدد۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی اسماعیلی نے
معجم الصحابہ میں اور کہا ابن اثیر نے تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے

غرائب ما في هذا الكتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

العنزي - بسكون النون والزاء المعجمة
نسبته الى عنز بن وائل بن قاسط بن هنب
ابن اقصى - وعنز ابو بكر بن وائل - **قوله ممن
جرى** - بيان القوم يعني جعلتك اميرا
على قومك الذي ارسلت عليهم عمالي و
ارسل عليهم عمال بني ابيك من قبل - **قوله
فمن قرئ** - هذا يدل على ان كتاب
الامام مطاع وينبغي لحامل الكتاب ان
يقرأه على من كتب اليهم حتى يعلم المطيع من

العنزی بسکون نون اور زاء معجمہ نسبت ہے عنز بن وائل
بن قاسط بن ہنب بن اقصی کیطرف۔ اور عنز ابو بکر بن وائل
کی طرف۔ **قولہ ممن جری**۔ بیان ہے قوم کا یعنی کیا میں نے تجھکو
امیر تیری قوم پر وہ قوم جنپر بھیجا میں نے اپنے عاملوں کو اور بھیجے
جاتے تھے اونکی طرف تیرے باپ دادا کے عامل اس سے
پہلے **قولہ ممن قرئ**۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر
کہ امام کی تحریر لائق اطاعت ہے اور تحریر لیجانے والے
کو چاہیے کہ مکتوب الیہ کو سنا دے تاکہ فرق معلوم ہو جائے
مطیع اور نافرمان کا۔

العاصی وان من ابی الکتاب قبل قرأة الکتاب علیہم فلا یعد من العصاة فانہ صلے اللہ علیہ وسلم رتب حکم عدم الاطاعة علے قرأة الکتاب

اور جو شخص کہ انکار کرے اوس تحریر کا سنائے جانے سے پہلے تو وہ نافرمانوں میں سے نہیں شمار کیا جاوے گا اسوجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم اطاعت کے حکم کو مرتب کیا ہے قرأة تحریر پر

کتابہ صلے اللہ علیہ وسلم لعبد اللہ بن عکیم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عکیم کو

اخرج ابو داؤد والطیالسی فی مسندہ قال حدثنا یونس قال حدثنا ابو داؤد قال حدثنا شعبة عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلے عن عبد اللہ بن عکیم قال قرئ علینا کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ارض جہینة ان لا تستمتعوا من المیتة بشئ اھاب ولا عصب اخرجہ ایضا الامام احمد فی مسندہ وذکرہ ابن الاثیر فقال قد روی عن عبد اللہ بن عکیم من غیر وجہ وفی بعضہا یقول جاءنا کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال واخرجہ الثلاثة اعنی ابن مندة وابو نعیم وابن عبد البر

تخریج کی ہے ابو داؤد نے اور طیالسی نے اپنی مسند میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حکم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اور وہ عبد اللہ بن عکیم سے کہا کہ پڑھی گئی ہم پر تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارض جہینہ میں کہ مت نفع حاصل کرو مردار چمڑے اور تانت وغیرہ سے تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں اور ذکر کیا ہے اسکو ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کیگئی ہے عبد اللہ بن عکیم سے چند طریقوں سے اونمیں بعض طریقوں میں ہے کہ آئی ہمارے پاس تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اور تخریج کیا اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔

غرائب ما فی ہذا الکتاب والمسئلة المستنبطة منہا

شرح اُن لغات کی جو اس فرمان میں ہیں اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمان سے

اھاب ھو الجلد وقیل قبل الدباغ **عصب**۔ بفتح العین المہملة ھو اطناب مفاصل الحیوان وھو شئ مدور۔

اعلم ان الاستمتاع من اھاب المیتة وعصبہا علے وجہین اما بالاکل و بغیرہ من الاستعمال فاما الاول فہو حرام لا خلاف فیہ عند الائمة وقد

اھاب۔ کھال بعض نے کہا رنگنے سے اول یعنی کچی **عصب** بفتح عین مہملہ حیوانات کے جوڑ بند۔ اور وہ گول ہوتے ہیں۔ (یعنی جنکو تانت کہتے ہیں)

جان تو کہ نفع لینا مردار کی کھال اور اُس کے پٹھوں سے دو طرح پر ہوتا ہے یا کھانے کا نفع یا اوس کے سوا اور قسم کا استعمال۔ اول تو حرام ہے جسمیں ائمہ کا بالکل خلاف نہیں ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث میں آیا ہے

ورد في الصحيح من حديث ابن عباس
انما حرم من الميتة اكلها واما الثاني فاختلفت
الائمة على سبعة اقوال - الاول انه يطهر
بالدباغ جميع جلود الميتة مطلقا الا الكلب
والخنزير وهو مذهب الشافعي و مالك
والاوزاعي وابي حنيفة والظاهرية و
سائر الائمة وعلي بن ابي طالب وابن مسعود
واستدلوا بحديث ابن عباس رضي الله عنه
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ايما اهاب دبغ فقد طهر رواه احمد
ومسلم وابن ماجة والترمذي والثاني انه
لا يطهر شئ من الجلود بالدباغ وهو المروي
عن عمر بن الخطاب وابنه عبد الله وعائشة
وهو اشهر الروايتين عن احمد واحدى الروايتين
عن مالك واستدلوا بحديث الكتاب وحديث
عبد الله بن عكيم قال كتب الينا رسول الله
صلى الله عليه وسلم قبل وفاته بشهرين ان
لا تنتفعوا من الميتة اهاب ولا عصب رواه
اصحاب السنن والثالث انه يطهر بالدباغ
جلد ماكول اللحم وهو قول ابن المبارك
وابي ثور واسحق بن راهويه وقالوا ان
الدباغ يشبه بالزكوة فيما روى عن النبي
صلى الله عليه وسلم في جلود الميتة دباغها
زكوتها والزكوة تعمل في الماكول فكذا
الدباغ والرابع يطهر بالدباغ جميع جلود
الميتة الا الخنزير وهو قول من رأى ان
الكلب ليس بنجس العين فهم بعض اصحاب

کہ مردار کا کھانا حرام ہے لیکن نفع لینا بصورت ثانی اوسمیں
اختلاف کیا ہے ائمہ نے سات قولوں پر۔ اول یہ کہ
بالکل پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں
مگر کتا اور سور۔ اور یہ مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
اور اوزاعی اور امام ابی حنیفہ اور ظاہریہ اور باقی ائمہ کا
اور صحابہ میں سے علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ
عنہما کا اور دلیل لائے ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی
حدیث سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے جو کھال بھی رنگ لیجاوے تو وہ پاک
ہوجاتی ہے روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابن ماجہ
اور ترمذی نے۔ دوسرے یہ کہ کوئی کھال رنگنے سے
پاک نہیں ہوتی۔ اور یہی روایت ہے عمر بن خطاب اور
اون کے بیٹے عبد اللہ اور عائشہ سے اور یہی مشہور روایت
ہے امام احمد سے۔ اور ایک روایت ہے امام مالک سے
اور دلیل لائے ہیں اسی فرمان والی حدیث سے اور عبد اللہ
بن عکیم کی حدیث سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے مرنے سے دو مہینے پہلے نہ نفع لو تم مردار کی
کھال سے اور نہ اوس کے پٹھوں سے روایت کیا
اسکو اصحاب سنن نے اور تیسرا قول یہ کہ پاک ہوجاتی ہے
رنگنے سے اون جانوروں کی کھال جنکا گوشت کھایا
جاتا ہے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور ابو ثور اور اسحق
بن راہویہ کا اور کہا انہوں نے کہ رنگنا مشابہ ہے زکوۃ
کے بوجہ اوس حدیث کے جو روایت کیگئی ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مردار کی کھالوں کے بارہ میں کہ رنگنا اونکا
زکوۃ ہے اونکی اور زکوۃ دیجاتی ہے اون جانوروں کی
جنکا گوشت کھایا جاتا ہے پس اسیطرح رنگنا۔ اور چوتھا قول یہ ہے
کہ پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں مگر سور کی

ابی حنیفة و بنجوا ما قدم فی الاول انما الخلاف
فی الاستثناء بمسئلة الصید والخامس
یطهر الجمیع الا انه یطهر ظاهره دون باطنه
فلا ینتفع به فی المائعات وانما ینتفع فی
الیابسات وهو قول عن مالك وهذا
التفصیل بین المائع والیابس فالدلیل
علیه یابس والسادس یطهر الجمیع حتی الکلب
والخنزیر وهو مذهب داؤد وعن ابی یوسف
مروی ایضا واستدلوا بعموم قوله صلی الله
علیه وسلم ایما اهاب دبغ فقد طهر والسابع
انه یجوز الانتفاع بجمیع جلود
المیتة وان لم تدبغ والیه ذهب الزهری وبعض
اصحاب الشافعیة واستدلوا بحدیث الشاة
باعتبار روایة التی لم یذکر فیها الدباغ۔

اور یہ قول ہے اوس شخص کا جسکے نزدیک کتا نجس عین نہیں ہے
اور وہ بعض اصحاب ابی حنیفہ ہیں اور حجت لائے ہیں اوسی
حدیث سے جو گذر گئی قول اول میں اور خلاف اول مذہب کا
مسئلہ صید سے کیا ہے۔ اور پانچواں قول یہ ہے کہ پاک ہو جاتی
ہیں سب کھالیں مگر پاک ہوتی ہے ظاہر جلد نہ باطن پس نفع
لیا جائے اوس سے تر چیزوں میں اور استعمال کیا جاوے
خشک مواقع پر اور یہ ایک قول ہے امام مالک کا اور یہ تفصیل کہ
تر و خشک میں فرق ہے دلیل اسکی خشک ہے (یعنی کمزور)
اور چھٹا قول یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہیں سب کھالیں یہانتک کہ کتا اور سور
بھی اور یہ مذہب ہے داؤد کا اور مروی ہے ابو یوسف سے بھی اور دلیل لائے
ہیں رسول اللہ کے قول کی عمومیت سے کہ جو کھال بھی رنگ لیجاوے وہ پاک
ہو جاتی ہے۔ اور ساتواں قول یہ ہے کہ جائز ہے نفع لینا تمام مردار کی کھالوں سے
اگرچہ وہ رنگی نجاویں اور یہی مذہب ہے زہری کا اور بعض اصحاب امام شافعی کا اور
استدلال لائے ہیں بکری کے اوس حدیث سے جسمیں دباغ کا ذکر نہیں کیا گیا

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعمه عباس بن عبد المطلب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کو

قال فی سیرة المحمدیة اخرج ابن ابی شیبة
قال فیه وکان العباس اسلم قدیما ولکنه
کان یکتم الاسلام وقیل انه اسلم یوم
بدر وقیل اسلم یوم فتح خیبر وقیل کان
یکتم ایمانه حتی اظهره یوم الفتح وکان یحب
القدوم علیه صلی الله علیه وسلم فکتب
علیه الصلوة والسلام الیه۔
ان مقامك بمكة خير لك۔
واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة
عباس رض بغیر هذا اللفظ فقال اخبرنا

کہا سیرۃ محمدیہ میں تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے کہا اوسمیں
اور عباس رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تھے بہت اول لیکن
پوشیدہ رکھتے تھے اپنے اسلام کو اور بعض نے کہا کہ اسلام لائے
تھے بدر کے دن اور بعض نے کہا فتح خیبر کے دن اور کہا گیا ہے
کہ چھپاتے تھے اپنے ایمان کو یہانتک کہ ظاہر کیا اوسکو فتح مکہ
کے دن اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آنا چاہتے تھے پس لکھا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق مکہ میں تمہارا رہنا بہتر ہے تمہارے لیے
اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے اسکی طبقات میں حضرت عباس
کے ترجمہ میں ان الفاظ سے علیحدہ دوسرے لفظوں میں اور کہا

محمد بن عمر قال حدثني ابن ابي سبرة عن
حسين بن عبد الله عن عكرمة عن ابن
عباس رض قال اسلم العباس بمكة قبل
بدر واسلمت ام الفضل معه حينئذ و
كان مقامه بمكة انه كان لا يغبى على رسول
الله صلعم بمكة خبر يكون الا كتب به اليه
وكان من هناك من المؤمنين يتقوون به
ويصيرون اليه وكان لهم عونا على اسلامهم
ولقد كان يطلب ان يقدم عليه صلعم فكتب
اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان مقامك مجاهد حسن - فاقام بامر رسول
الله صلعم - **اعلم** ان الهجرة من مكة
كانت مفروضة الى فتحها فحينئذ مقام عباس
رضي الله عنه بها واجازة النبي صلى الله عليه
وسلم له يشكل بقوله سبحانه تعالى - ان الذين
توفاهم الملائكة ظالمي انفسهم قالوا
فيم كنتم قالوا كنا مستضعفين في الارض
قالوا الم تكن ارض الله واسعة فتهاجروا
فيها فاولئك ماواهم جهنم وساءت مصيرا
قال في الخازن ان الله لم يقبل الاسلام من احد
بعد هجرة النبي حتى يهاجر اليه ثم نسخ ذلك بعد
فتح مكة بقوله صلى الله عليه وسلم لا هجرة بعد
الفتح اخرجاه في الصحيحين **اقول** فالجمع
في هذا المقام انه كان ممن استثناهم الله تعا
عن هذا الحكم كولده وزوجته رضي الله
تعالى عنهم بقوله الا المستضعفين من الرجال
والنساء والولدان لا يستطيعون حيلة ولا

کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی سبرہ
نے بروایت حسین بن عبد اللہ عکرمہ سے روایت کرکے وہ
روایت کرتے ہیں ابن عباس رض سے کہا کہ اسلام لائے عباس
مکہ میں بدر سے پہلے اور اسلام لائیں ام الفضل اونکے ہی ساتھ
اوسی وقت اور وہ مکہ ہی میں رہتے تھے اور نہیں چھپاتے تھے
رسول اللہ سے کوئی بات جو مکہ میں ہوتی مگر کہ آپ کو لکھ بھیجتے
تھے اور جو یہاں مسلمان تھے وہ قوت پاتے تھے آپ سے اور جاتے
تھے آپکی طرف اور وہ اونکے لیے اونکے اسلام پر مددگار رہتے
اور وہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ کے پاس آجاویں تو آپنے اونکو
فرمان لکھا کہ ان مقامک مجاہد حسن
بے شک تمہارا مکہ میں رہنا عمدہ مجاہدہ ہے پس رہے وہیں رسول اللہ
کے حکم سے - **جان** تو کہ ہجرت مکہ سے فرض تھی فتح مکہ تک
پس اس صورت میں رہنا حضرت عباس کا مکہ میں اور اجازت
دینا اسکی رسول اللہ کی جانب سے اعتراض ہوتا ہے اسپر
قول اللہ عزوجل - ان الذین توفاہم الآیہ سے یعنی وہ لوگ
کہ مارا اونکو فرشتوں نے ظلم کرنیوالے تھے وہ اپنی جانوں پر
کہا فرشتوں نے کہ کس میں تھے تم جواب دیا کہ ضعیف اور عاجز تھے
ہم زمین میں کہا فرشتوں نے کیا نہیں تھی زمین اللہ کی وسیع کہ ہجرت
کرتے تم اوسمیں پس یہ لوگ ہیں کہ ٹھکانہ انکا جہنم ہے اور وہ بڑا
ٹھکانہ ہے کہا خازن میں کہ اللہ نے نہیں قبول کیا اسلام کسی کا
بعد ہجرت کے مگر جسنے کہ ہجرت کی رسول اللہ کیطرف پھر منسوخ ہوگیا
حکم فرضیت ہجرت کا بعد فتح مکہ کے رسول اللہ کے قول لا ہجرۃ
بعد الفتح سے جسکی تخریج کی ہو شیخین نے یعنی نہیں ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے
کہتا ہوں میں کہ وجہ توفیق اس مقام پر یہ ہے کہ حضرت عباس اون
لوگوں میں سے ہیں جنکو مستثنی کیا ہے اللہ نے مثل اپکے بیٹے
اور زوجہ رضی اللہ عنہم کے اپنے قول الا المستضعفین سے
یعنی مگر وہ ناچار مرد اور عورتیں اور بچے جنکو قوت نہیں کسی وسیلہ

يهتدون سبيلاً او خصصه النبي صلى الله عليه وسلم عن هذا الحكم لمصلحة رآها في مقامه يمكن من مصالح الاسلام۔

کی اور نہ راہ چل سکتے ہیں۔ یا خاص کیا ہے اونکو رسول اللہ نے اس حکم کے ساتھ بوجہ کسی مصلحت کے جو آپنے سوچی ہوگی مصالح اسلام سے۔

هذا ايضا ماكتبه صلى الله عليه وسلم لعمه عباس بن المطلب رض

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رض کو

ذكر صاحب سيرة المحمدية في المعجزات بلا سند وتخريج ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب للعباس - الحيرة من الكوفة والميدان من الشام والخط من هجر و مسيرة ثلثة ايام من ارض اليمن - فلما افتتح ذلك اتى به عمر رضي الله عنه -

اتفق العلماء على اشتراط القبض في صحة الهبة ويدل عليه مارواه الامام مالك في الموطا عن عائشة ان ابابكر الصديق كان نحلها جاد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال يابنية انى كنت نحلتك جاد عشرين وسقا ولو كنت جددته واحترثته كان لك وانما هواليوم مال وارث فاقتسموه على كتاب الله فهذا صريح على ان الهبة انما تملك بالقبض لقوله لو كنت جددته واحترثته كان لك وذلك لان قبض الثمرة بالجداد **ولكن** هذا الكتاب وغيره مثل كتاب تميم الداري وغيره يفيد على خلاف ما اتفقوا عليه من اشتراط القبض في الهبة **اقول** والتوفيق ممكن بوجوه الاول ان يكون

ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ محمدیہ نے معجزات کے ذکر میں بغیر سند اور تخریج کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حضرت عباس کے لئے (جاگیر میں) حیرہ کوفہ سے اور میدان شام میں سے اور خط (نام مقام) ہجر میں سے اور تین منزل کے مقدار (زمین) ارض یمن سے۔ پس جبکہ فتح ہوئے یہ مقام تو لائے یہ تحریر حضرت عمر رض کے پاس۔

اتفاق کیا ہے علماء نے۔ اس بات پر کہ ہبہ کے لئے قبضہ شرط ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر وہ حدیث جسکو روایت کیا ہے امام مالک نے موطا میں عائشہ رض سے کہ ابوبکر صدیق نے دی تھی آپکو بیس وسق کٹی ہوئی اپنے مال غابہ میں جب آپکی وفات کا وقت آیا تو فرمایا کہ اے بیٹی میں نے تجھکو بیس وسق دیے تھے اور اگر تو کٹوالیتی اور جمع کرلیتی تو وہ تیرے تھے لیکن اب وہ مال ہے وارث کا۔ پس تقسیم کیا اوسکو موافق کتاب اللہ کے پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ یہ ملک بنتا ہے قبضہ سے بوجہ قول ابوبکر رض لو کنت جددتہ یعنے اگر کٹوالیتی تو اونکو اور جمع کرلیتی تو تیری ہوجاتی۔ اور یہ اسوجہ سے کہ قبضہ پھلوں پر کاٹنے سے ہوتا ہے **لیکن** یہ فرمان اور اس کے سوا جیسے کتاب تمیم الداری وغیرہ کی فائدہ دیتی ہے خلاف اس مسئلہ کا جسپر اونہوں نے اتفاق کیا ہے یعنی شرط لگانا قبضہ کی ہبہ میں **کہتا ہوں** کہ توفیق دفع اعتراض کی ممکن ہے چند طرح اول یہ کہ قصہ اس فرمان کا اول اسلام

قصة الکتاب فی اوائل الاسلام و قصة
الاتفاق متاخر عنها فصار منسوخا والثانی
ان یکون من خصائصه صلی الله علیه وسلم
والثالث ان یکون من معجزاته صلی الله علیه
وسلم حیث تیقن بحصول القبض فاجراه
علیه ورتب حکم القبض علیه ۔

کا ہے اور قضیۂ اتفاق علماء کا موخر ہے اس سے پس ہو جاویگا
یہ منسوخ دوسرے یہ کہ اس قسم کا ہبہ رسول اللہ کی خصائص
میں سے ہو۔ تیسرے یہ کہ آپ کے معجزات میں سے تھا
پس گویا یقین ہو گیا تھا آپ کو قبضہ حاصل ہو جانے کا
پس جاری کیا آپ نے اسکو اور مرتب کیا اوسپر حکم
قبضہ کا۔

مکتوب لعثمان بن عفان رض

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعثمان بن عفان رضی الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو

اخرج محمد بن سلیمان المرائی عن وحشی بن
حرب عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم
کتب الی عثمان وهو بمکة ۔
ان الجند قد توجهوا قبل مکة وانی بعثت
الیک دوسا (مولی رسول الله) وامرته
ان یتقدم بین یدیک باللواء وبعثت
الیک خالد بن الولید لتسیر ۔
ذکره الحافظ وابن الاثیر وقال رواه صدقة
ابن خالد عن وحشی بن حرب باسناده و
اخرجه ابن منده وابو نعیم ۔

تخریج کی محمد بن سلیمان مرائی نے وحشی بن حرب سے
روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا عثمانؓ کو اور عثمانؓ
مکہ میں تھے کہ تحقیق لشکر متوجہ ہوا ہے مکہ کی طرف اور بھیجا ہوں
میں تمہاری طرف دوس کو (غلام آزاد کردہ رسول اللہ) اور
حکم کیا ہے میں نے اوسکو کہ چلے وہ تمہارے آگے جھنڈا
لیکر اور بھیجا میں نے تمہاری طرف خالد بن ولید کو تاکہ کوچ کرو
تم۔ ذکر کیا ہے اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا کہ روایت
کیا ہے اسکو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند
سے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

مکتوب لعداء بن خالد

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعداء بن خالد

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عداء بن خالد کے لئے

اخرج الترمذی فی ابواب البیوع قال حدثنا
محمد بن بشار قال حدثنا عباد بن لیث
صاحب الکرابیس قال حدثنا عبد المجید
ابن وهب قال قال لی العداء بن خالد الا
اقرئک کتابا کتبه لی صلی الله علیه وسلم

تخریج کی ہے ترمذی نے ابواب البیوع میں کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عباد بن لیث صاحب الکرابیس نے کہا حدیث بیان کی ہم
عبد المجید بن وہب نے کہا کہا مجھ سے عداء بن خالد نے کیا
نہیں سناؤں تمکو وہ تحریر جو لکھی ہے میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ

قلت بلى فاخرج لى كتابا نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم - هذا ما اشترى العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى منه عبدا او امة (شك الراوى) - لا داء ولا غائلة ولا خبيثة - بيع المسلم المسلم -

واخرجه ابن الاثير وابن عبد البر بسند الترمذى وايضا ابن عبد البر بسند آخر وذكره فى جامع ازهر فقال اخرجه البزار وغيره عن خالد بن العداء فكلهم وافقوا فى لفظهم وخالفوا الترمذى فقالوا لا داء ولا غائلة ولا خبثة وهذا اللفظ اخرجه ابن سعد فى الطبقات فى العداء فقال اخبرنا يحيى بن راشد قال حدثنى عباد بن ليث اليشكرى قال حدثنى عبد المجيد بن وهب قال حدثنى العداء بن خالد بن هوذة قال اخرج الى كتابا - فذكر الحديث -

عليه وسلم نے میںنے کہا ہاں پس نکالی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوسکی کہ خرید اعداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے. خرید آپسے ایک غلام یا چھوکری (شک ہے راوی کا) نہ بیماری ہے نہ کوئی عیب ہے خبیث. بیع مسلمان کی ہے مسلمان کے لیئے۔

اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اور ابن عبد البر نے ترمذی کی سند سے اور ابن عبد البر نے تخریج کی دوسری سند سے بھی اور ذکر کیا ہے اسکو جامع ازہر میں پس کہا کہ تخریج کی ہے اسکی بزار نے خالد بن عداء سے پس سب نے آپسمیں لفظوں میں موافقت کی ہے اور مخالفت کی ہے الفاظ ترمذی کی پس کہا کہ نہ کوئی بیماری نہ عیب ہے ظاہری اور نہ عیب ہے باطنی۔ اور ان ہی الفاظ سے تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں عداء کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی بن راشد نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عباد بن لیث یشکری نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد المجید بن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کہا نکالی میرے لیئے ایک تحریر پس

غرائب الالفاظ والمسئلة الماخوذة منه

شرح لغات اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمانے

داء هو العيب الباطن فى السلعة الذى لم يطلع عليه المشترى - **غائلة** هى ان يكون مسروقا مثلا فاذا ظهر مالكه غال مال مشتريه اى اتلفه وهى صفة اى خصلة مهلكة - **خبثة** - الخيانة ما فيه هلاك المال ككونه ابقا - **اعلم ان هذا يدل** على وجوب تبيين العيب اوعدمه للمشترى

داء وہ عیب باطن مبیع میں جسپر خرید نے والا خبر دار نہ ہو سکے **غائلہ** وہ یہ کہ مثلا چور ہو جبکہ ظاہر ہو جاوے اوسکا مالک تو تاوان پڑے گا مال مشتری پر۔ اور وہ ترکیب میں صفت ہے یعنی خصلت مہلکہ۔

خبثہ وہ خیانت جسمیں اندیشہ ہو ہلاک مال کا جیسے ہونا غلام بھگوڑا۔ **جان** تو کہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ مشتری پر اس بات کا ظاہر کر دینا واجب ہے کہ مبیع میں

وتحريم كتمانها عنه فان ظهر بعد ان المبيع كان معيبا عند البيع يرد البيع ويؤيده ما روى عن عائشة ان رجلا ابتاع غلاما في عهد النبي صلى الله عليه وسلم ثم وجد عيبا فرده بالعيب رواه احمد وابوداؤد و **يدل ايضا** على جواز الكتاب في البيع الحاضر وهو ما استثنى في قوله عز وجل الا ان تكون تجارة حاضرة تديرونها بينكم فليس عليكم جناح ان لا تكتبوها - وهذا الجواز هو مفاد قوله تعالى وانما رخص الله تعالى في الكتابة في هذا النوع من التجارة لكثرة ما يجري بين الناس فلو كلفوا فيها الكتابة شق ذلك عليهم ولانه اذا اخذ كل من المتبايعين حقه من صاحبه في ذلك المجلس لم يكن هناك خوف التجاحد الذي شرع له الكتابة فلا حاجة اليه -

کوئی عیب ہے یا نہیں اور حرام ہے عیب کا چھپانا اوس سے پس اگر ظاہر ہو جاسے بعد میں یہ بات کہ مبیع عیب دار تھی تو رد ہو جائیگی بیع تائید کرتی ہے اسپر وہ حدیث جو مروی ہے عائشہؓ سے کہ ایک شخص نے خریدا ایک غلام رسول اللہ کے زمانہ میں پھر معلوم کیا اوسمیں عیب تو واپس کر دیا اوسکو بوجہ عیب کے روایت کیا اسکو امام احمد اور ابو داؤد نے۔ **اور بھی** دلالت کرتا ہے یہ فرمان جواز تحریر پر بیع حاضر میں جو مستثنیٰ ہے قول اللہ عزوجل الا ان تکون تجارۃ میں یعنی د لکھو تم تحریر اگر کہ تجارت حاضرہ ہو جو دست بدست ہوتی ہے آپسمیں پس نہیں گناہ تمپر اس بات کا کہ نہ لکھو تم اوسکو اور یہ جواز معلوم ہوتا ہے قول اللہ عزوجل سے اور اس قسم کی تجارت میں اسوجہ سے رخصت دی ہے کہ یہ لوگوں کے درمیان بہت رائج ہے پس اگر اسمیں تحریر کے مکلف کیے جاتے تو یہ اونپر شاق ہوتا اور اسوجہ سے کہ جبکہ لیلیا ہر ایک خرید و فروخت کرنیوالے نے اپنا حق اپنے ساتھی سے اوسی مجلس میں تو اب انکار کا خوف نہیں ہا جسکی وجہ سے مشروع ہوئی ہے کتابت پس کوئی ضرورت نہیں ہی اوسکی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الملك ذو خيوان الهمداني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک ذو خیوان ہمدانی کیلیے

قال الحافظ وابن الاثير روى الشعبي عن عامر بن الشهر قال اسلم ملك ذو خيوان فقيل له انطلق الى رسول الله فخذ منه الامان على من قبلك ومالك وكانت له قرية بها رقيق فقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان مالك بن مرارة قدم يدعو الى الاسلام فاسلمنا ولي ارض بها رقيق فاكتب لي كتابا

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے شعبی نے عامر بن شہر سے کہا کہ اسلام لایا ملک ذو خیوان پس کہا گیا اوسنے کہ جا طرف رسول اللہ کے پاس اور لا اوسنے امان اون لوگوں کے لیے جو تمہارے ساتھ ہیں اور اپنے مال کے لیے اور تھا اونکا ایک گاؤں جسمیں ان کے غلام تھے پس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا کہ اے رسول اللہ مالک بن مرارہ آئے بلاتے تھے طرف اسلام کے پس اسلام لے آئے ہم اور میری زمین ہے جسمیں غلام ہیں پس لکھدیجیے مجھے فرمان پس

کتاب الملک ذو خیوان

فكتب صلے الله عليه وسلم له كتابا نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول
الله لعك ذوخيوان ان كان صادقا في
ارضه وماله ورقيقه فله الامان وذمة محمد
صلے الله عليه وسلم وكتب مالك بن سعيد
قال ابن الاثير قال عبدان (الراوي) مالك
وهم والصواب خالد (اي في الكاتب) و
اخرجه ابوموسى وقال الحافظ رواه ابو
يعلے ايضا - واخرجه محمد بن سعد في الطبقات
في ترجمة عامر بن شهر هكذا سواء الا انه قال
وكتب خالد بن سعيد بدل مالك

قوله ان كان صادقا - ظاهره
يدل علے ان عقد الامان تصح بالتعليق
يعني اذا كان معلقا بالشرط مع ان الاصل
في العقود عند جمهور الفقهاء انها لا تصح
ولا تتم الا بالتنجيز اعني ان لا تكون معلقا
بشرط ولكن هذا الامان لم يكن علقه
رسول الله صلے الله عليه وسلم بشرط
الصدق ولكنه بيان لامر واقعي وبيانه
ان قوله صلے الله عليه وسلم ان كان
صادقا يحتمل الامرين يعني ان يكون
مرجع الصدق الى اسلام حامل الكتاب
او الى كونه صادقا في تملكه الارض والمال
والرقيق وهو الظاهر وعلے كلا التقديرين
فالشرط لبيان الواقع فان كل امان
مرتب علے الاسلام فهو معلق به وان لم يبين -

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے فرمان نسخہ اوسکا یہ ہی
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کیجانب سے
عک ذوخیوان کے لئے اگر ہے وہ سچا اپنی زمین میں اور اپنے
مال اور غلام میں (یعنی ان چیزونکی اظہار ملکیت میں) تو اوسکے
واسطے امان ہے اور ذمہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور لکھا مالک
بن سعید نے۔

کہا ابن اثیر نے کہ کہا عبدان (راوی حصہ) نے (کاتب کی بابت
کہ) مالک وہم ہے اور صواب خالد ہے اور تخریج کی اسکی ابو موسیٰ نے
اور کہا حافظ نے کہ روایت کیا ہے اسکو ابو یعلی نے بھی اور تخریج کی ہے
محمد بن سعد نے طبقات میں عامر بن شہر کے ترجمہ میں بالکل اسیطرح
مگر کہ کہا خالد بن سعید عوض میں مالک بن سعید کے۔

قولہ انکان صادقا۔ ظاہر اس قول کا دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ عقد امان صحیح ہوجاتی ہے تعلیق سے یعنی جبکہ معلق ہو کسی
شرط کے ساتھ باوجود اس کے کہ اصل عقود میں جمہور فقہا کے
نزدیک یہ ہے کہ شرط کے ساتھ صحیح نہیں ہوتے۔ اونہیں تمام
ہوتے عقد مگر قطع کے ساتھ یعنی نہو معلق کسی شرط کے ساتھ۔
لیکن یہ امان معلق نہیں کیا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے صدق کے شرط سے بلکہ یہ بیان ہے امر واقعی
کا اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا انکان صادقا احتمال رکھتا ہے دو امروں کا یعنی یہ کہ
ہو مرجع صدق کا طرف اسلام حامل کتاب کے یا طرف
اس بات کے کہ سچا ہے وہ اپنی زمین اور مال اور غلام کے
اظہار ملکیت میں اور یہی احتمال ظاہر ہے اور دونو تقدیروں
پر یہ شرط بیان ہوگی واقع کی پس ہر وہ امان جو مرتب
ہے اسلام پر پس وہ ضرور معلق ہے اوس کے ساتھ
اگرچہ بیان ہی نکی جاوے۔

نقل کتاب النبی الی عمیر ذی مران

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی عمیر ذی مران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران کے لئے

قال الحافظ وابن الاثیر اخرج الطبرانی من طریق مجالد بن سعید بن عمیر عن ابیه عن جده قال جاءنا کتاب النبی صلی الله علیه وسلم بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد رسول الله الی عمیر ذی مران ومن اسلم من همدان سلام علیکم فانی احمد الیکم الله الذی لا اله الا هو اما بعد فاننا بلغنا اسلامکم مقدمنا من ارض الروم فابشروا فان الله قد هداکم بهدایته وانکم اذا اشهدتم ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقمتم الصلوة واعطیتم الزکوة فان لکم ذمة الله وذمة رسوله علی دمائکم واموالکم وعلی ارض القوم الذین اسلمتم علیها سهلها وجبالها غیر مظلومین ولا مضیق علیهم وان الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل بیته وان مالك بن مرارة الرهاوی قد حفظ الغیب وادی الامانة وبلغ الرسالة فامرك به خیرا فانه منظور الیه فی قومه قال ابن الاثیر اخرجه ابن مندة وابو نعیم وابن عبد البر واخرجه ابن سعد فی الطبقات فی ترجمة عمیر +

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے مجالد بن سعید بن عمیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا کہ آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے عمیر ذی مران اور اون لوگوں کیطرف جو قبیلہ ہمدان سے اسلام لائے ہوں۔ سلام ہو تمپر۔ پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) ہمکو تمہارے اسلام لانے کا حال معلوم ہوا ہمارے ارض روم سے واپس آنے پر۔ پس خوشخبری حاصل کرو تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی اور جبکہ گواہی دی تم نے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی تو واسطے تمہارے ذمۃ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے اوسکے رسول کا تمہاری جانوں پر اور مالوں پر اور قوم کی اوس زمین پر جسپر وہ اسلام لائے ہو تم۔ نرم زمین وہاں کی اور پہاڑ وہاں کے۔ نہ ظلم کیے جاوینگے وہ اور نہ تنگی ہوگی اونپر اور صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو نہ آپ کی اہل بیت کو اور تحقیق مالک بن مرارہ رہاوی نے یاد رکھا پیغام اور ادا کی امانت اور پہونچا دی رسالت پس حکم کرتا ہوں میں تجھکو اوس سے بھلائی کرنے کا کیونکہ وہ پسندیدہ ہے اپنی قوم میں کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔ اور (نیز) تخریج کی ہے اس کی ابن سعد نے طبقات میں عمیر کے ترجمہ میں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله فابشروا - رتب النبي صلى الله عليه وسلم الابشار على خبر مالك بن مرارة باسلامهم فهذا دليل من قال بان خبر الأحاد يفيد اليقين وهو قول الامام احمد ابن حنبل وداؤد الظاهري وغيرهما و هذا باب جرى فيه الخلاف الكثير حتى قالت طائفة منهم ان خبر الواحد يكون ناسخا للمتواتر وذلك فيما رواه البخاري ومسلم عن ابن عمر قال بين الناس يصلون الصبح في مسجد قباء اذ جاء رجل فقال قد انزل على النبي صلى الله عليه وسلم قرآن وقد امران يستقبل الكعبة فاستقبلوها فتوجهوا الى الكعبة والاكثرون على خلاف ذلك وقالوا انه لا يفيد العلم مطلقا - فمنهم الائمة الثلاثة وقيل يفيد بالقرينة وقيل لا يطرد -

قوله ان الصدقة لا تحل - وهو كما روى عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال اخذ الحسن بن علي تمرة من تمرة الصدقة فجعلها في فيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كخ كخ ارم بها اما علمت انا لا ناكل الصدقة متفق عليه واكثرت الكلام في هذه المسئلة سابقا بكتاب ذرعة بن سيف +

قوله فابشروا - مرتب کیا رسول اللہ نے حکم بشارت مالک بن مرارہ کے اون کے اسلام کی خبر دینے پر پس یہ دلیل ہے اون لوگوں کی جنہوں نے قول کہا کہ خبر واحد فائدہ دیتی ہے یقین کا اور یہی قول ہے امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری وغیرہ کا اور اس باب میں بہت خلاف ہے پس کہا ایک گروہ علما نے کہ خبر واحد ناسخ ہوجاتی ہے متواتر کی اور یہ اوس حدیث میں ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی سے کہا کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ آیا ایک آدمی اور کہا کہ نازل ہوا ہے قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حکم دیے گئے ہیں آپ کہ قبلہ کریں کعبہ کو پس قبلہ بنا لو تم اوسکو پس متوجہ ہوگئے وہ کعبہ کی طرف - اور اکثر علما اس کے خلاف ہیں اور کہا انھوں نے کہ خبر واحد مفید نہیں ہوتی علم کی بالکل ان ہی میں ائمہ ثلاثہ ہیں اور بعض نے کہا کہ مفید ہوتی ہے قرینہ کے ساتھ اور بعض نے کہا کہ لازمی نہیں یعنی کبھی علم کے مفید ہے اور کبھی نہیں ؛

قوله ان الصدقة لا تحل - اور وہ جیسیکہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لی حسن بن علی نے ایک کھجور صدقہ کی کھجوروں میں سے اور اپنے موہنہ میں رکھ لی تو فرمایا رسول اللہ نے کخ کخ کلمہ توبیخ پھینک دے اسکو کیا تو نہیں جانتا کہ ہم نہیں کھاتے ہیں صدقہ - متفق علیہ - اور خوب بیان کیا ہے ہم نے اس مسئلہ کو اس سے اول کتاب ذرعہ بن سیف میں ؛

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن حزم کے لیے

قال من محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة محمد بن عمرو بن حزم کان رسول الله صلعم قد استعمل عمرو بن حزم علی نجران الیمن فولد له هنالك علی عهد رسول الله صلعم سنة عشر من الهجرة غلاما فسماه محمد او کناه اباسلیمان وکتب بذالك الی رسول الله فکتب الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان سمه محمد او اکنه اباعبد الملك ففعل

محمد بن سعد نے طبقات میں محمد بن عمرو بن حزم کے ترجمہ میں کہا کہ رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو عامل بنایا تھا نجران یمن پر پس وہیں رسول اللہ کے زمانہ میں اون سے ایک لڑکا پیدا ہوا سنہ ہجری میں اونہوں نے اوسکا نام محمد رکھا اور کنیت ابوسلیمان اور لکھا اس کی بابتہ رسول اللہ کو پس آپ نے اونکو تحریر فرمایا کہ نام رکھو اوسکا محمد اور کنیت اباعبدالملک پس کیا ایسا ہی *

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم حين بعثه الى اليمن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے لئے جبکہ بھیجا اون کو یمن کی طرف

ذکر السیوطی فی الدر المنثور انه اخرج البیهقی فی الدلائل عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم قال هذا کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم عندنا الذی کتبه لعمرو بن حزم حین بعثه الی الیمن یفقه اهلها و یعلمهم السنة ویاخذ صدقاتهم فکتب۔

بسم الله الرحمن الرحیم هذا کتاب من الله ورسوله یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اُحِلَّتْ لَکُمْ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اِنَّ اللّٰهَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ۝ یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ

ذکر کیا ہے سیوطی نے درمنثور میں کہ تخریج کی ہے بیہقی نے دلائل میں ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہا کہ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس جو لکھا تھا آپنے عمرو بن حزم کے لئے جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف تاکہ سکھاوے وہاں والوں کو مسائل اور طریقہ سنت کا اور لے اون کے صدقات پس لکھا آپ نے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہد حلال کیے گئے تمہارے لیے چوپائے چگنے والے تمہارے لیے مگر جو پڑھی جاتی ہے اوپر تمہارے نہ حلال جاننے والا شکار کو اور تم احرام باندھے ہو تحقیق اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بیحرمت کرو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ مہینوں حرام کو اور نہ وہ جانور جو نیاز کعبہ کے ہو اور نہ اون جانور کو جنکے گلے میں پٹہ ڈالکے لیجاویں کعبہ کو اور نہ قصد کرنیوالوں گھر حرمت والے کو

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَ
اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ
قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ
تَعْتَدُوْا وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا
تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ حُرِّمَتْ
عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا
اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا
مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ
تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ
اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ
لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ
غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ
الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ
تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا
اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ عهد
من محمد رسول الله لعمرو بن حزم حين بعثه
الى اليمن امره بتقوى الله في امره كله
فَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ
مُّحْسِنُوْنَ - وامره ان ياخذ الحق كما
افترضه الله تعالى وان يبشر الناس بالخير
ويامرهم به ويعلم الناس القرآن ويفقههم

کر چاہتے ہیں فضل اپنے پروردگار کا اور رضامندی اور جب حلال
ہو تم تو شکار کرو تم. اور نہ باعث ہو تم کو دشمنی کسی قوم کی اسواسطے
کہ روکا تم کو مسجد حرام سے اس بات پر کہ حد سے نکل جاؤ تم اور مددگاری
کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر اور مت مددگاری کرو گناہ اور تعدی
پر۔ اور ڈرو اللہ سے۔ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے۔
حرام کیا گیا تم پر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور جو پکارا
جاوے غیر اللہ کے واسطے اور گلا گھونٹے ہوئے اور لاٹھی
سے مارے ہوئے اور بلندی سے گرے ہوئے اور سینگ
مارے ہوئے اور وہ جسکو کھایا ہو درندے نے مگر جو ذبح کرو تم۔
اور جو ذبح کی گئی ہو اوپر تھانوں کے اور یہ کہ قسمت معلوم کرو
ساتھ تیروں کے۔ یہ فسق ہے۔ اب ناامید ہو گئے وہ لوگ
جو کافر ہیں تمہارے دین سے پس مت ڈرو اونسے اور ڈرو
مجھ سے۔ آج کے دن کامل کیا مینے تمہارے واسطے تمہارا
دین اور پوری کی تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے واسطے
دین اسلام۔ پس جو بے بس ہو جائے بھوک میں نہ جھکنے والا
ہو طرف گناہ کے پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
پوچھتے ہیں تجھ سے کہ کیا چیز حلال ہے اونکے لیے کہہ کہ حلال
کی گئی ہیں تمہارے واسطے پاکیزہ چیزیں۔ اور جو سکھاؤ تم زخم دینے
والوں کو شکار کرنیوالے سکھاتے ہو تم اونکو وہ چیز کہ سکھایا ہی
تم کو اللہ نے۔ پس کھاؤ اوس میں سے جو پکڑ رکھیں تمہارے لئے اور یاد
کرو نام اللہ کا اوسپر اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ جلد حساب لینے
والا ہے۔ یہ عہد ہے رسول اللہ کیجانب سے عمرو بن حزم کے لیے
جبکہ بھیجا اونکو یمن کیطرف۔ حکم کیا آپنے اونکو اللہ سے ڈرنیکا اپنے
ہر کام میں اسوجہ سے اللہ اون لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈریں اور اون
لوگوں کے ساتھ ہے جو نیکوکار ہیں اور
حکم کیا اونکو لین اونسے حق جیسا کہ فرض کیا ہے اوسکو اللہ نے اور بشارت
کا کہ خوشخبری دیں لوگوں کو بھلائی کی اور حکم دیں اونکو بھلائی کا اور

فيه وينهى الناس ان لا يمس القرآن احد
الا وهو طاهر ويخبر الناس بالذى لهم والذى
عليهم ويلين لهم فى الحق ويشتد عليهم
فى الظلم فان الله كره الظلم ونهى عنه فقال الا
لعنة الله على الظالمين - ويبشر الناس
بالجنة وبعملها وينذر الناس النار وعملها
ويتألف الناس حتى يفقهوا فى الدين ويعلم
الناس معالم الحج وسننه وفرائضه وما امر
الله به فى الحج الاكبر والحج الاصغر فالحج الاكبر
الحج الاكبر والحجة الاصغر العمرة وينهى الناس
ان يصلى احد فى ثوب واحد صغير ان لا
يكون واسعا فيخالف بين طرفيه على عاتقيه
وينهى ان يحتبى الرجل فى ثوب واحد ويفضى
بفرجه الى السماء ولا يعقص احد شعر
راسه اذا صلى فى قفاه وينهى اذا كان بين الناس
هيج ان يدعو بدعوى القبائل والعشائر
وليكن دعاؤهم الى الله تعالى وحده لا شريك
له فمن لم يدع الى الله تعالى دعوا الى القبائل
والعشائر فليعطفوا بالسيف حتى يدعو
الى الله تعالى وحده لا شريك له ويأمر
الناس باسباغ الوضوء وجوههم وايديهم
الى المرافق وارجلهم الى الكعبين ويمسحوا
برؤسهم كما امرهم الله تعالى وامره بالصلوة
لوقتها واتمام الركوع والخشوع وان يغلس
بالصبح ويهجر بالهاجرة حين تزيغ الشمس و
صلوة العصر والشمس حية بالارض والمغرب
حين يقبل الليل ولا يوخر المغرب حتى

سکھاویں لوگوں کو قرآن اور سمجھدار کریں اونکو اوسمیں اور منع
کریں لوگوں کو کہ نہ چھوئے کوئی قرآن کو مگر کہ وہ پاک ہو اور
خبر دے لوگوں کو اون کے فائدہ اور ضرر کی اور چاہیے کہ نرمی
کرے اونپر حق میں اور سختی کرے ظلم میں اسوجہ سے کہ اللہ
برا جانتا ہے ظلم کو اور منع کیا ہے اللہ نے اوس سے پس
فرمایا کہ لعنت ہے اللہ کی ظالموں پر اور بشارت دے
لوگوں کو جنت اور اوس کے کام کی اور ڈرائے لوگوں
کو دوزخ اور اوس کے کام سے۔ اور مہربانی کرے لوگوں
کے ساتھ یہانتک کہ سمجھدار ہوجاویں وہ دین میں اور سکھائے
لوگوں کو احکام حج اور اوسکے سنن اور فرائض اور جو چیز
جسکا حکم دیا ہے اللہ نے حج اکبر اور حج اصغر میں پس
حج اکبر تو حج اکبر ہی ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور منع
کرے لوگوں کو اس بات سے کہ نماز پڑھے کوئی ایک ایسے
چھوٹے کپڑے میں جو وسیع نہو کہ اوس کے دونوں سرے
اپنے دونوں کندھوں پر ڈال لے اور منع کرے اس بات
سے کہ پہنیں کپڑا اسطرح پر کہ ستر عورت اوسکی آسمان کی
جانب کھلی ہوئی ہو۔ اور نہ چونٹا باندھے کوئی اپنے سر کے
بالوں کا جبکہ نماز پڑھے اپنی گدی میں۔ اور منع کرے اس بات
سے جبکہ لوگوں میں شورش ہو تو فریادرسی کریں قبائل کو پکار
کر اور چاہیے کہ ہو پکار اونکی طرف اللہ کے جو اکیلا ہے
نہیں ہے شریک اوسکا اور جو نہ پکار لیجائے طرف اللہ کے بوجہ اس
کے پکار لیجانیکے طرف قبائل اور عشائر کے تو چاہیے کہ پھیرے
جاویں وہ تلوار سے یہانتک کہ ہو پکار اونکی ایسے اللہ کیطرف
جو اکیلا ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور حکم کرے لوگونکو وضو
کے کامل کرنیکا دہوئیں اپنے مونہ کو اور ہاتھ اونکو کہنیوں تک اور
پیر اونکو ٹخنوں تک اور مسح کریں اپنے سروں پر جیسا کہ حکم کیا ہے
اونکو اللہ تعالی نے اور حکم کیا اونکو نماز کا اپنے وقتوں میں اور رکوع

تبدو النجوم فی السماء والعشاء اول اللیل
وامرہ بالسعی الی الجمعة اذا نودی بها
والغسل عند الرواح الیها وامرہ ان یاخذ
من المغانم خمس الله وما کتب علی المؤمنین
فی الصدقة من العقار عشر ما سقی البعل
وسقت السماء وعلی سقی الغرب نصف العشر
وفی کل عشر من الابل شاتان وفی کل عشرین
من الابل اربع شیاہ وفی کل اربعین من
البقر بقرة وفی کل ثلثین من البقر تبیع
جذع او جذعة وفی کل اربعین من الغنم
سائمة شاة وانها فریضة الله التی افترض
علی المؤمنین فی الصدقة فمن زاد خیرا
فهو له وانه من اسلم من یهودی او نصرانی
اسلاما خالصا من نفسه ودان بدین
الاسلام فانه من المسلمین له مثل الذی
لهم وعلیه مثل الذی علیهم ومن کان علی
نصرانیة او یهودیة فانه لا یفتن عنها وعلی
کل حالم ذکر او انثی حر او عبد دینار وافٍ
او عرضه ثیابا فمن ادی ذلک فان له ذمة
الله وذمة رسوله ومن منعه فانه عدو لله و
رسوله والمؤمنین جمیعا صلوات علی
محمد النبی والسلام ورحمة الله وبرکاته۔
کذا ذکرہ السیوطی فی جامع الکبیر فی مسند
عمرو بن حزم عن ابن اسحٰق قال حدثنی عبد
الله بن ابی بکر عن ابیه ابی بکر بن محمد بن عمرو
ابن حزم قال هذا کتاب رسول الله الحدیث
بطوله قال واخرجه ابن عساکر فی تاریخه

اور خشوع اور خضوع کے کامل کرنیکا اور راسبات کا غلس میں پڑھیں
صبح اور جلدی پڑھیں ظہر جبکہ زائل ہو جائے سورج اور پڑھیں
نماز عصر جبکہ سورج زندہ ہو مراد یہ کہ خوب روشنی والا ہو اور مغرب
جبکہ شروع ہو شام اور نہ تاخیر کریں مغرب کی اوسوقت تک کہ تارے
نکل آویں اور عشا پڑھیں اول رات میں اور حکم کیا جلدی جانیکا نماز
جمعہ کیطرف جبکہ اذان دیجاوے اوسکی اور غسل کرنیکا وہاں جانے
وقت اور حکم کیا اون کو لیں غنیمتوں میں سے خمس حصہ
اسد کا اور وہ جو فرض ہی مومنین پر زکوۃ۔ زمینوں سے عشر اون
زمینوں کا جو سیراب ہوں سینچہ ہونے سے یا پانی پلائی جاویں
آسمان سے دیعنی بارانی) اور جو پلائے جائیں چرس سے اونمیں
نصف عشر ہے اور ہر دس اونٹونمیں دو بکریاں ہیں زکوۃ کی اور ہر بیس
میں چار بکریاں اور ہر چالیس گائے بیل میں ایک بقر اور ہر تیس
گائے بیل میں سے ایک تبیع جذع ہو یا جذعہ (یعنی نر یا مادہ) اور
ہر چالیس بکریونمیں جو باہر میں چرنیوالی ہوں ایک بکری ہی یہہ
فریضہ اسد کا جو مقرر کیا ہے اسد نے زکوۃ کے باب میں پس
جو شخص زیادہ کرے اسمیں تو بہتر ہے اوسکے لئے۔ اور یہودی
اور نصرانی میں سے جو شخص اپنے خالص دل سے اسلام لے
آئے تو وہ مسلمانونمیں سے ہے اوس کے لئے ہی وہ نفع جو مسلمانوں کے لیے
اور اوسکے لئے ہے وہ نقصان جو مسلمانوں کے لئے ہے۔ اور جو کہ
یہودیت یا نصرانیت پر رہے تو چاہیے کہ نہ فتنہ میں ڈالا جاوے اپنے
دین سے۔ اور ہر ذی عقل مرد یا عورت پر غلام ہو یا آزاد ایک دینار
ہے کھرا جزیہ یا اوسکی قیمت کا کپڑا پس جو شخص کہ ادا کرے اسکو تو
واسطے اوسکے ذمہ ہی اسد اور اوسکے رسول کا اور جو شخص کہ روکے
اسکو پس تحقیق وہ دشمن ہی اسد اور اوسکے رسول کا اور سب مسلمانوں
کا درود نازل ہوں محمد صلی اسد علیہ وسلم پر اور سلام اور رحمت اسد کی
اور برکتیں اوسکی۔ اسیطرح ذکر کیا اسکو سیوطی نے جامع کبیر میں عمرو بن
حزم کی مسند میں بروایت ابن اسحٰق کہا حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن

وقال هذا منقطع ثم رواه من وجه آخر عن
عبد الله عن ابيه عن جده عمرو بن حزم
متصلا۔ **اقول** ورواه النسائی مختصرا
من طرق عديدة عن ابن شهاب قال
قرأت كتاب رسول الله صلے الله عليه وسلم
الذی كتب لعمرو بن حزم حين بعثه علے
نجران وكان الكتاب عند ابی بكر بن حزم
فكتب صلے الله عليه وسلم هذا بيان من
الله ورسوله يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا
بِالْعُقُوْدِ۔ وكتب الآيات منها حتے بلغ اِنَّ
اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۔ ثم كتب هذا كتاب
الجراح فی النفس مائة من الابل وفی العين
خمسون وفی اليد خمسون وفی الرجل
خمسون وفی المامومة ثلث الدية وفی
الجائفة ثلث الدية وفی المنقلة خمس
عشرة فريضة وفی الاصابع عشر عشر و
فی الاسنان خمس خمس وفی الموضحة
خمس۔ واخرجه ايضا من طريق مالك
عن عبد الله بن ابی بكر بن محمد بن عمرو
ابن حزم عن ابيه قال الكتاب الذی كتبه
رسول الله صلے الله عليه وسلم لعمرو بن
حزم فی العقول ان فی نفس مائة من الابل
وفی الانف اوعی جدعا مائة من الابل
وفی المامومة ثلث النفس وفی الجائفة
مثلها۔ **تنبيه** ۔ فهذا الكتاب هو
الذی وهم فيه النسائی وغيره من ارباب
السير والحديث وزعموا ان الكتاب الذی

ابی بکر نے اپنے باپ سے روایت کرکے کہا کہ ہذا کتاب رسول اللہ یوری حدیث
کہا کہ تخریج کی اسکی ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا یہ سند منقطع ہی پھر
روایت کیا اسکو دوسرے طریقہ سے عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں
اپنے باپ سے وہ اپنے دادا عمرو بن حزم سے بسند متصل **کہتا ہوں** کہ
روایت کیا اسکو نسائی نے مختصر چند طریقوں سے ابن شہاب سے کہا کہ پڑھا
مینے فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو لکھا تھا عمرو بن حزم کیلئے
جبکہ بھیجا اونکو نجران اور رہتا وہ فرمان ابی بکر بن حزم کے پاس پس
لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے اللہ اور اوس
کے رسول کیجانب سے اے لوگو جو ایمان لائے پورا کرو عہدوں کو
اور لکھیں آیتیں یہانتک کہ پہونچے آپ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ
تک۔ پھر لکھا کہ یہ کتاب ہے بیان احکام اقصاص کی۔ جان
کے بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ایک آنکھ کے پچاس اور ایک ہاتھ کے
پچاس اور ایک پاؤں کے پچاس۔ اور زخم ماموسہ میں ثلث دیت
ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور اکھلے ہوئے کی
دیت پندرہ اونٹ اور انگلیوں میں دس دس اور دانتوں میں پانچ
پانچ۔ اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ۔ اور یہی تخریج کی ہے مالک طریقہ
سے جو روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن
حزم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ وہ فرمان جو لکھا تہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو دیتوں میں کہ جان کے
بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ناک جب جڑ سے کاٹ لیجائے
تو اوس کی دیت سو اونٹ ہیں۔ پوری دیت کی تہائی اور جائفہ
کی دیت مثل اوس کے۔
تنبیہ پس یہ فرمان وہ ہے جسمیں وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ
اور اون کے سوا ارباب سیر اور اصحاب حدیث کو اور گمان
کیا ہے کہ وہ فرمان جو بھیجا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اہل یمن کو وہ وہی فرمان ہے جو لکھا تھا عمرو بن حزم
کے لئے اور ایسا نہیں ہے بلکہ ہم نے اول ذکر کر دیا ہے

بعثه رسول الله صلی الله علیه وسلم الی اهل الیمن هو الکتاب الذی کتبه لعمرو بن حزم ولیس کذلک بل قد اسبقنا ان الکتاب الذی کتبه لعمرو بن حزم الذی وصاه فیه و بین فیه احکام الاسلام غیر الکتاب الذی ارسله لاهل الیمن ومنشأ الوهم هو ان رسول الله صلی الله وسلم کتب هذین الکتابین ودفعهما لعمرو بن حزم حین بعثه الی الیمن فکانت الکتابة وقعت فی حین واحد وانما یشهد علی ما فصلناه سیاق الکتابین وکفی به شهیدا - **ثم اعلم** ان النسائی زاد فی روایة کتاب الجراح ایضا فی هذا الکتاب ولم یروه السیوطی فی روایة ابن عساکر فهذا زیادة من الترمذی -

کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو جسمیں وصیت کی تھی اون کو اور بیان کیے تھے احکام اسلام کے وہ غیر ہے اوس فرمان کا جو بھیجا تھا رسول اللہ نے اہل یمن کو اور منشار وہم کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھے دونو فرمان اور دیے تھے وہ دونو عمرو بن حزم کو جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف۔ پس لکھے گئے تھے دونو ایک ہی وقت میں۔ اور گواہ ہے ہمارے اِس بیان کا کہ وہ دونو علیحدہ علیحدہ ہیں، طرز اون دونو تحریروں کا اور یہ کافی گواہ ہے۔ **پھر جان تو** کہ نسائی نے زائد کیا ہے اپنی روایت میں کتاب الجراح کو بھی اِس فرمان میں اور نہیں روایت کیا اِسکو سیوطی نے ابن عساکر کی روایت میں پس یہ زیادتی ہے ترمذی کی +

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اِس فرمان میں آئی ہیں

بهیمة - بهمة صغیر ولد الضأن والانعام کلها بهیمة لانها استبهمت عن الکلام - **منخنقة** - یقال خنقه ای عصر حلقه وترقوته - **موقوذة** - الوقذ الضرب المثقل والکسر یقال وقذ النفاق ای کسره ودفعه - **متردیة** - من الردی وهو الهلاک - **نصب** هو بضم المعجمة وسکونها حجر کانوا ینصبونه فی الجاهلیة ویتخذونه صنما فیعبدونه وجمعه انصاب

بہیمۃ بہمۃ بہیڑ کا چھوٹا بچہ۔ اور چوپائے سب بہیمہ ہیں کیونکہ مبہم ہیں وہ کلام کرنے سے۔ **منخنقة** بولا جاتا ہے خَنَقَہٗ یعنی بھینچ ڈالا اوسکا حلق اور نرخرہ۔ **موقوذہ**۔ وقذ بھاری اور وزن دار چیز کی چوٹ اور توڑ ڈالنا بولا جاتا ہے وقذ النفاق یعنی توڑ ڈالا اوسکو اور کھو دیا اوسکو۔ **متردیہ** مشتق ہے ردی سے جس کے معنی ہلاک کرنے کے ہیں۔ **نُصب** بضم ضاد معجمہ۔ اور سکون بھی۔ وہ پتھر جسکو گاڑ لیتے تھے زمانہ جاہلیت میں اور اسکو بت بناکر اوسکی پوجا کرتے تھے۔ اور اوسکی جمع انصاب ہے [illegible]

وقيل حجر ينصبونه فيذبحون عليه والمال
واحد **ازلام** - جمع الزلم بفتح معجمة وضمها
وفتح اللام - وهي قداح كتب فيها افعل - ولا
تفعل - ولا شئ - في الجاهلية اذا اراد منهم
سفرا او امرا اخرج منها زلما فان خرج الامر
يفعل وان خرج النهي امتنع وان خرج
لا شئ اعاد الاخراج - **يحتبي** - نهي عن
الاحتباء في ثوب واحد هو ان يضم رجليه
الى بطنه بثوب يجمعهما به مع ظهره ويشده
عليها وقد يكون باليدين فيقال رأيته
محتبيا بيديه هو ان يجلس بحيث يكون
ركبتاه منصوبتان وبطنا قدميه موضوعتان
على الارض ويداه موضوعتين على ساقيه
ووجه المنع انه ربما تحرك او تحرك الثوب
فتبدو عورته - **يعقص** العقص
جمع الشعر وسط رأسه او لف ذوائبه
حول رأسه كفعل النساء - **غلس**
ظلمة آخر الليل اختلط بضوء الصبح -
يهجر الهاجرة - التهجير التبكير الى كل
شئ والمبادرة اليه - وصلوة الهجير
والهاجرة هي صلوة الظهر - **تزيغ** لا تزغ
اي عيل عن الايمان ويقال زاغ عن الطريق اي
عدل عنه - **عقار** - جاء في الحديث
من باع دارا او عقارا بالفتح - الضيعة
والنخل والارض ونحوها ومنه فرد عليهم
ذراريهم وعقار بيوتهم اراد ارضيهم وقيل
متاع بيوتهم وادواته واوانيه وقيل

کہا وہ پتھر کہ گاڑتے تھے اوسکو اور قربانی کرتے تھے اوسپر اور
مقصود واحد ہے **ازلام** جمع ہے زلم کی بفتح زاء معجمہ اور ضمہ اوسکا
اور فتح لام کا - اور وہ تیر ہوتے تھے جنپر لکھا ہوتا تھا - افعل
کر - ولا تفعل - نکر - ولا شئ کچھ نہیں - زمانہ جاہلیت میں جبکہ
ارادہ کرتے تھے سفر کا یا کسی کام کا تو نکالتے تھے اونمیں
سے ایک تیر پس اگر نکل آتا حکم تو کرتا وہ کام اور اگر نکلتی نہی
تو رکجاتا اوس سے اور اگر نکلتا لا شئ - تو پھر تیر نکالا جاتا تھا
یحتبی منع کیا ہے احتباء سے ایک کپڑے میں اور معنے
اوس کے یہ ہیں کہ ملاوے اپنے پاؤں اپنے پیٹ سے ساتھ
ایک کپڑے کے مع اپنے پیٹھ کے اور باندہے اوس
کپڑے کو اوسپر اور کبھی ہوتا ہے احتباء ہاتوں سے پس بولا
جاتا ہے کہ رأیتہ محتبیا بیدیہ - اور وہ یہ ہے کہ بیٹھے اسطرح
کہ ہوں اوس کے دونو گھٹنے کھڑے اور تلوے زمین پر
ہوں اور دونو ہاتھ رکھے ہوں پنڈلیوں پر اور وجہ ممانعت
کی یہ ہے کہ بسا اوقات ایسا ہوگا کہ حرکت کرے وہ شخص یا حرکت
کرے کپڑا تو کھل جائیگا ستر اوسکا **یعقص** عقص جمع کرنا بالوں
کا وسط سر میں یا گوندہنا کچھوں کا گرد سر کے مثل عورتوں کے
غلس اندھیری آخر شب کی جو ملجائے صبح کی روشنی کے ساتھ
یہجر الہاجرۃ - تہجیر سبقت اور مبادرت کرنا ہر شئے کیطرف
اور صلوۃ الہجیر اور صلوۃ الہاجرۃ - سے مراد نماز ظہر -
تزیغ بولا جاتا ہے لا تزغ قلبی یعنی مائل کرے اوسکو
ایمان سے اور بولا جاتا ہے زاغ عن الطریق یعنی پھر گیا
راستہ سے **عقار** حدیث میں آیا ہے کہ من باع دارا او
عقارا بفتح عین مہملہ یعنے وہ بیچے گھر یا عقار - مکانات اور
کھجوریں اور زمین اور مثل اس کے اور اسی سے ہے فرد
علیہم یعنی واپس کرے اونکو اونکی اولاد اور اونکے گھر ونکی عقار
مراد اونکی زمین اور کہا گیا ہے کہ اونکے گھر ونکی پونجی اور اوسکے

مناعه الذی یبتذل فی الاعیاد وقیل العقار الارض ومایتصل بها ومنه خیر المال العقر بالضم وقیل بالفتح اصل کل شئ وقیل اصل مال له نماء۔ لکن هنا المراد منه الارض حیث یعلم مما بعدہ۔ **غرب**۔ بفتح المعجمة وسکون المهملة هوالدلو العظیمة تتخذ من جلد ثور۔ **تبیع**۔ ولد البقرة اول سنة۔ **حالم** ای الجزیة علی کل بالغ احتلم اولم یحتلم۔ **راف**۔ یقال کان فاہ یرف ای تبرق اسنانه من رف البرق اذا تلألأ۔ **المامومة**۔ والآمة شجة بلغت ام الراس۔ **والجائفة** هی طعنة تنفذ الی الجوف والمراد بالجوف کل مالہ قوة محیلة کالبطن والدماغ۔ **الموضحة**۔ هی الطعنة التی توضح ای تظهر العظم۔

برتن اور سامان۔ اور کہا گیا کہ وہ سامان جسکا استعمال موسم عید پر کیا جاتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ عقار کے معنی زمین کے ہیں اور جو اوس کے متعلق ہو اور اسی سے ہے خیر المال العقر بضم عین اور بعض نے کہا بفتح العین۔ اصل ہر شئی کی۔ اور کہا گیا ہو کہ اصل وہ مال جسکے لئے نمو ہو لیکن مراد اس سے اس فرمان میں زمین ہے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اس کے مابعد سے **غرب** بفتح غین معجمہ اور سکون رائے مہملہ۔ وہ بڑا ڈول جو بنایا جاتا ہے بیل کی ثابت کھال سے **تبیع** گائے کا بچہ اول سال کا۔ **حالم** یعنی جزیہ ہے ہر بالغ پر خواہ وہ محتلم ہو یا نہو۔ **راف** بولا جاتا ہے کَانَ فَاہُ یَرِفُّ یعنی چمکتے ہیں دانت اوس کے مشتق ہے رَفَّ الْبَرْقُ سے بولا جاتا ہے جبکہ بجلی چمکے۔ **ماموم** اور آمہ وہ زخم جو وسط دماغ تک پہونچے۔ **جائفہ** وہ زخم جو نفوذ کر جائے جوف تک اور مراد جوف سے وہ جگہ ہے جسمیں قوت مغیرہ ہو جیسے پیٹ اور دماغ۔ **موضحہ** وہ زخم جو ہڈی کو ظاہر کر دے

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله اوفوا بالعقود۔ فیه دلیل علی انه لاخیار فی مجلس البیع وان العقد یلزم ویثبت بلاخیار وهو مذهب ابی حنیفة ومالك رحمهما الله وخالفهما الشافعی واحمد وغیرهما والحجة لهم فی ذلك ماثبت فی الصحیحین عن ابن عمر رض قال اذا تبایع الرجلان فکل واحد منهما بالخیار مالم یتفرقا وقالوا ان هذا صریح فی اثبات خیار

قوله اوفوا بالعقود۔ اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ خیار نہیں ہے بیع کی مجلس میں اور اس بات پر کہ لازم اور ثابت ہو جاتی ہے عقد بغیر خیار کے۔ اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کا اور مخالفت کی ہے اون دونوں کی امام شافعی و امام احمد وغیرہ نے۔ حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے صحیحین میں ابن عمر رض سے کہا جبکہ بیع و شرا کریں دو شخص پس ہر ایک کو اونمیں سے خیار ہے (یعنی قبول اور فسخ کا) جب تک کہ وہ علیحدہ نہوں اور کہا اونہوں نے کہ یہ صریح ہے

المجلس المتعقب لعقد البيع وليس هذا منافياً للزوم العقد بل هو من مقتضياته شرعاً فالتزامه من تمام الوفاء بالعقود والجواب عن الحنفية والمالكية ان المراد بالافتراق فی حديث ابن عمر الافتراق بالقول لا بالابدان والدليل عليه ما رواه النسائی والحاكم والبيهقی عن سمرة ان النبی صلی الله عليه وسلم قال البيّعان بالخيار حتی يتفرقا او ياخذ كل واحد منهما من البيع ما هوی ويتخايران ثلث مرات ويؤيده قوله تعالی وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ فامر سبحانه بتوثيق الشهادة فلو شهد فی المجلس فبقاء الخيار ينافی التوثق۔

قوله تعالی احلت لكم بهيمة الانعام

البهيمة كل حی لا يميز وقيل كل ذات اربع قوائم والانعام الازواج الثمانية والحق به الظبی والبقر الوحش ونحوهما مما يماثل الانعام فی الاجزاء وعدم الانياب فلو بقيت علی عمومها لكان اولی ليكون استثناء قوله تعالی الا ما يتلی عليكم تحريمه فی اٰية التحريم كذا فی التفسير الاحمدی۔ **قوله تعالی اذا حللتم فاصطادوا**۔ يدل علی ان الاصطياد للمحرم حرام ما دام محرماً لكن هذا فی صيد البر خاصة واما فی صيد البحر فلا لانه حلال لقوله تعالی اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

خیار مجلس کے اثبات میں جو ہوتا ہے عقد بیع کے بعد اور نہیں ہے یہ منافی لزوم عقد کو بلکہ مقتضیات عقد سے ہے شرعاً پس التزام خیار کا اتمام وفاء عقد سے ہے جسکی تاکید سے آیتیں ہیں، اور جواب حنفیہ اور مالکیہ کی جانب سے یہ ہے کہ مراد افتراق سے ابن عمرؓ کی حدیث میں افتراق بالقول ہے نہ افتراق بالابدان یعنی انکی گفتگو ختم ہو جائے نہ یہ کہ وہ جدا ہو جاویں، اور دلیل اس پر وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے نسائی اور حاکم اور بیہقی نے سمرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دونوں بیع و شرا کرنیوالے مختار ہیں جب تک کہ وہ جدا نہ ہو جاویں یا لیلے ہر ایک اونمیں سے بیع میں سے وہ چیز جو اوسکو پسند ہو۔ اور خیار ہے اونکو تین مرتبہ! اور تائید کی قول اللہ عزوجل کا وَاَشْهِدُوْٓا ہے یعنی گواہ بنالو جبکہ خرید فروخت کرو تم پس حکم کیا ہے اللہ عزوجل نے گواہی کی مضبوطی کا عقد کیلئے پس اگر گواہی ہو جائے مجلس میں تو اب باقی رہنا خیار کا منافی ہے اس گواہی کے توثق کو۔ **قولہ تعالیٰ** احلت لکم بھیمۃ الانعام بہیمہ ہر ذی حیات بے سمجھ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر چوپایہ اور وہ آٹھ جوڑے ہیں اور ملا دی گئی ہیں اوسکے ساتھ ہرن اور نیل گاؤ وغیرہ جو مشابہ ہیں چوپایوں کے اعضاء میں اور اس بات میں کہ اون کے ناب نہو (وہ دانت جسکو نیش کہتے ہیں) اور جو بہائم کے ہیں۔ پس اگر باقی رہتا اپنے عموم پر تو بہتر ہوتا تاکہ ہو جاتی استثنیٰ قول اللہ عزوجل اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ میں استثناء متصل جو اصل ہے باب استثنیٰ میں یعنی حلال کیے گئے تمہارے لیے تمام بہائم چوپایہ مگر جنکی تحریم بیان کی گئی ہے تفسیر آیت تحریم میں اسطرح ہے تفسیر احمدی میں **قولہ تعالیٰ**۔ اذا حللتم فاصطادوا۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شکار کھیلنا محرم کو حرام ہے جبتک کہ وہ احرام میں ہے، لیکن یہ خشکی کے شکار کے بارہ میں ہے لیکن دریا کا شکار پس حلال ہے بوجہ قول اللہ عزوجل کے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ یعنی حلال کیا

عن الاتصال الذی هو الاصل یعنی احلت لکم بهیمة الانعام الا ما یتلی علیکم

الَّذِیْ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ - ھٰکذا فسرہ فی التفسیر الاحمدی -

قولہ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ

المراد من الجوارح کواسب الصید من سباع البھائم والطیر کالکلب والفھد والعقاب والصقر والبازی وغیر ذلک من ذی ناب او مخلب وھو قول الجمھور والائمۃ الاربعۃ منھم وحجتھم ما روی عن ابن عمر رض قال ما صاد من الطیر البازات وغیرھا فما ادرکت فھو لک والا فلا تطعمہ وقد روی عن مجاھد وغیرہ انھم کرھوا صید الطیر کلہ وقالوا ان المراد بالجوارح ھی الکلاب المعلمۃ واستثنی الامام احمد صید الکلب الاسود لانہ عندہ مما یجب قتلہ ولا یحل اقتناءہ - من تفسیر ابن کثیر مختصرًا - **قولہ وینھی ان یحتبی** - وقد صح فیما رواہ جابر رض عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یحتبی الرجل فی ثوب واحد کاشفا عن فرجہ رواہ مسلم - **قولہ ولا یعقص احد شعر راسہ** - عن ابی رافع قال نھی النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان یصلے الرجل وراسہ معقوص رواہ احمد و ابن ماجۃ وغیرہ والحکمۃ فی ذلک ان الشعر یسجد معہ حین یسجد وروی ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ باسناد صحیح عن ابن

تمپر شکار خشکی کا جبتک کہ تم محرم ہو - اور ڈرو اللہ سے جس کی طرف تمہارا حشر ہوگا - اسیطرح تفسیر کی ہی اس مقام کی تفسیر احمدی میں۔

قولہ تعالیٰ - وما علمتم من الجوارح - مراد جوارح سے شکار کرنیوالے جانور ہیں درندہ - چوپایہ اور پرند - جیسے کتا اور چیتا اور عقاب اور شکرہ اور باز وغیرہ جو ذی ناب ہوں (وہ دانت جو ایسے بہائم کے ہوتا ہے) یا جو چنگل سے شکار کریں اور یہی قول ہی جمہور کا انمیں ہی ائمہ اربعہ ہیں حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے ابن عمر رض سے کہا کہ وہ جسکو شکار کریں پرند جیسے باز وغیرہ پس جسکو پاوے تو (یعنی ذبح کیلئے) تو وہ واسطے تیرے ہی ورنہ مت کہا تو اوسکو اور روایت ہی مجاہد وغیرہ سے کہ اونہوں نے مکروہ جانا سب پرندوں کا شکار - اور کہا کہ مراد جوارح سے صرف تعلیم یافتہ کتے ہیں اور استثنی کیا امام احمد نے کالے کتے کا شکار اس وجہ سے کہ اونکے نزدیک وہ اون جانوروں میں سے ہی جسکا مار ڈالنا واجب ہے اور جائز نہیں ہے اوسکا پالنا - تفسیر ابن کثیر مختصر

قولہ وینھی ان یحتبی صحیح حدیث میں آیا ہے بروایت جابر رض وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ احتبا کرے کوئی ایک کپڑے میں کہ کھولنے والا ہو اپنے ستر کا - روایت کیا اسکو مسلم نے۔

قولہ ولا یعقص احد شعر راسہ - روایت ہے ابی رافع سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ نماز پڑھے کوئی شخص اور اوسکا سر گوندھا ہوا ہو روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ وغیرہ نے اور حکمت اسمیں یہ ہے کہ بال سجدہ کرتے ہیں اُس کے ساتھ جب وہ سجدہ کرتا ہے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں صحیح اسناد کے ساتھ ابن مسعود رض سے کہ وہ گئے ایک

مسعود انه دخل المسجد فرای فیه رجلا
یصلی عاقصا شعره فلما انصرف قال عبد الله
اذا صلیت فلا تعقص شعرك فان شعرك
تسجد معك ولك لكل شعرة اجر فقال
الرجل انی اخاف ان یتترب قال تتریبه
خیر لك - قال العراقی هو مختص بالرجال
دون النساء لان شعرهن عورة یجب
ستره فی الصلوة - **قوله یامر الناس
باسباغ الوضوء** - ای ابلغوا مواضعه
واوفوا كل عضو حقه وقد ورد فی الحدیث
بصیغة الامر - روی النسائی عن ابن
عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اسبغ
الوضوء وعن لقیط بن سمرة مرفوعا -
اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ
فی الاستنشاق الا ان تكون صائما - رواه
احمد وابو داؤد والترمذی وقال حسن
صحیح - **قوله وایدیهم الی المرافق**
قال الله تعالی وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ - وفی
حدیث عثمان رضی الله عنه البخاری و
مسلم ان النبی صلعم غسل یدیه الی
المرفقین ثلث مرات وهو بفتح المیم وا
کسر الفاء وعکسه ایضا لغتان وقد ذهب
علماء الامة الی وجوب غسلها وخالفهم
زفر وابو بکر بن داؤد الظاهری واستدلوا
بما رواه الدار قطنی والبیهقی من حدیث
جابر رض مرفوعا ان النبی صلی الله علیه وسلم
ادار الماء الی مرفقیه ثم قال هذا وضوء

مسجد میں پس دیکھا وہاں ایک شخص کہ جو نماز پڑہتا تھا اپنے
بالوں کو گوندھکر جبکہ وہ فارغ ہوا تو کہا ابن مسعود نے کہ
جب تو نماز پڑہا کرے تو مت گوندہا کر اپنے بالوں کو اس
وجہ سے کہ تیرے بال سجدہ کرتے ہیں تیرے ساتھ اور
واسطے تیرے ہر بال کے عوض ثواب ہے پس کہا اوس
شخص نے کہ ڈرتا ہوں میں اسسے کہ وہ مٹی میں بھر جاوینگے جوابدیا ابن
مسعودؓ نے کہ اونکا مٹی میں بھرنا بہتر ہے تیرے لیے۔ کہا عراقی
نے کہ یہ حکم مخصوص ہے مردوں کے ساتھہ نہ عورتوں کے ساتھہ کیونکہ اونکے
بال ستر ہیں واجب ہے اونکا چھپانا نماز میں **قوله** یامر الناس باسباغ
الوضوء یعنی پہونچاؤ پانی مواضع وضو پر۔ اور پورا کرو حق ہر عضو
کا اور آیا ہے حدیث میں امر کے صیغہ کے ساتھہ۔ روایت کی
ہے نسائی نے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل کر تو وضو۔ اور روایت ہے
لقیط بن سمرہ سے مرفوع کہ کامل کر تو وضو اور خلال کر انگلیوں کے
درمیان اور مبالغہ کر ناک میں پانی ڈالنے میں مگر کہ ہو تو روزہ دار
روایت کیا اسکو امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ
حسن ہے اور صحیح ہے۔ **قوله** وایدیهم الی المرافق کہا اللہ عز وجل
نے او دھو و تم اپنے ہاتھہ کہنیوں تک۔ عثمان رض کی حدیث
میں ہے جسکو تخریج کیا ہے بخاری اور مسلم نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوئے اپنے ہاتھ کہنیوں تک تین
مرتبہ اور مرفق بفتح میم وکسر فا اور اوس کا عکس بھی دو لغت
ہیں۔ اور گئے ہیں علماء امت اس بات کی طرف کہ اونکا
دہونا واجب ہے اور مخالفت کی ہے اونکی زفر اور ابو بکر
بن داؤد ظاہری نے اور استدلال لاتے ہیں اوس حدیث
سے جسکو روایت کیا ہے دار قطنی اور بیہقی نے جابر رض سے
مرفوع کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا پانی کہنیوں
تک پھر فرمایا کہ یہ وہ وضو ہے کہ نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ

لايقبل الله الصلوة الابه - وفيه القاسم
ابن محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله
وهو متروك ولكن وثقه ابن حبان والحديث
ضعفه المنذري وابن الجوزي وابن
الصلاح والنووي وغيرهم واستدلوا
ايضاً بما رواه مسلم من حديث ابي هريرة
انه توضأ حتى اشرع في العضد ثم قال
هكذا رأيت رسول الله صلے الله عليه وسلم
ولكن فيه انه لايدل على الوجوب وروى
الدار قطني عن عثمان رض فغسل وجهه و
يديه حتى مس اطراف العضدين وفي
اسناده ابن اسحق المدلس وقد عنعن
وفي حديث ابي هريرة انه غسل يده
اليمنى حتى اشرع في العضد ثم غسل يده
اليسرى حتى اشرع في العضد - الحديث
رواه مسلم وهذا ايضا لايدل على الوجوب

قوله مسحوا برؤسكم اختلف العلماء
في مسح الراس فقال الشافعي وعطاء
بتثليث المسح متمسكه حديث ابي هريرة
اخرجه الشيخان انه توضأ مرة مرة و
مرتين مرتين وثلثا ثلثا - وحديث
عثمان رض الذي اخرجه مسلم وابوداود
انه توضأ بالمقاعد فقال الا اريكم وضوء
رسول الله صلے الله عليه وسلم فتوضأ ثلثا
ثلثا - قال ابوداود صحيح - وصححه ابن
خزيمة - والوضوء شامل للغسل والمسح
بقياس المسح على الغسل - وجوابه ان

مگر اس کے ساتھہ اور اسکی سند میں قاسم بن محمد بن عبد اللہ
بن محمد بن عبد اللہ ہیں جو متروک ہیں یعنی اونکی حدیث نہیں لیجاتی
لیکن ثقہ کہا ہے انکو ابن حبان نے اور حدیث کی تضعیف
کی ہے منذری اور ابن جوزی اور ابن صلاح اور نووی
وغیرہ نے اور بھی استدلال لائے ہیں اوس حدیث
سے جسکو روایت کیا ہے مسلم نے ابی ہریرہؓ سے کہ اونہوں نے
وضو کیا یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پھر کہا اسیطرح دیکھا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ لیکن اسمیں یہ بات ہے کہ یہ وجوب
پر دلالت نہیں کرتی۔ اور روایت کیا ہے دار قطنی نے عثمانؓ سے پس
دھویا اپنا مونہ اور دونو ہاتھہ یہانتک کہ مس کیا اطراف دونوں
بازوؤں کو اور اسکی اسناد میں ابن اسحق ہے جو مدلس ہے اور
روایت کیا ہے اس حدیث کو بلفظ عنعن (جو مدلس کا مقبول نہیں)
ہے اور حدیث ابی ہریرہ میں ہے کہ دھویا اونہوں نے
اپنے سیدہے ہاتھہ کو یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پھر دھویا
اُلٹا ہاتھہ یہانتک کہ شروع کیا بازو سے روایت کیا اسکو مسلم
نے۔ اور یہ بھی نہیں دلالت کرتی وجوب پر۔

قولہ مسحوا برؤسکم۔ اختلاف کیا ہے علماء نے مسح راس میں
پس کہا امام شافعی اور عطار نے کہ مسح تین مرتبہ ہے اور دلیل
اونکی حدیث ابی ہریرہ کی ہے جسکو تخریج کیا ہے شیخین نے
کہ وضو کیا ایک ایک مرتبہ۔ اور دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ
اور دلیل اونکی احادیث عثمانؓ کی جسکو تخریج کیا ہے مسلم
اور ابو داؤد نے کہ وضو کیا اونہوں نے مقاعد میں پھر کہا
کہ کیا نہیں دکھاؤں میں تم کو وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا پس وضو کیا تین تین مرتبہ۔ کہا ابو داؤد نے کہ صحیح ہے
اور تصحیح کی ہے اس کی ابن خزیمہ نے اور وضو شامل ہے
غسل کو اور مسح بھی بوجہ قیاس کرنے مسح کے غسل پر اور جواب
اوسکا یہ ہے کہ قول اونکا توضأ ثلثا ثلثا تو محتمل ہے اور

قوله توضأ ثلثا ثلثا محتمل والاحاديث الصحيحة
التي جاءت في عدم تكرار المسح عين المراد
به وبين ان التثليث باعتبار الغالب من
الاعضاء ومخصوص بالاعضاء المغسولة
وبناء المسح على التخفيف فقياسه على الغسل
وبناءه على الاكمال والاسباغ قياس مع
الفارق قال ابوداؤد واحاديث عثمان
رضي الله عنه وهي صحاح الباب كلها
دالة على ان مسح الراس مرة واحدة وبه
قال ابوحنيفة - **قوله ان يغلس
بالصبح** اختلفت الامة في ان الاسفار
افضل ام التغليس فذهب مالك والشافعي
واحمد واسحق والاوزاعي وداؤد الظاهري
والطبري الى ان التغليس افضل وان
الاسفار غير مندوب واحتجوا باحاديث
التغليس فمنها ما رواه البخاري وغيره
عن عائشة في حديث صلوة الفجر لا
يعرف بعضهن بعضا من الغلس وغير
ذلك من الاحاديث سيما حديث ابن مسعود
انه قال في حديث الاوقات الخمسة - ثم
كانت صلوته بعد ذلك التغليس - و
ذهب ابوحنيفة والثوري والحسن وهو
مروي عن علي وابن مسعود ان الاسفار
افضل وحجتهم ما رواه رافع بن خديج
مرفوعا اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر
رواه وصححه جمع من المحدثين ولفظ الطبراني
اسفروا بصلوة الصبح حتى يرى القوم مواقع

احادیث صحیح جو آئی ہیں عدم تکرار مسح میں متعین ہے مراد اس
سے اور ظاہر ہے کہ تثلیث باعتبار غالب اعضاء کے ہے
اور مخصوص ہے اون اعضاء کے ساتھ جو دھوئے جاتے
ہیں۔ اور بنیاد مسح کی تخفیف پر ہے پس قیاس مسح کا غسل
پر اور بنا کرنا اکمال اور اسباغ پر قیاس مع الفارق ہے کہا
ابوداؤد نے کہ احادیث عثمان رض کی جو صحیح ہیں اس باب
میں وہ سب دال ہیں اس امر پر کہ مسح راس کا ایک مرتبہ
ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ **قولہ ان یغلس بالصبح**
اختلاف کیا ہے امت نے اس بات میں کہ اسفار افضل
ہے یا تغلیس پس امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی
اور اوزاعی اور داؤد ظاہری اور اسحق اور طبری کا مذہب
تو یہ ہے کہ تغلیس افضل ہے اور اسفار غیر مندوب اور
حجت اونکی وہ حدیثیں ہیں جو تغلیس کی بابت آئی ہیں اونمیں
سے وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری وغیرہ
نے عائشہ رض سے نماز فجر کی حدیث میں کہ نہیں پہچانتی تھیں
بعض عورتیں بعض کو بوجہ اندھیرے صبح کے اور اس کے
سوا حدیثیں خاصکر وہ حدیث جو مروی ہے ابن مسعود کہ کہا
اونہوں نے اوقات نماز خمس کی حدیث میں کہ پھر تھی
نماز رسول اللہ کی بعد اس کے تغلیس میں یعنی آپ نے
ہمیشہ اسی وقت پڑہی اور مذہب امام ابوحنیفہ اور ثوری اور حسن
کا اور یہی مروی ہے حضرت علی اور ابن مسعود سے ہے کہ اسفار
افضل ہے اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے رافع
بن خدیج سے مرفوع۔ کہ اسفار کرو نماز فجر میں کیونکہ
زائد ہے اجر کے لئے روایت کیا اور تصحیح کی اس کی
ایک جماعت محدثین نے اور لفظ طبرانی کے یہ ہیں
کہ اسفار کرو نماز صبح میں یہانتک کہ دیکھے قوم اپنے تیر
گرنے کی جگہ اور جواب دیا ہے تغلیس کی حدیث کا اسفار

نبلهم واجابوا عن حديث التغليس انه
تقرر في الاصول ان الخطاب للامة
لا يعارضه فعل النبي صلى الله عليه
وسلم في حقها وامرنا بالاتباع بقوله
في مثل ذلك لا بفعله **قوله يهجر**
بالهاجرة حين تزيغ الشمس
اختلف العلماء في ان صلوة الظهر
في اول الوقت افضل مطلقا او في
سواء ايام شدة الحر فالشافعي
ومن قال كقوله ذهبوا الى افضليته
في اول الوقت مطلقا وخالفهم الجمهور
وخصوا بما عدا شدة الحر وحجة
الشافعي الاحاديث الواردة في
افضلية اول الوقت كما يدل عليه
هذا الكتاب وملازمة النبي صلعم
صلوة الظهر اذا زالت الشمس۔ واما
دليل الجمهور فما روى عن ابي ذر
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم
في سفر فاراد المؤذن ان يؤذن بالظهر
فقال ابرد ثم اراد ان يؤذن فقال
له ابرد حتى رأينا فيئ التلول فقال
النبي صلى الله عليه وسلم ان شدة
الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر
فابردوا بالصلوة متفق عليه واجابوا
عن احاديث الواردة في فضل اول
الوقت بالتخصيص بحديث الابراد
هذا وبما روى عن انس قال كان صلعم

کہ اصول میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ خطاب امت کو نہیں معارض
ہوتا ہے فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے حق
میں۔ اور حکم دیا ہے ہمکو اپنے قول کے اتباع کا ایسی صورتوں
میں نہ اتباع فعل کا۔
قولہ یہجر بالہاجرۃ حین تزیغ الشمس۔ اختلاف کیا ہے علما
نے نماز ظہر میں کہ اول وقت اوسمیں افضل ہے مطلقا
خواہ موسم شدت گرمی کا ہو پس امام شافعی اور جس نے
اون کے موافق قول کیا ہے اس بات کی طرف گئے ہیں
کہ افضلیت اوس کی اول وقت ہے مطلقا خواہ کوئی موسم
مخالفت کی ہے انکی جمہور نے اور خاص کیا ہے افضلیت
اول وقت کو شدۃ گرمی کے سوا اور حجت امام شافعی کی وہ
حدیثیں ہیں جو آئی ہیں اول وقت کی فضیلت میں جیسے دلالت
کرتا ہے اسی پر یہ فرمان۔ اور ہمیشہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا نماز ظہر جبکہ ڈھل جائے سورج۔ لیکن دلیل
جمہور کی وہ حدیث ہے جو روایت ہے ابو ذر سے کہا کہ
تھے ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر میں پس ارادہ کیا موذن
نے کہ اذان دے ظہر کی آپ نے فرمایا ابرد یعنی ٹھنڈ
ہونے دے پھر ارادہ کیا کہ اذان دے پھر فرمایا ابرد یہانتک
کہ دیکھا ہم نے ٹیلہ کے سایہ کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ شدت گرمی جہنم کی لپٹ ہے پس جب
گرمی سخت ہو تو ابراد کرو تم نماز میں متفق علیہ اور جواب دیا ہے
جمہور نے اون حدیثوں کا جو اول وقت کی فضیلت میں
آئیں تخصیص د موسم کے ساتھ بوجہ اس حدیث
ابراد کے اور بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے انس رض
سے کہا نماز پڑھتے تھے رسول اللہ ظہر کی نماز جاڑوں
میں اور نہیں جانتے ہم کہ جو حصہ دن کا گذر جاتا تھا وہ زیادہ
ہوتا تھا یا وہ جو باقی رہتا تھا یعنی ٹھیک نصف النہار پر

يصلى الظهر في ايام الشتاء وما ندري
ام ما ذهب من النهار اكثر او ما بقي منه
قوله والعصر والشمس حية
اى صافية اللون لم يتغير وقد فسره
قوله صلى الله عليه وسلم في حديث
مسلم وقت صلوة العصر ما لم يصفر
الشمس ويسقط قرنها الاول **قوله**
والمغرب حين يقبل الليل
اختلف العلماء في اول وقت المغرب
فقال بعضهم ان اول وقته حين سقوط
قرص الشمس بكماله وهو قول الجمهور
وقيل برؤية الكواكب واحتجوا بحديث
ابي بصرة رض قال صلى بنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم العصر بالمخمص
وقال ان هذه الصلوة عرضت على من
كان قبلكم فضيعوها ومن حافظ
عليها كان له اجره مرتين ولا صلوة
بعدها حتى يطلع الشاهد والشاهد
النجم رواه مسلم والنسائي واجاب عنه
الجمهور بان قوله الشاهد النجم مدرج
وليس بمرفوع وان صح فالمراد بالشاهد
ظلمة الليل هو ايضا روى ابي ايوب
بادروا بصلوة المغرب قبل طلوع
النجم رواه الامام احمد وغيره
قوله ولا يؤخر المغرب
وهو المروي عن عقبة بن عامر لا تزال
امتي بخير ما لم يؤخر المغرب حتى تشتبك النجوم

قوله والعصر والشمس حية یعنی صاف رنگ والا نہیں تغیر ہوتا
تھا اوسمیں اور تفسیر اسکی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
حدیث مسلم میں کہ وقت نماز عصر کا جب تک ہے کہ نہ پیلا پڑے
آفتاب اور نہ گرجاوے اوسکا اول کنارہ۔
قوله والمغرب حين يقبل الليل۔ اختلاف کیا ہے علما نے
اول وقت مغرب میں پس کہا بعض نے کہ اوسکا اول وقت
اوس وقت ہے جبکہ آفتاب کی پوری ٹکیہ ڈوب جائے اور یہی
قول جمہور علما کا ہے اور بعض نے کہا کہ اوسکا اول وقت
ستارہ دیکھنے پر ہے اور حجت لاتے ہیں وہ حدیث ابی بصرہ
سے کہا کہ نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر
کی مخمص (نام مقام) میں اور کہا کہ یہ نماز پیش کی گئی تم سے
اول کی امتوں پر پس ضائع کردیا اونہوں نے اوسکو اور
جو شخص کہ حفاظت کرے گا اوس کی ہوگا اوسکو اجر دوہرا
اور نہیں نماز ہے بعد اس کے یہانتک کہ نکلے شاہد اور شاہد
ستارہ ہے روایت کیا اسکو مسلم اور نسائی نے اور جواب دیا
اسکا جمہور نے اس طور سے کہ قول الشاهد النجم مدرج ہے
اور مرفوع نہیں ہے اور اگر ثابت بھی ہوجاوے تو مراد شاہد
سے ظلمت لیل ہے اور یہی روایت ہے ابوایوب سے کہا کہ
جلدی کرو نماز مغرب میں قبل طلوع نجم کے روایت کیا اسکو
امام احمد وغیرہ نے۔
قوله ولا يؤخر المغرب۔ اور یہی مروی ہے عقبہ بن عامر سے
کہ ہمیشہ رہیگی میری امت بھلائی پر جب تک کہ نہ دیر کرے گی
(نماز) مغرب میں یہانتک کہ روشن ہوجاویں سب ستارے
روایت کیا اسکو امام احمد و ابو داؤد نے اور اختلاف کیا
ہے علما نے آخر وقت مغرب میں پس کہا امام شافعی نے
ایک روایت میں کہ وقت مغرب کا وہ ہے کہ جب غائب ہوجائے
سورج وقت واحد ہے نہیں جائز ہے نماز اوس کے بعد

رواه احمد وابوداود واختلفوا في آخر
وقتها فقال الشافعي في رواية عنه ان
وقت المغرب حين تغيب الشمس وقتا
واحدا لا صلوة بعدها وحجته ما رواه
جابر رض في حديث جبرئيل عليه السلام
انه جاء النبي صلعم فقال قم فصل لي
فصلى المغرب حين وجبت الشمس ثم
صلى ثاني اليوم وقتا واحدا لم يزل
عنه رواه احمد والنسائي والترمذي
وقال الجمهور ان آخر وقتها عند سقوط
الشفق لحديث ابي موسى عن النبي صلعم
فيما اتاه سائل يسئله عن مواقيت الصلوة
وفيه - ثم اخر المغرب حتى كان عند سقوط
الشفق - **قوله والعشاء اول
الليل** يؤيده ما روي عن عائشة
قالت كانوا يصلون العتمة فيما بين ان
يغيب الشفق الى ثلث الليل الاول واختلف
العلماء في امتداد وقته فقال بعضهم
الى ثلث الليل وحجتهم حديث جبرئيل
وقال بعضهم الى نصف الليل واحتجوا
بحديث عبد الله بن عمرو مرفوعا - وقت
صلوة العشاء الى نصف الليل رواه
احمد ومسلم والنسائي وقال بعضهم
الى الفجر والدليل حديث ابي قتادة
عند مسلم وفيه ليس في النوم
تفريط وانما التفريط على من لم يصل
الصلوة حتى يجئ وقت الصلوة الاخرى

اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا جابر رض حدیث جبرئیل علیہ السلام
کی کہ وہ آئے رسول اللہ کے پاس اور کہا کہ اٹھیے اور نماز پڑھائیے
مجھے پس نماز پڑھی مغرب کی جبکہ ڈوب گیا سورج پھر نماز
پڑھی دوسرے دن اوسی وقت نہیں تجاوز کیا اوس سے
روایت کیا اس کو امام احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا جمہور
نے کہ آخر وقت مغرب کا شفق کے جاتے رہنے تک ہے
بوجہ حدیث ابو موسیٰ کے کہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے
کہ آیا آپ کے پاس ایک شخص جو دریافت کرتا تھا نماز کے اوقات
اور اوسمیں ہے. پھر تاخیر کی مغرب میں یہانتک کہ ہوا شفق کے
جاتے رہنے کا وقت.

قولہ والعشاء اول اللیل. تائید کرتی ہے اس کی وہ حدیث
جو مروی ہے عائشہ سے کہا کہ نماز عشا پڑھتے تھے وہ شفق کے
غائب ہونے کے بعد رات کے اول کے تہائی حصہ کے
اندر اور اختلاف کیا ہے علماء نے اوس کے وقت کے
اختتام میں پس کہا بعض نے کہ تہائی رات تک اور حجت
اونکی وہی حدیث جبرئیل کی ہے اور کہا بعض نے آدہی
رات تک اور حجت اونکی حدیث عبد اللہ بن عمر کی ہے
مرفوع کہ وقت نماز عشا کا آدہی رات تک ہے روایت
کیا اسکو امام احمد اور نسائی اور مسلم نے اور کہا بعض نے
فجر تک اور دلیل اونکی حدیث ابی قتادہ کی ہے بروایت
مسلم اور اوسمیں ہے کہ. نہیں نیند میں زیادتی. زیادتی
تو اوس شخص پر ہے جو نماز نہ پڑھے یہانتک کہ آجائے
دوسری نماز کا وقت.

قولہ والغسل عند الرواح الیہا. کیا واجب ہے غسل
یوم جمعہ یا نہیں پس کہا بعض علماء نے کہ ہاں یعنی واجب
ہے اور وہ ایک گروہ ہے صحابہ اور غیر صحابہ کا اونمیں سے
ابو ہریرہ اور عمار اور حسن اور مالک. اور عمر ہیں یہانتک کہ

قوله والغسل عند الرواح اليها - هل يجب غسل يوم الجمعة ام لا قال بعضهم نعم هم طائفة من الصحابة وغيرهم منهم ابو هريرة وعمار والحسن ومالك وعمر حكاه ابن حزم وقال الجمهور يستحب وحجتهم حديث عكرمة رواه ابو داؤد عن عكرمة ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا لابن عباس اترى الغسل من يوم الجمعة واجبا قال لا ولكنه اطهر وخير من اغتسل ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب - الحديث بطوله - قال ابن دقيق العيد فی مثل هذا دليل على تعليق الامر بالغسل بالمجئی الی الجمعة واستدل به مالك فی انه يعتبر ان يكون الغسل متصلا بالذهاب ووافقه الاوزاعی والليث وقال الجمهور يجزئ من الفجر وحجتهم ايضا حديث عكرمة -

اِس کو ابن حزم نے اور کہا جمہور علما نے کہ مستحب ہے حجت اونکی حدیث عکرمہؓ کی ہے روایت کیا ہے اوس کو ابو داؤد نے عکرمہ سے کہ کچھ لوگ عراق کے آئے اور کہا ابن عباس سے کیا آپ کے نزدیک غسل یوم جمعہ واجب ہے آپ نے جواب دیا کہ نہیں. پاکیزگی ہے اور جو غسل کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو اوس پر واجب نہیں ہے - الحدیث کہا ابن دقیق العید نے ایسی حدیثوں میں دلیل ہے حکم غسل کی تعلیق پر جمعہ کو جانے کے وقت (یعنی جاتے وقت غسل چاہیئے) اور استدلال لائے ہیں امام مالک اس سے اِس بات پر کہ معتبر ہے یہ بات کہ غسل متصل ہو جانے کے ساتھ اور موافقت کی ہے اونکی اوزاعی اور لیث نے اور کہا جمہور نے کہ کافی ہوگا غسل فجر سے اور حجت اون کی حدیث عکرمہ کی ہے *

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم فی الصدقات وكان عند عمر فاشتهر به

یہ تحریر لکھی رسول اللہ نے صدقات کے بیان میں اور تھی یہ حضرت عمرؓ کے پاس مشہور ہوئی آپ کے نام سے

وهذه الكتاب لم يكن النبی صلى الله عليه وسلم كتبه لعمر - وانما اشتهر باسمه لانه قرنه بسيفه فوجده بعد وفاته رضی الله عنه فاشتهر باسمه كما رواه الدارمی واخرج ابو داؤد والترمذی والحاكم والامام احمد كلهم من طريق

اور اِس تحریر کو نہیں لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے لئے. اور اون کے نام سے اسوجہ سے مشہور ہوگئی ہے کہ رکھ لیا اسکو اونہوں نے اپنی تلوار میں پس پایا لوگوں نے اسکو آپکی وفات کے بعد پس مشہور ہوگئی آپکے نام سے جیسکہ روایت کیا ہے اسکو دارمی نے اور تخریج کی ہے ابو داؤد اور ترمذی اور حاکم اور امام احمد سب نے سفیان بن حسین کے طریقہ سے وہ

كتاب الصدقات عند عمر رض

سفیان بن حسین عن الزهری عن
سالم عن ابیه قال کتب رسول الله
صلی الله علیه وسلم کتاب الصدقة
لم یخرج الی عماله حتی قبض فقرنه بسیفه
فعمل به ابوبکر حتی قبض ثم عمل به
عمر حتی قبض فکان فیه۔
فی خمس من الابل شاة وفی عشر
شاتان وفی خمس عشرة ثلاث شیاه
وفی عشرین اربع شیاه وفی خمس و
عشرین ابنة مخاض الی خمس
وثلثین فان زادت واحدة ففیها
ابنة لبون الی خمس واربعین فاذا
زادت واحدة ففیها حقة الی ستین
فاذا زادت واحدة ففیها جذعة
الی خمس وسبعین فاذا زادت
واحدة ففیها ابنتا لبون الی تسعین
فاذا زادت واحدة ففیها حقتان
الی عشرین ومائة فان کانت الابل
اکثر من ذلك ففی کل خمسین حقة
وفی کل اربعین ابنة لبون وفی
الغنم فی کل اربعین شاة شاة الی
عشرین ومائة فان زادت واحدة
فشاتان الی مائتین فان زادت
علی المائتین ففیها ثلاث شیاه
الی ثلثمائة فان کانت الغنم اکثر من
ذلك ففی کل مائة شاة شاة
لیس فیها شیئ حتی تبلغ المائة الخ

روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ لکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب الصدقہ نہیں جاری کیا اوسکو اپنے حاملوں کی طرف یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی اور رکھہ لیا تھا اسکو اپنی تلوار میں پس عمل کیا اوسپر ابوبکرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پھر عمل کیا اوپر حضرت عمرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پس تحریر تھا اوسمیں کہ پانچ اونٹوں میں زکوٰۃ کی ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں بنت مخاض پینتیس تک پس اگر زائد ہوجائے اوس سے ایک بھی تو پھر اس میں بنت لبون ہے پینتالیس تک۔
پس جبکہ زائد ہوجائے ایک بھی تو اوس میں حقہ ہے ساٹھ تک پس جبکہ زائد ہوجائے ایک بھی تو اوس میں جذعہ ہے پچھتر تک پس جبکہ زائد ہوجائے ایک بھی تو اوس میں دو بنت لبون ہیں نوّے تک پس جب زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں دو حقے ہیں ایک سو بیس تک پس اگر ہوں اونٹ اس سے بھی زائد تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون۔
اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ایک سو بیس تک اگر زائد ہوجاوے ایک بھی تو دو بکریاں دوسو تک پس اگر زائد ہوجاوے دوسو پر ایک بھی تو اوس میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔
پس اگر ہوں بکریاں اس سے بھی زائد تو ہر سو بکریوں میں ایک بکری ہے۔ نہیں ہے اون میں کچھ جب تک کہ تعداد سو تک پوری ہو اور نہ جدا کیا جاوے مال مجتمع اور نہ جمع کیا جاوے مال متفرق زکوٰۃ کے خوف سے اور جو مال کہ دو شریکوں کا ہو تو رجوع کریں وہ آپسمیں برابر اور نہ لیا جائے زکوٰۃ میں بوڑھا اور نہ عیب دار۔

يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين
متفرق مخافة الصدقة وما
كان من خليطين فانهما يتراجعان
بينهما بالسوية ولا يوخذ في الصدقة
هرمة ولا ذات عيب۔

اعلم ان الكتاب الذي كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كتبه لابي
بكر الصديق رضي الله عنه غير هذا
الكتاب وان كان ابوبكر الصديق
عمل بهذا ايضا فلا يلزم من هذا
اتحادهما فكان هو غيره كما يدل
عليه الروايات وتغاير الفاظهما
كذا قاله الزرقاني في شرح المواهب۔
ولما استوفيت الكلام في كتاب
ابي بكر الصديق بيان المسائل
المستنبطة من باب الزكوة وغيره
وشرح الالفاظ الغريبة الواردة
في الحديث استغنيت من تكرارها
ههنا +

جان تو کہ وہ تحریر جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے
لکھی تھی (جسکو ہم اوپر لکھہ آئے) وہ
اس تحریر سے علحدہ تھی اگرچہ ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے اسپر بھی عمل کیا ہے پس
نہیں لازم آتا اس سے ایک ہونا دونو
تحریروں کا پس تھی وہ اس کے علحدہ جیسیکہ
دلالت کرتی ہیں اوس پر روایتیں اور اُن
دونو کے الفاظ کا فرق۔ اسیطرح بیان کیا
ہے زرقانی نے شرح مواہب میں اور
جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ والی تحریر میں
زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل اور لغات
غریبہ کی شرح میں خوب اچھی طرح
بیان کردی ہے تو اس جگہ
اوس کے تکرار کی ضرورت
نہیں سمجھی

* * *
* *
*

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمائر كلب مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمائر کلب کے لئے قطن بن حارثہ کے ہمراہ

مکتوب بنام عمائر کلب

اخرج هشام بن الكلبي قال حدثنا
ابي عن ابراهيم بن سعد بن ابي وقاص
ان قطن بن حارثة وفد مع قومه على
النبي صلى الله عليه وسلم فاسلم
وانشد النبي صلى الله عليه وسلم من قوله

تخریج کی ہے ہشام بن کلبی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
میرے باپ نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت
کرکے کہ قطن بن حارثہ اپنی قوم کے ہمراہ حاضر ہوئے
رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لائے اور تعریف
کی رسول اللہ کی اپنے قول اشعار سے۔ دیکھا میں نے

اشعار

رأيتك يا خير البرية كلها +
نبت قصاري (نصاري) في الار وقة مزكعب +
اعزلك ان البدر سنه وجها +
اذا ما بد الناس في الحلل العصب +
اثمت سبيل الحق بعد اعوجاجها +
وسبيت الناس في السقاية والجدب +
ثم كتب معه كتابا لعمائر كلب نسخته
هذا كتاب من محمد لعمائر
كلب و احلافها ومن ظأره الاسلام
من غيرهم مع قطن بن الحارثة
العليمي باقام الصلوة لوقتها و
ايتاء الزكوة بحقها في شده عقدها
ووفاء عهدها لمحضر من الشهود
المسلمين منهم دحية بن خليفة
الكلبي وسعد بن عبادة وعبد الله
ابن انيس - عليهم من الهمولة
الراعية ابساط الظار من كل
خمسين ناقة غير ذات عوار
والحمولة المائرة لهم طاغية و
في الشوي الوري مسنة حامل
او حائل - وفيما سقي الجدول من
العين المعين العشر وفي العشري
شطره بقيمة الامين لا يزاد عليهم
وظيفة ولا يفرق - شهد على ذلك
الله ورسوله وكتب ثابت بن قيس
ابن شماس - تتمه - قال الحافظ

آپ کو اے خیر مخلوقات بالکل - حجت بینہ غایت درجہ پر - قبیلہ کعب کی نسل میں -
آپ عزیز تر ہیں کہ روشن کر دیا چاند کے چہرہ کو -
جبکہ ظاہر ہوئے آپ لوگوں کے سامنے سرداری لباس میں -
قائم کیا آپ نے حق کا راستہ بعد اوس کے ٹیڑھا ہو جانیکے
اور پلایا آپ نے لوگوں کو سمت اور قحط سالی میں -
پھر لکھا رسول اللہ نے اون کے ساتھہ فرمان قبائل کلب کو نسخہ اوسکا یہ ہے کہ - یہ فرمان ہے محمد کی جانب سے قبائل کلب اور اون کے ہم عہدون اور اون لوگون کی طرف جنکو اسلام اون کے ساتھہ جمع کر دے قطن بن حارثہ کی ہمراہ نماز کو اپنی اوقات پر ادا کرنے اور زکوۃ کو اوس کے حق شرعی کے موافق دینے کی بابتہ باستواری عقد و وفاء عہد - اور دیکھا گیا ہے مسلمان گواہوں کے روبرو اون میں سے وحیہ کلبی اور سعد بن عبادہ اور عبد اللہ بن انیس ہیں -
اون پر زکوۃ فرض ہے اپنے بچوں کے ساتھہ چراگاہ کے چرنے والے اونٹوں میں اور اون اونٹوں میں جن کے بچے مر جاویں اور وہ دوسرے کے بچوں پر مالوف کر لئے جاویں ہر پچاس پر ایک ناقہ بے عیب - اور اونکی باربرداری کے اونٹوں میں زکوۃ نہ لیجاوے اور بکریوں میں دو سالہ بکری خواہ گیابن ہو یا نہو - اور اوس زمین میں جو نہر سے پلائی جاوے زکوۃ کا دسواں حصہ ہے اور بارانی میں اوسکا نصف - عادل مبصر کے تخمینہ کے موافق اس سے زائد اونپر کوئی وظیفہ مقرر نہ کیا جاوے -
اور یہ معاہدہ ہے جسپر شہید کیا ہے اللہ اور اوسکے رسول نے اور لکھا ثابت بن قیس بن شماس نے تتمہ کہا حافظ نے

وقد سماه ابن سعد حارثة بن قطن بدل قطن بن حارثة۔

کہ نام بتایا ہے انکا ابن سعد نے حارثہ بن قطن بجائے قطن بن حارثہ کے۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

الثبت - الحجة البينة **قصاریٰ** - المنتهی - **الارومة** - الاصل **سنة** - ای اضاء - **العصب** هو السيد المطاع - **ظأره** - ای جمعه - **همولة** بفتح الهاء المهملة هی الراعية الماشية فی المرعی المباح **ابساط** - الناقة التی ترعی ولدها معها - **ظأر** - بكسر الظاء المعجمة هی الناقة تألف بولد غيرها **حمولة** هی الحاملة للحوائج - **المائرة** هی الحاملة للميرة وهی الطعام **طاغية** - بالطاء المهملة والغين المعجمة ای خارجة عن حساب الزكوة - **الشویّ** - بشد الياء التحتانية جمع شاة - **الوریّ** بشد الياء - السمينة +

اقول يشتمل هذا الكتاب على مسائل من ابواب الصلوة والزكوة وغيرها واذ قد فصلناها فيما سبق من الكتب اغنانا عن اعادته وتكريره هنا +

الثبت - دلیل ظاہر **قصاریٰ** - منتہی - **الارومة** - اصل **سنة** - یعنی چمکا - **العصب** اوس کے معنی ہیں وہ سردار جس کی تابعداری کیجاوے **ظأره** - یعنی جمع کیا اوسکو **همولة** بفتح ہار مہملہ بمعنی چرنیوالے جانور - حلال وجائز سبزے میں۔

ابساط وہ اونٹنی جس کے بچے اوس کے ساتھہ چریں **ظأر** - بکسر ظار معجمہ وہ اونٹنی جو مالوف کرلیجاوے دوسرے کے بچہ پر - **حمولة** وہ اونٹ جو باربرداری ضروریات کے کام آئیں۔ **المائرہ** - وہ اونٹ جو غلہ کا بوجھہ لے جانے کے کام آویں۔

طاغیة - طار مہملہ اور غین معجمہ - یعنی خارج ہیں حساب زکوۃ سے۔

الشویّ - یار تحتانیہ مشدد - جمع ہے شاۃ کی - بکری - **الوریّ** - بہ تشدید یار تحتانیہ - موٹی۔

کہتا ہوں میں کہ شامل ہے یہ فرمان نماز اور زکوۃ وغیرہ کے مسائل پر اور چونکہ ان کا ہم نے اس سے اول کے فرمانوں میں ذکر کر دیا ہے تو ضرورت نہیں سمجھی اوس کے مکرر ذکر کی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن مرة الجهني ولقومه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن مرہ جہنی اور اون کی قوم کے لیئے

عن عمرو بن مرة الجهني قال خرجنا حجاجا فى الجاهلية فى جماعة من قومى فرأيت فى المنام وانا بمكة نورا ساطعا من الكعبة حتى اضاء لى جبل يثرب واشعر جهينة وسمعت صوتا فى النور وهو يقول انقشعت الظلماء وسطع الضياء وبعث خاتم الانبياء ثم اضاء لى اضاءة اخرى حتى نظرت الى قصور الحيرة وابيض المدائن وسمعت صوتا فى النور وهو يقول ظهر الاسلام وكسرت الاصنام ووصلت الارحام فانتبهت فزعا فقلت لقومى ليحدثن فى هذا الحى من قريش حدثا واخبرتهم لما رأيت فلما انتهيت الى بلادنا جاء الخبران رجلا يقال له احمد قد بعث فخرجت حتى اتيته واخبرته بما رأيت فقال يا عمرو بن مرة انا النبى المرسل الى العباد كافة ادعوهم الى الاسلام وامرهم بحقن الدماء وصلة الارحام وعبادة الله وحده ورفض الاصنام وبحج البيت وصيام شهر رمضان شهر من اثنى عشر شهرا فمن اجاب فله الجنة ومن عصى فله النار فامن عمرو

روایت ہے عمرو بن مرہ جہنی سے کہا کہ نکلے ہم جاہلیت کے زمانہ میں اپنی قوم کے ایک گروہ کے ساتھ بہ نیت حج. پس میں نے خواب میں دیکھا اور میں مکہ میں تھا کہ ایک نور بلند ہوا کعبہ سے یہانتک کہ روشن ہو گئے میرے لیئے مدینہ کے پہاڑ اور جہینہ کا اشعر (پہاڑ کا نام ہے) اور سُنا مینے ایک آواز اوس نور میں سے کہ کہتا تہا جاتی رہی اندھیری اور چمکی روشنی اور مبعوث ہوئے خاتم الانبیار. پھر روشنی ہوئی میرے لیئے دوسری مرتبہ یہانتک کہ دیکھا مینے حیرہ کے محلوں اور مدائن کے قصر ابیض کی طرف اور سنا مینے ایک آواز نور میں سے جو کہتا تہا کہ ظاہر ہو گیا اسلام اور ٹوٹ گئے بت اور صلہ رحمی ہونے لگی. پس جاگا میں گھبرا کر اور مینے اپنی قوم سے کہا کہ ضرور اس قبیلہ قریش میں کوئی نئی بات ہو ویگی اور خبر دی مینے انکو اپنے خواب کی. پس جب ہم اپنے شہر واپس پہونچے تو خبر آئی کہ ایک آدمی جسکا نام احمد ہے مبعوث ہوا ہے. پس نکلا میں حتی کہ حاضر ہوا آپکی خدمت میں اور اپنے خواب سے آپکو مطلع کیا فرمایا آپنے کہ اے عمرو بن مرہ میں نبی ہوں بہیجا گیا ہوں تمام مخلوق کیطرف بلاتا ہوں اونکو اسلام کیطرف اور حکم کرتا ہوں میں اونکو خون ناحق سے رکنے کا اور صلہ رحمی اور ایک اللہ کی عبادت کرنے اور بتوں کے چھوڑنے اور حج کرنے اور بارہ ماہ میں سے رمضان کے ایک مہینہ کے روزہ رکھنے کا. پس جس شخص نے قبول کیا تو اوس کے لیئے جنت ہے اور جس نے نافرمانی کی اوس کے لیئے دوزخ ہے پس ایمان لے آ عمرو امن میں رکھیگا اللہ جہنم کی گرمی سے.

يومئذ من الله من حر جهنم فقلت اشهد
ان لا اله الا الله وانك رسول الله
امنت بكل ما جئت به من حلال
وحرام ثم انشدته ابياتا قلتها حين
سمعت به وكان لنا صنم وكان ابي
سادنه فكسرته ثم لحقت بالنبي صلعم
وانا اقول ـ

اشعار

شهدت بان الله حق و انني
لالهة الاحجار لا شك تارك
وشمرت عن ساقي الازار مهاجرا
اجوب اليك الوعث بعد الدكادك
لاصحب خير الناس نفسا ووالدا
رسول مليك الناس فوق الحبائك

قال النبي صلى الله عليه وسلم مرحبا
بك يا عمرو فقلت بابي انت وامي
ابعث بي الى قومي لعل الله ان يمن
بي عليهم كما من بك علي قال فبعثني
فقال عليك بالرفق والقول السديد
ولا تكن فظا ولا متكبرا ولا حسودا
فاتيت قومي فقلت يا بني رفاعة بل
يا معشر جهينة اني رسول رسول الله
صلى الله عليه وسلم اليكم ادعوكم الى الاسلام
وآمركم بحقن الدماء وصلة الرحم و
عبادة الله وحده ورفض الاصنام
وبحج البيت وصيام شهر رمضان من
اثني عشر شهرا فمن اجاب فله الجنة

پس میں نے کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں ہے کوئی
معبود مگر اللہ اور آپ اللہ کے رسول ہیں ایمان لایا میں
تمام اون حلال و حرام کے احکام پر جو آپ لائے ہیں
پھر پڑھے مینے وہ شعر جو مینے آپ کی خبر سُنکر کہے
تھے۔ اور ہمارا ایک بت تھا جس کا متولی میرا باپ
تھا پس توڑ ڈالا میں نے اوسے پھر آ گیا میں رسول اللہ
کی خدمت میں اور میں کہہ رہا تھا

شعر

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ حق ہے اور میں
پتھروں کے معبودوں کو ضرور چھوڑ دوں گا
اور مضبوط ارادہ کرلیا میں نے ہجرت کا۔
قطع کر رہا ہوں تمہیں طرف تیرے مصائب سفر کو بعد رتیلے
ٹیلوں کے۔ تاکہ ساتھی بنوں میں اوسکا جو بہتر ہے لوگوں سے
بالذات و بالنسب۔ جو رسول ہے اللہ کا آسمانوں پر۔

فرمایا رسول اللہ صلعم نے مرحبا یا عمرو۔ میں نے عرض
کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بھیجے مجھے میری قوم کی
طرف بھیجے۔ شاید اللہ اونپر میری وجہ سے احسان
کرے جیسے کہ مجھپر آپکی وجہ سے احسان کیا کہا عمرو
نے پس بھیجا مجھے آپ نے اور فرمایا نرمی کر اور نرم
باتیں کر اور درشت ہو بخت اور نہ متکبر اور نہ حاسد پس آیا
میں اپنی قوم کے پاس اور کہا مینے اے بنی رفاعہ بلکہ
اے معشر جہینہ میں رسول اللہ کا قاصد ہوں تمہاری
طرف بلاتا ہوں میں تم کو اسلام کی طرف اور حکم کرتا
ہوں تم کو خون ناحق سے رکنے کا۔ اور صلہ رحمی اور
ایک اللہ کی عبادت اور بتوں کے چھوڑنے اور کعبہ کا
حج کرنے اور بارہ مہینوں میں سے رمضان کے روزہ
رکھنے کا پس جنے قبول کیا اوسکے لیے جنت ہے

ومن عصی فله النار - یا معشر جهینة
ان الله جعلکم خیار من انتم منه و
بغض الیکم فی جاهلیتکم ماحبب لی
غیرکم من العرب فانهم کانوا یجمعون
بین الاختین والغزاة فی الشهر
الحرام ویخلف الرجل علی امرأة
ابیه فاجیبوا هذا النبی المرسل
من بنی لوی بن غالب تنالوا شرف
الدنیا وکرامة الاٰخرة فما جاء لی
الا رجل فقال یا عمرو بن مرة
امرّ الله عیشك اتأمرنا برفض الهتنا
وان نفرق جمعنا وان نفارق دین
اٰبائنا الشم العلی الی ما یدعونا
الیه هذا القرشی من اهل تهامة
لا حبا ولا کرامة ثم انشأ الخبیث
یقول - شعر

ان ابن مرة قد اتی بمقالة +
لیست مقالة من یرید صلاحا +
انی لاحسب قوله و فعاله +
یوما وان طال الزمان ذباحا +
لیسفه الاشیاخ ممن قد مضی +
من رام ذلك لا اصاب فلاحا +
قال عمرو الکاذب منی و منك +

امرّ الله عیشه وابکم لسانه واکمه
اسنانه قال فوالله مامات حتی
سقط فوه وعمی وخرف وکان لایجد
طعم الطعام فخرج عمرو من اسلم

اور جس نے نافرمانی کی اوس کے لیئے دوزخ ہے۔
اے معشر جہینہ تحقیق اللہ نے کیا ہے تمکو بہتر اون میں
جنمیں سے تم ہو اور مبغوض کیا طرف تمہارے تمہاری جاہلیت
کے زمانہ میں بھی۔ اوس چیز کو جو محبوب ہے تمہارے سوا
اور عربوں کے لئے کیونکہ وہ نکاح میں جمع کرتے ہیں دو
بہنوں کو اور لڑتے ہیں شہر حرام میں اور شادی کر لیتا ہے
مرد اپنے باپ کی بیوی سے پس قبول کرو حکم اس
نبی مرسل کا جو بنی لوی بن غالب میں کا ہے پاؤگے
تم بزرگی دنیا کی اور کرامت آخرت کی۔ پس نہیں آیا
میرے پاس مگر ایک آدمی پس کہا کہ اے عمرو بن مرہ
تلخ کرے اللہ تیری زندگی کو کیا حکم کرتا ہے تو ہمکو ہمارے
معبودوں کے چھوڑنے کا اور یہ کہ علیحدہ ہو جائیں ہم
جماعت سے اور چھوڑیں اپنے باپ دادا کا دین جو
بلند و برتر ہے (اور آویں) طرف اوس دین کے جس
کی طرف اہل تہامہ کا یہ قرشی بلاتا ہے۔ نہ پسندیدہ ہو وہ
اور نہ بزرگی ہو اوسے پھر خبیث یہ شعر پڑھنے لگا کہ:
ابن مرہ ایسی بات لیکر آیا جو اصلاح چاہنے والے کی بھی
بات نہیں ہے میں اوس کے قول و فعل کو گمان کرتا ہوں
کہ ایکدن مغلوب ہوگا اگرچہ ایک عرصہ کے بعد ہو تا کہ
بیوقوف کردے اون بزرگوں کو جو پہلے گذر گئے ہیں
جو شخص کہ اس کی اطاعت کریگا نہیں پہونچیگا فلاح کو۔
کہا عمرو نے جو شخص جھوٹا ہو خواہ ہماری جانب کا یا
تیری جانب کا تو تلخ کرے اللہ اوس کی زندگی اور
گونگی کرے اوس کی زبان اور گرا دے اوس کے
دانت کہا پس قسم اللہ کی نہیں مرا وہ حتی کہ گر گئے
اوس کے سارے دانت اور اندھا ہو گیا سٹھیا
گیا تھا اور کھانیکا مزہ نہیں معلوم کر سکتا تھا پس نکلا عمرو

من قومه حتی اتوا النبی صلی الله علیه وسلم فحیاهم ورحب بهم وکتب لهم کتابا هذه نسخته ـ

بسم الله الرحمن الرحیم ـ هذا کتاب من الله العزیز علی لسان رسوله بحق صادق وکتاب ناطق مع عمرو ابن مرة لجهینة بن زید ـ ان لکم بطون الارض وسهولها وتلاع الاودیة وظهورها علی ان ترعوا نباتها وتشربوا ماءها علی ان تودوا الخمس وفی التیعة والصریمة شاتان اذا اجتمعتا فان فرقتا فشاة شاة لیس علی اهل المثیر صدقة ولا علی الواردة لبقة والله شهید علی ما بیننا ومن حضر من المسلمین کتاب قیس بن شماس ـ

اورده فی کنز العمال وقال اخرجه الرویانی وابن عساکر فی تاریخه ـ

اون لوگوں کو ساتہہ لیکر جو اوس کی قوم میں سے اسلام لائے یہانتک کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس مرحبا کہا آپنے اونکو اور لکہا اونکے لیئے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ بزرگ کی جانب سے اوس کے رسول کی زبان پر محکم کیا گیا حق صادق اور کتاب ناطق کے ساتہہ عمرو بن مرہ کے ساتھ جہینہ بن زید کے لئے۔ تمہارے لئے پست اور نشیب کی زمینیں ہیں اور ٹیلہ جنگلوں کے اور بلند زمین کہ چراؤ تم اپنے جانوروں کو اوسکا گہاس اور پیو تم اوسکا پانی اس شرط پر کہ ادا کرو تم زکوۃ اور پنجگانہ نماز پڑہو اور پانچ اونٹوں میں چالیس بکریوں میں اور اسیطرح ایکسو اکیس سے لیکر دو سو بکریوں تک دو بکریاں ہیں جبکہ جمع ہوں ایک شخص کے پاس پس اگر جدا جدا کر لیجاویں تو ایک ایک بکری ہے کہیتی کے جانوروں پہ زکوۃ نہیں ہے۔ اور نہ گہر کے پلے ہوئے جانوروں کو زکوۃ کے جانوروں میں ملایا جائے اور اللہ اور مسلمان جو موجود تہے گواہ ہیں ہمارے تمہارے درمیان کے معاہدہ پر یہ تحریر ہے قیس بن شماس کی۔ بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی رویانی اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں۔

الغرائب منه

اشعر ـ هو اسم جبل ـ **انقشعت** یقال تقشع السحاب ای تصدع واقلع وکذا اقشع وقشعته الریح ـ **حقن** یقال حقن له دمه اذا منعه من قتله ـ **سادن** سدانة الکعبة خدمتها ومن تولی امرها وفتح

اشعر ایک پہاڑ کا نام ہے **انقشعت** بولا جاتا ہے تقشع السحاب یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور اکہڑ گیا اور اسیطرح اقشع اور قشعته الریح ـ **حقن** بولا جاتا ہے حقن له دمه جبکہ منع کرے کسی کو کسی کے قتل سے۔
سادن سدانة الکعبة ـ خدام اوس کے۔ اور جو شخص کہ والی ہو اوس کے امر اور اوسکا دروازہ کہولنے

بابها واغلاقه سدان فهو
سادن جمعه سدانة - **اجوب**
من الجوب وهو القطع - **الوعث**
الرمل ويشتد المشي فيه ومنه
وعثاء السفر اى شدته ومشقته
دكادك - واحده دكدك
يقال سهلٌ ودكدكٌ هي ما تلبد
من الرمل بالارض ولم تنفع
كثيرا - **حبائك** جمع حبيكة يعني
الطريق يعني بها السموٰت لان فيها
طرق النجوم كذا فسر هذا في مجمع
البحار - **الشم** - من الشمم وهو
ارتفاع قصبة الانف واشراف
الارنبة كناية عن الرفعة والشرف
ذباحا - يقال ذبح اذا طأطأ راسه
كناية عن الخفض والذل - **تلاع**
هي مسائل الماء من علو الى سفل
جمع تلعة وقيل من الاضداد ويقع
على ما انحدر من الارض واشرف
منها - **التيعة** - هي اسم لادنى ما
تجب فيه الزكوة من الحيوان
كالخمس من الابل والاربعين من
الغنم - **الصريمة** - مصغر الصرمة
هو القطيع من الابل والغنم قيل من
العشرين الى الثلثين والاربعين
والمراد هنا من الغنم مائة واحدى
وعشرون شاة الى المأتين - **المشيرة**

اور بند کرنے کا پس وہ سادن ہے اور اوس کی
جمع سدنۃ - **اجوب** مشتق ہے جوب بمعنی قطع سے
الوعث ریت اور سخت ہوتا ہے چلنا اوس میں
اور اسی سے ہے وعثار السفر یعنی سفر کی شدت
اور مشقت -
دکادک اسکا واحد دکدک ہے بولا جاتا ہے
سہلٌ ودکدکٌ وہ ریتہ جو برابر ہو زمین سے اور بہت
اونچا نہ ہو -
حبائک جمع ہے حبیکہ کی راستہ - مراد شاعر کی
اس جگہ آسمان ہے کیونکہ اوس میں راستہ ہوتے
ہیں تاروں کے - اسیطرح تفسیر کی ہے اس مصرعہ کی
مجمع البحار میں **الشم** مشتق ہے شمم سے جس کے معنی ناک
کی ڈنڈی کے اونچا ہونے کے ہیں اور اس سے
کنایہ ہے رفعت اور بزرگی سے -
ذباحا بولا جاتا ہے ذبح جبکہ جھکائے اپنا سر کنایہ ہی
پستی اور ذلت سے - **تلاع** پانی بہنے کی جگہ
بلندی سے پستی کی طرف جمع ہے تلعۃ کی اور بعض
نے کہا کہ یہ لغات اضداد سے ہے اطلاق کیا جاتا
ہے پست زمین پر بھی اور بلند زمین پر بھی - التیعۃ
ادنی وہ نصاب جس پر زکوۃ آتی ہے جیسے کہ
اونٹ میں پانچ اور بکریوں میں چالیس -
الصریمۃ تصغیر ہے صرمہ کی - اونٹ اور بکریوں
کا گلہ کہا گیا ہے کہ وہ بیس سے لیکر تیس اور
چالیس تک ہے اور مراد یہاں بکریوں سے اکیسو
اکیس سے لیکر دو سو تک ہیں -
المشیرۃ کھیتی کے بیل -
الوارد مشتق ہے ورود علی الماء سے مراد

عهد بين المهاجرين والانصار

بقر الحرث - **الوارِدة** - من الورود على الماء اراد بها ما يحبس في البيت من المواشي فلا تكون سائمة - **لبقة** - اللبق الخلط يعني لا يخلط الواردة بالسائمة في الزكوة -

وہ جانور جو گھر رکھے جاویں اور جنگل کے چرنیوالے نہ ہوں۔ **لبقۃ** لبق کے معنی ملانے کے ہیں یعنی نہ ملائے جاویں گھر کے پلے ہوئے جانور زکوۃ کے جانوروں کے ساتھ۔

هذا عهد بين المهاجرين والانصار وادع فيه يهود وعاهدهم واقرهم على دينهم وشرط لهم واشترط

یہ معاہدہ ہے آپسمیں درمیان مہاجرین و انصار کے اور درمیان یہود کے اِس امر پر کہ وہ اپنے دین پر قائم رہیں چند شرط کیا

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب من محمد النبي صلى الله عليه وسلم بين المؤمنين والمسلمين من قريش ويثرب ومن تبعهم فلحق بهم وجاهد معهم انهم امة واحدة من دون الناس - المهاجرون من قريش على ربعتهم يتعاقلون بينهم وهم يفدون عانيهم بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو عوف على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدي عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو ساعدة على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة منهم تفدي عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو الحرث على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدي عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو جشم على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے آپسمیں درمیان مومنون اور مسلمانوں کے اور قریش مکہ اور اہل مدینہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے اون کی پیروی کرلی ہے اور اونمیں ملگئے ہیں اور اون کے ساتھ ملکر جہاد کیا ہے اِس اقرار پر کہ یہ سب ایک گروہ ہیں اور لوگوں کے مقابلہ میں۔ قریش کے مہاجر اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور اپنے قیدیوں کا فدیہ دیں ایسے مال سے جو ساتھ خوبی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے اور بنو عوف اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق دیتوں کے رکہیں اور ہر گروہ انکا اپنے قیدیوں کا فدیہ دے ایسے مال سے جو ساتھ بھلائی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے۔ اور بنو ساعدہ اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتونکا معاملہ بدستور سابق رکہیں اور اونکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ بھلائی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو حارث اپنی حالت پر رہیں کہ دیتونکا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکہیں اور اونکا ہر گروہ اپنے قیدیون کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو جشم اپنی

وكل طائفة منهم تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو عمرو بن عوف على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو النبيت على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو الاوس على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وان المؤمنين لا يتركون مفرحا بينهم ان يعطوه بالمعروف فى فداء او عقل وان يخالف مؤمن مولى مؤمن دونه وان المؤمنين المتقين على من بغى منهم او ابتغى دسيعة ظلما او اثما او عدوان او فساد بين المؤمنين و ان ايديهم عليه جميعا ولو كان ولد احدهم ولا يقتل مؤمن مؤمنا فى كافر ولا ينصر كافر على مومن وان ذمة الله واحدة يجير عليهم ادناهم وان المؤمنين بعضهم موالى بعض دون الناس وانه من تبعنا من يهود فان له النصر والاسوة غير مظلومين ولا متناصر عليهم وان سلم المؤمنين واحدة لا يسالم مؤمن دون مؤمن

اصلی حالت پر رہیں کہ معاملہ دیتوں کا بدستور سابق آپسمیں رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو عمرو بن عوف اپنی اصلی حالت پر رہیں معاملات دیت بدستور سابق آپسمیں رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو نبیت اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتونکا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو اوس اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتونکا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور اس امر پر کہ مسلمان نہ چھوڑیں آپسمیں کسیکو مصیبت زدہ بلکہ دین اوسکو کچھہ مال خیر خواہی کے ساتھہ فدیہ دینے میں یا دیت دینے میں اور کوئی مسلمان کے غلام آزاد کیے ہوئے کی مخالفت نہ کرے (اوسکو حقیر جانکر) اور اس بات پر کہ مسلمان پرہیزگار مدد کریں اوس شخص کی جسپر کسی نے بغاوت کی ہو یا طلب کیا ہو مال ظلم سے یا گناہ یا فساد کی رو سے درمیان مومنین کے اور اس امر پر کہ اون سب کی مدد کا ہاتھہ اوسپر ہوگا اگرچہ وہ ظالم انہیں سے کسی کی اولاد ہو۔ اور اس امر پر کہ نہ قتل کرے مومن مومن کو بعوض کافر کے اور نہ مدد کرے کافر کی مومن کے مقابلہ میں اور اس امر پر کہ ذمہ اللہ کا ایک ہی پناہ دیجاوے اونپر اونکے ادنی کو۔ اور اس امر پر کہ مسلمان آپسمیں ایک دوسرے کے دوست ہیں دوسروں کے مقابلہ میں۔ اور اس امر پر کہ جو شخص کہ یہود میں سے ہماری پیروی کرے تو اوسکے لئے ہماری جانب سے مدد ہے اور غمخواری ایسی حالت میں کہ نہ ظلم کیا جاویگا اور نہ اونپر کسیکو مدد دیجاوے گی اور اس امر پر کہ مصالحت مومنین کی ایک ہے نہ صلح کرے کوئی مومن بغیر مشورہ دوسرے مومن کے جہاد فی سبیل اللہ میں مگر ایسے امر پر جو

فی قتال فی سبیل اللہ الا علی سواء
وعدل بینہم وان کل غازیۃ غزت
معنا تعقب بعضہا بعضا وان المؤمنین
یبیئ بعضہم علی بعض بما نال دماءہم
فی سبیل اللہ وان المؤمنین المتقین
علی احسن ھدی واقومہ وانہ لا
یجیر مشرک مالا لقریش ولا نفسا
ولا یحول دونہ علی مؤمن وانہ من
اعتبط مومنا قتلا عن بیّنۃ فانہ قود
بہ الا ان یرضی ولی المقتول وان المؤمنین
علیہ کافۃ ولا یحل لہم الا قیام علیہ
وانہ لا یحل لمؤمن اقر بما فی ھذہ
الصحیفۃ وآمن باللہ والیوم الآخر
ان ینصر محدثا ولا یؤویہ وانہ من
نصرہ او آواہ فان علیہ لعنۃ اللہ و
غضبہ یوم القیمۃ لا یؤخذ منہ
صرف ولا عدل وانکم مہما اختلفتم
فیہ من شیٔ فان مردہ الی اللہ و
الی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وان الیہود ینفقون مع
المؤمنین ما داموا محاربین وان
یہود بنی عوف امۃ مع المؤمنین
للیہود دینہم وللمسلمین دینہم و
موالیہم وانفسہم الا من ظلم واثم
فانہ لا یوتغ الا نفسہ واھل بیتہ
وان لیہود بنی النجار مثل ما لیہود
بنی عوف وان لیہود بنی الحرث مثل

برابری اور عدل کہتا ہو مسلمانوں میں اور جو جماعت ایک بار
لڑ چکے ہمارے ساتھ تو دوسری جماعت بھیجی جاوے (یعنی نوبت
بہ نوبت جماعتیں مسلمانوں کی جہاد کیلئے جاتی رہیں) اور اس امر پر کہ
مسلمان آپس میں چشم پوشی کریں اوس چیز پر کہ جو اونکو مصیبت پہونچی
اللہ کے راستے میں۔ اور اس امر پر کہ متقی مومن اچھی سیرت اور مستقیم
خصلت پر رہیں اور نہ پناہ دے کوئی مشرک قریش کے مال اور
جان کو اور نہ حائل ہو مومن کے مقابلہ میں اور جو شخص کہ مار ڈالے
کسی مومن کو جسکا ثبوت گواہوں سے ہو جائے تو اوسکا قصاص
لیا جاوے مگر کہ راضی ہو جائیں مقتول کے رشتہ دار اور مسلمان
سب کے سب اس عہد پر ثابت رہیں نہیں جائز ہے اونکو مگر پابندی
اس عہد کی اور اس بات پر کہ نہیں جائز ہے مسلمان کو جو اقرار
کرے اون باتوں کا جو اس صحیفہ میں ہیں اور ایمان لائے
اللہ اور یوم قیامت پر کہ مدد کرے بدعتی کی اور پناہ دے
اوسکو اور تحقیق جو مدد کریگا بدعتی کی یا پناہ دے گا تو اوسپر
لعنت ہے اللہ کی اور غضب اوسکا ہے قیامت کے دن نہ
قبول کیا جاویگا اوس سے فدیہ اور نہ توبہ اور جب تم اختلاف
کرو کسی امر میں تو رجوع کرو اوسکو اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف اور اس امر پر کہ یہود مسلمانوں کے برابر ہی
عرفہ دیں جبتک کہ وہ لڑتے رہیں اور اس امر پر کہ یہود بنی
عوف مسلمانوں کی ایک گروہ شمار کیے جاوینگے یہود اپنے دین پر
رہیں اور مسلمان اپنے دین پر خود اور اونکے موالی مگر جو زیادتی
کرے یا گناہ کرے پس وہ نہیں ہلاک کریگا مگر اپنی جان کو اور
اپنے اہل بیت کو اور بنی نجار کے یہود کے ساتھ وہی
معاملہ ہے جو یہود بنی عوف کے ساتھ ہے اور یہود بنی
حارث کے لیئے بھی وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لیئے ہے اور یہود بنی ساعدہ کے لیئے وہی معاہدہ ہے
جو یہود بنی عوف کے لیئے ہے اور یہود بنی جشم کے لیئے

مالیهود بنی العوف وان لیهود بنی
ساعدة مثل مالیهود بنی عوف
وان لیهود بنی جشم مثل مالیهود
بنی عوف وان لیهود بنی الاوس
مثل مالیهود بنی عوف وان
لیهود بنی ثعلبة مثل مالیهود
بنی عوف الا من ظلم واثم فانه
لا یوتغ الا نفسه واهل بیته و
ان جفنة بطن من ثعلبة کانفسهم
وان لبنی الشطنة مثل مالیهود
بنی عوف وان البر دون الاثم وان
موالی ثعلبة کانفسهم وان بطانة
یهود کانفسهم وانه لا یخرج منهم
احد الا باذن محمد صلی الله علیه
وسلم وانه لا ینحجز علی ثار جرح و
انه من فتك فبنفسه فتك واهل
بیته الا من ظلم وان الله علی ابر هذا
وان علی الیهود نفقتهم وعلی المسلمین
نفقتهم وان بینهم النصر علی من حارب
اهل هذه الصحیفة وان بینهم
النصح والنصیحة والبر دون الاثم
وانه لم یاثم امرأ بحلیفه وان النصر
للمظلوم وان الیهود ینفقون مع
المؤمنین ماداموا محاربین وان
یثرب حرام جوفها لاهل هذه الصحیفة
وان الجار کالنفس غیر مضار ولا آثم
وانه لا تجار حرمة الا باذن اهلها وانه

وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود
بنی اوس کے لئے وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لئے ہے اور یہود بنی ثعلبہ کے لئے وہی عہد ہے جو یہود
بنی عوف کے لئے ہے مگر جو ظلم کرے یا گناہ کرے پس وہ
نہیں ہلاک کرے گا مگر اپنی جان کو اور اپنی اہل بیت کو اور
تحقیق قبیلہ جفنہ ثعلبہ کے قبائل میں شمار کیا جائے۔
اور بنی شطنہ کے لئے وہ معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف
کے لئے ہے نیکوکاری بدکاری کے حکم میں نہیں
رکھی جاوے گی اور قبیلہ ثعلبہ کے موالی مثل ثعلبہ
کے شمار ہونگی اور حلیف یہود کے مثل یہود کے
شمار کئے جاوینگے اور نہیں نکلے گا اون میں سے
کوئی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اور نہ
حائل آئیں گے کسی زخم کے قصاص پر اور جو شخص
کہ بدعہدی کرے گا پس اوس نے اپنے نفس سے
ساتھ بدعہدی کی مگر مظلوم۔ اور اللہ مددگار اس نا مہ
کے پورا کرنے والے کا ہے اور یہود پر نفقہ اونکا ہے
اور مسلمانوں پر نفقہ اونکا ہے اور اس میں اون کو
مدد دینا ہوگی اوس شخص کے مقابلہ جو اس صحیفہ کے
معاہدین سے لڑے اور آپس میں بھلائی اور خیر خواہی رکھیں
اور نیکی کو گناہ کے برابر نہ سمجھیں اور مرد گنہگار نہ سمجھا
جاوے اپنے حلیف کی بدکاری سے اور مظلوم کی مدد
کی جاوے اور یہود مالی صرفہ دیں مسلمانوں کے ساتھ
جب تک کہ وہ لڑیں اور وسط یثرب حرم ہے اس
صحیفہ والوں کے لئے اور پڑوسی مثل اپنے سمجھا جائے
نہ ضرر دیا جاوے اور نہ گنہگار سمجھا جاوے۔ اور نہ پناہ
دیجاوے کسی کے آبرو کو مگر اوس کے اہل کے اذن
سے اور اس امر پر کہ جب ہو کوئی حادثہ اس صحیفہ کے

ما كان بين اهل هذه الصحيفة من
حدث او اشتجار يخاف فساده فان
مرده الى الله عز وجل والى محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم و
ان الله على اتقى ما فى هذه الصحيفة
وابره وانه لا تجار قريش ولا من نصرها
وان بينهم النصر على من دهم يثرب و
اذا دعوا الى صلح يصالحونه ويلبسونه
فانهم يصالحونه ويلبسونه وانهم اذا
دعوا الى مثل ذلك فانه لهم على
المؤمنين الا من ضارب فى الدين
على كل اناس حصتهم من جانبهم
الذى قبلهم وان يهود الاوس
مواليهم وانفسهم على مثل
ما لاهل هذه الصحيفة مع البر
المحض من اهل هذه الصحيفة
وان البر دون الاثم لا يكسب
كاسب الا على نفسه وان الله على
اصدق ما فى هذه الصحيفة و
ابره وانه لا يحول هذا الكتاب
دون ظالم او اثم وانه من
خرج امن ومن قعد امن بالمدينة
الا من ظلم او اثم وان الله جار
لمن بر واتقى ومحمد رسول الله
صلى الله عليه وسلم +

معاہدین میں یا کوئی اختلاف ہو جس میں فساد کا اندیشہ
ہو پس رجوع کیا جاوے اوسکا طرف اللہ عز وجل
اور محمد رسول اللہ صلعم کے اور اللہ تعالی رضامند ہو
اوس شخص سے جو پورا کرنے والا ہے اِس صحیفہ کا اور
نہ پناہ دیے جاویں قریش اور نہ اونکے مددگار اور
آپسمیں مدد کریں مقابلہ میں اوس شخص کے جو حملہ کرے
یثرب پر۔ جبکہ وہ بلائے جائیں طرف کسی صلح کے کہ مصالحت
کریں اور مل لیں تو چاہیئے کہ صلح کریں اور مل لیں۔ اور جب
وہ صلح وغیرہ کی طرف بلائے جائیں تو مسلمانوں پر
اون کی مددگاری ہے مگر جو شخص کہ دین میں لڑے
اور ہر آدمی پر حصہ رسد واجب ہے اپنے اپنے
گنہگار اور اسیر کا حساب جاوت میں سے ہے اور
یہود اوس موالی اور خود اوسی معاہدہ پر ہیں جو اس
صحیفہ والوں سے کیا گیا ہے پوری وفاداری کے
ساتھ اِس صحیفہ والوں سے اور نیکوکاری مثل
بدکاری کے شمار نہیں کی جاوے گی۔
نہیں گناہ کمائے گا کوئی مگر اپنی جان پر اور اللہ تعالی
خوش ہے اِس صحیفہ میں سچے رہنے والے سے
اور یہ کتاب حائل نہیں ہوگی ظالم اور گنہگار کے
لیے اور جو شخص کہ مدینہ سے جائے یا وہاں
آئے امن میں ہے مگر ظالم یا گنہگار
اور تحقیق اللہ پناہ دینے والا ہے اوس شخص
کا جو شخص کہ وفاداری کرے اور پرہیزگار رہے
اور محمد رسول اللہ بھی۔

غرائب ما فی ھذا الکتاب

وہ لغات جو اس فرمان میں آئے ہیں

رابعہ۔ ویروی۔ علی رباعتہم من ربع
ای ثبت دباعۃ الرجل وربعتہ شانہ
وحالہ التی ھو رابع ای ثابت
علیھا فالمراد انھم علی امرھم
الذی کانوا علیہ من قبل **یتعاقلون**
العقل الدیۃ واصلہ ان من یقتل
یجمع الدیۃ من الاھل فیعقلھا بفناء
اولیاء المقتول ای یشدھا فی عقلھا
لیصلھا الیھم ویقبضوھا منہ یقال
عقل البعیر عقلا والعاقلۃ العصبۃ
والاقارب من قبل الاب الذین
یاتون دیۃ قتیل۔ **المعاقل**
جمع معقلۃ وھی الدیۃ یقال بنو
فلان علی معاقلھم التی کانوا علیھا
والمراد یکونون علی ما کانوا علیہ
من قبل فی اخذ الدیات واعطاءھا
عانیھم۔ العانی ھو الاسیر وکل
من ذل واستکان وخضع فقد عنی
یعنی ومنہ حدیث فک العانۃ وفکہ
تخلیصہ بفداء ونحوہ من ایدی الکفار
قولہ بالقسط۔ ای بالعدل
فالعطف تفسیری۔ **قولہ مخرجا**
قیل ھو القتیل یوجد بفلاۃ
ولا یکون قریبا من قریۃ فانہ یودی

ربع اور ایک روایت ہے علی رباعتہم مشتق ربع سے یعنی ثابت رہے۔ اور رباعۃ الرجل اور ربعۃ الرجل۔ اوسکا حال اور اوس کی شان۔ التی ھو رابع یعنی جسپر وہ ثابت ہے۔ پس مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اس امر پر رہیں جسپر تھے اس سے اول۔ **یتعاقلون**۔ عقل بمعنی دیت۔ اور اصل معنی یہ ہیں کہ جو شخص کہ مارڈالا جاے تو جمع کی جاتی ہے دیت اوس کے اہل سے۔ پس دیت دیجاتی ہے اوس اولیاء مقتول کو یعنی باندھا جاتا ہے اوسکو تاکہ پہونچا دیا جاوے اون کی طرف اور ادا کریں وہ دیت اوس سے بولا جاتا ہے عقل البعیر عقلا۔ اور عاقلہ کے معنی ہیں عصبہ اور رشتہ دار باپ کی جانب سے جو دیتے ہیں دیت قتیل کی **المعاقل** جمع معقلۃ کی جس کے معنی دیت کے ہیں بولا جاتا ہے بنو فلان علی معاقلھم التی کانوا علیھا۔ اور مراد اس سے یہ ہے کہ رہیں وہ اوسی حالت پر جسپر تھے اس سے اول۔ دیتیں لینے اور اوس کے دینے میں

عانیھم۔ عانی بمعنی قیدی۔ اور ہر وہ شخص جو ذلیل ہو اور عاجز ہو پس بولا جاتا ہے عنی یعنی۔ اور اسی سے ہے حدیث فک العانۃ کی۔ اور فک اوسکا یعنی چھوڑانا فدیہ وغیرہ دے کر کفار کے ہاتھ سے۔

قولہ بالقسط یعنی عدل کے ساتھ۔ پس عطف تفسیری ہے۔ **قولہ مخرجا** کہا گیا ہے کہ وہ قتیل جو پایا جاے جنگل میں اور نہ ہو قریب آبادی کے پس ادا کی جاوے گی دیت اوس کی بیت المال سے اور نہیں

من بيت المال ولا يبطل دمه وقيل
من لا عشيرة له وقيل هو بالهاء
المهملة وهو المثقل بحق دية او
فداء او غرم - **قوله دسيعة**
من الدسع وهو الدفع والمراد انه
طلب دفعا على سبيل الظلم فاضافه
اليه وهو اضافة بمعنى من ويجوز ان
يراد بالدسيعة العطية اى ابتغى منهم
ان يدفعوا اليه على وجه ظلمهم
اى كونهم مظلومين او اضافها اى
ظلمه لانه سبب دفعهم لها - **قوله
يجبر** - من جبر العظم المكسورة
وفي الحديث واجبرني وفي حديث
اخر واجبرهم من جبرة الوهن
اذا اصلحته وجبرة المصيبة اذا فعلت
معها صاحبها ما ينساها به وردت
عليه ما ذهب منه او عوضته عنه
قوله اعتبط - الاعتباط في الاصل
الموت بغير علة يقال مات عبطة
اى شابا صحيحا وعبطت الناقة
ذبحتها من غير مرض والمراد من
قتله بلا جناية ولا جريرة - **قوله
لا يوتغ** من وتغ وتغا واوتغه غيره
اى هلكه او اهلكه ومنه حديث
الامارة حتى يكون عمله هو الذي
يطلقها او يوتغه اى يهلكه - **قوله
بطانة يهود** - بطانة الرجل

باطل ہوگا اوسکا خون اور بعض نے اس کے معنے کہے
ہیں کہ وہ مقتول جس کے کنبے والے نہ ہوں۔ اور بعض
نے کہا ہے کہ وہ حا مہملہ سے ہے جس کے معنی ہیں
وہ قیدی جو دیت یا فدیہ یا قرض کی وجہ سے قید ہو **قولہ**
دسیعۃ مشتق ہے دسع سے جس کے معنی دفع کرنے
کے ہیں اور مراد اس سے یہ ہے کہ وہ طلب کرے
علی سبیل الظلم پس اضافت کی اوس کی طرف اور وہ
اضافت معنی من سے ہے۔ اور جائز ہے کہ مراد دسیعۃ سے
عطیہ ہو یعنی چاہا جاوے اون سے کہ دیں وہ اونکو
عطیہ اونکے ظلم کے طریقہ پر یعنی ہوں وہ مظلوم۔ یا اضافت
کی ہے اوسکی یعنی اوسکا ظلم اسوجہ سے وہ سبب اوس عطیہ کے
دینے کا اونکو **قولہ** یجبر مشتق ہے جبر العظم المکسورہ سے یعنی جوڑنا
ٹوٹی ہوئی ہڈی کا اور حدیث میں ہے کہ واجبرنی۔ اور دوسری
حدیث میں ہے کہ واجبرہم۔ مشتق ہے جبرۃ الوہن سے
جبکہ درست کردے تو اوسکو اور جبرۃ المصیبۃ سے جبکہ
مصیبت زدہ کے ساتھ ایسا کام کرے جس سے وہ
اپنی مصیبت بھول جائے اور دیدے تو اوسکو وہ چیز
جو جاتی رہی ہو اوس سے یا عوض کردے اوسکا **قولہ**
اعتبط۔ اعتباط کے اصل معنی ہیں مرنا بغیر بیماری کے۔ بولا جاتا
ہے مات عبطۃ لے جوان تندرست اور بولا جاتا ہے عبطت
الناقۃ یعنی ذبح کیا میں نے اوسکو بغیر بیماری کے اور مراد
مار ڈالنا ہے بے گناہ اور بے قصور۔ **قولہ** لا یوتغ مشتق
ہے وتغ وتغا و اوتغہ غیرہ سے اے ہلاک کیا اوسکو یا
مروا ڈالا اوسکو اور اسی سے ہے حدیث امارۃ کی کہ
یہاں تک کہ ہو اوسکا کام ہلاک کردے اوسکو۔
قولہ بطانۃ یہود۔ بطانۃ الرجل۔ ہم صحبت اوس شخص کے
اور راز دار اوس کے اور دخیل اوس کے کاموں میں

جلساءہ وصاحب سرہ ودا خلۃ امرہ الذی یشاورہ فی احوالہ ومنہ حدیث ما من نبی ولا خلیفۃ الا کانت لہ بطانتان **قولہ لا ینجز** - الانجاز الحیلولۃ **والثار** القصاص **والفتک** الغدر والخدعۃ - **قولہ اشتجار** - وھو المنازعۃ ومنہ المشاجرۃ -

وفی ھذا الکتاب مسائل کثیرۃ کل فصل منھا مسئلۃ وھذہ الصحیفۃ یدل علی ان یجوز اصطلاح المومنین مع الکفار اذا اصطلحوا المومنین بعضھم مع بعض -

وہ جن سے مشورہ لے اپنے احوال میں اور اسی سے وہ حدیث کہ نہیں ہے کوئی نبی اور نہ کوئی خلیفہ مگر کہ اوس کے دو بطانتہ ہوتی ہیں دو وزیر مشیرا **قولہ لا ینجز** انجاز - حائل ہو جانا **ثار** - قصاص - اور **فتک** - غدر اور مکر **قولہ اشتجار** - جھگڑا کرنا اور اسی سے مشاجرت -

اور اِس فرمان میں مسائل بہت ہیں ہر جملہ اوسکا مسئلہ ہے اور یہ صحیفہ دلالت کرتا ہے اِس بات پر کہ جبکہ مسلمان باہم صلح کریں تو جائز ہے صلح کر لینا اوسی صلح میں کفار کے ساتھ -

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لضجیع بن عبداللہ البکائی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ضجیع بن عبداللہ بکائی کو

ذکر الحافظ واخرج ابن الاثیر فقال انبأنا یحیی بن محمود اذنا باسنادہ الی ابن ابی عاصم قال حدثنا الحسن بن علی قال حدثنا الفضل بن دکین قال اخرج الینا عبد الملک بن عطاء البکائی کتابا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اکتبوہ ولم یملہ علینا وزعم ان ایمن بنت الضجیع حدثتہ بہ فاذا فیہ -

ھذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للضجیع ومن تبعہ من اسلم واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ

ذکر کیا حافظ نے اور تخریج کی ابن اثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی ابن محمود نے سنا کر اپنی سند سے جو پہونچتی ہے ابن ابی عاصم تک کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حسن بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضل بن دکین نے کہا کہ نکالی ہمارے لئے عبد الملک بن عطاء بکائی نے ایک تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ لکھو اوسکو اور نہیں پڑھا اوسکو ہم پر اور گمان کیا اوسنے کہ ایمن بنت الضجیع نے حدیث بیان کی اوس کی تو اوسمیں تھا کہ -

یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا ضجیع اور اوس شخص کے واسطے جو پیروی کرے اوس کی مسلمان اور نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور اطاعت کرے اللہ اور

بہ کتابت ملک ضجیع بن عبداللہ

واطاع الله ورسوله واعطى من المغنم خمس الله ونصر نبي الله واشهد على اسلامه وفارق المشركين فانه آمن بامان الله وامان محمد صلى الله عليه وسلم قال الحافظ رواه ابن شاهين من طريق عبد الرحيم بن زيد البارقي عن عقبة بن وهب البكائي عن الضحيع نحوه واشار ابن الكلبي الى هذا الحديث فقال وفد الى النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا وهو عندهم۔

اوس سے رسول کی اور دے خمس حصہ مال غنیمت کا اور مدد کرے اللہ کے نبی کی اور گواہ بنائے اوسکو اپنے اسلام پر اور علحدہ رہے مشرکین سے پس وہ امن میں اسکی اور امن میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا حافظ نے اور روایت کیا اسکو ابن شاہین نے عبد الرحیم بن زید بارقی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عقبہ بن وہب بکائی سے وہ ضحیح سے مثل اس کے۔ اور اشارہ کیا ہے ابن کلبی نے اس حدیث کی طرف پس کہا کہ آئے وہ (ضحیح) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس لکھا اونکے لیے فرمان اور وہ اونکے پاس ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لفروة بن عمرو الجذامي وكان عاملا في الروم من قيصر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے فروہ بن عمرو جذامی کو جو عامل تھے روم میں قیصر کی جانب سے

٢١ کتاب الی فروہ بن عمرو

قال الحافظ ساق ابن سعد عن الواقدي عن معمر وغيره عن الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس وساق من طريق اخرى عن اربعة من الصحابة قالوا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رجع من الحديبية في ذي الحجة سنة ست ارسل رسله الى الملوك يدعوهم الى الاسلام فذكروا القصة وفيها قال وكان فروة عاملا لقيصر على عمان من البلقاء فكتب فروة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم باسلامه وارسل اليه بهدية مع رجل من قومه يقال له مسعود بن سعد فقرأ رسول الله

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ہے ابن سعد نے واقدی سے وہ روایت کرتے ہیں معمر وغیرہ سے وہ زہری سے وہ عبید اللہ سے وہ ابن عباس سے۔ اور بیان کی دوسرے طریقہ سے چار صحابہ سے روایت کرکے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ لوٹے حدیبیہ سے ٦ ہجری میں تو بھیجے آپ نے قاصد بادشاہوں کے پاس جو اونکو دعوت اسلام کرتے تھے۔ پس ذکر کیا قصہ۔ اور اوس میں کہا کہ فروہ عامل تھے قیصر کے عمان پر جو بلقاء کے توابع سے ہے پس لکھی فروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسلام کی خبر اور بھیجا آپ کو ہدیہ اپنی قوم کے ایک شخص کے ساتھ جس کا نام مسعود بن سعد تھا پس پڑھا رسول اللہ نے اونکا خط اور قبول کیا اونکا ہدیہ اور انعام دیا اون کے قاصد کو پانچ سو درہم

صلی اللہ علیہ وسلم کتابہ وقبل ھدیتہ واجاز رسولہ خمسمأۃ درھم۔ انتھی۔ وذکر صاحب المصباح ایضا ھذہ القصۃ بروایۃ ابن الجوزی عن رامل بن عمرو الجذامی وقال فیہ اسلم فروۃ وبعث الیہ صلی اللہ علیہ وسلم ببغلۃ بیضاء وفرس وحمار واثواب وقباء سندس فکتب الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

من محمد رسول اللہ الی فروۃ بن عمرو

اما بعد فقد قدم علینا رسولک وبلغ ما ارسلت بہ وخبر عما قبلکم واتانا باسلامک فان اللہ قد ھداک بھداہ۔

وبلغ ملک الروم اسلام فروۃ فدعاہ وقال لہ ارجع من دینک قال لا افارق دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانک تعلم ان عیسی قد بشر بہ فحبسہ ثم اخرجہ فصلبہ۔

انتھی اور ذکر کیا صاحب مصباح نے بھی اس قصہ کو بروایت ابن جوزی رامل بن عمرو جذامی سے اور کہا اوس میں کہ اسلام لائے فروہ اور بھیجا رسول اللہ کو ایک سپید خچر اور ایک گھوڑا اور گدھا اور کپڑے اور ایک سندس کی قبا پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کہ

(فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے فروہ بن عمرو کی طرف۔

حمد وبعد اس کے (معلوم ہو کہ) آیا ہمارے پاس تمہارا قاصد اور پہونچی وہ چیز جو بھیجی تو نے اور خبر دی تمہارے حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام کی پس اللہ نے ہدایت کی ہے تجھکو اپنی جانب سے۔

اور خبر پہونچی قیصر روم کو فروہ کے اسلام کی پس بلایا اوسکو اور کہا لوٹ جا اپنے دین سے کہا کہ نہیں چھوڑوں گا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تحقیق تو جانتا ہے کہ عیسی علیہ السلام نے خوشخبری دی تھی انکی۔ پس قید کر دیا ان کو پھر سولی دیدی۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی قیس بن مالک الارحبی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک ارحبی کو

قال الحافظ وابن الاثیر اخرج ابن مندۃ من طریق عمرو بن یحیی بن عمرو بن سلمۃ الھمدانی قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی قیس بن مالک الارحبی

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ نے عمرو بن یحیی بن عمرو بن سلمہ ہمدانی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمان) لکھا قیس بن مالک ارحبی کی طرف کہ

سلام عليك اما بعد فاني استعملتك
على قومك عزهم وحمورهم وموالیهم
واقطعتك من ذرة نسار مائتي صاع
ومن ذبيب خيوان مائتي صاع جار
ذلك ولعقبك من بعدك ابداً ابداً ابداً
قال الحافظ وهو طرف من الذی اخرجه
ابن شاهين من طريق المنذر بن
محمد البابوسی قال حدثنا ابی وحسين
بن محمد عن هشام بن الكلبی بسنده
وفيه - انه رجع الى النبی صلى الله
عليه وسلم قيس بان قومه قد اسلموا
فقال نعم وافد القوم واشار باصبعه
اليه وكتب عهده على قومه همدان
عربها وموالیها وخلائطها ان
يسمعوا له ويطيعوا وان لهم ذمة
الله ما اقاموا الصلوة وآتوا الزكوة
واطعم ثلثمائة فرق جارية ابدا من
مال الله عز وجل -

كذا ذكره الزرقانی فی وفد همدان
وقال لا منافاة بين هذا وبين
ما روى فی هذا الوفد ان امر
عليهم مالك بن نمط واستعمل على
من اسلم من قومه لاحتمال انه
شرك مع قيس بعد ذلك مالك
بن نمط - حمورهم - جاء فی الحديث
بعثت الى الاحمر والاسود ای العجم
والعرب لان الغالب على العجم الحمرة

سلام ہو تجھ پر بعد حمد کے معلوم ہو کہ عامل بنایا میں نے
تجھکو تیری قوم پر عرب عجم موالی وغیرہ پر۔ اور مقرر کیا
میں نے تیرے لیے نسار کی جوار میں سے دوسو صاع اور
خیوان کے انگوروں میں سے دوسو صاع۔ جو جاری رہیں
گے تیرے لئے اور تیرے بعد تیری اولاد کے لئے
ہمیشہ ہمیشہ۔ کہا حافظ نے کہ وہ ایک ٹکڑا ہے اوس
حدیث کا جسکی تخریج کی ہے ابن شاہین نے منذر بن محمد
بابوسی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے
باپ اور حسین بن محمد نے ہشام بن کلبی سے روایت کر کے
اپنی سند سے اور اوس میں ہے کہ لوٹے قیس رسول اللہ کی
خدمت میں اس خبر کے ساتھ کہ اونکی قوم اسلام لے
آئی آپ نے فرمایا کہ اچھا ہے ایلچی قوم کا اور اشارہ
کیا اپنی انگلی سے انکی طرف اور لکھا اونکے لیے عہد اونکی
قوم ہمدان پر جو وہاں کے عرب اور موالی اور خلائط وغیرہ
کے لیے۔ کہ مانیں اونکا حکم اور طاعت کریں اور یہ کہ اون
کے لئے ذمہ اللہ کا ہے جبتک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیا
اور دیئے جاویں تین سو فرق (پیمانہ) جو جاری رہیں گے
اللہ عزوجل کے مال سے۔

اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے وفد ہمدان میں اور کہا
کہ کوئی منافات نہیں ہے اسکے درمیان میں اور اوس
حدیث کے درمیان میں جو روایت کی گئی ہے اس
وفد کے بارہ میں کہ امیر بنایا اونپر مالک بن نمط کو اور
عامل بنایا اونکو اونکی قوم کے مسلمانوں پر بوجہ احتمال اس
امر کے کہ شریک کر دیا ہو بعد اسکے قیس کے ساتھ مالک بن
نمط کو۔ حمورہم حدیث میں آیا ہے کہ بُعِثتُ یعنی بھیجا
گیا میں احمر واسود یعنی عجم اور عرب کی طرف اس وجہ
سے کہ غالب رنگ عجم میں سرخی اور سپیدی ہے۔

والبياض وعلى العرب الادمة والسمرة

اور عرب میں گندم گوں ہونا۔

هذا ما كتبه صلعم لقيلة بنت المخرمة التميمية

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے قیلہ بنت مخرمہ تمیمیہ کو

قال الحافظ روى الطبراني وابن
منداة من طريق عبد الله بن حسان
العنبري عن صفية ودحيبة
ابنتي عليبة وكانتا ربيبتي قيلة
كانت قيلة جدة ابيهما عن قيلة انها كانت
تحت حبيب بن ازهر احد بني جناب
فولدت نساء ثم توفي فانتزع
بناتها منها اثوب بن ازهر وهو
عمهن فخرجت تبتغي الصحابة الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم في اول
الاسلام اي اسلام قومها
فبكت جويرية منهن وهي اصغرهن
حديباء كانت قد اخذتها
الذمة عليها سبيج من صوف
فاحتملتها معها فبينما هما يرتكبان
الجمل اذا انتفجت الارنب فقالت
الحديباء القصية لا والله لا نزال
كعبك اعلى (من كعب اثوب) في
هذا الحديث ابدا (ثم سنح الثعلب
سمته اسما غير الثعلب) فقالت
فيه ما قالت في الارنب فبينما هما
يرتكبان الجمل اذ برك واخذته
رعدة فقالت الحديباء ادركتك

کہا حافظ نے روایت کیا ہے طبرانی اور ابن مندہ نے
عبد اللہ بن حسان عنبری کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں صفیہ اور دحیبہ سے جو بیٹی ہیں علیبہ
کی اور دونو پرورش کردہ تہیں قیلہ کی اور تہیں قیلہ
اون کے باپ کی نانی وہ روایت کرتی ہیں قیلہ سے
کہ وہ منکوحہ تہیں حبیب بن ازہر کی جو ایک شخص تہے
بنی جناب کے پس پیدا ہوئیں اون کے لڑکیاں پہر مرگئے
اون کے خاوند اور چہین لیں اونکی بیٹیاں ان سے
اثوب بن ازہر نے جو اونکا لڑکیونکا چچا تہا پس نکلیں یہ
رسول اللہ کیخدمت میں حاضر ہونے کی غرض سے اپنی قوم
کے شروع اسلام کے زمانہ میں۔ پس روئی ایک لڑکی اون
میں سے اور وہ سب سے چہوٹی تہی حدیبا ر سے لیا تہا
اوسپر ذمہ۔ اوسپر ایک قمیص تہا صوف کا پس ساتہہ لے لیا
اوسکو۔ جبکہ وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر تو بہاگا ایک
خرگوش پس کہا حدیبا نے کہ اسکے پیچھے لگ
جاؤ قسم اللہ کی ہمیشہ ہم بلند رہیں گے اثوب سے
اس معاملہ میں۔ پہر ظاہر ہوئی لومڑی جس کا
نام اوس نے ثعلب کے سوا کچھہ اور لیا تہا۔ پس
کہا اس کے بارہ میں یہی وہی جو کہا تہا خرگوش
کے بارہ میں۔ پس وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر
کہ وہ بیٹھ گیا اور اوسکو کپکپی لگ گئی پس کہا
حدیبا نے کہ تجہپر مصیبت آگئی اور اونٹ
نے لی جاوے گی۔ بیان کیا راوی نے پس کہا

والامانة اخذت (اثوب) قال فقلت
واضطررت اليها ويحك ما اصنع
قالت قلبي ثيابك ظهورها لبطونها
وتدحرجي ظهرك لبطنك و قلبي
احلاس جملك ثم خلعت سبيجها
فقلبتها ثم تدحرجت ظهرها
لبطنها ففعلت ما امرته به فانتقض
الجمل فقام (فناخ وباخ) فقالت
اعيدي عليه (اذانك) ففعلت ثم
خايرتد فاذا اثوب يسعى على أثارنا
بالسيف صلتا فوالينا الى رجواء ضخم
فدارا ه حيث القى الجمل الى رواق
البيت الاوسط وكان جملا ذلولا
ثم اقتحمت داخله فادركني اثوب
بالسيف فاصابت (ظبية طائفة)
من فروتية فقال القي الى ابنة اخي
يادبار فرمت بها اليه فجعلها على
منكبيه وذهب بها فكنت اعلم به
من اهل البيت مضيت الى اخت
لي ناكح في بني شيبان ابتغي الصحابة
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فبينا انا عنده ذات ليلة من الليالي
تحسب اني نائمة اذجاء زوجها من
السامر فقال وابيك لقد وجدت
لقيلة صاحب صدق فقالت اختي
من هو قال هو حريب بن حسان
الشيباني (غاديًا) ذا صباح وافد بكر بن

سینے اور مضطر ہوئی میں اوس کی طرف کہ خرابی
ہو تیری اب میں کیا کروں کہا کہ اپنے کپڑے الٹے
کرلے اور زمین پر لوٹ پوٹ۔ اور اپنے اونٹ کا ہیرو
اُلٹا کردے پھر اوتارا اوس نے اپنا قمیص پس اُلٹا
کرلیا اوسے پھر زمین پر لوٹی قیلہ کہتی ہیں (پس کیا میں نے
جس کا اوس نے مجھے حکم دیا تھا پس اٹھا اونٹ اور
کھڑا ہوا۔ پھر لوٹ گیا۔ پس کہا حدیبار نے پھر لوٹا اوسی
بات کو جو تیرے علم میں ہے پھر میں نے وہی کیا پھر
وہ دوڑنے لگا پس ناگہاں اثوب دوڑتا آتا تھا ہمارے
پیچھے ننگی تلوار سے پس پوشیدہ ہوگئیں وہ دونو ایک بڑے
غار کی طرف۔ پس گہوما اوس غار کے گرد اور بٹھا دیا
اونٹ اوس کہو کے وسط میں اور اونٹ شائستہ تھا
پس گھس گئی میں غار کے اندر تو پالیا مجھے اثوب نے
تلوار کے ساتھ۔

پس کہا کہ دیدے مجھے میرے بھائی کی بیٹی
اسے دیبار۔ پس پھینکدیا میں نے اوسکو اوسکی طرف
پس اوس کو کندھے پر بٹھایا اور لیگیا پس میں زائد
جانتی تھی اوس کا حال اہل بیت میں سے پس گئی میں
میری بہن کے پاس جس کا نکاح ہوا تھا بنی شیبان
میں جانا چاہتی تھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پس میں ایک رات ایسی لیٹی ہوئی تھی
کہ گویا میں سو رہی ہوں کہ آیا اوس کا خاوند جانوروں
کی چراگاہ سے۔ اور کہا قسم تیرے باپ کی پالیا میں نے
قیلہ کے لئے سچا دوست۔ میری بہن نے پوچھا وہ کون
ہے کہا وہ حریب بن حسان شیبانی ہے۔ جو اعلان
کے ساتھ جا رہا ہے۔
ایلچی بنکر قوم بکر بن وائل کا۔ کہا میری بہن نے۔ خرابی ہو

وائل فقالت اختی الویل لی لا تخبر
ھذا اختی فیذھب معہا فی بکر بن
وائل (من سمع الارض و بضی ھا)
لیس معہا من قومھا رجل قال لا اذکرتہ
لھا قالت وانا غیر ذاکرۃ لھذا فغدوت
فشددت علی جملی وسمعت قائلا
یقول - فنشدت عنہ فوجدتہ
غیر بعید وسالتہ الصحبۃ فقال نعم
وکرامۃ (ورکابۃ مناخۃ) عندہ فخرجنا
معہ صاحب صدق حتی قدمنا علی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو
یصلی بالناس صلوۃ الغداۃ قد اقیمت
حین شق الفجر والنجوم شابکۃ فی
السماء والرجال لا تکاد تعارف مع
ظلمۃ اللیل فصففت مع الرجال
وانا امرأۃ حدیثۃ عھد بالجاھلیۃ
فقال لی الرجل الذی یلینی من
الصف امرأۃ انت ام رجل فقلت
لا بل امرأۃ فقال انک کدت
تفتننینی فی الصلوۃ فصلی وراءک
فی النساء فاذا صف من النساء
قد حدث عند الحجرات لم اکن
رأیتہ حیث دخلت فکنت معھن
فلما طلعت الشمس دنوت فکنت
اذا رأیت رجلا ذا رداء وذا قشر
طمح الیہ بصری لاری رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فوق الناس فلما

میری مت خبر کرنا اس کی میری بہن کو پس چلی جاویگی
وہ اخی بکر بن وائل کے ساتھہ (قولہ من سمع الارض یعنی
اسکو مٹی رکھہ کر زمین کے کان ہی نہ سنیں) انہیں ہوگا
اوس کی قوم میں سے کوئی کہا نہیں ذکر کیا ہے میںنے
اوس سے کہا میری بہن نے کہ اور میں بھی نہیں
ذکر کروں گی اسکا اوس سے پس صبح کی میں نے اور
کاٹھی کسی اپنے اونٹ پر اور سنا میں نے ایک کہنے
والے کو جو کہہ رہا تہا پس تلاش کیا میں نے اسکو
پس پایا میں نے اوسکو قریب اور سوال کیا میں نے
اوس سے ہمراہی کا اقرار کیا اور کہا مرحبا ساتھہ چلنا ساتھہ
ٹھہرنا مراد ہمراہی اپنے ساتھہ ا پس ہم اوس سچے دوست
کے ہمراہ چلے یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کے
پاس اور آپ لوگوں کو صبح کی نماز پڑہا رہے تھے اور
کہڑی ہوئی تہی نماز جبکہ صبح نکل چکی تہی اور ستارے
پھیلے ہوئے تھے آسمان میں اور لوگ پہچانے نہیں جاتے
تھے رات کے اندھیرے کی وجہ سے. پس میں دوس
کی صف میں کھڑی ہوگئی اور میں ایسی عورت تہی جو
جدید اسلام لائی تہی پس پوچھا مجھے اوس شخص نے
جو میرے برابر صف میں تہا کہ تو عورت ہے یا مرد
میںنے کہا نہیں بلکہ عورت ہوں تو اوس نے کہا کہ تو نے
میری نماز ہی خراب کی تہی نماز پڑھ اپنے پیچھے عورتوں
میں رحیب توجہ کی میں نے اتو پیدا ہوگئی تہی ایک صف
حجروں کے نزدیک جس کو میںنے داخل ہوتے وقت
نہیں دیکھا تہا پس رہی میں اون عورتوں کے ساتھہ پس جب
طلوع ہوا شمس تو قریب ہوئی میں پس جب دیکھتی تہی میں کسی
شخص صاحب لباس کو تو جاتی تہی میری نظر اوسکی طرف
تاکہ دیکھوں میں رسول اللہ صلعم کو اور لوگوں سے اول میں

ارتفع الشمس جاء رجل فقال
السلام عليك يا رسول الله فقال
وعليك السلام ورحمة الله وعليه
اسمال مليتين قد كانتا من عفرتين
وقد نفضتا وبيده عسيب نخلة قفر
غير خوصيتين من اعلاه وهو
قاعد القرفصاء فلما رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم المتخشع في
الجلسة ارعدت من الفرق فقال
لي جليسه يا رسول الله ارعدت
المسكينة فقال بيده ولم ينظر
الي وانا عند ظهره يا مسكينة عليك
السكينة فلما قالها اذهب الله ما
كان في قلبي من الرعب وتقدم
صاحبي فبايعه على الاسلام وعلى
قومه ثم قال يا رسول الله اكتب
بيننا وبين تميم بالدهناء لا يجاوزها
علينا الا مسافر او مجاوز فقال اكتب
له يا غلام بالدهناء فلما رأيته قد
امر له بها شخص بي وهي وطني و
داري فقلت يا رسول انه لم
يسألك السوية في الارض اذا
سألك انما هي الدهناء (مقيد
الجمل) ومرعى الغنم ونساء بني
تميم وابناءها وراء ذلك فقال
امسك يا غلام صدقت المسكينة
المسلم اخو المسلم يسعهما الماء

جب آفتاب بلند ہوا تو ایک آدمی آیا اور کہا السلام علیک
یا رسول اللہ پس فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور
آپ بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے جو دو ازاریں
تھیں زعفرانی رنگ کی جنکا رنگ اوڑ گیا تھا. آپ کے
ہاتھ میں جنگل کی کھجور کی لکڑی تھی اوپر سے دو شاخی.
اور آپ پنڈلیوں کے گرد ہاتھوں کا حلقہ کیے ہوئے
بیٹھے تھے. پس جبکہ دیکھا میں نے رسول اللہ کو اس
تخشع کے ساتھ جلسہ میں تو کانپ گئی میں خوف سے پس
کہا میری بابت اون کے ساتھی نے کہ یا رسول اللہ لرزدہ
ہوگئی مسکینہ پس اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اور نہیں
دیکھا میری طرف اور میں آپ کے پیٹھ کے پیچھے تھی
فرمایا اے مسکینہ تجھپر نازل ہو سکینہ. جب آپ نے
یہ فرمایا تو کھو دیا اللہ نے وہ رعب جو میرے دل میں
تھا اور بڑھا میرا ساتھی پس بیعت کی آپ سے اسلام
پر اور اپنی قوم پر پھر کہا کہ اے رسول اللہ. لکھیے
ہمارے اور بنی تمیم کے نزدیک دہنار نہ تجاوز کرے
ہم پر کوئی مگر مسافر یا گذرنے والا فرمایا آپ نے
لکھ اوس کے لئے اے لڑکے دہنار. پس جب
دیکھا میں نے کہ حکم دیدیا اوس کے لئے دہنار کا تو ناگوار
ہوا یہ مجھے کیونکہ وہ میرا گھر اور میرا وطن تھا پس
کہا میں نے یا رسول اللہ اس نے آپ سے زمین
کا سوال کرنے میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکھا. دہنار
اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ اور بکریوں کی چراگاہ ہے
اور زنان بنی تمیم اور اون کی اولاد اوس کے پاس
رہتی ہیں فرمایا آپ نے ٹھہر جا او غلام. سچ بولا
مسکینہ نے. ہر مسلمان مسلمان کا بھائی ہے. شریک
ہیں وہ پانی اور شجر میں اور اعانت کریں ایک دوسرے

والشجر ويتعاونان على الفتان
فلما رأى حريب انه قد حيل
دون كتابه ضرب بيديه احدهما
على الاخرى فقال كنت انا وانت
كما قالها (حتفها يحترصان بظلفها)
فقلت انا والله ما علمت ان كنت
لدليلا في الظلماء جواد ايدي الرجل
عفيفا عن الرفقة حتى قدمنا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم و
لكن لا تلمني ان اسأل حظي اذا
سألت حظك فقال وما حظك في
الدهناء لا ابالك فقلت مقيد
جملي يسأله يحمل امرأتك فقال
لا جرم اني اشهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم اني لا ازال لك اخاما
حييت (اذ اثنيت) على هذا عنده
فقلت اما اذا بدأتها فلن اضيعها
فقال صلى الله عليه وسلم ايلام اهل
ودان يفصل للحظة وينظر من وراء
الحجرة قال فبكيت فقلت والله يا
رسول الله لقد كنت (ولد احراما)
فقاتل معك يوم الربذة ثم ذهب
عيري من خيبر فاصابته حماها فمات
فقال والذي نفس محمد بيده لو
لم تكوني مسكينة لجررناك على وجهك
(انتغلب) احد اكن ان تصاحب صويحبته
في الدنيا معروفا فاذا حال بينه و

کی فتنوں پر پس جب دیکھا حریب نے کہ حائل
آگئی میں اوس کی تحریر میں اپنا ایک ہاتھہ دوسرے
پر مارا اور کہا کہ

یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کی خدمت
میں۔ لیکن مت ملامت کر تو مجھے اِس بات پر کہ مانگوں
میں اپنا حصہ جبکہ مانگا تونے اپنا حصہ کہا اوس نے
کہ تیرا باپ مرے تیرا کیا حصہ ہے دہنا میں پس
میں نے کہا کہ میرے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے
پس کہا کہ گواہ کرتا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ تیرا بہائی رہوں گا جب تک کہ میں جیوں اگر
تو اسے چھوڑ دے گی۔ میں نے کہا کہ جب تو نے
اُسے شروع کیا ہے تو میں ہرگز اوسکو نہیں چھوڑونگی
گی۔ پس فرمایا رسول اللہ نے

پس فرمایا رسول اللہ نے قسم اوس ذات کی
کہ محمد کا نفس اوس کے ہاتھہ میں ہے اگر نہ ہوتی
تو مسکینہ تو ہم تجھے مونہ کے بل گھسیٹتے

بينه من هو اولى به استرجع ثم قال
رب أنسنى ما امضيت واعنى على
ما ابقيت فوالذى نفس محمد بيده
ان احد اكن لتبكى (فتستعيذ) اليه
صويحبته فيا عباد الله لا تعذبوا
اخوانكم ثم كتب لها فى قطعة اديم احمر
لقيلة والنسوة بنات قيلة بان لا
يظلمن حقا ولا يكرهن على منكر وكل
مومن مسلم لهن نصير احسن ولا تسئ
هذا ما اخرجه ابن مندة بطوله وقد
رواه ابو داؤد فى كتاب القطائع
والترمذى فى كتاب الاداب من
طريق عبد الله بن حسان طرفا
منه واخرجه الامام احمد من
طريق عاصم بن بهدلة عن ابى
وائل عن الحارث بن حسان البكرى
قال مررت بعجوز بالربذة
الحديث بطوله (العجوز هى قيلة)

یا عباد اللہ مت ستاؤ اپنے بھائیوں کو۔
پھر لکھا قیلہ کے لئے سرخ ادھوڑی کے ٹکڑے میں
اور یہ تحریر ہے (قیلہ اور عورتوں کے لئے جو قیلہ کی
لڑکیاں ہیں اس بات کی کہ نہیں ظلم کی جاوینگی کسی
حق کی بابتہ اور نہ مجبور کی جاویں بری بات پر اور ہر
مومن مسلمان اونکا مددگار ہے۔ نیکی کر اور برائی نہ کر۔ اس
مطول قصہ کی تخریج کی ہے ابن مندہ نے اور روایت
کیا ہے اسکو ابوداؤد نے کتاب القطائع میں اور ترمذی
نے کتاب الآداب میں اوس کا ایک ٹکڑا عبد اللہ بن
حسان کے طریقہ سے تخریج کیا اور تخریج کیا اس کو
امام احمد نے عاصم بن بہدلہ کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں ابی وائل سے وہ حارث بن حسان بکری سے
کہا کہ گذرا میں ایک بڑھیا پر ربذہ میں۔ الحدیث
(وہ بڑھیا قیلہ تہیں)

غرائب ما فى هذا الحديث

قوله سبيج ـ هو تصغير سبيج
كرغيف قميص بالفارسية وقيل
ثوب صوف اسود ـ **قوله انتفجت**
معناه وثبت اى ظهرت ـ **قوله**
القصة ـ القص تتبع الاثر منه
قوله تعالى فقالت لاخته قصيه

وكانت العرب يتفاولون بالارنب فلذلك قالت القصة اى نتبع آثارها **سنح** - اى ظهر - **حلس** - كساء على ظهر البعير تحت القتب **ديّار** - الديرخان النصارى و صاحبها الديار - كانه سبّها بتغييره فى دينه - **السامر** - يقال سمر الماشية النبات اى رعته - **قوله ذا قشر** - القشر بالكسر مايلبس وجمعه قشور - **قوله طمح اليه بصرى** - يقال طمح بصره اليه - اى ارتفع - **اسمال** - يقال سمل الثوب سمولا اخلق فهو ثوب اسمال - **مليتين** - مليئة تصغير ملأة وهى الازار - **قوله قد نفضتا** - اى نصل لون صبغهما ولم يبق الا الاثر - **قرفصاء** - هى جلسة المحتبى بيديه - **قوله شخص بى** - يقال شخص به كعنى اى اتاه امر ازعجه - **اقول**

هذا كتاب الله فى تسمية اهل الجنة واهل النار

یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے جسمیں تعیین ہے نام بنام اہل جنت اور اہل نار کے

ذكر فى جامع الازهر وكنز العمال عن ابن عباس قال خرج النبى صلى الله عليه وسلم فسمع ناسا من اصحابه يذكرون القدر فقال انكم قد اخذتم

ذکر کیا جامع ازہر اور کنز العمال میں ابن عباس رضہ سے روایت کرکے کہ کہا برآمد ہوئے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس سنا لوگوں کو اپنے اصحاب میں سے کہ ذکر کرتے ہیں قدر کا تو فرمایا کہ اختیار کی ہیں تم نے

قعرتین بعید فی الغور فیہما ہلک
اہل الکتاب من قبلکم ولقد اخرج
یوما کتابا فقال وہو یقرأہ۔
ہذا کتاب من الرحمن الرحیم فیہ
تسمیۃ اہل النار باسمائہم واسماء
آبائہم وقبائلہم وعشائرہم مجمل علی
آخرہ لا ینقص منہم فریق فی الجنۃ
وفریق فی السعیر۔

ثم اخرج کتابا آخر فقرأ علیہم
کتاب من الرحمن الرحیم فیہ تسمیۃ
اہل الجنۃ باسمائہم واسماء آبائہم
وقبائلہم وعشائرہم مجمل علی آخرہ
لا ینقص منہم احد فریق فی الجنۃ و
فریق فی السعیر۔

واخرج الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء
وواصلۃ وابی امامۃ قالوا اخرج علینا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نتذاکر القدر
فقال مہ مہ اتقوا اللہ وادیان عمیقان
قعیران مظلمان لا تہیجوا علی انفسکم
وہج النار۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہذا الکتاب
من اللہ الرحمن الرحیم باسماء اہل
النار واسماء آبائہم وامہاتہم وعشائرہم
فرغ ربکم فرغ ربکم فرغ ربکم اعددت
ابلغت انی قد انذرت۔

واخرج البزار عن ابن عمر۔ بسم اللہ
الرحمن الرحیم۔ ہذا کتاب من اللہ الرحمن الرحیم

ایسی دو گھاٹیاں (یعنی قضا و قدر) جو بہت گہری ہیں
ہلاک ہوگئے انمیں تم سے اول اہل کتاب پھر نکالی ایک
روز ایک تحریر اور فرمایا اور آپ اوسکو پڑھتے جاتے تھے کہ
یہ تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جسمیں تعیین ہے
اہل نار کی اون کے نام اور اون کے باپ عشائر و قبائل
کے ناموں کے ساتھہ۔ مہر کر دیگئی ہے اس کے ختم پر
نہیں کم ہوگا اونمیں سے ایک گروہ جنت میں ہے
اور ایک گروہ دوزخ میں۔

پھر نکالی دوسری کتاب اور پڑھی اون پر کہ
تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جس میں تعیین
اہل جنت کی ہے اون کے ناموں اور اون کے باپ
اور قبائل اور عشائر کے ناموں کے ساتھہ۔ مہر کردیگئی
ہے اس کے آخر میں نہیں کم ہوگا اوس سے کوئی۔ ایک
گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں۔

اور تخریج کی ہے طبرانی نے کبیر میں ابی درداء اور
واصلہ اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ آئے ہمارے
پاس رسول اللہ اور ہم ذکر کر رہے تھے قدر کا فرمایا
مہ مہ (کلمہ توبیخ) دو نالے ہیں گہری (یعنی قضا و قدر)
جنمیں نہ پانی ہے نہ سایہ اور تاریک نہ بھڑکاؤ اپنی جانوں
پر آگ کے شعلہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ رحمن
رحیم کی جانب سے اہل نار اور اون کے والدین اور
اون کے قبائل کے ناموں کی۔ فارغ ہوگیا تمہارا رب
فارغ ہوگیا تمہارا رب۔ فارغ ہوگیا تمہارا رب۔
بیان کردیا میں نے اور پہونچا دیا اور ڈرا دیا۔

اور تخریج کی ہے بزار نے ابن عمر سے بسم اللہ
الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ رحمن اور رحیم کیجانب سے

اخرجہ الطبرانی ۱۲
اخرجہ البزار ۱۲

فیه اهل الجنۃ باعدادھم واسمائھم واحسابھم مجمل علیھم الی یوم القیمۃ لاینقص منھم احد ولا یزاد فیھم احد وقد یسلك بالسعید طریق الشقاوۃ حتی یقال ھو منھم ما اشتبہ بھم ثم یزال الی سعادتہ قبل موتہ ولو بفواق ناقۃ - العمل بخواتمہ - قالہ ثلثا - وفی اسنادہ عبد اللہ بن میمون القراح ضعیف وقال البزار ھو صالح الحدیث وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح -

جنہیں اہل جنت ہیں گنتی وار اور اون کے نام اور اونکے حسب. مہر کردی گئی ہے اون پر قیامت تک نہیں کم ہوگا اونمیں سے کوئی نہ زائد ہوگا اونمیں کوئی اور کبھی اختیار کرتا ہے نیک بخت (ازلی) طریقہ بدبختی کا یہانتک کہ کہا جاتا ہے کہ یہ اونمیں سے ہی ہے کس قدر مشابہ ہے اونسے پھر مرنے سے پہلے اپنی (مقدر شدہ) سعادت کی طرف لوٹ آتا ہے اگرچہ عمل کا نتیجہ (انجام پر ہے. فرمایا اسکو تین مرتبہ. اور اس کی اسناد میں عبد اللہ بن میمون قراح ضعیف ہے اور کہا بزار نے وہ صالح ہے حدیث کے لئے اور باقی راوی اوس کے رجال صحیحین کے ہیں ؛

کتاب من اللہ لاھل الجنۃ

خدا کا فرمان جنتیوں کے لئے

عن انس لا یدخل الجنۃ احد الا بجواز -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - ھذا کتاب من اللہ لفلان بن فلان ادخلوہ جنۃ عالیۃ قطوفھا دانیۃ - التخریج اوردہ فی کنز العمال وقال اخرجہ عبد الرزاق وابن المنذر والشیرازی فی الالقاب واخرجہ الطبرانی وابن مردویہ والخطیب عن سلمان -

روایت ہے حضرت انس سے کہ نہیں داخل ہوگا کوئی جنت میں مگر ساتھ برکت اللہ کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے فلان بن فلان کے لئے داخل کر لو اس کو ایسی جنت میں جس کے پھلوں کے خوشہ قریب ہیں. تخریج. بیان کیا ہے اس کو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی عبد الرزاق اور ابن منذر نے اور شیرازی نے القاب میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور مردویہ اور خطیب نے سلمان سے.

کتاب من اللہ فی لوح المحفوظ

خدا کا فرمان لوح محفوظ میں

عن ابی امامۃ ان اول شئ کتبہ اللہ

روایت ہے ابی امامہ سے کہ اللہ نے سب سے اول

في اللوح المحفوظ -
بسم الله الرحمن الرحيم - اني انا الله لا
اله الا انا لا شريك لي انه من استسلم
لقضائي وصبر على بلائي ورضي بحكمي
كتبته صديقا وبعثته مع الصديقين
يوم القيمة -
اورده في كنز العمال قال واخرجه
ابن النجار عن علي رضي الله عنه -

لوح محفوظ میں لکھا تھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اللہ ہوں نہیں ہے کوئی
معبود مگر میں. نہیں ہے کوئی شریک میرا. جو کہ مطیع ہوا میرے
نوشتہ کا اور صبر کیا میری بلا پر اور راضی ہوا میرے حکم پر
لکھوں گا میں اوسکو صدیق اور اٹھاؤں گا اوسکو صدیقین
کے ساتھ قیامت کے دن -
بیان کیا اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی
ابن النجار نے علی رضی اللہ عنہ سے -

كتاب الى كسرى

هذا مكتبه صلى الله عليه وسلم الى كسرى ملك الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے کسریٰ بادشاہ فارس کو

ذكر المواهب لفظه فيما اخرجه الواقدي
وقال في مصباح المضي ان نسخته
عند ابن الجوزي هكذا -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى كسرى عظيم فارس
سلام على من اتبع الهدى وآمن
بالله ورسوله وشهد ان لا اله
الا الله وان محمدا عبده ورسوله
ادعوك بدعاية الاسلام فاني
رسول الله الى الناس كافة لانذر
من كان حيا ويحق القول على الكافرين
اسلم تسلم فان توليت فعليك اثم
المجوس - اخرج البخاري من حديث
ابن عباس انه صلى الله عليه وسلم
بعث بكتابه الى كسرى مع عبد الله
ابن حذافة السهمي وامره ان يدفعه

ذکر کیا ہے صاحب مواہب نے اوس کے الفاظ کا
بہ تخریج واقدی اور کہا مصباح المضی میں کہ نسخہ اوسکا ابن
الجوزی کے نزدیک اس طرح ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی
جانب سے کسریٰ پادشاہ فارس کی طرف. سلام ہو اوس
شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ
اور اوس کے رسول پر اور گواہی دے اس بات کی کہ
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ
کے رسول ہیں - بلاتا ہوں میں تجھکو دعوت اسلام کی طرف
کیونکہ میں رسول ہوں اللہ کا تمام مخلوق کی طرف تا کہ
ڈراؤں میں اون لوگوں کو جو زندہ ہیں (یعنی زندہ ہے
دل اونکا مراد یہ کہ اصلاح پذیر اور قابل قبول اسلام
ہے) اور ثابت ہو جاوے حجت کافروں پر - اسلام لے آ
سلامت رہیگا تو اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہوگا گناہ مجوس کا
بھی تخریج کی ہے بخاری نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کسرے کے پاس اپنا فرمان لیکر عبداللہ بن حذافہ

الی عظیم البحرین فدفعه عظیم البحرین
الی کسری فلما قرأه مزقه فدعا علیهم
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یمزقوا
کل ممزق وهکذا ذکره محمد بن سعد
فی الطبقات فی ترجمة عبد الله بن
حذافة قال اخبرنا یعقوب بن
ابراهیم بن سعد الزهری عن
ابیه عن صالح بن کیسان قال
قال ابن شهاب اخبرنی عبید الله
ابن عبد الله بن عتبة ان ابن عباس
اخبره ان رسول الله صلعم بعث
بکتابه الی کسری مع عبد الله بن
حذافة السهمی امره ان یدفعه الی عظیم
البحرین فدفعه عظیم البحرین الی کسری فلما
قرأه خرقه قال ابن شهاب فحسبت
ان المسیب قال فدعا علیهم رسول
الله صلعم ان یمزقوا کل ممزق +
وقیل بعث الکتاب مع عمر بن
الخطاب رض اخرجه ابن عدی بسند
ضعیف عن ابن عباس رض قال الحافظ
فان ثبت فلعله کتب الی ملک فارس
مرتین - **اقول** - ویؤیده روایة
الخطیب عن ابی معشر الذی اورده
فی جمع الجوامع وفیه ذکر الکتاب
بلفظ اخر من هذا فنسخته هکذا -
بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد
رسول الله الی کسری عظیم فارس

سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو وہ حاکم بحرین (منذر بن ساوی)
کو دیدیں پس پہونچا دیا حاکم بحرین نے وہ فرمان کسری کی
طرف. جب اوس نے نامہ مبارک پڑھا تو پھاڑ ڈالا پس بد دعا
کی آپ نے اوس کے لئے. بایں لفظ کہ ٹکڑے ٹکڑے
کئے جاویں وہ اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن سعد نے
طبقات میں عبد اللہ بن حذافہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی
ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری نے اپنے باپ سے
وہ روایت کرتے ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا
ابن شہاب نے کہ خبر دی مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ
بن عتبہ نے کہ ابن عباس رض نے خبر دی اونکو کہ رسول اللہ
صلعم نے اپنا فرمان لیکر کسری کی طرف عبد اللہ
بن حذافہ سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو کہ دیدیں وہ فرمان
حاکم بحرین کو پس پہونچا دیا اوسکو حاکم بحرین نے
کسری کے پاس پس جب کسری نے اوسکو پڑھا تو
پھاڑ ڈالا. کہا ابن شہاب نے کہ میرا خیال ہے کہ
مسیب نے کہا کہ بد دعا کی رسول اللہ نے اون کے
لئے کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں.
اور بعض نے لکھا ہے کہ بھیجا یہ فرمان عمر بن خطاب رض
کے ہاتھہ. تخریج کی ہے اس کی ابن عدی نے ضعیف
سند کے ساتھ ابن عباس رض سے کہا حافظ نے اگر یہ
ثابت ہوجائے تو شاید رسول اللہ نے لکھا فرمان
شاہ فارس کو دو مرتبہ **کہتا ہوں** میں کہ تائید کرتی ہے
اس قول کی روایت خطیب کی ابو معشر سے جسکو ذکر
کیا ہے جمع الجوامع میں اور اوس میں ذکر فرمان کا ہی
الفاظ کے تغیر کے ساتھہ بہ نسبت اس نامہ کی اور نسخہ اوسکا
اسطرح ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہی محمد
رسول اللہ کی جانب سے کسری بادشاہ فارس کی طرف

ان اسلم تسلم من شهد شهادتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فله ذمة الله وذمة رسوله۔

وفی روایة عمرو بن شبة انه بعثه مع خنیس بن حذافة۔ اخو عبد الله وهو غلط فانه مات باحد و بعث الرسل فی سنة سبع انتهی قد ذکرت کتاب کسری الی باذان فی امره صلے الله علیه وسلم و قصته مضے فی اسم باذان۔

یہ کہ اسلام لے آسلامت رہیگا تو جس شخص نے قبول کی ہماری شہادت (یعنی کلمہ توحید و اقرار رسالت) اور مونہ کیا ہمارے قبلہ کی طرف اور کھایا ہمارا ذبح کیا ہوا پس اوسکے واسطے پناہ اللہ کی ہے اور اُسکے رسول کی اور عمرو بن شبہ کی روایت میں ہے کہ بھیجا یہ فرمان خنیس بن حذافہ عبد اللہ کے بھائی کے ہمراہ اور یہ غلط ہے اسوجہ سے کہ اونہوں نے وفات پائی ہے احد میں اور قاصد بھیجے گئے سنہ ہجری میں انتہی۔ اور ذکر کر دیا ہے میں نے وہ نامہ جو کسری نے باذان کو لکھا تھا رسول اللہ کے بارہ میں اور اوسکے متعلق سب قصہ باذان کے نام میں

هذا ما کتبه صلعم الی ماعز بن ماعز البکائی

فرمان بنام ماعز بن ماعز بکائی

اخرجه ابن سعد فی الطبقات فقال اخبرنا موسی بن اسمعیل قال سمعت الجعد بن عبد الرحمن یقول ان عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعزا اتی النبی صلے الله علیه وسلم فکتب له کتابا۔ ان ماعز البکائی اسلم اخر قومه وانه لا یجنے علیه الا یده۔ قال ابن الاثیر فی الاسد روی حدیثه احمد بن اسحق بن صالح عن ابی سلمة موسی بن اسمعیل عن الهنید بن القاسم عن الجعید ابن عبد الرحمن ان عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعزا اتی النبی صلعم۔ فذکر قال واخرجه ابن منده وابو نعیم۔

تخریج کی ہے ابن سعد نے طبقات میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو موسی بن اسمٰعیل نے کہا کہ سنا میں نے جعد بن عبد الرحمن سے کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ماعز نے اونسے حدیث بیان کی کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپنے اون کے لیے فرمان کہ ماعز بکائی اسلام لاتے اپنی قوم کے آخر میں اور نہیں گناہ کرے گا اونپر مگر اونکا ہاتھ (یعنی وہ صرف اپنے ہر قصور میں پکڑے جائینگے) کہا ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ روایت کیا ہے اوس کی حدیث کو احمد بن اسحق بن صالح نے ابی سلمہ موسی ابن اسمٰعیل سے وہ روایت کرتے ہیں ہنید بن القاسم سے اور وہ جعید بن عبد الرحمن سے کہ عبد اللہ بن ماعز نے حدیث بیان کی اونسے کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس ذکر کیا کہا اور تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمالك بن احمر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن احمر کو

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا الكتاب من محمد رسول الله لمالك بن احمر ولمن تبعه من المسلمين امان لهم ما اقاموا الصلوة وآتوا الزكوة واتبعوا المسلمين وجانبوا المشركين وادّوا الخمس من المغنم وسهم الغارمين وسهم كذا وسهم كذا فهم آمنون بامان الله وامان محمد رسول الله ذكره في جامع الزهر وقال اخرجه الطبراني في الاوسط وفيه سعيد بن منصور الخزامي لم اقف له على ترجمة واخرجه ابن الاثير قال اخبرنا ابو موسى اذنا قال اخبرنا الحسن بن احمد قال اخبرنا ابو نعيم قال اخبرنا سليمان بن احمد في الاوسط قال اخبرنا محمد بن هارون قال حدثنا صفوان بن صالح قال حدثنا ابو الوليد بن مسلم قال حدثنا سعيد بن منصور الخزامي عن جده مالك بن احمر انه لما بلغه قدوم رسول الله صلى الله عليه وسلم وفد اليه فقبل اسلامه وسأله ان يكتب له كتابا يدعوه الى الاسلام فكتب له في رقعة من ادم - فذكر

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک بن احمر اور اون لوگوں کے واسطے جو اوس مطیع ہیں مسلمان۔ امان ہے اون کے لیے جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں مسلمانوں کی اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور ادا کریں خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ غارمین کا اور فلان اور فلان کا حصہ۔ پس وہ امن میں اللہ کے اور اُس کے رسول محمدؐ کے۔

ذکر کیا اِس کو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے اوسط میں اور اوس کی سند میں سعید بن منصور حزامی ہیں جن کے ترجمہ پر میں واقف نہیں ہوا اور تخریج کی ہے اِس کی ابن اثیر نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو موسیٰ نے سنا کر کہا خبر دی ہمکو حسن بن احمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نعیم نے کہا کہ خبر دی ہمکو سلیمان بن احمد نے اوسط میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن ہارون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صفوان بن صالح نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور حزامی نے اپنے دادا مالک بن احمر سے روایت کرکے کہ جب اونکو رسول اللہ کا تشریف لانا معلوم ہوا تو حاضر خدمت ہوئے قبول کیا آپ نے اونکا اسلام سوال کیا رسول اللہ سے کہ اونکو ایک فرمان لکھدیں۔ آپ نے ایک ادھوڑی کے ٹکڑے پر لکھدیا۔ پس ذکر کیے لفظ فرمان کے مثل مذکورہ بالا۔

الكتاب بلفظ المذكور وقال ايضاً
ورواه يزيد بن عبد ربه ابن
عبد الله الحمصي عن الوليد قال
حدثني سعيد بن منصور بن مخرز
ابن مالك بن احمر العوفي ثم الجذامي
او الخزامي عن جده انهما بلغه مقدم
رسول الله صلى الله عليه وسلم
تبوك فذكر الحديث وقال اخرجه
ابو عمر وابو موسى وقال الحافظ
اخرجه ابن شاهين بطريق يزيد بن
عبد ربه انه لما بلغهم مقدم النبي صلى الله
عليه وسلم تبوك وفد اليه مالك
ابن احمر فاسلم وسأل ان يكتب له
كتابا فكتب له في رقعة من ادم قال
الوليد فسألت سعيد بن منصور
ان يقرأني الكتاب فذكر كبره وضعف
بصره وقال ابو ايوب بن مخرز بن
منصور بن مخرز فسل عنه فلقيته
فاخرج لي رقعة من ادم عرضها
اربعة اصابع وطولها قدر شبر قد
انمحا ما فيها فقرأ علي ابو ايوب.
بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب
من محمد رسول الله الى ابن عمر
ومن تبعه من المسلمين - فذكر
الكتاب مثل لفظ ابن اثير قال و
كذا اخرجه البغوي من طريق هارون
ابن عمر والمخزومي عن الوليد وقال لا

اور ابن اثیر نے یہی کہا ہے کہ روایت کیا اسکو یزید بن
عبد ربہ ابن عبد اللہ حمصی نے ولید سے روایت
کر کے کہا ولید نے کہ حدیث بیان کی مجھسے سعید بن منصور
بن مخرز بن مالک بن احمر عوفی نے اپنے دادا سے کہ
جب خبر پہونچی مالک کو رسول اللہ کے تبوک میں
تشریف لانے کی پس ذکر کیا حدیث کو۔ اور کہا کہ
تخریج کی ہے اس کی ابو عمر اور ابو موسیٰ نے۔ اور کہا
حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین نے یزید
بن عبد ربہ کے طریقہ سے کہ جبکہ خبر پہونچی اون کو
رسول اللہ کے تبوک میں آنے کی تو حاضر ہوئے
آپ کی خدمت میں مالک بن احمر پس اسلام لے
آئے اور خواہش کی رسول اللہ سے کہ لکھ دیں
اون کے لئے ایک فرمان پس لکھا آپ نے ایک
ادہوڑی کے ٹکڑے میں۔ کہا ولید نے پس سوال
کیا میں نے سعید بن منصور سے کہ سنائے مجھکو وہ فرمان تو
عذر کیا اپنے بڑھاپے اور بینائی کم ہونیکا۔ اور کہا کہ سوال
کر اسکا ابو ایوب بن مخرز بن منصور بن مخرز سے پس ملا
میں اونسے تو نکالا میرے لئے ایک ادہوڑی کا ٹکڑا
جسکا عرض چار انگل اور طول تقریباً ایک بالشت تھا۔
تحقیق مٹ گیا تھا اوس میں کا لکھا ہوا پس سنایا مجھکو
ابو ایوب نے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے ابن عمر کے لئے اور اوس شخص کے لئے
جو پیروی کرے اوسکی مسلمانوں میں سے پس ذکر
کیا فرمان بلفظ ابن اثیر کہا اور اسیطرح تخریج کی ہے
اس کی بغوی نے ہارون بن عمرو مخزومی کے طریقہ سے وہ
روایت کرتے ہیں ولید سے۔ اور کہا کہ نہیں جانتا میں

اعلم هذا الاسناد غير هذا و اخرجه
الطبرانی فی الاوسط من طریق صفوان
ابن صالح عن الولید وساقه کله مدرجا
غیر مفصل کما فصله یزید بن عبد
ربه **قلت** والتوفیق بین الروایتین
فی اسم المکتوب الیه ان یقال یحتمل
ان یکون ابن عمر کنیة لمالك بن احمر
والله اعلم۔

قوله وسهم الغارمین اصل الغرم
فی اللغة مایشق علی النفس وسمی الدین
غرما لکونه شاقا علی الانسان
والمراد بالغارمین المدیون وهم
قسمان قسم ادانوا لانفسهم فی غیر
معصیة فیعطون من مال الصدقات
بقدر دیونهم اذا لم یکن بهم مال یفی
بدیونهم فان کان عندهم وفاء فلا
یعطون وقسم ادانوا فی المعروف
واصلاح ذات البین فیعطون
من مال الصدقات مایقضون به
دیونهم وان کانوا اغنیاء لما روی عن
عطاء بن یسار ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال لاتحل الصدقة لغنی
الا لخمسة لغاز فی سبیل الله
او لعامل علیها او لغارم اولرجل
اسیر اعانته ولرجل کان له جار
مسکین فتصدق علی المسکین فاهدی
المسکین للغنی اخرجه ابوداود مرسلا

اس سند سے سوائے اس فرمان کے۔ اور تخریج کی ہے
اسکی طبرانی نے اوسط میں صفوان بن صالح کے طریقہ سے
وہ روایت کرتے ہیں ولید سے اور بیان کیا اوس سب
کو مدرج غیر مفصل جیسیکہ بیان کیا ہے اسکو یزید بن عبدربہ
نے کہتا ہوں میں کہ اور توفیق درفع تعارض کی دونو
روایتوں میں مکتوب الیہ کے نام کی بابتہ یہ کہ کہا جائے
کہ احتمال ہے کہ ابن عمر کنیت ہو مالک بن احمر کی
واللہ اعلم۔

قولہ وسہم الغارمین۔ اصل معنے غرم کے لغت میں وہ
ہیں جو شاق ہو نفس پر اور نام رکھا گیا قرض کا دین بوجہ
شاق ہونے اوس کے انسان پر اور مراد غارمین سے
قرضدار ہیں اور وہ دو قسم ہیں ایک قسم جو قرضدار ہوجاویں
اپنے نفس کے لئے معصیت میں صرف کیے بغیر پس دیئے
جاویں وہ مال زکوۃ سے اونکے قرضہ کے موافق جبکہ نہو
اونکے پاس اسقدر مال کہ کافی ہو اونکے قرضہ میں پس اگر
اونکے پاس اتنا ہو تو نہ دیا جائے۔ اور ایک قسم وہ ہے
کہ قرضدار ہو جاویں نیکی کے صرفوں اور آپس کے صلاح
کرنے میں پس دیئے جاویں زکوۃ کے مال میں سے
اسقدر کہ ادا کریں اوس سے قرض اپنا اگرچہ وہ غنی ہوں
بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے عطاء بن یسار سے کہ
رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے صدقہ غنی کو مگر پانچ
شخصوں کو۔ لڑنے والا اللہ کے راستے میں۔ یا عامل اوسپر
یا قرضدار۔ یعنی فی سبیل اللہ یا قیدی کی اعانت کیجاوے
اوس کی اور اوس شخص کو جسکا پڑوسی مسکین ہو پس صدقہ کرے
مسکین پر پس ہدیہ دے مسکین غنی کو۔ تخریج کی اسکی ابوداود
نے مرسل اس وجہ سے کہ عطاء نے نہیں پایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو اور روایت کیا اس کو معمر نے زید بن

زاد في عطاء لم يدرك النبي صلى الله عليه
وسلم ورواه معمر عن زيد بن اسلم
عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري
عن النبي صلى الله عليه وسلم متصلا
بمعناه اما من كان في معصية فلا
يعط من الصدقات۔

اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں عطاء بن
یسار سے وہ ابوسعید خدری سے وہ
نبی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
متصل اسی معنی میں لیکن اگر قرض معصیت
میں ہو تو چاہیے کہ نہ دے اوس کو
صدقات میں سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمالك بن عبيد الحسحاس (بمهملات) الخشخاش (بمعجمات)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن عبید حسحاس کو (بمہملات) الخشخاش (بمعجمات)

نمبر ... مالک بن عبید الحسحاس

قال الحافظ وابن الاثير اخرج ابو نعيم
وابن منده من طريق الحصين بن ابي
الحر عن ابيه مالك وعميه قيس و
عبيد انهم اتوا النبي صلى الله عليه
وسلم يشكوا اليه رجل من بني فهم
فكتب لهم النبي صلى الله عليه وسلم
هذا كتاب من محمد رسول الله لمالك
وعبيد وقيس بني الحسحاس انكم آمنون
مسلمون على دمائكم واموالكم
لا تؤخذون بجريرة غيركم ولا
يجني عليكم الا ايديكم۔
قال ابن حجر الخشخاش (بمعجمات)
قال ورأيته في نسخة معتمدة من
كتاب ابن شاهين بالمهملات۔
قوله ولا تؤخذون۔ هذا يدل على
ان الكافر الحربي يؤخذ بجريرة غيره نحو ان
جنى احد من الكفار على المسلمين
ثم اخذ غيره منهم واسر يؤاخذ هذا

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ابونعیم اور ابن مندہ
نے حصین بن ابی حر کے طریق سے وہ روایت کرتے
ہیں اپنے باپ سے اور اپنے چچاؤں سے جو قیس اور
عبید ہیں کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
شکایت کرتے تھے آپ سے بنی فہم کے ایک شخص کے
پس لکھا اونکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک اور عبید اور
قیس بنی حسحاس کیلئے کہ وہ امن میں ہیں مسلمان ہیں
(امن میں ہیں) اپنی جانوں اور مالوں پر نہیں مواخذہ
کیے جاوینگے دوسروں کے گناہوں پر اور گناہ
کرینگے تم پر مگر ہاتھ تمہارے۔
کہا ابن حجر نے الخشخاش (بمعجمات) کہا اور دیکھا میں نے
ابن شاہین کی کتاب کے معتبر نسخہ میں (مہملات) کے
ساتھ۔
قولہ ولا تواخذون۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ
کافر حربی مواخذہ کیا جائے دوسرے کے گناہ میں جیسے
کہ اگر گناہ کرے کوئی کافروں میں سے مسلمانوں پر پھر
قید کر لیا جاوے علاوہ اسکے کوئی اور اونمیں سے تو مواخذہ کیا جاوے

الماسور علی تلك الجناية ۔ | اُس قیدی سے اُس جنایت کے عوض۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمجاعة بن مرارة السلمي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

اخرج ابو داؤد فی بیان مواضع قسم الخمس وسهم ذی القربی فقال۔ حدثنا محمد بن عيسى قال حدثنا عنبسة بن عبد الواحد القرشي قال ابو جعفر ابو عيسى كنا نقول له من الابدال قبل ان نسمع ان الابدال من الموالی قال حدثنی دخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعة عن هلال بن سراج بن مجاعة عن ابيه عن جده مجاعة انه اتی النبی صلى الله عليه وسلم يطلب دية اخيه قتلته بنو سدوس من بنی ذهل فقال النبی صلى الله عليه وسلم لو كنت جاعلاً لمشرك دية جعلت لاخيك ولكن ساعطيك منه عقبے فكتب له النبی صلى الله عليه وسلم بمائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركی بنی ذهل فاخذ طائفة منها واسلمت بنو ذهل فطلبها بعد مجاعة الى ابی بكر واتاه بكتاب النبی صلى الله عليه وسلم فكتب له ابو بكر باثنی عشر الف صاع من صدقة اليمامة اربعة آلاف

تخریج کی ہے ابو داؤد نے خمس غنیمت اور ذوی القربیٰ کے حصونکی تقسیم کے ذکر میں پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عیسیٰ نے کہا کہ حدیث بیانکی ہم سے عنبسہ بن عبد الواحد نے کہا ابو جعفر ابو عیسیٰ نے کہ ہم اوسکو ابدال میں سے شمار کرتے تھے پہلے اِس سے کہ سنا ہم نے کہ ابدال موالی میں سے ہوتے ہیں کہا کہ حدیث بیانکی ہم سے دخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعہ نے ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا مجاعہ سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں مانگتے تھے اپنے بھائی کی دیت جسکو مار ڈالا تھا بنو سدوس نے جو بنی ذھل میں سے ہیں پس کہا رسول اللہ صلعم نے اگر دیتا میں کسی مشرک کی دیت تو دیتا میں تیرے بھائی کی لیکن دونگا میں تجھکو اوسکا عیوض پس لکھا رسول اللہ نے اوس کے لیئے سو اونٹ اول اوس خمس کی غنیمت میں سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال سے پس کچھہ تو اوس میں سے وصول کیا اور اسلام لائے بنو ذہل۔ پس مانگا بعد میں مجاعہ نے ابی بکرؓ سے اور لائے اون کے پاس فرمان رسول اللہ کا پس لکھی اون کے لیئے ابو بکر نے دو ہزار صاع یمامہ کے صدقہ میں سے چار ہزار صاع گیہوں اور چار ہزار جو اور چار ہزار صاع کھجوریں۔ اور تھا اوس فرمان میں کہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد نبی کا

بوا اربعة آلاف شعير واربعة آلاف تمر وكان في كتاب النبي صلے الله عليه وسلم ۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد النبي لمجاعة بن مرارة من بني سلمى اني اعطيته مائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل عقبة من اخيه ۔

قوله عقبة من اخيه ۔ هذا يدل على انه يجوز للامام ان يعطى من الخمس عوض الدية اذا لم تكن الواقعة ما تحمل الدية ولهذا كان النبي صلے الله عليه وسلم وعد به و لكن ما حان الوفاء في عهده صلے الله عليه وسلم فوفى به ابوبكر رضي الله عنه من بيت المال ۔

مجاعہ بن مرارہ کے لئے جو بنی سلمی میں سے ہے کردیئے ہیں نے اوسکو سو اونٹ اول مال غنیمت سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال میں سے عیوض میں اوس کے بھائی کے۔

قولہ عقبۃ من اخیہ۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ امام کو جائز ہے کہ دے مال خمس میں سے عیوض دیت کا جبکہ ایسا واقعہ ہو جس میں دیت کسی پر نہ پڑ سکے۔ اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا اوسکا لیکن نہیں وقت آیا اوس کے پورا ہونے کا رسول اللہ کے زمانہ میں پس پورا کیا اوسکو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں سے

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم ايضا لمجاعة بن مرارة السلمي

یہ فرمان بھی لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

کتاب ارضا لمجاعة

قال الحافظ اخرج البغوي عن زياد ابن ايوب عن عنبسة بن عبد الواحد عن الرجيل بن اياس عن عمه هلال بن سراج عن ابيه سراج بن مجاعة قال اعطى النبي صلے الله عليه وسلم لمجاعة ارضا باليمامة يقال له الغورة وكتب له بذلك كتابا من محمد رسول الله لمجاعة بن مرارة من بني سلمى

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے زیاد بن ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں عنبسہ بن عبد الواحد سے وہ رجیل بن ایاس سے وہ اپنے چچا ہلال بن سراج سے وہ اپنے باپ سراج بن مجاعہ سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ کو زمین یمامہ میں جسکو غورہ کہتے تھے اور لکھا اس بابت اون کے لیے ایک فرمان۔ وہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے۔ دیا میں نے

انی اعطیتہ الغورۃ فمن حاجہ فیھا فلیأتنی۔ وقال ایضا اخرجہ الطبرانی وابن مندۃ ایضا من طریق ھلال بن سراج بن مجاعۃ عن ابیہ وذکر الحدیث وفیہ انی اعطیتک ارض کذا وکذا وفیہ۔ وکتبہ یزید۔ قال الحافظ یحتمل ان یکون یزید بن سفیان فانہ کان یکتب للنبی صلے اللہ علیہ وسلم وذکرھذا ابن الاثیر وابن عبد البر ایضا۔

اونکو غورہ پس جو جھگڑا کرے اوسنے اس بارہ میں تو چاہیے کہ آئیں وہ ہمارے پاس اور یہی کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور ابن مندہ نے بھی ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ذکر کیا حدیث کو اور اوس میں ہے کہ دی میں نے تجھکو فلاں اور فلاں زمین اور اوسمیں ہے کہ۔ اور لکھا اسکو یزید نے۔ کہا حافظ نے کہ احتمال ہے کہ ہو وہ یزید بن سفیان اِس وجہ سے کہ وہ کاتب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر اور ابن عبد البر نے بھی۔

هذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لمسیلمۃ الکذاب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مسیلمہ کذاب کو

ذکر فی المواھب وزاد المعاد وسیرۃ المحمدیۃ نقلوا عن ابن اسحق ان وفد بنی حنیفۃ اتوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وخلفوا مسیلمۃ فی رحالھم فلما اسلموا ذکروا لہ مکانہ فقالوا یا رسول اللہ انا خلفنا صاحبنا فی رحالنا ورکابنا یحفظھا لنا فامر لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بما امر بہ القوم وقال لھم انہ لیس بشرکم مکانا یحفظ ضیعتکم ثم انصرفوا فلما قدموا الیمامۃ ارتد عدو اللہ دینا وقال انی شرکت معہ فی الامر ثم جعل یسجع السجعات مضاھاتا للقرآن وا کتب الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم

ذکر کیا مواہب اور زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں نقل کرکے ابن اسحق سے کہ وفد بنی حنیفہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا مسیلمہ کو اپنے سامان میں — پس جب اسلام لائے تو ذکر کیا اونھوں نے اوسکا اور کہا اے رسول اللہ ہم نے چھوڑ دیا ہے اپنے ایک ساتھی کو اپنے سامان اور اونٹوں میں کہ حفاظت کرتا ہے اونکی پس حکم دیا رسول اللہ نے اوس کے لیے وہ جسکا حکم دیا تھا قوم کو اور فرمایا کہ نہیں ہے وہ تم میں سے برا۔ حفاظت کرتا ہے تمہارے سامان کی پھر لوٹ آئے وہ جب یمامہ میں پہونچے تو مرتد ہو گیا عدو اللہ۔ دین سے اور کہا کہ میں شریک کر دیا گیا ہوں اون کے ساتھ امر نبوت میں پھر قافیہ بندی کرنے لگا قرآن کے مقابلہ کے لیے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ۔

کتاب الکذاب الی رسول اللہ

من مسیلمة رسول الله الی محمد رسول الله اما بعد فانی اشرکت معك فی الامر وان لنا نصف الامر ولقریش نصف الامر ولکن قریشا قوما یعتدون فکتب رسول الله صلے الله علیه وسلم الیه فی جواب کتابه۔

جوابہ صلعم الیہ

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله الی مسیلمة الکذاب سلام علے من اتبع الهدی اما بعد فان الارض لله یورثها من یشاء من عباده والعاقبة للمتقین

قال فی جمع الجوامع واخرجه الطبرانی عن نعیم بن مسعود وذکر فی مصباح المضی انه قال ابن سعد وکتب رسول الله الیه وکان فیه۔

لفظ الکتاب بروایة ابن سعد

بلغنی کتابك الکذب والافك والافتراء علے الله۔

ورد فی الصحیحین مکالمة صلے الله علیه وسلم ایاه **فان قیل** کیف یجتمع خبر ابن اسحق مع هذا الحدیث الصحیح **فالجواب** ان المصیر الی ما فی الصحیح اولی ویحتمل ان یکون ان مسیلمة قدم مرتین الاولی کان تابعا وکان راس بنی حنیفة غیره وهذا اقام فی حفظ رحالهم ومرة متبوعا وفیها خاطبه النبی صلے الله علیه وسلم او القصة واحدة وکانت اقامته

(خط ہے) مسیلمہ رسول اللہ کی جانب سے محمد رسول اللہ کی جانب بعد اس کے (معلوم ہوکہ) شریک کر دیا گیا ہوں میں تمہارے ساتھہ امر نبوت میں تحقیق واسطے ہمارے نصف حکومت ہے اور نصف واسطے قریش کے لیکن قریش ایسی قوم ہے جو حد سے تجاوز کرتی ہے پس اوس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کی طرف۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد کے (معلوم ہوکہ) زمین اللہ کی ہے مالک کرے گا جسکو چاہیگا اپنے بندوں میں سے اور انجام واسطے پرہیزگاروں کے ہے۔

کہا جمع الجوامع میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے نعیم بن مسعود سے اور ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکہا رسول اللہ نے اوسکی طرف اور تہا اوس میں کہ

مجھے پہونچا تیرا خط جس میں جہوٹ اور تہمت اور بہتان ہے اللہ پر۔

اور ذکر ہے صحیحین میں اوس کے ساتھہ رسول اللہ کی گفتگو کرنے کا **پس** اگر کہا جائے کہ کیسے جمع ہوگی خبر ابن اسحق کی اِس حدیث صحیح کے ساتھہ تو **جواب** یہ ہے کہ جو صحیح بخاری میں ہے اوسکا اختیار اولی ہے اور احتمال ہے کہ آیا ہو مسیلمہ دو مرتبہ اول تو تابع ہوکر جبکہ تہا سردار بنی حنیفہ کا کوئی اور اوس کے سوا۔ اور اِسی وجہ سے رہگیا تہا وہ اون کے سامان کی حفاظت کے لئے اور ایک مرتبہ آیا تہا سردار بنکر اور اوسی دفعہ گفتگو کی اوس سے رسول اللہ نے۔ یا قصہ ایک ہی ہے اور تہا اوسکا سامان پر رہجانا عمداً بوجہ برا جاننے اِس

فی رحالہم باختیارہ استکبارا ان یحضر مجلس النبی صلے اللہ علیہ وسلم وعاملہ صلے اللہ علیہ وسلم معاملۃ الکرام علی عادتہ فارادا ستیلافہ بالقول حیث قال لیس بشرکم مکانا وبالفعل حیث اعطاہ مثل ما اعطے قومہ فلما لم یفد توجہ بنفسہ الیہ لیقیم علیہ الحجۃ - ھذا قالہ الحافظ **ویستفاد** من ھذہ القصۃ ان الامام یاتی بنفسہ الی من قدم یرید لقاءہ من الکفار اذا تعین ذلک طریقا لمصلحۃ المسلمین -

امر کے کہ آئے وہ رسول اللہ کی مجلس میں - اور معاملہ کیا رسول اللہ نے اوس کے ساتھہ معاملہ کرام کا اپنی عادت کے موافق پس ارادہ کیا اوس کی تالیف کا اپنے قول لیس بشرکم مکانا سے اور اپنے فعل سے باینطور کہ دیا اوسکو جو کچھہ کہ دیا اوس کی قوم کو - پس جبکہ نہیں فائدہ دیا اس بات نے تو بہ نفس نفیس خود آپ اوس کے پاس تشریف لے گئے تاکہ اوسپر حجت قائم ہو - بیان کیا ہے اسکو حافظ نے اور **معلوم** ہوتا ہے اِس قصہ سے یہہ کہ امام کو اون کفار کے پاس جو اوس سے ملنے آویں خود جانا چاہیے جبکہ اِس کی ضرورت ہو بوجہ مسلمانوں کی کسی مصلحت کے -

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لمصعب بن زبیر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مصعب بن زبیر کو

ذکر فی سیرۃ المحمدیۃ اخرج الدارقطنی عن ابن عباس قال اذن النبی صلے اللہ علیہ وسلم الجمعۃ قبل ان یھاجر ولم یستطع ان یجمع بمکۃ فکتب الی مصعب بن عمیر - اما بعد فانظر الیوم الذی یجھر فیہ الیھود بالزبور فاجمعوا النساء کم وابناءکم فاذا مال النھار عن شطرہ عند الزوال من یوم الجمعۃ فتقربوا الی اللہ برکعتین -

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے دارقطنی نے ابن عباسؓ سے کہا کہ اجازت دیئے گئے رسول اللہ جمعہ کی ہجرت کرنے سے اول - اور قدرت نہیں تھی اِس کی کہ جمعہ کریں مکہ میں (بوجہ غلبہ کفار کے) تو لکھا آپ نے مصعب بن عمیر کو کہ -

بعد حمد کے پس خیال رکھہ اوس دن کا جس میں زور سے پڑھتے ہیں یہود زبور - پس جمع کرو تم اپنی عورتوں اور بچوں کو - پس جبکہ دن ڈہل جاوے زوال کے وقت جمعہ کے دن تو تقرب حاصل کرو طرف اللہ کے دو رکعتوں سے *

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمطرف بن كاهن الباهلي

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا مطرف بن کاہن باہلی کو

قال الحافظ اخرج ابن شاهين فقال قال عمرو بن مالك قال خبرنا المنذر قال حدثنا الحسين بن محمد ابن علي قال حدثنا علي بن محمد المدائني عن ابي معشر عن يزيد بن رومان عن محمد بن اسحق عن شيوخه قالوا وفد مطرف بن الكاهن الباهلي احد بني قريظة على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الفتح فقال يا رسول الله اسلمنا للاسلام وشهدنا دين الله في سمواته وانه لا اله الا هو وصدقناك وامنا بكل ما قلت فاكتب لنا كتابا فكتب له -

من محمد رسول الله لمطرف بن كاهن ولمن سكن بيته من باهلة ان من احيا ارضا مواتا فيها مراح الانعام فهي له وعليه في كل ثلثين من البقر فارض وفي كل اربعين الغنم عتود وفي كل خمس من الابل مسنة - قال وذكره ابو احمد العسكري والرشاطي واورده ابن الاثير منسوبا الى ابي احمد العسكري - **اللغات** **مراح** - بالضم مواضع تاوي اليه الماشية ليلا - **فارض** - المسنة

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے پس کہا کہ کہا عمرو بن مالک نے کہ خبر دی ہمکو منذر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن محمد بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن محمد مدائنی نے ابی معشر سے اونہوں نے یزید بن رومان سے اونہوں نے محمد بن اسحٰق سے اونہوں نے اپنے شیوخ سے کہا اونہوں نے کہ مطرف بن کاہن باہلی جو بنی قریظہ میں سے تھے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے بعد پس کہا کہ اے رسول اللہ اسلام لائے ہم اور گواہی دی ہم نے اللہ کے دین کی جو اپنے آسمانوں میں ہے اور اس بات کی نہیں ہے کوئی معبود اوس کے سوا اور تصدیق کی ہم نے آپ کی اور ہر اوس بات کی جو آپ نے فرمائی پس فرمان لکھدیجئے ہم کو۔ پس لکھا رسول اللہ نے اونکے لیے کہ (فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مطرف بن کاہن کے لئے اور اوس کے اہل بیت کے لئے جو قبیلہ باہلہ کے ہوں کہ جو شخص کاشت کرے پڑت زمین جسمیں بیٹھک ہو چوپایوں کی تو وہ اوسکو معاف ہے اور اوسپر زکوٰۃ کی اہر تیس بقر میں ایک فارض ہی اور ہر چالیس غنم میں ایک عتود اور ہر پانچ اونٹوں میں ایک مسنہ کہا اور ذکر کیا اسکو ابو احمد عسکری نے اور رشاطی نے اور بیان کیا اسکو ابن اثیر نے ابی احمد عسکری کی طرف منسوب کر کے **شرح لغات** - مراح - بالضم - وہ جگہ جہاں ٹھکانہ پکڑیں جانور رات کو - **فارض** مسنہ اونٹ کا -

من الابل - **عتود** - هي الصغير
من اولاد المعز - اذا قوي ورعى
واتى عليه حول - **مسنة** - تقع على
البقرة والشاة معناه طلوع سنها
في السنة الثالثة -

عتود چھوٹا بچہ بھیڑ کا.
جبکہ قوی ہوجائے اور چرنے لگے اور اوس پر
ایک سال گذر جائے **مسنہ** اس کا اطلاق
آتا ہے گائے بیل اور بکری پر معنی اس کے. وہ جو
داخل ہوجائے تیسرے سال ہیں.

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قوله من احيا ارضا - الارض الميتة
هي التي لم تعمر - شبهت عمارتها
بالحياة وتعطيلها بالموت والاحياء
ان يعمل شخص الى ارض لم يتقدم
ملك عليها لاحد فيحييها بالسقي
او الزرع او الغرس او البناء فتصير
بذلك ملكه - والكتاب يدل عليه
وهو قول الجمهور ولكن قال
ابو حنيفة لابد من اذن الامام
وقال مالك يحتاج الى اذن فيما
قرب مما لاهل القرية اليه حاجة
من مرعى ونحوه ويؤيده هذا
الكتاب - **قوله في كل ثلثين**
هذا يدل على ان نصاب البقر
ثلثون والغنم اربعون والابل
خمس - اما نصاب الغنم والابل
فلا خلاف فيه واما البقر فحكي عن
ابن جرير الطبري انه قال صح الاجماع
المتيقن المقطوع به الذي لا اختلاف

قولہ من احیا ارضا. ارض میتہ وہ زمین جو آباد نہ ہو.
تشبیہ دیگئی اوس کی آبادی زندگی سے اور اوس کا
بیکار رہنا موت سے. اور احیاء یہ ہے کہ عمل کرے
کوئی شخص ایسی زمین میں جو کسی کی ملک نہ ہو پس زندہ
کرے اوسکو پانی پلا کر کھیتی کرکے یا پیڑ لگا کر یا
مکان بنا کر تو ہوجاوے گی اسوجہ سے وہ اوس کی ملک
اور یہ فرمان دلالت کرتا ہے اسپر اور یہی قول ہے
جمہور کا. لیکن کہا ابو حنیفہ نے کہ ضرور ہے اجازت
امام کی اور کہا امام مالک نے کہ ضرور ہے اون اہل دیہ
کی اجازت جنکو ضرورت ہو اس زمین کی چرائی وغیرہ
کے لئے. اور تائید کرتا ہے اس کی یہ فرمان.
قولہ فی کل ثلثین. یہ قول دلالت کرتا ہے اس امر پر
کہ نصاب بقر کا تیس راس ہیں اور غنم کے چالیس.
اور اونٹ کے پانچ. بکری اور اونٹ کے نصاب
میں تو اختلاف نہیں ہے. لیکن نصاب بقر کا. پس
حکایت کی گئی ہے ابن جریر طبری سے کہ اوسنے کہا
کہ اجماع صحیح اور متیقن ہوچکا ہے جس میں اختلاف
نہیں ہے کہ ہر پچاس بقر پر (زکوٰۃ) ایک بقر ہے
اور اعتراض کیا ہے اسپر صاحب امام نے

فيه ان فى كل خمسين بقرة بقرة
وتعقبه صاحب الامام بحديث عمرو
ابن حزم الطويل فى الديات وغيرها
فان فيه فى كل ثلثين باقورة تبيع
جذع اوجذعة وحكى ايضا عن ابن
عبد البرانه قال فى الاستذكار
لاخلاف بين العلماء ان السنة فى
زكوة البقر ما فى حديث معاذ قال
بعثنى رسول الله صلے الله عليه وسلم
الى اليمن وامرنى ان اخذ من كل
ثلثين من البقر تبيعة او تبيعا
رواه اصحاب الخمسة يعنى مسلم
واصحاب السنن - قال عبد الحق ليس
فى نصاب البقر حديث متفق على
صحته ولكن حديث معاذ صححه ابن
حبان والدار قطنى والحاكم وصححه
ايضا من رواية ابى وائل عن مسروق
عن معاذ ويقال ان مسروقا لم يسمع
من معاذ وقد بالغ ابن حزم فى تقرير
ذلك وقال ابن القطان هو على
الاحتمال وينبغى ان يحكم لحديثه
بالاتصال على راى الجمهور - و
قال ابن عبد البر فى التمهيد اسناده
متصل صحيح ثابت ووهم عبد الحق
فقال ان مسروقا لم يلق معاذا وهذا
مما لا اعلم فيه لاحد خلافا - فعلى هذا
الصحيح فى نصاب البقر ثلثون +

عمرو بن حزم کی طویل حدیث سے جو دیات
وغیرہ میں ہے اور اوس میں ہے کہ ہر تیس بقر پر
ایک تبیع جذع خواہ نر ہو یا مادہ - اور ابن عبد البر سے
بھی حکایت کی گئی ہے کہ اوس نے استذکار میں
کہا کہ علماء میں اس بات میں خلاف نہیں ہے کہ
سنت زکوۃ بقر میں وہ ہے جو مذکور ہے حدیث
معاذ میں کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یمن کی طرف اور حکم دیا مجھکو کہ لوں میں ہر
تیس بقر پر (زکوۃ) ایک تبیع (نر یا مادہ) روایت کیا
اسکو مسلم اور اصحاب سنن نے -
کہا عبد الحق نے کہ نصاب بقر کے بارہ میں ایسی
کوئی حدیث نہیں ہے جس کی صحت پر اتفاق
ہو - لیکن حدیث معاذ رض کی تصحیح کی ہے اس کی
ابن حبان اور دار قطنی اور حاکم نے اور بھی تصحیح
کی ہے روایت ابی وائل سے وہ روایت کرتے
ہیں مسروق سے وہ معاذ سے - اور کہا جاتا ہے
مسروق نے نہیں سنا معاذ سے اور ابن حزم نے
اس کے اثبات میں مبالغہ کیا ہے اور کہا ابن
قطان نے کہ یہ بات (سماع مسروق عن معاذ)
محتمل ہے اور لائق یہ ہے کہ حکم کیا جاوے اتصال
سند کا جمہور کی رائے کے موافق - اور کہا ابن عبد البر
نے تمہید میں کہ اوس کی اسناد متصل ہے
صحیح ہے ثابت ہے اور وہم ہوا ہے عبد الحق
کو پس کہا اوس نے کہ مسروق نہیں ملا معاذ سے
اور یہ اون امور سے ہے کہ نہیں معلوم مجھے اس میں
خلاف کسی کا - پس اس بنا پر ثابت ہو گیا کہ نصاب
بقر کا تیس راس ہے +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمطرف بن بهصل بالموحدة وقيل بالنون

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطرف بن بہصل کو

قال الحافظ اخرج البغوی وابن السکن وابن ابی عاصم من طریق الجنید بن امین بن ذروة بن نضلة بن طریف بن بهصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلة - وفی روایة البغوی حدثنی ابی امین قال حدثنی ابی ذروة عن ابی نضلة عن رجل منهم یقال له الاعشی واسمه عبد الله بن اعور كانت عنده امرأة منهم یقال لها معاذة - فخرج میا الاهله من هجر فهربت امرأته من بعده ونشزت علیه وعاذت برجل منهم یقال له مطرف ابن بهصل فاتاه وقال یا ابن عم عندك امرأتی فادفعها الی قال لیست عندی ولو كانت عندی ما دفعتها الیك و كان مطرف اعز منه فخرج حتی اتی النبی صلی الله علیه وسلم فعاذ به وانشاء یقول -

اشعار

یا مالك الناس ودیان العرب +
الیك اشكو ذربة من الذرب +
كالظبیة الشغباء فی ظل السرب +
خرجت ابغیها الطعام فی رجب +
فنزعتنی بنزاع وهرب +

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے اور ابن سکن اور ابن ابی عاصم نے جنید بن امین بن ذروہ بن نضلہ بن طریف بن بہصل حرمازی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا نضلہ سے۔ اور بغوی کی روایت میں ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ امین نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ ذروہ نے ابی نضلہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شخص سے جو ان ہی میں سے ہے کہا جاتا تہا اوسکو اعشی اور اوسکا نام عبد اللہ بن اعور تہا۔ اوس کی ایک عورت تہی جس کا نام معاذہ تہا۔ پس گیا وہ اپنے اہل وعیال کے لئے غلہ خریدنے ہجر سے پس بہاگ گئی اوس کی بیوی اوس کے بعد اور نافرمان ہوگئی اور پناہ پکڑی ایک شخص کی جسکا نام مطرف بن بہصل تہا پس آیا اعشی اوس کے پاس اور کہا اے میرے چچا کے بیٹے تیرے پاس میری بیوی ہے اوسکو میرے سپرد کردے جواب دیا کہ میرے پاس نہیں ہے اور اگر ہوتی جب بہی تجہے نہیں دیتا۔ اور تہا مطرف زائد عزت دار بہ نسبت اعشی کے۔ پس نکلا اعشی یہانتک کہ حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور استغاثہ کیا آپ سے اور پڑہنے لگا۔ اشعار

اے مالک لوگوں کے اور دیندارترین عرب + میں آپسے شکایت کرتا ہوں ایک بدزبان عورت کی + جو مثل اوس ہرنی کے ہے جو شریر ہو ہرنوں کی ڈار میں + گیا میں کہانا لینے کو اوس سے رجب میں + پس لڑی مجہسے اور بہاگ گئی۔

اختلفت العهد ولطت بالذنب
وقد ردتني بين عصب ينتسب
وهن شر غالب لمن غلب
فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يتكرها
وهن شر غالب لمن غلب
فكتب النبي صلى الله عليه وسلم
الى مطرف بن بهصل۔

انظر امرأة هذا معاذة - فادفعها اليه
فلما قرئ عليه الكتاب قال يا
معاذة هذا كتاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فيك فانا
دافعك اليه فقالت خذ لي عليه
العهد والميثاق وذمة نبيه ان لا
يعاقبني فيما صنعت فاخذ لها و
دفعها مطرف اليه فقال في ذلك

شعرًا

لعمرك ما حبي معاذة بالذي
يغيره الواشي ولا قدم العهد
ولا سوء ما جاءت به اذ ازالها
غواة رجال اذ ينادونها بعدي

قال الحافظ واخرجه احمد وابن ابي خيثمة وابن شاهين وغيرهم من طريق ابي معشر عن الصدقة ابن طيسلة قال حدثني ابي والحي عن اعشى بن مازن قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم الحديث

وقال ايضا راوي حديثه عبد الله

بدعہدی کی اور وم دبا کر بھاگ گئی۔ اور ہلاکت
میں ڈال دیا مجھکو درمیان شریف نسب کے۔
اور عورتیں بڑا غالب شر ہین اوس شخص کے لیے جو
اون پر غلبہ چاہے۔ پس رسول اللہ تکرار فرماتے
اس مصرعہ کی۔ "وھن شر غالب لمن غلب"
پس لکھا رسول اللہ نے مطرف بن بہصل کی
طرف (فرمان) کہ

مہلت دی اس کی بیوی معاذہ کو پس سپرد کر دے اوسکو اسکے۔ پس جبکہ پڑھا گیا اوس پر یہ فرمان تو کہا کہ اے معاذہ یہ فرمان ہے رسول اللہ کا تیرے بارہ میں اور اب میں دیدوں گا تجھے اوسکو۔ پس جواب دیا اوس نے کہ اوس سے عہد و میثاق اور اوسکے نبی کا ذمہ لیلے کہ مجھے سزا نہ دے اس امر کی جو میں نے کیا ہے پس عہد لے لیا اوس کے لئے اور سپرد کر دیا مطرف نے اوسکو پس کہے اس بارہ میں۔ شعر

قسم تیری عمر کی نہیں ہے میری محبت معاذہ سے۔
ایسی جسکو بدل دے کوئی عیب لگانیوالا یا قدامت عہد کی
اور نہ وہ برائی جو اوس نے کی ہے جبکہ بہکا دیں اوسکو۔
بہکانے والے مرد جبکہ پکارتے ہیں اوسکو میرے بعد

کہا حافظ نے اور تخریج کی اس کی احمد اور ابن ابی خیثمہ اور ابن شاہین وغیرہ نے ابی معشر کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں صدقہ بن طیسلہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور اہل قبیلہ نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کے پاس۔ الحدیث

اور بھی کہا کہ روایت کیا اوس کی حدیث کو عبد اللہ

ابن احمد فی زیادات المسند
من طریق عواف بن کهمس بن الحسن
عن صدقة عن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
والحی بعده قالوا حدثنا الاعشی
قال اتیت رسول الله صلی الله علیه
وسلم۔ الحدیث۔ وروی عن صدقة
عن ثعلبة بن معوذة عن الاعشی و
عن صدقة عن بقیة عن ثعلبة
عن الاعشی وروی عنه طیسلة
ابن صدقة قال حدثنی ابی واخی
عن الاعشی واخرجه ابن الاثیر
فقال اخبرنا ابو الفضل المنصور بن
ابی عبد الله الطبری باسناده الی
ابی یعلی احمد بن علی بن المثنی
قال حدثنا المقدمی قال حدثنا
ابو معشر یوسف عن یزید قال
حدثنی صدقة بن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
قال حدثنی الاعشی المازنی قال
اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فذکر القصة
وهکذا سواء اخرجه محمد بن سعد فی
الطبقات فی ترجمة الاعشی قال
اخبرنا ابراهیم بن محمد بن عرعرة
ابن البرند القرشی قال اخبرنی یوسف
ابن یزید ابو معشر البراء قال حدثنی
طیسلة المازنی قال حدثنی ابی والحی

بن احمد نے زیادات مسند میں عوف بن کہمس بن
حسن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صدقہ
سے وہ طیسلۃ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے
معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے اور اوس کے بعد اہل قبیلہ
نے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے اعشی
نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث
اور روایت کی گئی ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں ثعلبہ بن معوذہ سے وہ اعشی سے اور روایت
ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے ہیں بقیہ سے وہ
ثعلبہ سے وہ اعشی سے اور روایت کی اونسے طیسلہ
بن صدقہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ
اور بھائی نے اعشی سے روایت کرکے اور تخریج کی
اس کی ابن اثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو الفضل منصور
بن ابی عبد اللہ طبری نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے
ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی کی طرف کہا کہ حدیث بیان
کی مجھ سے مقدمی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
ابو معشر یوسف نے یزید سے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھ سے صدقہ بن طیسلہ نے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھ سے معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے اعشی مازنی نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس ذکر کیا قصہ اور بالکل اسی طرح
تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں اعشی
کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ
بن برند قرشی نے کہا کہ خبر دی مجھے یوسف بن یزید ابو معشر
براء نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے طیسلہ مازنی نے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھے میرے باپ اور قبیلہ والوں
نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی

عن اعشی بن مازن قال اتیت النبی صلعم۔ فذکر۔ ثم اسند فقال اخبرنا احمد بن محمد بن انس قال اخبرنا ابوحفص الصیرفی عمرو بن علی قال حدثنی عبید بن عبد الرحمن بن عبید الحنفی قال حدثنی الجنید بن امین بن ذروة بن نضلة بن طریف بن نهصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلة ان رجلا منهم یقال له الاعشی۔ فذکر القصة بطوله۔

خدمت میں۔ پس ذکر کیا۔ پھر سند بیان کی اور کہا کہ خبر دی ہمکو احمد بن محمد بن انس نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابوحفص صیرفی عمرو بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے عبید بن عبد الرحمن بن عبید حنفی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے جنید بن امین بن ذروۃ بن نضلہ بن طریف بن نہصل حرمازی نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا نضلہ سے کہ ایک شخص اون میں سے جس کا نام اعشی تہا۔ پس ذکر کیا پورا قصہ۔

نقل کتاب لمعدیکرب بن ابرھہ

هذا ما کتبه النبی صلی الله علیه وسلم لمعدیکرب بن ابرهة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو

ذکر فی مصباح المضی ولم اجد فیما سواه انه قال ابن سعد وکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم لمعدیکرب بن ابرهة۔ ان له ما اسلم علیه ارض خولان افاد ان ارض الحربی یجوز للامام ان یتصرف فیه ویملکه غیره۔

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں اور نہیں پایا میں نے اوس کے سوا کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو کہ واسطے اوسکے معاف ہے ارض خولان کی وہ زمین جسپر وہ اسلام لایا ہے۔ فائدہ دیا اس فرمان نے اس امر کا کہ حربی کی زمین میں امام کو جائز ہے کہ تصرف کرے اوسمیں اور مالک کرے اور کسیکو

نقل کتاب لمعاذ بن جبل رض

هذا ما کتبه النبی صلی الله علیه وسلم لمعاذ بن جبل رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی کو

قال الحافظ اخرج ابن السکن والطبرانی من طریق سیف بن عمرو عن سهل بن یوسف بن سهل عن ابیه عن عبید بن صخر عن صخر وکان ممن بعثه النبی صلی الله علیه وسلم مع

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ابن سکن اور طبرانی نے سیف بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو سے وہ سہل بن یوسف بن سہل سے وہ اپنے باپ سے وہ عبید بن صخر سے وہ صخر سے اور تہے یہ اون لوگوں میں جنکو بہیجا تہا رسول اللہ نے عمال یمن کے ہمراہ کہ فرمان

عمال اليمن ان النبي صلى الله عليه وسلم
كتب الى معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه
انى عرفت بلاءك في الدين والذي من
مالك حتى ركبك الدين وقد
طيبت لك الهدية فان اهدي لك
شئ فاقبله -

قوله فاقبله - هذا يدل على ان
ما اهدي له رضي الله عنه فكان له
حلالا ويرده ما رواه احمد والطبراني
عن ابي حميد الساعدي قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم هدايا
العمال غلول - وما روي عن بريدة
مرفوعا من استعملناه على عمل
فرزقناه رزقا فما اخذه بعد فهو
غلول - ولعل الحلة كانت خاصة
لمعاذ رضي الله عنه لمصلحة كانت
عنده صلى الله عليه وسلم في امره
او الحكم عام لجميع المسلمين و
يؤيد هذا ما رواه ابو داؤد عن
عمر رضي الله عنه - رفعه - اذا
اعطيت شيئا من غير ان تسئل
فكل وتصدق - ويمكن التوفيق
ان في حديث عمر رضي الله عنه
كانت عمالة للتي رزقها الامام
وقدرها للعاملين والاحاديث
التي فيها النهي محمولة على الهدايا
والتحف والله اعلم -

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ کی طرف کہ
پہچانا میں نے یعنی جانتا ہوں میں مصیبت تیری دین کے
بارہ میں اور وہ جو کہ خرچ ہوا تیرا مال حتی کہ غالب آگیا تجھپر
تیرا دین اور حلال کر دیا میں نے تیرے لئے ہدیہ پس اگر
کوئی چیز تجھے ہدیہ دیجاوے تو قبول کر تو اوسکو۔

قولہ فاقبلہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جو
چیز ہدیہ دیجاوے حضرت معاذ کو تو حلال ہوگی اونھیں
اور رد کرتی ہے اسکو وہ حدیث جو مروی ہے احمد اور
طبرانی سے بروایت ابی حمید ساعدی کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہدیہ لینا عاملوں کا غلول ہی
(یعنی اوس کے حکم میں ہے) اور وہ حدیث جو مروی ہی
بریدہ سے مرفوع کہ جس شخص کو کہ ہم عامل بنادیں اور
اوسکا روزینہ مقرر کریں تو اس کے بعد جو کچھ لیگا وہ غلول
ہے (یعنی اوس کے حکم میں) اور شاید حلت خاص ہو
معاذ رضی اللہ عنہ کے لئے بوجہ کسی مصلحت کے جو
رسول اللہ کے ذہن میں تھی۔ اونکی بابتہ یا حکم حلت کا
عام ہے جمیع مؤمنین کے لئے اور تائید اس کی
وہ حدیث ہے جو مروی ہے عمر رضہ سے۔ مرفوع۔
جبکہ دیا جاوے تو کوئی چیز بے مانگے تو کہا اور صدقہ
کر اور ممکن ہے توفیق اس طور سے کہ حدیث
عمر رضہ کی تو محمول ہو اوس روزینہ پر جو مقرر کرے
امام عاملوں کے لئے۔

اور وہ حدیثیں جس میں وارد ہے نہی محمول ہوں تحفوں
اور ہدیوں پر واللہ اعلم۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضاً لمعاذ بن جبل رضـ حين توفى ابنه

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو جبکہ اونکا بیٹا مر گیا تھا

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى معاذ بن جبل سلام
عليك فانى احمد اليك الله الذى
لا اله الا هو - اما بعد فاعظم الله لك
الاجر والهمك الصبر ورزقنا واياك
الشكر فان انفسنا واموالنا واهلنا
من مواهب الله وعواريه المستودعة
متع الله به فى غبطة وسرور وقبضه
منك باجر كثير - الصلوة والرحمة
والهدى - فان احتبسه فاصبر
ويحبط جزعك اجرك فتندم واعلم
ان الجزع لا يرد ميتا ولا يدفع حزنا
وما هو نازل فكان قد والسلام -
ذكره فى جامع الازهر وقال اخرجه
الطبرانى فى الكبير والاوسط - واخرجه
الحاكم فى المستدرك فقال حدثنا
ابو على الحسين بن على الحافظ
قال اخبرنا الحسين بن عبد الله
ابن يزيد القطان قال حدثنا عمرو
ابن بكر السكسكى قال حدثنا مجاشع
ابن عمرو الاسدى قال حدثنا
الليث بن سعد عن عاصم بن عمر بن
قتادة عن محمود بن لبيد عن معاذ
ابن جبل - فذكر الحديث - وقال

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے (تعزیت نامہ)
محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف
سلام ہو تجھپر پس حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے
ایسے اللہ کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے
بعد حمد کے معلوم کر (کہ) اللہ تیرا اجر بڑہائے اور تیرے
دل میں صبر ڈالے ۔ اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر
کی پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل اللہ کے عطیات
میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں ہیں فائدہ مند کیا
اللہ نے ہم کو اوس کے ساتھ بحالت سرور وغبطہ (یعنی
ایسی حالت میں کہ لوگ ہم پہ اوسکی وجہ سے رشک کریں)
اور لیلیا اوسکو تجھ سے اجر کثیر کے عوض (اختیار کر تو) نماز
اور رحمت اور ہدایت. پس اگر لیلیا ہے تجھسے اوسکو تو
صبر کر اور گھیر لیگا تیرا رنج وغم تیرے ثواب کو پس نادم ہوگا
تو. اور جان لے تو کہ رونا دہونا نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ دفع
کریگا غم کو اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے وہ ضرور ہوگا والسلام.
ذکر کیا ہے اسکو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی
نے کبیر اور اوسط میں. اور تخریج کی ہے اس کی حاکم نے
مستدرک میں اور کہا حدیث بیانکی ہم سے ابو علی حسین بن علی
حافظ نے کہا کہ خبر دی ہمکو حسین بن عبد اللہ بن یزید قطان
نے کہا حدیث بیانکی ہم سے عمرو بن بکر سکسکی نے کہا حدیث
بیانکی ہم سے مجاشع بن عمرو اسدی نے کہا کہ حدیث بیانکی ہم
سے لیث بن سعد نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت
کر کے وہ روایت کرتے ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ سے پس ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ غریب ہے

مـ۹۹ کتاب ایضاً الی معاذ بن جبل رضـ

لفظ الکتاب علی تخریج الحاکم والطبرانی وغیرہ

غریب حسن الا ان مجاشع بن عمرو
لیس من شرط هذا الکتاب واخرجه
ابو نعیم فی الحلیة باختلاف یسیر
فقال حدثنا ابو علی محمد احمد بن
الحسن قال قال احمد بن محمد بن
الجعد حدثنا حفص بن عمرو المقری
قال حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن
القرشی عن محمد بن سعید عن
عبادة بن نسی عن عبد الرحمن بن
الغنم قال شهدت مع معاذ بن جبل
حین اصیب ولده ووجده علیه
فبلغ ذلك النبی صلی الله علیه وسلم
فکتب الیه۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد
رسول الله الی معاذ بن جبل سلام
علیك فانی احمد الیك الله الذی لا اله الا هو
اما بعد فاعظم الله لك الاجر والهمك
الصبر ورزقنا وایاك الشکر۔
ان انفسنا واهلینا واموالنا واولادنا
من مواهب الله عز وجل الهنیئة
وعواریه المستودعة یمتع بها الی
اجل معلوم ویقبض لوقت معلوم
ثم افترض علینا الشکر اذا اعطی والصبر
اذا ابتلی فکان ابنك من مواهب
الله الهنیئة وعواریه المستودعة متعك
به من غبطة وسرور وقبضه منك
باجر کثیر۔ الصلاة والرحمة ان

حسن ہے مگر مجاشع بن عمرو نہیں ہیں اِس کتاب کی شرط
کے موافق اور تخریج کی اس کی ابو نعیم نے حلیہ میں تھوڑے
اختلاف سے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو علی محمد احمد
بن حسن نے کہا کہ کہا احمد بن محمد بن جعد نے کہ حدیث بیان کی
ہم سے حفص بن عمرو مقری نے کہا کہ حدیث بیان
کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن قرشی نے محمد بن
سعید سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ
بن نسی سے وہ عبد الرحمٰن بن غنم سے کہ تہا میں معاذ
بن جبل کے ہمراہ جبکہ وفات ہوئی اون کے بیٹے
کی اور وہ اوس کے غم میں تھے پس خبر پہونچی
اِس بات کی رسول اللہ کو پس لکھا آپ نے اون
کی طرف کہ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تعزیت نامہ ہے محمد رسول اللہ
کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھپر میں حمد کرتا ہوں
تیری طرف ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی
بعد حمد کے پس بڑہا دے اللہ تیرا اجر اور ڈالے تیرے
دل میں صبر اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر کی
پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل و اولاد اللہ کے
عمدہ عطیات میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں
ہیں۔ فائدہ مند کرتا ہے اوس کے ساتھ وقت مقررہ
تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر پھر فرض کی ہم پر شکر
کرنا جبکہ عطا کرے اور صبر کرنا جبکہ مبتلا کرے۔
(مصیبت میں) اور تہا تیرا بیٹا اللہ کی عمدہ عطیات اور
اوس کی مستعار امانتوں میں سے۔ فائدہ مند کیا تجھکو
اوس کے ساتھ بحالت سرور و غبطہ۔ اور لیلیا اوسکو
تجھہ سے اجر کثیر کے عوض۔ لازم کر تو اپنے پر صلوۃ اور
رحمت۔ اگر صبر کرے تو اور طلب ثواب کرے تو تو نہ

کتاب معاذ کی تخریج کی ابو نعیم فی الحلیۃ ۱۲

صبرت واحتسبت فلا تجمعن
عليك يا معاذ خصلتين فيحبط لك
اجرك فتندم على ما فاتك فلو قدمت
على ثواب مصيبتك علمت ان المصيبة
قد قصرت في جنب الثواب فينجز
من الله موعده وليذهب اسفك
ما هو نازل فكان قد والسلام۔
وقال ايضا حدثنا مجاشع بن عمرو بن
حسان قال حدثنا الليث بن سعد
عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود
ابن لبيد عن معاذ بن جبل انه مات
ابن له فكتب اليه رسول الله صلى
الله عليه وسلم يعزيه بابنه - فكتب له
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى معاذ بن جبل فذكر
مثل حديث محمد بن سعيد عن عبادة
وروى من حديث ابن جريج عن
ابى الزبير عن جابر نحوه وكل هذه
الروايات ضعيفة لا تثبت فان وفات
ابن معاذ كانت بعد وفات النبي صلى
الله عليه وسلم بسنين وانما كتب اليه
بعض الصحابة فوهم الراوى فنسبها
اليه صلى الله عليه وسلم وكان معاذ
اعظم واجل ان يجزع ويغلبه الجزع
عن الاستسلام بل الصحيح ما رواه
الحارث بن عميرة وابو منيب الجرشي
من الاستسلام واصطبار عنده

جمع کر تو اے معاذ اپنے پر دو خصلتین (یعنی جزع فزع اور عدم
صبر) پس کھو دیگا تو اپنے اجر کو پھر نادم ہوگا اوسپر
جسکو تو نے فوت کر دیا پس اگر تو مطلع ہو جاوے اپنی مصیبت
کے ثواب پر تو جان لیگا اس بات کو کہ مصیبت کم ہے
ثواب کے مقابلہ میں۔ پس پورا پائیگا تو اللہ کا وعدہ اور چاہیے
کہ جاتا رہے تیرا غم اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے وہ تو ضرور
ہوگا۔ والسلام۔
اور یہی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مجاشع بن عمر بن حسان
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے عاصم
بن عمر بن قتادہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے
ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل سے کہ اوسکا ایک
بیٹا مرگیا پس لکھا رسول اللہ نے اونکو نامہ (جس میں تعزیت
کرتے تھے اون کے بیٹے کی۔ پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے
بسم اللہ الرحمن الرحیم (تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ
کی طرف سے معاذ بن جبل کی طرف۔ پس ذکر کی مثل حدیث
محمد بن سعید کے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ سے اور
روایت کی حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے مثل اس کے اور یہ سب روایتیں
ضعیف ہیں ثابت نہیں ہیں۔ اس وجہ سے کہ وفات
ابن معاذ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند سالوں
بعد ہوئی ہے۔ ولکھا اوس کی طرف بعض صحابہ نے پس
وہم کیا راوی نے اور نسبت کردی اوس کی رسول اللہ
کی طرف اور تھے معاذ اعظم اور اجل اس امر سے
کہ جزع فزع کرتے اور اون کے استسلام پر غالب
ہو جاتی جزع فزع۔ بل صحیح وہ ہے جسکو روایت کیا
ہے حارث بن عمیرہ نے اور ابو منیب جرشی نے اون
کا اسلام اور اونکا صبر اون کے بیٹے کے مرتے وقت

وفات ابنه ولا يعلم لمعاذ غيبة فی
حياته صلے الله عليه وسلم الا الی
اليمن فقدم بعد وفاته صلے الله عليه
وسلم۔ وليس محمد بن سعيد ولا
مجاشع ممن يعتمد رواياتهما ومفاريدهما
انتهى كلام ابو نعيم۔ وذكره ابن الجوزی
فی الموضوعات فی باب التعزية فقال
اخبرنا ابو غالب محمد بن الحسن الماوردی
وابو سعد احمد بن محمد البغدادی
قالا اخبرنا المطهر بن عبد الواحد قال
اخبرنا ابو جعفر بن المرزبان قال اخبرنا
محمد بن ابراهيم الحروری قال حدثنا
عبد الله بن عبد الرحمن بن غنم قال
اصيب معاذ بولده فذكر مثل حديث
ابو نعيم بلفظه۔ وقال هذا حديث
موضوع ومحمد سعيد هو الكذاب
الوضاع الذی صلب فی الزندقة وقد
ذكرت القدح فيه فی مواضع۔ وقد
روی هذا الحديث المجاشع عن عمر
عن عمرو بن حسان عن الليث عن
عاصم بن محمد عن محمود بن لبيد
عن معاذ مثله۔ قال ابن حبان يضع
الحديث لا يحل ذكره الا بالقدح وقد
رواه اسحق من بجيب عن عطاء عن
ابن عباس قال كتب رسول الله الی
معاذ وهو باليمن۔ من محمد رسول
الله الی معاذ فذكر نحوه مختصراً۔ وقال

اور نہیں معلوم ہوتا معاذ کا علیحدہ رہنا رسول اللہ کی
زندگی میں آپ کی خدمت سے مگر یمن کی طرف پس آئے
وہاں سے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے۔ اور محمد بن سعید اور مجاشع اون لوگوں میں نہیں ہیں
جن کی روایتیں اور مفاریدقابل اعتماد ہوں۔ ختم ہوا
کلام ابو نعیم کا۔ اور ذکر کیا اسکو ابن جوزی نے موضوعات
میں باب تعزیۃ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو غالب محمد بن
حسن ماوردی اور ابو سعد احمد بن محمد بغدادی نے کہا اون
دونوں نے کہ خبر دی ہمکو مطہر بن عبد الواحد نے کہا کہ خبر
دی ہمکو ابو جعفر بن مرزبان نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن
ابراہیم حروری نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غنم نے کہا کہ وفات ہوئی
حضرت معاذ کے بیٹے کی۔ پس ذکر کیا حدیث کو مثل
لفظ ابو نعیم کے۔ اور کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے
اور محمد سعید کذاب وضاع ہے جو سولی دیا گیا ہے
زندیق ہونے کی وجہ سے اور ذکر کیا ہے میں نے
اس میں اعتراض چند جگہ۔ اور روایت کیا اس
حدیث کو مجاشع نے عمر سے وہ روایت کرتے ہیں
عمرو بن حسان سے وہ لیث سے وہ عاصم بن محمد سے
وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے مثل اس کے۔
کہا ابن حبان نے کہ وضع کرتا ہے حدیث کو نہیں جائز
ہے اوسکا ذکر مگر اعتراض کے ساتھ۔ اور روایت
کیا ہے اسکو اسحق نے بجیب سے وہ روایت کرتے
ہیں عطاء سے وہ ابن عباس سے کہ کہا لکھا رسول اللہ
نے ... معاذ کی طرف اور وہ یمن میں تھے محمد رسول اللہ
کی جانب سے معاذ کی طرف پس ذکر کیا مثل اوس
کے مختصر اور کہا کہ اسحق معروف ہے کذب اور حدیث

اسحق معروف بالكذب و وضع الحديث وكل هذه الروايات باطلة انما كانت وفاة ابن معاذ في سنة الطاعون سنة ثماني عشر بعد موت رسول الله بسبع سنين وانما كتب اليه بعض الصحابة تعزية - انتهى كلام ابن الجوزي وذكر في لآلي المصنوعة - اخرج الخطيب قال اخبرنا ابو القاسم طلحة بن علي بن الصقر الكناني قال حدثنا ابو سليمان محمد بن الحسين بن علي الحراني قال حدثنا النعمان ابن مدرك قال حدثنا محمد بن بشير البغدادي قال حدثنا اسحق بن نجيب عن عطاء عن ابن عباس قال كتب النبي صلى الله عليه وسلم الى معاذ بن جبل وهو والي باليمن -

من محمد رسول الله الى معاذ بن جبل سلام عليك فاني احمد اليك الله الذي لا اله الا هو - اما بعد فان ابنك فلانا قد توفي في يوم كذا وكذا فاعظم الله لك الاجر والهمك الصبر ورزقك الصبر عند البلاء والشكر عند الرخاء - انفسنا واموالنا واهلونا من مواهب الله الهنية وعواريه المستودعة يمتعنا بها الى اجل معدود ويقبضها لوقت معلوم وحقه علينا هنالك اذا ابلانا الصبر فعليك بتقوى الله وحسن العزاء فان الحزن لا يرد ميتا ولا يوخر

وضع کرنے میں - اور یہ سب روایتیں باطل ہیں کیونکہ ابن معاذ کی وفات ہوئی ہے سن طاعون میں جو ۱۸ھ ہجری میں رسول اللہ کی وفات کے سات برس بعد ہے اور لکھا تھا یہ اون کو بعض صحابہ نے بغرض تعزیت - ختم ہوا کلام ابن جوزی کا - اور ذکر کیا ہے لآلی مصنوعہ میں کہ تخریج کی ہے خطیب نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو قاسم طلحہ بن علی بن صقر کنانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان محمد بن حسین بن علی حرانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے نعمان بن مدرک نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشیر بغدادی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن نجیب نے عطار سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کی طرف (تعزیت نامہ) اور وہ والی تھے یمن کے۔

(تعزیت نامہ یہ ہے) محمد رسول اللہ کیطرف سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھ پر پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے - بعد حمد کے پس تحقیق تیرا فلاں لڑکا فلاں روز مر گیا پس بڑھائے اللہ تیرا اجر اور تیرے دل میں صبر ڈالے اور توفیق کرے تجھکو یا بخشے تجھکو بوقت صبر کرنے کی اور آسائش کے وقت شکر کرنے کی - ہماری جانیں اور ہمارے مال اور اہل اللہ کی عمدہ عطیات اور اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں نفع حاصل کراتا ہے اللہ اونسے ہم کو ایک خاص وقت تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر - اور حق اوسکا ہم پر جبکہ مبتلا کرے ہمکو مصیبت میں ، صبر کرنا ہے پس لازم کر تو اپنے پر اللہ کا خوف اور اچھی تعزیت اسوجہ سے

اجلہ وان الاسف لایرد ما ھو نازل بالعباد قال موضوع واسحٰق بن نجیح کذاب انتھی ما قالہ الخطیب و قد اخرج ھذا الحدیث الامام محمد بن ابی داؤد الاصبہانی (ھو ابو داؤد الظاہری) فی کتاب الزھرۃ قال حدثنا القاضی ابراھیم بن العاصم قال حدثنا سلیمان بن عمرو ابو داؤد النخعی عن مھاجر بن ابی الحسن الشامی عن عبد الرحمن بن تمیم عن معاذ بن جبل - الحدیث اخرج الفقیہ ابو اللیث فی تنبیہ الغافلین اسنادہ من طریق سلیمان بن عمرو عن مجاھد بن الحسن عن عبد الرحمن بن غنم عن معاذ بن جبل قال مات ابن لی فکتب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل وساق الحدیث بلفظ ابی نعیم واخرج الوکیع فی کتاب الغرا قال حدثنی ابو اسمعیل بن ابراھیم بن الحسن بن علی ابن ابی طالب قال حدثنی عمی قال حدثنی اسحٰق بن جعفر بن محمد (ھو الامام الباقر محمد بن علی بن الحسین) عن ابیہ عن جدہ ان ابنا لمعاذ بن جبل ھلک فجزع علیہ جزعا شدیدا فکتب الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان انفسنا واموالنا واھلنا واولادنا من مواھب اللہ الحسنۃ وعواریہ

کہ غم نہیں لوٹائیگا مردے کو اور نہ موقر کرے گا موت کو اور افسوس کرنا نہیں رد کرے گا اس چیز کو جو ہونیوالی ہے بندوں کے ساتھ کہا موضوع ہے اور اسحٰق بن نجیح کذاب ہے ختم ہوا قول خطیب۔ اور تخریج کی ہے اس کی امام محمد بن ابو داؤد اصبہانی نے (یعنی ابو داؤد ظاہری) کتاب الزہرہ میں کہا حدیث بیان کی ہم سے قاضی ابراہیم بن عاصم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن عمرو ابو داؤد نخعی نے مہاجر بن ابی حسن شامی سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن تمیم سے وہ معاذ بن جبل سے۔ الحدیث۔ اور تخریج کی ہے فقیہ ابو اللیث نے تنبیہ الغافلین میں سند بیان کی ہے اس کی سلیمان بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں مجاہد بن حسن سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے کہا کہ مرگیا میرا بیٹا پس لکھا نامہ میری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف۔ اور بیان کی حدیث بلفظ ابو نعیم اور تخریج کی ہے وکیع نے کتاب الغرا میں کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے ابو اسمعیل بن ابراہیم بن حسن بن علی بن ابی طالب نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے چچا نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسحٰق بن جعفر بن محمد نے (یہ محمد امام باقر محمد بن علی بن حسین ہیں) اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ معاذ بن جبلؓ کا ایک لڑکا مرگیا جس پر آپ نے بہت غم کیا پس لکھا انکی طرف تعزیت نامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد حمد کے پس تحقیق ہماری جانیں اور ہمارے مال اور اہل اور اولاد اللہ کے عمدہ عطیات اور اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں۔ الحدیث۔

المستودعة - الحدیث **تفصیل الکلام**
والحاصل - ان هذا الحدیث مروی
عن عدة من الصحابة منهم معاذ بن جبل
وابن عباس وجابر وعبد الرحمن بن غنم
رضی الله عنهم - فاما روایة معاذ فمن
طریق مجاشع عن اللیث عن عاصم عن
محمود بن لبید عن معاذ - وهذا عند
ابی نعیم والحاکم - ومن طریق سلیمان
ابن عمرو النخعی عن مجاهد عن عبد الرحمن
ابن غنم عن معاذ بن جبل عند ابی اللیث
السمرقندی - واما روایة ابن عباس
فمن طریق اسحق بن نجیح عن عطاء عن
ابن عباس عند الخطیب واما روایة
جابر فمن طریق ابن جریج عن ابی الزبیر
عن جابر عند ابی نعیم - واما روایة عبد
الرحمن بن غنم فمن طریق محمد بن
سعید عن عبادة بن نسی عن عبد
الرحمن بن غنم - فروایة معاذ قال ابن
الجوزی موضوع لکون راویه محمد بن
سعید وضاعا وروایة ابن عباس قال
ایضا موضوع لکون راویه اسحق وضاعا
وروایة جابر فضعفه ایضا ابن الجوزی
وابو نعیم لکون وفات ابن معاذ بعد
وفات النبی صلی الله علیه وسلم و
روایة ابن غنم فلکونه من روایة محمد
ابن سعید الوضاع - **اقول** - له شاهد
حسن وهو طریق اهل البیت عند

تفصیل کلام اور خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ یہ حدیث
مروی ہے چند صحابہ سے جن میں سے معاذ بن جبل
اور ابن عباس اور جابر اور عبد الرحمن بن غنم ہیں۔
لیکن روایت حضرت معاذ کی پس مروی ہے بطریق
مجاشع وہ روایت کرتے ہیں لیث سے وہ عاصم سے
وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے۔ اور یہ سند ہے
ابی نعیم اور حاکم کے نزدیک۔ (اور مروی ہے بطریق
سلیمان بن عمرو النخعی وہ روایت کرتے ہیں مجاہد سے وہ
عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے یہ سند ہے
ابو لیث سمرقندی کے نزدیک۔
لیکن روایت ابن عباس کی پس مروی ہے بطریق اسحق
بن نجیح وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ ابن عباس سے
خطیب کے نزدیک لیکن روایت جابر پس ابی نعیم کے
نزدیک مروی ہے بطریق ابن جریج وہ روایت کرتے
ہیں ابی زبیر سے وہ جابر سے لیکن روایت عبد الرحمن
بن غنم کی پس مروی ہے بطریق محمد بن سعید وہ روایت کرتے
ہیں عبادہ بن نسی سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے پس روایت
حضرت معاذ کی تو کہا ابن جوزی نے کہ موضوع ہے
بوجہ ہونے اون کے راوی محمد بن سعید کے واضع اور
روایت ابن عباس کی بھی موضوع ہے بوجہ ہونے
اوس کے راوی اسحق کے واضع الحدیث اور روایت حضرت
جابر کی پس تضعیف کی ہے اوس کی بھی ابن جوزی اور
ابو نعیم نے اس وجہ سے کہ حضرت معاذ کے بیٹے کی وفات
رسول اللہ کی وفات کے بعد ہوئی ہے اور روایت
عبد الرحمن بن غنم کی ضعیف ہے بوجہ ہونے اون کے
راوی محمد بن سعید کے واضع کہتا ہوں میں کہ اس
حدیث کے لیے شاہد ہے حسن اور وہ طریقہ اہل بیت کا

كما رويناه وقد افاد ان للحديث اصلا لان الامام باقر ثقة مكثر في رواية الحديث تابعي يروي عن جابر وابن عمر وابي سعيد وغيرهم من الصحابة وزمانه مقدم على عهد الوضاعين المذكورين فروايته يدل على ان الحديث قد وجد قبل زمان الوضاعين واما ما قال ابن الجوزي وابو نعيم ان وفات ابن معاذ انما كان بعد النبي صلى الله عليه وسلم فيمكن ان ابن معاذ الذي توفي بعد النبي صلى الله عليه وسلم كان غير ابن معاذ الذي عزى فيه النبي صلى الله عليه وسلم فانه لم يسم في حديث التعزية ذلك الابن المسمى وقد صرح فيما سبق من الروايات ان ذلك وقع حين كون معاذ باليمن في عهده صلى الله عليه وسلم واما الذي توفي بعد النبي صلى الله عليه وسلم فهو عبد الرحمن ابن معاذ توفي مطعونا مع معاذ والله اعلم

وکیع کے نزدیک جیسکہ ہم نے روایت کیا اور فائدہ دیا اوس نے اِس امر کا کہ اِس حدیث کی اصل ضرور ہے اِس لیئے کہ امام باقر ثقہ ہیں کثرت سے حدیث کی روایت کرتے ہیں تابعی ہیں روایت کرتے ہیں حضرت جابر، ابن عمر اور ابی سعیدؓ وغیرہ سے اور اون کا زمانہ اون واضعین حدیث کے زمانہ سے متقدم ہے جنکا ذکر کیا گیا پس اون کی روایت دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ اِس حدیث کا وجود وضاعین کے زمانہ سے اول ہی تہا لیکن جو کچھ کہ کہا ہے ابن جوزی اور ابونعیم نے کہ وفات ابن معاذ کی بعد وفات رسول اللہ کے ہوئی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ وہ معاذ کے بیٹے جو رسول اللہ کے بعد مرے ہیں دوسرے ہوں اور وہ تہے جن کے بارہ میں رسول اللہ نے تعزیت لکہی کیونکہ حدیث تعزیت میں آپ نے اونکا نام نہیں لیا ہے اور مذکورہ روایات میں تصریح کر دیگئی ہے کہ یہ قصہ اوس وقت کا ہے جبکہ رسول اللہ کے زمانہ میں حضرت معاذ یمن میں تہے لیکن آپکے وہ صاحبزادے جنکا انتقال رسول اللہ کے بعد ہوا ہے اونکا نام عبد الرحمن بن معاذ ہے جو طاعون زدہ ہوکر حضرت معاذ کے ساتہہ مرے ہیں۔ واللہ اعلم ۞

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم المقوقس عظيم القبط صاحب مصر

وہ فرمان جو رسول اللہ نے لکہا مقوقس سردار قبط حاکم مصر کو

ذكر صاحب مصباح المضي ناقلا عن كتاب فتوح المصر والمغرب لابي القاسم عبد الرحمن بن عبد الله القرشي المصري صاحب الشافعي قال لما كانت سنة ست من مهاجر رسول الله ورجع من

صاحب مصباح المضی نے کتاب فتوح المصر والشام سے جو ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ قرشی مصری شاگرد امام شافعی کی تصنیف ہے نقل کرکے لکہا ہے کہ جبکہ سنہ ہجری شروع ہوا اور رسول اللہ حدیبیہ سے لوٹے تو آپ نے قاصد بہیجے بادشاہوں کی طرف پہر کہا کہ

۱۰۰ مکتوب آنحضرت بنام مقوقس صاحب مصر

الحدیبیۃ بعث الی الملوک ثم قال حدثنا
ابن مردویہ قال حدثنا عبد اللہ بن
وھب قال اخبرنی یونس بن یزید عن
ابن شہاب قال حدثنی عبد الرحمن بن
عبد القاری ان رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم قام ذات یوم علے المنبر
فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد
فانی ارید ان ابعث بعضکم الی ملوک
العجم فلا تختلفوا علی کما اختلفت بنو
اسرائیل علی عیسیٰ قال المہاجرون
یا رسول اللہ واللہ لا نختلف علیک
فی شیء ابدا فمرنا وابعثنا فبعث حاطب
ابن ابی بلتعۃ الی مقوقس بکتابہ۔ قال
الحافظ اسم المقوقس جریج (مصغرا)
ابن مینا۔ ونسخۃ الکتاب ھکذا۔
من محمد رسول اللہ وفی روایۃ عبد اللہ
ورسولہ الی المقوقس عظیم القبط سلام
علی من اتبع الہدیٰ اما بعد فانی ادعوک
بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتیک اللہ
اجرک مرتین فان تولیت فعلیک اثم
القبط۔ یَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ
سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا
اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ۔
فمضی حاطب بکتابہ صلے اللہ علیہ وسلم
ولما انتہی الی اسکندریۃ وجد المقوقس

کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مردویہ نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا کہ خبر دی مجھکو
یونس بن یزید نے ابن شہاب سے روایت کرکے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن عبد القاری نے کہ رسول اللہ
ایک روز ممبر پر کھڑے ہوئے پس اللہ کی حمد وثنا بیان
کی پھر فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ تم میں سے بعض کو ملوک
عجم کی طرف بھیجوں پس مت اختلاف کرنا مجھ پر جیسے کہ
اختلاف کیا بنی اسرائیل نے عیسیٰ پر کہا مہاجرین نے
کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی کہ نہیں اختلاف کرینگے ہم
آپ پر کسی امر میں کبھی پس حکم دیجئے ہم کو اور
بھیجئے ہم کو پس بھیجا حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس کی
طرف اپنا فرمان لیکر
کہا حافظ نے کہ مقوقس کا نام جریج (بوزن تصغیر) ابن
مینا تھا۔ اور نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ۔
(فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے اور ایک روایت
میں ہے کہ اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول کی جانب
سے مقوقس سردار قبط کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو
پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد پس تحقیق بلاتا ہوں میں
تجھکو دعوت اسلام کی طرف اسلام لے آ سلامت رہیگا
دیگا تجھکو اللہ دوہرا ثواب پس اگر انکار کرے گا تو تجھی پر
ہوگا گناہ گروہ قبط کا۔ اے اہل کتاب آؤ ایک کلمہ کی
طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں کہ نہ پوجیں
ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں اوس کے ساتھ کسی کو
اور نہ بنا دیں آپس میں بعض بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس
اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم کہ گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں
پس گئے حاطب رسول اللہ کا فرمان لیکر اور جب اسکندریہ
پہونچے تو پایا مقوقس کو ایک مہر دے کے نزدیک ...

في مجلس مشرف على البحر فركب
سفينة وحاذى مجلسه واشار بالكتاب
اليه فامر باحضاره بين يديه فلما جيئ
به دفع اليه الكتاب فقرأه وقال ما
منعه ان كان نبيا ان يدعو على
من خالفه فيسلط عليه فقال حاطب
ما منع عيسى ان يدعو على من خالفه
ان يسلط عليه فسكت فقال حاطب
انه كان قبلك رجل يزعم انه رب
الاعلى فاخذه الله نكال الآخرة والاولى
فاعتبر بغيرك ولا يعتبر غيرك بك ـ
قال ان لنا دينا لن ندعه الا لما هو خير
منه فقال حاطب ندعوك الى دين
الله وهو الاسلام الكافي بما الله فان هذا
النبي دعا الناس فكان اشدهم قريش
واعداهم له يهود واقربهم منه النصارى
ولعمري ما بشارة موسى بعيسى الا كبشارة
عيسى بمحمد وما دعائنا اياك الى القرآن
الا كدعائك اهل التوراة الى الانجيل
وكل نبي ادرك قوما فهم من امته عليهم
ان يطيعوه وانت ممن ادرك هذا
النبي ولسنا ننهاك عن دين المسيح ولكن
نامرك به فقال المقوقس اني نظرت
في امر هذا النبي فوجدته لا يامر بمزهود
فيه ولا ينهى عن مرغوب فيه ولم اجده
بالساحر الضال ولا الكاهن الكاذب
ووجدت معه آية النبوة باخراج الخباء

پر تھا پس سوار ہوئے کشتی میں اور اوس کے مقابل
ہوئے اور اشارہ کیا اوس کی طرف نامہ مبارک کا پس
حکم دیا ان کے حاضر کرنے کا پس جبکہ یہ وہاں لیجائے
گئے تو دیا اوسکو فرمان پس پڑھا اوسکو اور کہا کہ اگر وہ
نبی ہیں تو کونسی بات منع کرتی ہے اونکو کہ اپنے مخالفوں کے
لئے بد دعا کریں پس مسلط ہو جائیں اونپر تو کہا حاطب نے
کہ کس چیز نے منع کیا تھا عیسیٰ علیہ السلام کو کہ دعا کرتے
آپ اپنے مخالفوں پر پس مسلط ہو جاتے اونپر پس چپ
ہو گیا تو کہا حاطب نے کہ تجھ سے پہلے ایک شخص تھا جو
گمان کرتا تھا کہ وہ معبود اعلیٰ ہے پس پکڑ لیا اوسکو اللہ
نے آخرت کے عذاب میں پس عبرت حاصل کر تو غیر سے
اور موقع مت دے اس بات کا کہ کوئی اور عبرت
حاصل کرے تجھ سے۔ کہا کہ ہمارا دین ہے جسکو ہم نہیں
چھوڑینگے مگر اوس سے بہتر کے عوض تو کہا حاطب نے
کہ بلاتے ہیں ہم تجھکو اللہ کے دین کی طرف جو اسلام ہی
مددگار ہے اوسکا اللہ پس تحقیق اس نبی نے بلایا لوگوں
کو پس تھے سب سے زائد سخت قریش اور اوس کے سب سے
زائد دشمن یہود اور سب سے زائد مائل اون کی طرف نصاریٰ
اور قسم میری عمر کی کہ نہیں ہے بشارت دینا موسیٰ کا عیسیٰ
کی بابت مگر کہ مثل بشارت عیسیٰ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے اور دعوت ہماری تجھکو قرآن کی طرف ایسی ہی ہے جیسی کہ
دعوت تیری اہل تورات کو انجیل کی طرف اور جو نبی کہ پالے
زمانہ کسی قوم کا پس وہ اوس کی امت میں ہوتی ہے واجب
ہے اونپر اطاعت اوس کی اور تو اون لوگوں میں سے ہے
جنہوں نے کہ پالیا ہے زمانہ اس نبی کا اور نہیں منع کرتے
ہم تجھکو مسیح کے دین سے بلکہ حکم دیتے ہیں اسکا پس کہا
مقوقس نے کہ غور کیا میں نے اس نبی کے امر میں پس پایا

کتاب المقوقس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

والاخبار بالمجوس وسانظر الی الاخبار الواردة علیه بالنبوة واخذ کتاب النبی صلی الله علیه وسلم فجعل فی حقة من عاج ودفعه لجارية له ثم دعا كاتبا له يكتب بالعربية فكتب جوابه نسخته بسم الله الرحمن الرحيم لمحمد بن عبد الله من المقوقس عظيم القبط سلام عليك امابعد فقد قرأت كتابك وفهمت ماذكرت فيه وماتدعو اليه وقد علمت ان نبيا قد بقي وكنت اظن ان يخرج من الشام وقد اكرمت رسولك وبعثت اليك بجاريتين لهما مكان من القبط عظيم وكسوة واهديت اليك بغلة لتركبها والسلام۔

هكذا نقله فی زاد المعاد و سيرة المحمدية وذكره صاحب المواهب ايضًا۔ وذكر ايضا صاحب المصباح بلفظ اٰخر فقال روی الواقدی بسنده عن حميد الطويل يرفعه الی ابن اسحق قال لما هاجر رسول الله الی المدينة كتب الی ملوك الارض منهم المقوقس ملك المصر وكتبه ابوبكر نسخته

کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی مقوقس بروایۃ الواقدی

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله الی صاحب مصر امابعد فان الله ارسلنی رسولا وانزل علی قرآنا وامرنی بالاعذار والانذار ومقاتلة الكفار حتی يدينوا بدينی ويدخل

ہیںنے کہ نہیں حکم کرتا وہ بُری باتوں کا اور نہیں منع کرتا پسندیدہ کاموں سے اور نہیں پایا میںنے اوسکو ساحر گمراہ اور نہ کاہن جھوٹا اور دیکھا پایا میںنے اسکے پاس علامت نبوت بذریعہ اخبار کے اور پھر غور کرونگا میں یعنی اون خبروں پر جو وارد ہوئی ہیں اونکی نبوت کے بارہ میں اور لیلیا فرمان رسول اللہ کا اور اوسکو ایک ہاتھی دانت کے ڈبہ میں بند کرکے اپنی چھوکری کو دیدیا پھر اپنے عربی لکھنے والے منشی کو بلایا پس لکھا اوسکا جواب۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد بن عبد اللہ کے لیئے مقوقس سردار قبط کیجانب سے سلام ہو آپ پر بعد اسکے پس پڑہا میںنے آپ کا خط اور سمجھا میںنے اوسکو جسکا آپنے اوسمیں ذکر کیا ہے اور جسکی طرف آپنے دعوت کی ہے اور میں جانتا ہوں کہ ایک نبی باقی رہگیا ہے مجھے خیال تھا کہ وہ شام میں پیدا ہوگا اور اکرام کیا میںنے آپکے قاصد کا اور بھیجتا ہوں میں آپکو دو چھوکریاں جنکا بڑا مرتبہ ہے قبط میں اور لباس اور ہدیہ دیا میںنے آپکو ایک خچر تاکہ آپ اوسپر سوار ہوں۔ والسلام۔

اِسی طرح نقل کیا ہے اوسکو زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب مواہب نے بھی۔ اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب المصباح نے دوسرے لفظوں کے ساتھ پس کہا کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنی سند سے حمید طویل سے مرفوع کرتے ہیں وہ ابن اسحق کیطرف کہا کہ جبکہ ہجرت کی رسول اللہ نے مدینہ کیطرف تو فرمان لکھے بادشاہوں کیطرف اونمیں سے مقوقس بادشاہ مصر ہے اور لکھا تھا اسکو ابوبکرؓ نے نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کیجانب سے حاکم مصر کیجانب۔ بعد حمد کے دمعلوم ہو کہ تحقیق اللہ نے بھیجا ہے مجھے رسول بناکر اور اتارا ہے مجھپر قرآن اور حکم دیا ہے مجھے کہ قطع عذر کرادوں اور ڈرانیکا اور کفار سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ میرا دین اختیار

الناس فی ملتی وقد دعوتك الی
الاقرار بوحدانیته فان فعلت
سعدت وان ابیت شقیت والسلام
یدل کتاب المقوقس علی ان
یجوز قبول الهدیة من الکافر لان
النبی صلی الله علیه وسلم قبل وقد
ورد ذلك فی احادیث الکثیرة الصحیحة
الشهیرة ویعارضها ماروی عن
عیاض بن حمار انه اهدی للنبی
صلی الله علیه وسلم هدیة اوناقة
فقال صلی الله علیه وسلم اسلمت
قال لا قال انی نهیت عن زبد المشرکین
وکذا ماروی ان عامر بن مالك الذی
یدعی ملاعب الاسنة قدم علی رسول
الله صلی الله علیه وسلم وهو مشرك
فاهدی له فقال انی لا اقبل هدایة
مشرك رواه موسی بن عقبة فی
المغازی قال الخطابی یشبه ان یکون
هذا منسوخا لانه صلی الله علیه وسلم
قبل هدیة غیر واحد من المشرکین
وقیل انما ردها لیغیظه فیحمله ذلك علی
الاسلام وقیل ردها لان الهدیة
موضعا من القلب ولا یجوز ان یمیل
الیه بقلبه فردها قطعا بسبب المیل
ولیس هذا منافیا بقبول هدیة النجاشی
واکیدر دومة والمقوقس لانهم اهل
کتاب کذا فی النهایة وجمع الطبری

کریں اور داخل ہوں لوگ میرے مذہب میں اور بلاتا
ہوں میں تجھے اسکی وحدانیت کے اقرار کی طرف پس اگر
قبول کیا تو نے سعادت حاصل کریگا تو اور اگر انکار کیا تو نے
تو شقی ہوگا والسلام۔ اور **دلالت** کرتا ہے یہ فرمان
اس امر پر کہ جائز ہے کافر کا ہدیہ قبول کرنا اس وجہ سے
کہ رسول اللہ نے اوسکو قبول کیا اور آیا ہے یہ بہت
سی صحیح حدیثوں میں۔

اور مخالف ہے اس کے وہ جو روایت ہے عیاض بن حمار
سے کہ اونہوں نے ہدیہ دیا رسول اللہ کو پس فرمایا
رسول اللہ نے کہ تو اسلام لے آیا ہے جواب دیا
کہ نہیں تو فرمایا کہ میں منع کیا گیا ہوں کفار کے ہدیوں
سے اور اسیطرح ہے وہ جو روایت کی گئی ہے کہ عامر
بن مالک جنکو ملاعب الاسنہ بھی کہا جاتا تھا رسول اللہ
کے پاس آئے وہ مشرک تھے پس ہدیہ دیا آپ کو آپ
نے فرمایا کہ نہیں قبول کرتا میں ہدیہ مشرک کا روایت
کیا اسکو موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں کہا خطابی نے
کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ قبول کیا ہے
رسول اللہ نے بہت سے مشرکین کا ہدیہ اور بعض
نے کہا کہ رد کیا اوسکو تاکہ اس سے وہ اپنی نفس پر غیظ
کہا سے پس برانگیختہ کرے یہ بات اوسکو اسلام لانے
پر اور بعض نے کہا کہ اوسکو اس وجہ سے رد کیا کہ ہدیہ کی
جگہ دل میں ہوتی ہے اور نہیں جائز ہے کہ مائل ہو کافر
کی طرف اپنے دل سے پس رد کر دیا اوسکو تاکہ قطع
ہو جائے سبب مائل ہونے کا اور یہ منافی نہیں ہے
نجاشی. اکیدر اور مقوقس وغیرہ کے ہدیہ کو قبول کرنیکے
کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اسیطرح مذکور ہے نہایہ
میں اور جمع کیا ہے طبری نے احادیث کے درمیان

بين الاحاديث فقال الامتناع فيما
اهدى له خاصة والقبول فيما اهدى
للمسلمين وفيه نظر لان من جملة
ادلة الجواز السابقة ما وقعت الهدية
فيه له صلى الله عليه وسلم خاصة وجمع
غيره بان الامتناع في حق من يريد
بهدية التودد والموالاة والقبول في
حق من يرجى بذلك تانيسه وتاليفه
على الاسلام قال الحافظ وهذا اقوى
من الذي قبله وقيل يمتنع ذلك لغيره
من الامراء ويجوز له خاصة وقال
بعضهم ان احاديث الجواز منسوخة
بحديث العياض عكس ما قال الخطابي
ولا يخفى ان النسخ لا يثبت بمجرد الاحتمال
وكذلك الاختصاص وقد اورد البخاري
في صحيحه حديثا استنبط منه جواز
قبول هدية الوثني ذكره في باب
قبول الهدية من المشركين من كتاب
الهبة والهدية قال الحافظ في الفتح و
فيه فساد قول من حمل رد الهدية
على الوثني دون الكتابي وذلك لان
الواهب المذكور في ذلك الحديث
وثني ۔

ہیں باینطور کہ واپس کرنا تو اون ہدیوں میں تہا جو خاص
آپ کے واسطے ہوتے تھے اور قبول اونمیں تہا جو
عام مسلمانوں کے لئے تھے اور اس میں اعتراض ہے
کیونکہ مذکورہ ادلہ جواز میں وہ صورتیں بہی ہیں کہ ہدیہ دیا
گیا ہے خاص رسول اللہ کو اور وہ قبول ہوا اور جمع
کیا ہے غیر طبری نے اس طور سے کہ عدم قبول اوس
شخص کے حق میں ہے جو ارادہ کرے اپنے ہدیہ سے دوستی
اور محبت کا اور قبول اوس شخص کے حق میں ہے کہ
اُمید کی جاوے اس سے اوس کی تالیف اور موانست
اسلام، کہا حافظ نے کہ یہ تاویل قوی ہے بہ نسبت سابق
کے اور بعض نے کہا کہ منع ہے قبول ہدیہ آپ کے سوا اور
امرا کو اور جائز ہے آپکو بالخصوص اور کہا بعض نے کہ جواز
کی حدیثیں منسوخ ہیں حضرت عیاض والی حدیث سے برعکس
قول خطابی کے اور نہیں پوشیدہ ہے یہ بات کہ نسخ مجرد
احتمال سے نہیں ثابت ہوتا اور اسیطرح خصوصیت
اور بیان کی ہے بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں ایک حدیث
جس سے استنباط کیا ہے بت پرست کے ہدیہ قبول
کرنیکا جواز ذکر کیا ہے اوسکو کتاب الہبہ والہدیہ کے باب
قبول ہدیۃ المشرکین میں کہا حافظ نے کہ اس میں
جواب ہے اوس شخص کے قول کا جس نے محمول
کیا ہے رد ہدیہ کو بت پرست کے ہدیہ پر نہ کتابی کے
ہدیہ پر کیونکہ ہدیہ دینے والا اس حدیث میں بت پرست
ہے ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى المنذر بن ساوى ملك البحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کو

ذكر صاحب المواهب انه قال الواقدي

ذکر کیا صاحب مواہب نے کہ کہا واقدی نے اپنی

باسنادہ عن عکرمۃ وذکرہ صاحب
مصباح المضے فقال روی صاحب
الھدی المحمدی باسنادہ عن عکرمۃ
انہ قال وجدت کتابا فی کتب ابن
عباس بعد موتہ فاذا فیہ ۔ بعث
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
العلاء الحضرمی الی المنذر بن
ساوی وکتب الیہ کتابا یدعوہ
فیہ الی الاسلام ولنی مع تفحصے
فی عدۃ کتب ما وجدت ھذا الکتاب
بلفظہ وھکذا بغیر لفظ ذکرہ محمد
ابن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ العلاء
قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنی
ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرۃ عن
محمد بن یوسف عن السائب بن
یزید عن العلاء الحضرمی ان رسول
اللہ صلعم بعثہ منصرفہ من الجعرانۃ
الی المنذر بن ساوی معہ کتابا
یدعوہ فیہ الی الاسلام ۔ انتھے

سند سے بروایت عکرمہ اور ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی
نے پس کہا کہ روایت کی صاحب ہدی محمدی نے اپنی سند
سے عکرمہ سے کہ کہا عکرمہ نے کہ پائی مینے ایک تحریر کتب
ابن عباس میں آپ کی وفات کے بعد جس میں لکھا ہوا تھا کہ
بھیجا رسول اللہ نے علا حضرمی کو منذر بن ساوی کی
طرف اور لکھا اوس کی طرف فرمان کہ بلاتے تھے آپ
اوسکو اسلام کی طرف اور باوجود چند کتابوں میں
تلاش کرنے کے مجھے اس فرمان کے لفظ نہیں
ملے ۔

فلما وصلہ الکتاب امن وکتب الیہ
صلے اللہ علیہ وسلم کتابا نسخۃ ۔
اما بعد یا رسول اللہ فانی قد أتت
کتابک علے اھل البحرین فمنھم من
احب الاسلام واعجبہ ودخل فیہ
ومنھم من کرھہ وبارضی یھود
ومجوس فاحدث الی فی ذلک امرک
فکتب الیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

پس جبکہ پہونچا اونکو یہ خط تو ایمان لے آئے اور
لکھا رسول اللہ کو خط نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بعد حمد کے
یا رسول اللہ مینے سنایا آپ کا فرمان اہل بحرین کو اور
بعض نے اون میں سے دوست رکھا اسلام کو اور
پسند کیا اور داخل ہو گئے اوس میں اور بعض نے
مکروہ جانا ۔ اور میرے ملک میں یہود اور مجوس ہیں
پس اون کی بابت مجھے اپنا حکم بھیجیے ۔
پس لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان اس کے

نامہ منذر بنام رسول اللہ

جواب حضرت صلعم

وسلم كتاباً في جواب ذلك -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى المنذر بن ساوى سلام عليك فاني احمد اليك الله الذي لا اله الا هو واشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله اما بعد فاني اذكرك الله عز وجل فانه من ينصح فانما ينصح لنفسه وانه من يطع رسلي ويتبع امرهم فقد اطاعني ومن نصح لهم فقد نصح لي وان رسلي قد اثنوا عليك خيرا واني قد شفعتك في قومك فاترك للمسلمين ما اسلموا عليه وعفوت عن اهل الذنوب فاقبل منهم وانك مهما تصلح فلن نعزلك عن عملك ومن اقام على يهودية او مجوسية فعليه الجزية -

هكذا بهذا اللفظ في زاد المعاد وفي سيرة المحمدية -

جواب میں کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے منذر بن ساوے کی طرف سلام ہو تم پر پس میں حمد کرتا ہوں طرف تمہارے اپسے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اِس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں بعد اِس کے پس یاد دلاتا ہوں میں تجھے اللہ کو کیونکہ جو خیر خواہی کرے پس وہ خیر خواہی کرتا ہے اپنے نفس کی اور تحقیق جو تابعداری کرے میرے قاصدوں کی اور اطاعت کرے اون کے حکم کی پس تحقیق اوس نے اطاعت کی میری اور جس نے خیر خواہی کی اون کی پس اوسنے خیر خواہی کی میری - اور میرے قاصدوں نے تیرے اچھے ہونیکی تعریف کی ہے اور منے تیری قوم کی بابتہ تیری سفارش کو قبول کیا پس چھوڑ دے مسلمانوں کے قبضہ میں وہ چیز کہ وہ اسلام لائے ہیں اور معاف کیا منے خطا کاروںکو پس قبول کر تو اوسنے اسلام یا عذر گناہ اور جبتک کہ تو صلاحیت پر رہیگا تو ہم نہیں معزول کرینگے ہم تجھے تیری حکومت سے اور جو شخص کہ قائم رہیگا اپنی یہودیت یا مجوسیت پر تو اوسپر جزیہ ہے - اسیطرح ان ہی لفظوں کے ساتھہ زاد المعاد میں اور سیرۃ محمدیہ میں ہے

ايضاً كتاب بنام منذر ۳۳

هذا ايضاً المنذر

یہ بھی فرمان ہے بنام منذر

ذكر الزرقاني تخريج ابن منداة عن زيد بن اسلم عن المنذر بن ساوى ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب اليه - ان افرض على كل رجل ليس له ارض اربعة دراهم وعباءة

ذکر کیا زرقانی نے ابن مندہ کی تخریج سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن اسلم سے وہ منذر بن ساوے سے کہ رسول اللہ نے (فرمان) لکھا اون کی طرف۔ کہ مقرر کرتا ہوں میں ہر اوس شخص پر جس کی زمین نہ ہو چار درہم اور عبا (ٹکس جزیہ)

هكذا ذكره الحافظ فى الاصابة۔

اسی طرح ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں۔

هذا ايضاً ماكتبه لمنذر فى مجوس هجر

یہ فرمان بھی لکھا گیا ہے منذر کو مجوس ہجر کے بارہ میں

قال ابن منده وكان منذر عامل رسول الله على هجر ذكره الحافظ فى ترجمته فروى انه صلى الله عليه وسلم كتب اليه لمجوس هجر۔ اعرض عليهم الاسلام فان ابوا اخذت منهم الجزية بان لا تنكح نساءهم ولا توكل ذبائحهم۔ هكذا ذكره الزرقانى۔

کہا ابن مندہ نے اور تھے منذر عامل رسول اللہ کے ہجر پر ذکر کیا اسکو حافظ نے اون کے نام کے ذیل میں پس روایت کی کہ فرمان لکھا انکو رسول اللہ نے مجوس ہجر کے بارہ میں کہ پیش کر تو انپر اسلام پس اگر انکار کریں تو لے تو انسے جزیہ بایں طور کہ نہ نکاح کیجادیں اون کی عورتیں اور نہ کھائی جاویں اون کے ذبح کردہ جانور اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے۔

هذا ايضاً الى المنذر

یہ فرمان بھی منذر کے نام ہے

ذكر الحافظ وابن الاثير انه اخرج الطبرانى من طريق ابى مجلز عن ابى عبيدة بن عبد الله بن مسعود رض عن ابيه قال كتب النبى صلى الله عليه وسلم الى المنذر بن ساوى۔
من صلى صلوتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذلكم المسلم له ذمة الله وذمة رسوله۔
قال ابن الاثير اخرجه ابن منده وابو نعيم وذكره فى المواهب ايضاً هكذا۔ **اقول** قد حررت فى اول كتاب الذى ذكرت باسمه انى ماوجدت كتاباً الذى كتبه رسول

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے ابی مجلز کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعودؓ سے وہ اپنے باپ سے کہ کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان ا منذر بن ساوے کی طرف۔
جس شخص نے کہ ہماری نماز جیسی نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف مونہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا پس وہ تمسے مسلمان ہے اوس کے لیے ذمہ ہے اللہ اور اوس کے رسول کا کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ اور ابونعیم نے اور ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں بھی اسیطرح کہتا ہوں میں کہ منذر کے نام والے اول فرمان میں میں لکھہ آیا ہوں کہ نہیں پایا مینے اوس فرمان کے الفاظ کو جو رسول اللہ نے اونکو دعوت اسلام

اللہ صلعم الیہ یدعوہ فیہ الی الاسلام فیحتمل ان یکون ھو ھذا ویؤید ھذا القول الفاظ کتابہ صلے اللہ علیہ وسلم الذی سبق باسم کسری بروایۃ الخطیب فھو ایضا الدعوۃ الاسلام ولفظہ یشبہ بھذا الکتاب واللہ اعلم۔

کی بابتہ لکھا تھا پس ممکن ہے کہ یہ فرمان وہی ہو اور تائید اس قول کی رسول اللہ کے اس فرمان کے الفاظ سے ہوتی ہے جو کسری شاہ ایران کے نام بروایت خطیب اوپر گذر چکا کیونکہ وہ بھی دعوت اسلام کی ہی بابتہ ہے اور اوس کے الفاظ مشابہ ہیں اس فرمان کے واللہ اعلم ؕ

ھذا ایضا لمنذر بن ساوی

یہ فرمان بھی لکھا ہے منذر بن ساوی کے نام

ذکر فی مصباح المضے منہ صلے اللہ علیہ وسلم کتابا الی منذر لم یسندہ ولم نرہ فیما سواہ من الکتب نسختہ اما بعد فانی بعثت الیک قدامۃ و ابا ھریرۃ فادفع الیھما ما اجتمع عندک من جزیۃ ارضک والسلام وکتبہ ابی۔

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ایک فرمان کا رسول اللہ کی جانب سے بنام منذر جس کی سند نہیں بیان کی اور ہمنے اسکو اوس کے سوا اور کسی کتاب میں دیکھا۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بعد حمد کے پس بھیجا ہے ہمنے تمہاری طرف قدامہ اور ابوہریرہ کو پس دیدان دونوکو وہ مال جو تمہارے ملک کے جزیہ کا جمع ہو والسلام اور لکھا اسکو ابی نے ؕ

ھذا ماکتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لمھاجر بن امیۃ فی وائل بن حجر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجر بن امیہ کو وائل بن حجر کے بارہ میں

قال الحافظ اخرج الطبرانی من طریق محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر عن عمہ سعید بن عبد الجبار عن ابیہ عن امہ ام یحیے عن وائل بن حجر قال وفدت علے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرحب بی وادنی مجلسے فلما اردت الرجوع کتب ثلث کتب کتاب خاص

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا سعید بن عبد الجبار سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنی ماں ام یحیے سے وہ وائل بن حجر سے کہ کہا گیا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس خوشی ظاہر کی آپنے اور مجھے اپنے پاس بٹھایا پس جب ہمنے واپسی کا ارادہ کیا تو مجھے تین فرمان لکھدیے ایک فرمان خاص میری بابتہ تھا جس میں کہ فضیلت دی تھی مجھے میری قوم پر۔

بی فضلنی فیه علی قومی - **اقول** و منها هذا الکتاب -

بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی المهاجر بن امیة ان وائلا یستسعی (سیستتبعنی) ونوفل علی الاقیال حیث کانوا من حضر موت - الحدیث - هکذا ذکره ولم اجده فیما سواه وهکذا ذکره صاحب سیرة المحمدیة بغیر سند -

کہتا ہوں میں کہ اون ہی میں سے یہ فرمان ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے مہاجر بن امیہ کی طرف (بایں مضمون کہ) وائل کوشش کرے گا (یعنی اسلام میں) (یا وائل نے میری تابعداری کر لی) اور نوفل سردار ہے اقیال حضر موت پر جہاں وہ ہوں - الحدیث -

اسی طرح ذکر کیا ہے اوسکو اور نہیں پایا میں نے اوسکو اس کے سوا اور اسیطرح ذکر کیا ہے اوسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے بے سند -

هذا ما کتب صلی الله علیه وسلم لمهری بن ابیض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مہری بن ابیض کو

ذکر فی سیرة الشامیة انه قال ابن سعد انه قدم وفد مهرة علیهم مهری بن ابیض علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فعرض رسول الله صلعم علیهم الاسلام فاسلموا وکتب لهم کتابا نسخته -

بسم الله الرحمن الرحیم هذا کتاب من محمد رسول الله لمهری بن الابیض علی من أمن به من بنی مهرة لا یؤکلوا ولا یعرکوا وعلیهم اقامة شرائع الاسلام فمن بدل بعد حارب الله ومن أمن به فله ذمة الله وذمة رسوله - اللقطة مؤداة والسارحة معداة والنعث الشیبة والرفث الفسق وکتب محمد بن مسلمة الانصاری

ذکر کیا سیرت شامی میں کہ کہا ابن سعد نے کہ آئے قبیلہ مہرہ کے ایلچی رسول اللہ کے پاس جن کے امیر مہری بن ابیض تھے پس پیش کیا اونپر رسول اللہ نے اسلام پس وہ اسلام لے آئے اور لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان جسکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مہری بن ابیض کے لئے (بایں مضمون کہ) جو ایمان لے آویں بنی مہرہ میں سے وہ مواکلت نہ کریں اور نہ اونسے لڑائی کیجا دے - اور واجب ہے اونپر قائم رکہنا شرائع اسلام کا پس جس شخص نے کہ بدلا اس کے بعد پس لڑائی کی اوس نے اللہ سے اور جو شخص کہ ایمان لایا اسپر اوس کے لیے ذمۃ اللہ کا ہے اور اوس کے رسول کا - لقطہ توشہ ہے (راستہ چلنے والے کے لئے) اور چرنیوالے جانور معاف ہیں - اور لکھا اسکو محمد بن مسلمہ انصاری نے -

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

لا یوکلوا - نهی عن المواکلة وهی ان یکون لاحد دین علی اٰخر فیهدی الیه شیئا لیوخره فکان کل منهما یوکل صاحبه - **لا یعرکوا** - من العرك ای لا یقاتلوا ومنه المعرکة - **المزادة** والمزودة - ما یجعل فیه الزاد للسفر والمراد هنا الزاد - **السارحة** والسارح والسرح سواء الماشیة - **معداة** یقال عدی عنه ای تجاوز والمراد انها عفو یعنی ان مواشیکم اللتی ترعی فی المسارح لا یوخذ عنها الزکوة - **قوله النفث الشیبة والرفث لفسوق** الشیبة هو سن الشیخوخة من عمر الانسان والنفث هو کالنفخ وفی الحدیث ان روح القدس نفث فی روعی ای اوحی جبرئیل والقی من النفث ما بفم وهو شبیه بالنفخ وهو اقل من التفل لان مع التفل شیئا من الریق ومنه اعوذ بالله من نفخه ونفثه وفسر بالشعر المذموم وفی الکتاب فسر النفث بالشیبة کانه اشارة الی ما ورد فی حدیث الاستعاذة من النفث ان المراد به هو السن الذی یعرض فیه زوال العقل وسقوط

لا یواکلوا منع کیا گیا ہے مواکلت سے اور وہ یہ ہے کہ مثلاً کسی کا کسی پر قرض ہو پس ہدیہ بھیجے مقروض قرض خواہ کو تاکہ کچھ مدت بڑھا دے پس ہر ایک اون میں سے کھلاتا ہے اپنے صاحب کو **لا یعرکوا** مشتق ہے عرک سے یعنی نہ لڑیں اور اسی سے ہے معرکہ **المزادة**. والمزودة. وہ برتن جس میں سفر کے لئے توشہ رکھیں اور مراد یہاں توشہ ہے۔ **السارحة** اور السارح اور السرح سب یکساں ہیں یعنی چوپایہ **معداة** بولا جاتا ہے عدی عنہ یعنی تجاوز کیا اوس سے اور مراد یہ ہے کہ وہ معاف ہیں یعنی تمہارے وہ مویشی جو بیرون چرتے ہیں اون کی زکوۃ نہیں لیجاویگی۔ **قولہ النفث الشیبة والرفث الفسق**۔ شیبہ بڑھاپے کا زمانہ ہے انسان کی عمر میں سے اور نفث مانند معنی نفخ کے ہے حدیث شریف میں ہے کہ ان روح القدس نفث فی روعی یعنی وحی کی جبرئیل علیہ السلام نے میرے نفس میں اور منہ سے پھونک دالی اور نفث مشابہ ہے معنی میں نفخ کے اور وہ تفل سے کم ہے اس وجہ سے کہ تفل میں کچھ تھوک بھی آتا ہے یعنی تھتکارنا اور اسی سے ہے حدیث اعوذ باللہ من نفخه ونفثه ۔ اور نفث شعر مذموم کے ساتھ بھی تفسیر کیے گئے ہیں اور نامہ مبارک میں نفث کی تفسیر بڑھاپے سے کی گئی گویا اشارہ ہے اوس حدیث استعاذہ کی طرف جس میں نفث کا حکم وارد ہے کہ مراد اس سے وہ عمر ہے جس میں عقل زائل ہو جائے اور قوی بالکل ساقط ہو جاویں (اللہ پناہ میں رکھے اوس سے) اور نفث شیبہ

القوى اوهو تصحيف الشعر- والرفث قال الازهرى هو كل ما يريده الرجل من المرأة وفى الحديث فلا يرفث اى لا يفحش فى الكلام فلهذا فسر بالفسق +

غلطی کتابت کی ہے یا وہ لفظ شعر کا ہے اور رفث کے معنے ازہری نے سمجھے ہیں کہ ہر وہ چیز جو مرد کی مراد عورت سے ہوتی ہے حدیث میں ہے فلا یرفث یعنی فاحش کلام نہ بول اسی وجہ سے اسکی تفسیر فسق سے کی گئی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى النجاشى ملك الحبشة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف

وكتب النبى صلى الله عليه وسلم الى النجاشى ذكره فى المواهب وقال الزرقانى اخرج الواقدى وروى البيهقى عن ابن اسحق ان لفظه هكذا۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله الى النجاشى ملك الحبشة امابعد فانى احمد اليك الله الذى لا اله الا هو الملك القدوس المؤمن المهيمن واشهد ان عيسى بن مريم روح الله وكلمته القاها الى مريم البتول الطيبة الحصينة فحملت بعيسى فخلقه من روحه ونفخه كما خلق ادم بيده وانى ادعوك الى الله وحده لا شريك له والموالاة على طاعته وان تتبعنى وتؤمن بالذى جاء نى فانى رسول الله وانى ادعوك وجنودك الى الله تعالى وقد بلغت ونصحت فاقبلوا نصيحتى وقد بعثت اليكم ابن عمى جعفرا ومعه

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف ذکر کیا اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے واقدی نے اور روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحق سے کہ لفظ اوس کے اس طرح ہیں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے نجاشی بادشاہ حبشہ کی جانب بعد حمد کے پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جو بادشاہ ہے بہت پاک امن دینے والا نگہبان اور گواہی دیتا ہوں میں کہ عیسیٰ بن مریم روح ہیں اللہ کے اور کلمہ ہیں اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کے جو ممتاز ہیں سب عورتوں سے بے خبر ہیں مردوں سے پس حاملہ ہوئیں وہ عیسیٰ سے پس پیدا کیا اونکو اپنی روح سے اور اپنی پھونک سے جیسے پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ سے اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کیطرف جسکا کوئی شریک نہیں ہے اور اوسکی اطاعت کی طرف اور اس بات کی طرف کہ اطاعت کرے تو میری اور ایمان لائے اوس ذات پر جسنے مجھے بھیجا ہے پس تحقیق میں رسول ہوں اللہ کا اور میں بلاتا ہوں تجھے اور تیرے لشکر کو اللہ کیطرف اور تحقیق پہونچا دیا میں نے تجھے اور نصیحت کر دی میں نے تجھے پس قبول کرو

نفر من المسلمين والسلام على من اتبع الهدىٰ
وبعث رسول الله صلے الله عليه وسلم
هذا الكتاب مع عمرو بن امية الضمري
فقال النجاشي له عند ما قرأ الكتاب
اشهد بالله انه النبي الامي الذي
ينتظره اهل الكتاب وان بشارة
موسى براكب الحمار (عيسےٰ) كبشارة
عيسےٰ براكب الجمل (محمد صلے الله
عليه وسلم) وان العيان ليس
باشفى من الخبر عنه ولكن اعواني من
الجيش قليل فانظرني حتى اكثر الاعوان
والين القلوب ثم كتب الى النبي صلے الله
عليه وسلم بجواب كتابه -

كتاب النجاشي الى النبي صلے الله عليه وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم - الى محمد رسول
الله من النجاشي اصحمة سلام عليك
يا رسول الله ورحمته وبركات الله
الذي لا اله الا هو الذي هداني
للاسلام اما بعد فقد بلغني كتابك
يا رسول الله فما ذكرت في امر عيسے
فورب السماء والارض ان عيسے
عليه الصلوة والسلام لا يزيد على
ما ذكرت ثفروقا بضم المثلثة والراء
المهملة ما بين النواة والقشر انه كما
ذكرت وقد عرفنا ما بعثت به الينا
فاشهد انك رسول الله صادقا مصدقا
وقد بايعتك وبايعت ابن عمك
واسلمت لله رب العلمين وقد بعثت

تم میری نصیحت کو اور بھیجا ہے میں نے تمہاری طرف اپنے
چچا کے بیٹے جعفر کو اور اونکے ہمراہ چند مسلمان اور
سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور بھیجا
رسول اللہ نے یہ فرمان عمرو بن امیہ ضمری کے ہمراہ
پس کہا اونسے نجاشی نے جبکہ پڑھا اس فرمان کو کہ گواہ
کرتا ہوں میں اللہ کو کہ یہ وہی نبی امی ہیں جنکا انتظار کرتے
تھے اہل کتاب - اور بشارت موسیٰ علیہ السلام کی
راکب الحمار کے ساتھ مثل بشارت عیسیٰ علیہ السلام کے ہے
راکب الجمل کے ساتھ اور مشاہدہ اوس خبر سے زائد
شافی وکافی نہیں ہے لیکن میرا مددگار لشکر تھوڑا ہے
پس مجھے مہلت دو کہ میں مددگار بڑھا لوں اور لوگوں
کے دل نرم کر لوں پھر لکھا رسول اللہ کو آپکے فرمان کا

جواب ✦

بسم اللہ الرحمن الرحیم خط ہے محمد رسول اللہ کی
جانب نجاشی اصحمہ کی طرف سے سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ
اور رحمت اور برکتیں ایسے اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود مگر
وہی جس نے ہدایت کی مجھے اسلام کی۔ بعد حمد کے پس
پہونچا میرے پاس آپ کا فرمان یا رسول اللہ پس جو کچھ
کہ ذکر کیا آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں پس قسم
رب سموات والارض کی کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نہیں
زائد کرتے تھے اسپر مقدار ثفروق کی بھی (ثفروق بضم ثا
مثلثہ و را مہملہ وہ جھلی جو گٹھلی اور چھلکے کے درمیان ہوتی ہے)
وہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا اور پہچانا ہم نے
اون امور کو جو آپ نے ہماری طرف بھیجے پس گواہی دیتا
ہوں میں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں سچے اور تصدیق
کیے گئے۔ اور بیعت کی میں نے آپ سے اور آپکے چچا کے بیٹے
سے اور اسلام لایا میں اللہ کیواسطے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا

اليك بابنى وان شئت اتيتك بنفسى فعلت فانى اشهد ان ما تقوله حق والسلام عليك ورحمة الله وبركاته وهذا هو اصحمة الذى هاجر اليه المسلمون فى رجب سنة خمس من الهجرة وبعث صلى الله عليه وسلم اليه عمرو بن امية بهذا الكتاب فاسلم كما صرحت سنة ست على يد جعفر و توفى فى رجب سنة تسع من الهجرة ونعاه النبى صلى الله عليه وسلم يوم توفى وصلى عليه بالمدينة۔

کا اور بھیجا ہے میں نے آپ کی طرف اپنے بیٹے کو اور اگر آپ چاہیں گے تو میں خود آؤں گا اِس وجہ سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ سچ ہے اور سلام ہو آپ پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوس کی۔ اور یہ وہ اصحمہ ہے جس کی طرف ہجرت کی مسلمانوں نے رجب سنہ ۵ ہجری میں اور بھیجا رسول اللہ نے اون کی طرف عمرو بن امیہ کو یہ فرمان لیکر پس اسلام لایا وہ جیسیکہ صراحت کی میں نے سنہ ۶ میں حضرت جعفر کے ہاتھ پر اور وفات پائی رجب سنہ ۹ ہجری میں اور رسول اللہ نے انکی موت کی خبر دی جس روز کہ انکا انتقال ہوا اور نماز جنازہ پڑہی اُنپر مدینہ میں*

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى النجاشى (هذا غير النجاشى الذى ذكرت)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف دیا اوس سے علاوہ دوسرا نجاشی ہی جسکا ذکر کیا گیا

روى البيهقى عن ابن اسحق انه قال هذا الكتاب من النبى صلى الله عليه وسلم الى النجاشى الاصحم عظيم الحبشة سلام على من اتبع الهدى وآمن بالله ورسوله وشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وان محمدا عبده ورسوله وادعوك بدعاية الله فانى انا رسوله فاسلم تسلم يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحق سے کہ اونہوں نے کہا کہ یہ فرمان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نجاشی اصحم سردار حبشہ کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ اور اوس کے رسول پر اور گواہی دی اِس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے نہ اوس نے کسی کو بیوی بنایا اور نہ اوسکا کوئی بیٹا ہے اور گواہی دی اِس بات کی کہ محمد اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اللہ کی جانب پس تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کیطرف جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے درمیان یہ کہ نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں ہم اوس کے ساتھ کسیکو اور نہ بنائے ہم میں سے بعض بعض کو خدا اللہ کے

فان ابيت فعليك اثم النصارى من قومك
تنبيه - ماورد فى الكتاب من اسم
النجاشى هذا الاصحم فقال ابن كثير
لعله مقحم من الراوى بحسب ما فهمه
انتهى **اقول** هذا هو الصحيح فان
النجاشى الذى كتب اليه النبى صلى الله
عليه وسلم واسلم وصلى عليه النبى صلى الله
عليه وسلم يوم توفى هو غير النجاشى
هذا الذى لم يسلم لما روى فى صحيح
مسلم عن انس رضى الله عنه ان النبى
صلى الله عليه وسلم كتب الى كسرى
والى قيصر والى النجاشى والى كل جبار
عنيد - يدعوهم الى الله وليس بالنجاشى
الذى صلى عليه - وكذا اما قال الزهرى
كانت كتبه صلى الله عليه وسلم (الى
النجاشى) واحدة وكلها فيها هذه
الاية وهى مدنية بلا خلاف انتهى
قال الزرقانى ومراد الزهرى كتبه الى
اهل الكتاب وهم النجاشيان وهرقل
والمقوقس انتهى **اقول** قد روينا انه
كتابه صلى الله عليه وسلم الى النجاشى
اصحمة ليس فيه تلك الاية فهذا يدل
على ان الكتاب الاول كان قبل ذلك
الكتاب فى بدأ الاسلام عند
الهجرة الاولى - قال فى المواهب و
قد خلط بعضهم ولم يميز بينهما
فظنهما واحدا فهذا كما ترى وقد

سو پس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم اے مسلمانو اونسے کہ
گواہ رہو تم اسبات پر کہ ہم مسلمان ہیں پس اگر انکار کریگا تو تجھی
پر ہوگا تیری قوم نصارے کا گناہ بھی **تنبیہ** اس فرمان میں
جو نجاشی کے نام کے ساتھ لفظ اصحم آیا ہے تو کہا ابن کثیر نے
کہ شاید وہ زیادتی ہے راوی کی جانب سے جسطرح وہ سمجھا ہے
انتہی **کہتا** ہوں میں کہ یہی صحیح ہے کیونکہ وہ نجاشی جس
کی طرف لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ اسلام لایا
اور نماز جنازہ پڑہی اوسپر رسول اللہ نے جسدن کہ اونکا
انتقال ہوا وہ غیر ہیں اس نجاشی سے جو اسلام نہیں
لایا جیسیکہ روایت ہے صحیح مسلم میں انس رض سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمان) لکھا کسری اور قیصر اور نجاشی
اور ہر جبار سرکش کی طرف بلاتے تہے آپ اونکو اللہ کی
طرف اور یہ نہیں ہیں وہ نجاشی جن کی نماز جنازہ پڑہی
رسول اللہ نے - اور اسیطرح (رد ہے) وہ قول جو
کہا زہری نے کہ لکھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(نجاشی کی طرف) ایک ہی مرتبہ اور اون سب ناموں میں
یہ آیت تھی (یعنی یا اہل الکتاب تعالوا) اور یہ آیت مدنی ہے
بلا خلاف انتہی قول الزہری کہا زرقانی نے اور مراد زہری
کی انسے رسول اللہ کے وہ فرمان ہیں جو اہل کتاب کیطرف تہے
اور وہ دونو نجاشی اور ہرقل اور مقوقس ہیں انتہی قول الزرقانی
کہتا ہوں میں کہ ہم نے اوپر بیان کردیا ہے کہ رسول اللہ
کا وہ فرمان جو نجاشی اصحمہ کیجانب تہا اوس میں یہ آیت نہیں
ہے پس یہ بات دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ وہ اول
والا فرمان اس سے اول ابتداء اسلام پہلی ہجرت کے
وقت لکھا گیا تہا کہا مواہب میں کہ خلط کردیا ہے بعض
نے اور نہیں تمیز کیا ان دونوں میں پس گمان کیا دونو کو ایک
ہی اور یہ باطل ہے جیسیکہ تو دیکھتا ہے اور روایت کی ہے

روى الطبراني عن المسور قال خرج صلى الله عليه وسلم الى اصحابه فقال ان الله بعثني للناس كافة فادوا عني ولا تختلفوا علي فبعث عبد الله بن حذافة الى كسرى وسليطا الى هوذة واليمامة والعلاء الى المنذر بهجر وعمرو بن العاصي الى جيفر وعباد ابني الجلندى بعمان ودحية الى قيصر وشجاع ابن وهب الى ابن ابي شمر وعمرو بن امية الى النجاشي فرجعوا جميعا قبل وفاته صلى الله عليه وسلم غير عمرو بن العاصي - **اقول** عرف هذا ان عمرو بن امية هو المبعوث الى النجاشيين وان الاول قد اسلم كما ثبت من صلوته صلى الله عليه وسلم عليه بعد وفاته وان الثاني هذا لم يسلم لما ثبت عن انس في صحيح مسلم والله اعلم -

طبرانی نے مسور سے کہا نکلے رسول اللہ ایک روز اصحاب کی طرف اور فرمایا کہ اللہ نے بھیجا ہے مجھے تمام مخلوقات کی طرف پس پہونچاؤ مجھ سے اور مت اختلاف کرو مجھ پر پس بھیجا عبد اللہ بن حذافہ کو کسریٰ کیطرف اور سلیط کو ہوذہ اور یمامہ کی جانب اور علاء کو منذر کی طرف ہجر میں اور عمرو بن العاصی کو جیفر و عباد کی طرف جو بیٹے ہیں جلندی کے عمان میں اور دحیہ کو قیصر کی طرف اور شجاع بن وہب کو ابن ابی شمر کی جانب اور عمرو بن امیہ کو نجاشی کی طرف پس لوٹ آئے وہ سب رسول اللہ کی وفات سے اول سوائے عمرو بن العاصی کے۔

کہتا ہوں میں کہ معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ عمرو بن امیہ ہی بھیجے گئے ہیں دونو نجاشیوں کی جانب اور یہ کہ نجاشی اول اسلام لے آئے جیسے کہ ثابت ہے رسول اللہ کا اون پر بعد وفات نماز جنازہ پڑہنا اور یہ دوسرا اسلام نہیں لایا جیسے کہ ثابت ہے حضرت انس سے صحیح مسلم میں واللہ اعلم ؁

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لنهشل بن مالك الوائلي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہشل بن مالک وائلی کی جانب

قال ابن الاثير ذكره يوسف بن عمرو ابن موسى بن سعيد بن سلم بن قتيبة ابن مسلم بن عمرو والحصين الوائلي عن ابيه عن سلم بن قتيبة انه بلغه ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب لنهشل كتابا - وذكر الحديث

کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو یوسف بن عمرو بن موسیٰ بن سعید بن سلم بن قتیبہ بن مسلم بن عمرو والحصین الوائلی نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سلم بن قتیبہ سے کہ پہونچی اونکو یہ بات کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا نہشل کی جانب اور ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ تخریج کی اس کی ابن مندہ نے لیکن نہیں ذکر کیے

وقال اخرجه ابن منداة لكن لم يذكر
لفظ الكتاب فذكره صاحب مصباح
المضي فقال قال ابن سعد وكتب النبي
صلعم كتابا لنهشل بن مالك
الوائلي من باهلة نسخته هكذا
باسمك اللهم - هذا الكتاب من محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم
لنهشل بن مالك ومن معه من
بني وائل لمن اسلم واقام الصلوٰة
وأتى الزكوٰة واطاع الله ورسوله
واعطى من المغنم خمس الله وسهم
النبي صلى الله عليه وسلم واشهد على
اسلامه وفارق المشركين فانه آمن
بامان الله وبرئ اليه محمد صلى
الله عليه وسلم من الظلم كله وان
لهم ان لا يحشروا ولا يعشروا وعاملهم
من انفسهم وكتب عثمان بن عفان رض

لفظ فرمان کے پس ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی نے
پس کہا کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمان نہشل بن مالک وائلی کو جو قبیلہ باہلہ سے تھا نسخہ
اوسکا یہ ہے کہ
باسمک اللہم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی جانب سے نہشل بن مالک اور اوس کے ساتھ
والے بنی وائل کے لئے۔ جو شخص کہ اسلام لایا اور
نماز پڑہی اور زکوٰۃ دی اور اطاعت کی اللہ اور اوس
کے رسول کی اور دیا مال غنیمت سے خمس حصہ اللہ کا
اور حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور گواہ بنالیا
اپنے اسلام پر اور علیحدہ ہوا مشرکین سے پس وہ اللہ
کی امن میں ہے اور بری ہیں رسول اللہ اوسپر
ظلم کرنے سے بالکل اور رعایت ہے اون کے
لئے یہ کہ نہ جمع کیے جاوینگے وہ لشکر بنانے کو
اور نہ اونسے عشر لیا جاوے گا اور حاکم اون پر اون
ہی میں سے ہوگا اور لکھا اسکو عثمان بن عفان رض
نے ✦

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوائل بن حجر رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وائل بن حجر رض کیلیے

ذكر في مصباح المضي بتخريج ابن سعد
في الطبقات - قال وائل بن حجر يا
رسول الله اكتب لي بارضي التي كانت
لي في الجاهلية وشهد له اقيال حمير
واقيال حضرموت - قال وكان
الاشعث وغيره من كندة نازعوا
وائل بن حجر في وادي لحضرموت

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ابن سعد کی تخریج سے
جو طبقات میں ہے۔ کہ کہا وائل بن حجر نے یا رسول اللہ
فرمان لکھدیجیے میری اوس زمین کی بابتہ جو میرے
قبضہ میں تہی بزمانہ جاہلیت اور گواہی دی اون کے
لئے سرداران حمیر اور سرداران حضرموت نے
کہا اور اشعث وغیرہ نے جو بنی کندہ میں سے تہے
جہگڑا کیا تہا وائل بن حجر سے اوس وادی کے بارہ میں

فادعوه عند رسول الله صلے الله علیه وسلم فکتب یہ رسول الله لوائل بن حجر - وکان کتابه هذا کتاب من محمد رسول الله لوائل بن حجر قیل حضرموت و ذلك انك اسلمت وجعلت لك ما فی یدیك من الارضین والحصون وانه یوخذ منك من کل عشرة واحد ینظر فی ذلك ذوا عدل وجعلت لك ان لا تظلم فیها ما قام الدین والنبی والمؤمنون علیه انصار -

جو حضرموت میں تہی پس دعویٰ رجوع کیا اونہوں نے رسول اللہ کے پاس پس لکہا اُس کی بابتہ آپ نے وائل بن حجر کے لئے ۔ اور تہا آپ کے فرمان میں کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے وائل بن حجر سردار حضرموت کے لئے ۔ اور یہ اسلئے کہ اسلام لایا تو اور بدستور تیرے قبضہ میں رکہا مینے وہ جو اول تیرے قبضہ میں تہا زمین اور قلعہ اور تحقیق لیا جاویگا تجہہ ایک عشر کریں گے اس میں مبصر صاحب عدل اور لازم کیا میں نے کہ نہ ظلم کیے جاؤ تم اوس میں جب تک کہ قائم رکہو تم دین کو ۔ اور نبی اور سب مسلمان اوسپر مددگار ہیں ۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم ایضا لوائل بن حجر

یہ فرمان بہی لکہا رسول اللہ نے وائل بن حجر کے لئے

قد ذکرت فی حرف المیم فی اسم مهاجر بن امیة قال وائل انه کتب لی ثلث کتب کتاب فضلنی فیه علے قومی فهو هذا الکتاب کما ستطلع - قال صاحب مصباح المضی قصة اسلامه وقدومه علے رسول الله کما قال ابن الظفر فی کتاب البشر روی ان وائل بن حجر وکان ملکا مطاعا وکان له صنم من العقیق یعبده ویحبه ولم یکن یکلمه الا انه کان یرجی کلامه وکان یکثر السجود ویذبح له الذبائح یستقرب الیه فبینما

ذکر کیا میں نے حرف میم میں مہاجر بن امیہ کے نام میں کہ کہا وائل نے کہ لکہیں میرے واسطے تین چٹہیں جن میں سے ایک میں فضیلت دی تہی مجہے میری قوم پر اور وہی فرمان ہے جیسکہ ابہی تجہے معلوم ہوگا بیان کیا ہے صاحب مصباح المضی نے رسول اللہ کے پاس اونکے آنے اور اسلام لانیکا قصہ بروایت ابن ظفر فی کتاب البشر باین طور ذکر روایت ہے کہ وائل بن حجر جو بادشاہ اور اپنی قوم کے سردار تہے اونکا ایک بت تہا عقیق جس کی وہ عبادت کرتے اور دوست رکہتے تہے وہ کلام نہیں کرتا تہا لیکن اونکو امید تہی اوس کے بولنے کی ۔ اوس کے سامنے بہت سجدہ کرتے اور قربانیاں کیا کرتے تہے تاکہ اوسکا تقرب حاصل کریں

هو نائم في الظهيرة ايقظه صوت
منكر من المخدع الذى فيه الصنم
فقام و سجد بين يديه واذا قائل يقول

شعر

واعجبا من وائل بن حجر +
يخال يدرى وهو ليس يدرى +
ماذا ترتجي من نحيت صخر +
ليس بذى عرف ولا ذى فكر +
ولا بذى نفع ولا ضر +
ولو كان ذا حجر اطاع امرى +

قال فرفعت راسى ثم استويت جالسا
ثم قلت لقد سمعت فماذا تامرني
به فقال -

شعر

ارحل الى يثرب ذات النخل +
وسر اليها سير المستقل +
فدن بدين الصائم المصلي +
محمد الرسول خير الرسل +

ثم خر الصنم بوجهه فاندقت
عنقه ثم سرت اليه حتى اتيت
المدينة فلما رأني رسول الله
ادناني وبسط لي رداءه وصعد المنبر
واقامني بين يديه ثم قال ايها الناس
هذا وائل بن حجر اتاكم من ارض
بعيدة من حضرموت راغبا في
الاسلام فقلت يا رسول الله بلغني
ظهورك وانا في ملك عظيم فمن الله

ایک روز دوپہر کو وہ سو رہے تھے کہ ایک ہولناک آواز
سنکر جاگے جو اوس حجرہ میں سے آئی تھی جسمیں بت تھا.
پس یہ اُٹھے اور اوسکو سجدہ کیا تو سُنا کہ ایک کہنے والا
یہ کہہ رہا تھا کہ شعر

تعجب ہے وائل بن حجر سے۔ اوسکا گمان ہے کہ
وہ سمجھتا ہے حالانکہ وہ کچھ نہیں سمجھتا۔ کیا اُمید رکھتا ہے
ایک تراشے ہوئے پتھر سے۔ جس میں نہ عقل ہے
نہ سمجھ۔ اور جو نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان۔
کاش کہ وائل بن حجر اطاعت کرتا میرے
حکم کی۔

کہا وائل نے پس اُٹھایا مینے اپنا سر پھر بیٹھ گیا میں
اور کہا مینے کہ سُن لیا مینے پس کیا حکم کرتا ہے تو
مجھے تو کہا کہ۔

شعر

جا مدینہ کی طرف جو کھجوروں والا ہے۔
مستقل ہوکر۔ پس اختیار کر دین روزہ دار اور
نمازی کا۔ جو محمد ہیں بہترین رسل۔

پھر وہ بُت اوندھا گر گیا پس میں نے اوس کی
گردن توڑی پھر روانہ ہوا میں یہاں تک کہ آیا میں
مدینہ میں پس جبکہ دیکھا مجھے رسول اللہ نے تو قریب
کیا مجھے اپنے اور میرے لیے چادر مبارک بچھادی
اور منبر پر چڑھے آپ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر لیا
پھر فرمایا کہ اے لوگو یہ وائل بن حجر ہے جو بہت دور سے
تمہارے پاس آیا ہے اسلام کی طرف راغب ہو کر میں
مینے کہا یا رسول اللہ مجھے آپکے ظہور کی خبر پہونچی اور میں
بڑی حکومت میں تھا پس احسان کیا اللہ نے مجھپر کہ
چھوڑ دیا مینے وہ سب اور اختیار کر لیا اللہ کا دین

على ان رفضت ذلك كله وآثرت دين الله قال صدقت اللهم بارك في وائل بن حجر وولده وولد ولده انتهى وقال ابن عبد البر قدم وائل ويكنى اباهنيدة وكان قيلا من اقيال حضرموت فلما دخل عليه صلى الله عليه رحب به وادناه من نفسه ودعى له فقال اللهم بارك في وائل وولده وولد ولده - واستعمل على الاقيال من حضرموت وكتب معه ثلث كتب - منها هذا الكتاب الى الاقيال العباهلة - نسخته هكذا

الى الاقيال العباهلة والارواع المشابيب في التيعة شاة لا مقورة الالياط ولا ضناك وانطوا الثبجة وفي السيوب الخمس ومن زنى مم بكر فاصقعوه مائة واستوفضوه عاما ومن زنى مم ثيب فضرجوه بالاضاميم ولا توصيم في الدين ولا غمة في فرائض الله وكل مسكر حرام ووائل بن حجر يترفل على الاقيال -

فرمایا کہ سچا ہے تو اے اللہ برکت دے وائل بن حجر اور اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں انتہی

اور کہا ابن عبد البر نے کہ آئے وائل اور کنیت اونکی اباہنیدہ تھی اور وہ ایک سردار تھے سرداران حضرموت میں سے پس جب پہونچے رسول اللہ کے پاس تو آپ نے خوشی ظاہر فرمائی اور اپنے قریب کیا اور دعا کی اون کے لئے پس فرمایا کہ اے اللہ برکت دے وائل اور اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں۔ اور عامل بنایا اونکو اقیال حضرموت پر اور لکھے اون کے لئے تین فرمان۔

اون میں ہی سے یہ فرمان ہے مستقل سرداروں کی طرف۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

(فرمان ہے اپنے ملک میں رہنے والے رئیسوں اور ذی وقار اور خوش رو سرداروں کی طرف کہ (زکوۃ کی) ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے نہ ایسی دبلی جس کی کھال بدن سے لگی ہو اور نہ موٹی۔ اور دو تم زکوۃ میں اوسط مال اور معدن میں پانچواں حصہ۔

اور جو شخص کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو اوسکو سو کوڑے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کرو اور جو زنا کرے نکاح شدہ سے تو رجم کرو اوسکو پتھروں سے اور نہیں جائز ہے سستی اور شرم اللہ کے فرائض میں اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور وائل بن حجر سردار ہیں سب سرداروں پر۔

غرائب ما في هذا الكتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئے ہیں

العباهلة - بباء موحدة مفتوحة

العباہلہ باء موحدہ مفتوحہ وہ پادشاہ جو برقرار رہیں

ملوك الذين اقروا على ملكهم لا
يزالون عنه يقال عبهلت الناقة اذا
اطلقته لترعى متى شاءت - ارواع
بفتح الهمزة وسكون المهملة واخره
عين مهملة السادات وقيل هو
الذى يعجبك حسنه يقال امرأة
روعاء اى حسن الوجه - مشابيب
بفتح الميم والشين المعجمة - وكسر
الموحدة ثم التحتانية الساكنة ثم
الموحدة - الرجال الذين الوانهم
بيض وشعورهم سود وقيل الاذكياء
وقيل الروسأ والسادات - التيعة
قال فى النهاية اسم لادنى ما تجب
فيه الزكوة من الحيوان كالخمس
من الابل والاربعين من الغنم
وقيل الاربعون من الغنم قاله
فى الزبدة شرح الشفاء - مقورة
الالياط - الاقورار الاسترخاء
فى الجلود والالياط جمع ليط بكسر
اللام والتحتانية قشر العود شبه
به الجلد لالتزاقه باللحم المراد غير
مسترخية الجلود لهزالها - ضناك
بالكسر السمينة - انطوا بالطاء المهملة
اى اعطوا ومنه فى القرأة الشاذة
انا انطيناك الكوثر - الثبجة - الثاء
المثلثة ثم الموحدة ثم الجيم اى
اعطوا الوسط فى الصدقة لا من

اپنے ملک پر نہ ہٹائے جاویں اوس سے بولا جاتا ہے
عبہلت الناقۃ جبکہ چھوڑ دے تو اسکو تاکہ چرتی پھرے
جہاں چاہے **ارواع** بفتح ہمزہ وسکون را مہملہ
اور آخر میں عین مہملہ سردار و بعض نے کہا کہ وہ جس کا
حسن تجھے پسند آئے بولا جاتا ہے امرأۃ روعاء یعنی
خوبصورت چہرہ والی عورت۔

مشابیب بفتح میم و شین معجمہ اور کسر بار موحدہ
پھر یار تحتانیہ ساکنہ پھر بار موحدہ۔ وہ آدمی جن کے
رنگ سپید ہوں اور بال سیاہ۔ اور بعض نے کہا
ہے کہ اذکیاء۔ ذی شعور۔ اور بعض نے کہا کہ سادات
اور رؤسا۔

التیعہ کہا نہایہ میں اقل درجہ حیوانوں میں وجوب
زکوۃ کی تعداد کا جیسے کہ پانچ اونٹوں میں اور چالیس
بکریوں میں اور بعض نے کہا کہ اس کے معنی ہیں چالیس
بکریاں۔ بیان کیا ہے اسکو زبدہ شرح شفا میں۔

مقورۃ الالیاط۔ الاقورار کہال کا ڈھیلا ہونا اور
لٹک جانا اور الیاط جمع ہے لیط کی بکسر لام وسکون
تحتانیہ۔ لکڑی کا چھلکا (چھال) تشبیہ دیگئی کہال کے
ساتھ بوجہ اوس کے التزام کے گوشت سے مراد
یہ ہے کہ دبلے پن کی وجہ سے اون کی کہالیں لٹکتی
ہوئی نہ ہوں۔

ضناک۔ بالکسر موٹی۔ **انطوا**۔ طار مہملہ یعنے
دو تم۔ اور اسی سے ہے قرأۃ شاذہ میں۔ انا انطیناک الکوثر
(بجائے انا اعطیناک کے) **الثبجہ** ثار مثلثہ ثم بار
موحدہ پھر جیم یعنی دو تم مال متوسط زکوۃ میں نہ بہت
عمدہ مال اور نہ بالکل برا۔

السیموب سین مہملہ اور یار تحتانیہ اور بار موحدہ۔

خيار المال ولا من رذالته۔ السيوب بالسين المهملة والتحتانية والموحدة الركاز۔ **قوله مم بكر فاصقعوه** في لغة اليمن يبدلون لام التعريف ميما فتكون راء بكر مكسورة بلا تنوين لان اصله من البكر فلما ابدل اللام ميما بقيت الحركة بحالها۔ فاصقعوه اى اضربوه واصل الصقع الضرب على الراس وقيل الضرب ببطن الكف **واستوفضوه**۔ اى غربوه واطردوه من وفضت الابل اذا تفرقت۔ **ضرجوه بالاضاميم** اى ادموه وارجموه بالحجارة فهو جمع اضامة۔ **لا توصيم في الدين**۔ الى صم الفترة والوهن اى لا تفتروا في اقامة الحدود ولا تحابوا فيها۔ **لا غمة في فرائض الله**۔ اى لا تستروا ولا تخفوا فرائضه دفعا للتهمة۔ **يترفل**۔ اى يتسود ويترأس استعارة من ترفيل الثوب وهو اسباغه واسباله۔ **قوله من زنى مم بكر فاصقعوه مائة واستوفضوه عاما ومن زنى مم ثيب فضرجوه بالاضاميم**۔ اى اضربوا زانى بكر مائة وغربوه عاما وارجموا زانى ثيب۔ فاعلوا ان التغريب هو

ركاز معدن۔

قوله مم بكر فاصقعوه۔ لغت یمن میں بدلتے ہیں لام معرفہ کو میم سے پس ہوگی راء بکر کی مکسور بلا تنوین کے کیونکہ اوس کی اصل من البکر ہے پس جب بدلا لام میم سے تو باقی رہگئی حرکت اپنے حال پر۔ فاصقعوہ اے مارو تم اوسکو۔ اصل میں صقع سر پر مارنے کو کہتے ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ مارنا ہتیلی سے (یعنی تہپڑ مارنا)

واستوفضوہ۔ یعنی جلاوطن کردو اوسکو اور بہگا دو۔ ماخوذ ہے وفضت الناقۃ سے بولا جاتا ہے جبکہ وہ علحدہ ہوجائے۔

ضرجوہ بالاضامیم۔ یعنی خون آلود کرو اوسکو اور رجم کرو تہپروں سے پس وہ جمع ہے اضامۃ کی۔

لا توصیم فی الدین۔ وصم سستی اور کاہلی یعنی نہ سستی کرو اللہ کے حدود وقائم کرنے میں اور نہ محبت کا خیال کرو۔

لا غمۃ فی فرائض اللہ۔ یعنی مت چھپاؤ فرائض اللہ کو تہمت دفع کرنے کے لیے۔

یترفل یعنی سردار ہے اور رئیس ہے۔ مشتق ہے ترفیل الثوب سے جس کے معنے ہیں کپڑے کا لٹکانا اور گہسیٹنا۔ (کیونکہ یہ علامت ہے سرداری کی)

قولہ من زنی یعنی جو کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو اوسے سو کوڑے اور جلاوطن کرو ایک سال اور جو زنا کرے نکاح شدہ سے اوسکو رجم کرو تہپروں سے۔ یعنی مارو کنواری سے زنا کرنے والے کے سو کوڑے اور جلاوطن کردو اوسکو ایک سال اور رجم کردو منکوحہ کے زانی کو۔ پس جان تو کہ تغریب کے معنی ہیں نکال دینا زانی کو اپنی جگہ سے ایک سال کے

نفي الزاني عن محله سنة واليه ذهب الشافعي ومالك وغيرهما واقل مايطلق عليه اسم الغربة قيل هو مسافة قصر- وحكى في البحر عن علي وزيد بن علي والصادق والناصر في احد قوليه ان التغريب هو حبس سنة واجيب عنه بانه مخالف لوضع التغريب - كيف وقد شهر الاول من الصحابة الذين هم اعرف لمقاصد الشارع فقد غرب عمر رض من المدينة الى الشام وغرب عثمان الى مصر وابن عمر امته الى فدك - واختلف العلماء في وجوب نفي الزاني البكر وعدم وجوبه فادعى محمد بن نصر في كتاب الاجماع الاتفاق على وجوب نفي الزاني البكر الا عند الكوفيين قال ابن منذر قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم في قصة العسيف انه يقضي بكتاب الله تعم ثم قال انه عليه جلد مائة وتغريب عام وهو المبين لكتاب الله تعم وخطب عمر بذلك على رؤس المنابر وعمل به الخلفاء الراشدون ولم ينكره احد فكان اجماعا وقد حكى القول بذلك صاحب البحر عن الخلفاء الاربعة وزيد بن علي

لئے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک وغیرہ کا اور اقل مدت جسپر غربت کا اطلاق آسکتا ہے کہا گیا ہے کہ وہ اوسقدر مسافت ہے جسمیں نماز قصر پڑہی جاوے۔ اور نقل کیا ہے بحر میں علی اور زید بن علی اور صادق سے اور ناصر سے ایک قول کی روسے کہ تغریب کے معنی ہیں قید کرنا ایک سال اور جواب دیا گیا ہے اس کا اِس طور سے کہ یہ مخالف ہے وضع تغریب کے اور کیسے صحیح ہو یہ قول جبکہ قول اول مشہور ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو زائد سمجھتے تھے مقاصد رسول اللہ کے اور شہر بدر کیا ہے حضرت عمرؓ نے مدینہ سے شام کی طرف اور حضرت عثمان نے مصر کی طرف اور ابن عمرؓ نے اپنی چھوکری کو فدک کی طرف اور اختلاف کیا علماء نے کنواری کے زانی کو شہر بدر کرنے کے وجوب اور عدم وجوب میں پس دعوی کیا ہے محمد بن نصر نے کتاب الاجماع میں زانی بکر کے شہر بدر کرنے پر اتفاق علماء کا مگر کوفیین کے نزدیک کہا ابن منذر نے کہ قسم کہائی تھی رسول اللہ نے قصہ عسیف میں کہ آپ حکم کرینگے کتاب اللہ سے موافق۔ پھر فرمایا کہ اسپر سو کوڑے ہیں اور ایک سال کے لئے جلاوطنی اور یہی ظاہر ہے کتاب اللہ سے اور خطبہ پڑہا اسپر حضرت عمر نے برسر ممبر اور عمل کیا اسپر خلفاء راشدین نے اور نہیں انکار کیا اوسکا کسی نے پس ہوگیا اجماع اور اسی قول کو حکایت کیا ہے صاحب بحر نے خلفاء اربعہ اور زید بن علی اور صادق اور ابن ابی لیلے اور ثوری اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحق اور امام یحیی وغیرہ کا اور ایک قول کی روسے یہی

والصادق وابن ابی لیلی والثوری و
مالك والشافعی واحمد واسحق
والامام یحیی واحد قولی الناصر
وحکی عن القاسمیة وابی حنیفة
وحماد ان التغریب والحبس غیر
واجبین واستدل لهم بقوله اذ لم
یذکر فی آیة الجلد وبقوله صلی الله
علیه وسلم اذا زنت امة احدکم
فلیجلدها - الحدیث وظاهر احادیث
التغریب انه ثابت فی الذکر والانثی
والیه ذهب الشافعی وقال مالك
والاوزاعی لا تغریب علی المرأة
لانها عورة وهو مروی عن امیر
المؤمنین علی رض وظاهرها انه لا
فرق بین الحر والعبد والیه ذهب
الثوری وداؤد والطبری والشافعی
فی قول له والامام یحیی - وقد ذهب
بعضهم الی انه ینصف فی حق الامة
والعبد قیاسا علی الحد وهو قیاس
صحیح وفی قول للشافعی انه لا ینصف
فیهما وذهب مالك واحمد بن حنبل
واسحق والشافعی فی قول له وهو
مروی عن الحسن الی انه لا تغریب
للرق واستدلوا بحدیث اذا زنت امة
احدکم المتقدم - واما فی زانی
الثیب فالرجم مجمع علیه وحکی
فی البحر عن الخوارج انه غیر واجب

مذہب ہے ناصر کا اور حکایت کی گئی قاسمیہ اور امام
ابوحنیفہ اور حماد سے یہ کہ جلاوطنی اور حبس دونو غیر واجب
ہیں اور استدلال اونکا قول اللہ کا ہے آیۃ جلد میں
کہ اُذکر نہ کیا۔ اور قول رسول اللہ کا اذا زنت الخ یعنی
جب زنا کرے تم میں سے کسی کی چھوکری تو چاہیے کہ
کوڑے مارے اُسے الحدیث۔

اور ظاہر اُن سب احادیث کا جو جلاوطنی کی بابتہ ہیں
دال ہے اِس امر پر کہ وہ ثابت ہے مرد عورت سب
کے حق میں اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا اور کہا
امام مالک اور اوزاعی نے کہ نہیں ہے جلاوطنی عورت
کے لیے کیونکہ اوس کے لیے ستر ضروری ہے اور
یہی مروی ہے امیر المومنین علی رض سے۔ اور نیز ظاہر احادیث
مذکورہ دال ہے اِس امر پر کہ کوئی فرق نہیں اِس
حکم میں حر اور عبد کا اور یہی مذہب ہے ثوری اور داؤد
اور طبری اور امام شافعی کا ایک قول کی رو سے اور
امام یحیی کا۔

اور بعض کا مذہب ہے کہ یہ سزا نصف کیجاوے
چھوکری اور غلام کے حق میں۔ قیاس کیا ہے حدود
پر اور یہ قیاس صحیح ہے اور امام شافعی کا ایک قول
ہے کہ اِن دونو کے حق میں بھی تنصیف نہ کی جاوے۔
اور گئے ہیں امام مالک اور امام احمد اور اسحق اور
امام شافعی ایک قول میں اور یہی مروی ہے حسن بصری
سے کہ غلام کیلئے جلاوطنی نہیں ہے۔ اور استدلال
لائے ہیں حدیث اِذا زنت سے جو اوپر گذر گئی۔
لیکن زانی منکوحہ کے بارہ میں پس رجم ہے
باتفاق علماء اور نقل کیا ہے بحر میں خوارج سے
کہ وہ غیر واجب ہے۔ اور اسیطرح نقل کیا ہے

وكذلك حكاه عنهم ايضا ابن العربي
وحكاه ايضا عن بعض المعتزلة
كالنظام واصحابه ولا مستند لهم
الا انه لم يذكر في القرآن وهذا باطل
فانه قد ثبت بالسنة المتواترة المجمع
عليها وايضا هو ثابت بنص القرآن
لحديث عمر عند الجماعة انه قال
كان مما انزل على رسول الله صلى
الله عليه وسلم اية الرجم فقرأناها
ووعيناها ورجم رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورجمنا بعده ونسخ
التلاوة لا يستلزم نسخ الحكم كما
اخرجه ابوداود من حديث ابن
عباس وقد اخرج احمد والطبراني
في الكبير من حديث ابي امامة بن
سهل عن خالته العجماء ان فيما
انزل الله من القرآن - ان الشيخ
والشيخة اذا زنيا فارجموهما
البتة بما قضيا من اللذة واخرجه
ابن حبان في صحيحه من حديث
ابي بن كعب بلفظ كانت سورة
الاحزاب توازي سورة البقرة
وكان فيها اية الرجم - الشيخ والشيخة
الحديث وقيل يجمع الجلد مع الرجم
ذهب اليه جماعة من العلماء منهم
العترة واحمد واسحق وداود
الظاهري وابن المنذر وذهب مالك

اور نقل کیا ابن عربی نے بھی اور یہی منقول ہے بعض
معتزلہ سے جیسے نظام اور اوس کے اصحاب اور کوئی سند
نہیں ہے اونکی مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا گیا اسکا قرآن میں
اور یہ باطل ہے کیونکہ وہ ثابت ہے سنت متواترہ سے
جس پر اتفاق ہے علماء کا۔ اور بھی یہ ثابت ہے نص
قرآن سے بوجہ حدیث عمرؓ کے جس کی تخریج
کی ہے سب اصحاب سنن نے کہ اونہوں نے کہا
کہ آیت رجم اون آیتوں میں سے ہے جو اتریں رسول اللہ
پر پس پڑھا ہم نے اوسکو اور یاد رکھا ہم نے اوسکو اور
رجم کیا رسول اللہ نے اور رجم کیا ہم نے آپ کے
بعد اور نسخ تلاوت کا نہیں لازم ہے نسخ حکم کو جیسے کہ
تخریج کی ابو داؤد نے حدیث ابن عباس سے اور
تخریج کی ہے امام احمد اور طبرانی نے کبیر میں حدیث
ابی امامہ بن سہل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ
عجماء سے کہ اللہ نے جو قرآن اتارا ہے اوسی میں
سے ہے یہ آیت کہ ان الشیخ والشیخۃ الخ کہ بوڑھا اور
بوڑھیا جبکہ زنا کریں تو رجم کرو دونوں کو ضرور اوس کے
عوض میں جو حاصل کی ہے اونہوں نے لذت اور تخریج
کی ہے اس کی ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابی بن
کعب کی حدیث سے کہ سورہ احزاب برابر تھی سورۂ
بقرہ کے اور تھی اوس میں آیت رجم کی کہ الشیخ والشیخۃ
الحدیث۔

اور بعض نے کہا ہے کہ جمع کیا جاوے کوڑے مارنا
بھی رجم کے ساتھ گئی ہے اس کی طرف ایک جماعت
علماء کی اون ہی میں سے عترت ہیں اور امام احمد اور
اسحق اور داؤد ظاہری اور ابن منذر اور گئے ہیں امام
مالک اور حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور علماء اس بات کی

والحنفية والشافعية وجمهور العلماء الى انه لا يجلد بل يرجم فقط وهو مروي عن احمد بن حنبل و تمسكوا بحديث سمرة فى انه صلے الله عليه وسلم لم يجلد ماعزا بل اقتصر علے رجمه قالوا وهو متاخر عن احاديث الجلد فيكون ناسخا۔

طرف کہ کوڑے نہیں مارے جاویں بلکہ صرف رجم کی جاوے فقط اور یہی مروی ہے امام احمد بن حنبل سے اور استدلال لائے ہیں وہ سمرہ کی حدیث سے کہ رسول اللہ نے نہیں کوڑے مارے ماعز کو بلکہ اقتصار کیا اوس کے رجم پر کہا علمائنے اور یہ قصہ متاخر ہے احادیث جلد سے ۔ دکوڑے مارنا پس ہوگا یہ نا سخ ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد غامد وهم عشرة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد غامد کو اور وہ دس آدمی تھے

قال فى زاد المعاد قال الواقدى وقدم علے رسول الله صلے الله عليه وسلم وفد غامد سنة عشر وهم عشرة فنزلوا ببقيع غرقد وهو يومئذ اثل ثم انطلقوا الى رسول الله صلے الله عليه وسلم وخلفوا عند رحالهم احدثهم سنا فنام عنه واتى سارق فسرق عيبة لاحدهم فيها اثواب له وانتهى القوم الى رسول الله صلے الله عليه وسلم فسلموا عليه واقروا له بالاسلام وكتب لهم كتابا فلم يذكر لفظه وقال لهم من خلفتم فى رحالكم قالوا احدثنا سنا يا رسول الله قال فانه قد نام عن متاعكم حتى اتى آت فاخذ عيبة احدكم فقال رجل من القوم ما لاحد من القوم عيبة غيرى فقال صلے

ذکر کیا زاد المعاد میں کہ کہا واقدی نے کہ آئے رسول اللہ کے پاس سنلہ ہجری میں قبیلہ غامد کے ایلچی اور وہ دس آدمی تھے پس اُترے وہ بقیع غرقد میں اور وہاں آجکل جھاؤ کی جھاڑی ہے ۔ پھر گئے وہ رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا اپنے سامان میں اپنوں میں سے سب چھوٹی عمر والے کو پس سو گیا وہ اور آیا چور پس چُرا لی اون میں سے ایک کی گٹھڑی جس میں اوس کے کپڑے تھے اور پہونچے وہ سب رسول اللہ کے پاس پس سلام کیا آپ کو اور اقرار کیا اسلام کا اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان پس نہیں ذکر کیے اُس کے لفظ ۔

اور پوچھا اونسے رسول اللہ نے کس کو چھوڑا ہے تم نے اپنے سامان میں کہا ہم میں سے چھوٹی عمر والے کو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ سو گیا تمہارے سامان سے اور ایک چور آیا جو تم میں سے ایک شخص کی گٹھڑی لے گیا اون میں سے ایک شخص نے کہا کہ میرے سوا کسی کی گٹھڑی نہیں ہے پس فرمایا

الله عليه وسلم قد اخذت وردت
الى موضعها فرجع القوم سراعا
حتى اتوا واهلهم فسالوا عن صاحبهم
الخبر قال فرغت من نومي ففقدت
العيبة فقمت في طلبها فاذا رجل قد
كان قاعدا فلما رآني صار يعدو
مني فلما انتهيت الى حيث انتهى
فاذا اثر حفر واذا هو قد غيب
العيبة فاستخرجتها قالوا نشهد انه
رسول الله قد اخبرنا باخذها وانها
قد ردت فرجعوا اليه صلى الله عليه
وسلم واخبروه وجاء الغلام الذي
خلفوه فاسلم وامر النبي صلى الله
عليه وسلم ابي بن كعب فعلمهم
قرآنا واجازهم كما يجيز الوفود وانصرفوا

قال ابن الاثير في ترجمة عمير

ابن الحارث الازدي انه روى
ابن شاهين باسناده عن اسمعيل
بن خالد الازدي عن ابيه عن
حضيرة بن عبد الله عن ابي لظبيان
عمير بن الحارث الازدي انه اتى النبي
صلى الله عليه وسلم في نفر من قومه
منهم حجر بن المرقع-ابو سبيرة و
مخنف وعبد الله ابنا سليم وعبد
شمس بن عفيف سماه النبي صلى الله
عليه وسلم عبد الله وجندب بن زهير
وجندب بن كعب والحارث بن الحارث

رسول اللہ نے لیلی گئی وہ گٹھڑی اور اپنی جگہ واپس
لائی گئی پس لوٹے وہ سب جلدی سے یہانتک کہ پہونچے
اپنے مقام پر پس پوچھا اپنے ساتھی سے حال کہا کہ
جب میں اپنی نیند سے جاگا تو گٹھڑی کو گما ہوا پایا
میں اوسے ڈہونڈنے چلا تو ایک شخص بیٹھا ہوا تہا
جب اوس نے مجھے دیکھا تو بہاگ گیا جب میں وہاں
پہونچا جہاں وہ بیٹھا تہا تو مینے گٹھڑی کا نشان دیکھا
جہاں اوس نے وہ گٹھڑی چہپادی تہی پس نکالا مینے
اوسکو کہا اون سب نے کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ وہ
رسول ہیں اللہ کے خبر دی تہی اونہوں نے اوس
کے لیئے جانے کی اور یہ کہ وہ لوٹا لیگئی پس لوٹے وہ
سب رسول اللہ کی طرف اور خبر دی اونکو اور آیا وہ
لڑکا جسکو اونہوں نے پیچھے چھوڑ دیا تہا پس اسلام
لایا وہ اور حکم دیا رسول اللہ نے ابی بن کعب کو پس
سکہایا اونکو قرآن اور انعام دیا آپ نے اونکو جیسکہ دیا
کرتے تہے قاصدوں کو اور لوٹ گئے وہ سب کہا ابن
اثیر نے عمیر بن حارث ازدی کے ترجمہ میں کہ روایت
کی ہے ابن شاہین نے اپنی سند سے اسمعیل بن خالد
ازدی سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے وہ حضیرہ بن عبد اللہ سے وہ ابی الظبیان
عمیر بن حارث ازدی سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی
خدمت میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ اون
میں سے حجر بن مرقع تہے اور ابو سبیرہ اور مخنف اور
عبد اللہ بن سلیم اور عبد شمس بن عفیف جن کا نام
رکھا رسول اللہ نے عبد اللہ اور جندب بن زہیر
اور جندب بن کعب اور حارث بن حارث اور زہیر
بن محشی اور حارث بن عامر ہیں رکھا رسول اللہ نے

ابن الحارث و زهير بن المحشي والحارث بن عامر فكتب النبي صلى الله عليه وسلم لهم كتابا۔

اما بعد فمن اسلم من غامد فله ما للمسلم حرم ماله ودمه ولا يعشر ولا يحشر۔ واخرج ابو موسى لا يحشروا ولا يعشروا وله ما اسلم من ارضه۔ **اقول** هذا هو الكتاب الذي ذكر قصته في زاد المعاد ولم يذكر لفظه لانه صلى الله عليه وسلم سمى في كتابه هذا قبيلة غامد وعادتهم ان يفدون عليه مرة واحدة وايضا اصحاب الوفد ههنا عشرة كما قاله صاحب زاد المعاد والله اعلم۔

اون کے لیئے فرمان۔

بعد حمد کے پس جو اسلام لائے قبیلہ غامد میں سے پس اوس کے لیے ہیں وہ منافع جو مسلمان کے لیئے ہیں حرام ہے اوسکا مال اور اوس کی جان نہ عشر لیا جائے اور نہ جمع کیا جائے لشکر بنانے کو اور تخریج کی ابو موسیٰ نے۔ لا یحشروا الخ۔ بلفظ جمع اور معاف ہے اوس کو وہ زمین جو اسلام لانے وقت اوس کے قبضہ میں تھی۔

کہتا ہوں میں کہ یہ وہی فرمان ہے جسکا قصہ زاد المعاد میں مذکور ہے لیکن اوس کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ نے نام لیا ہے اپنے فرمان میں قبیلۂ غامد کا اور عادت عرب کی یہ تھی کہ ایک قبیلہ کے ایک ہی مرتبہ آتے تھے اور نیز اصحاب وفد اس قصہ میں بھی دس ہی ہیں۔ جیسے کہ کہا ہے صاحب زاد المعاد نے واللہ اعلم۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد ثقيف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد ثقیف کو

ذكر في المواهب وقدم عليه صلى الله عليه وسلم وفد ثقيف بعد قدومه من تبوك وكان من امرهم انه صلى الله عليه وسلم لما انصرف من الطائف قيل له يا رسول الله ادع على ثقيف فقال اللهم اهد ثقيفا وأت بهم ولما انصرف عنهم اتبع اثره عروة بن مسعود حتى ادركه فاسلم وسأله ان يرجع الى قومه

ذکر کیا مواہب میں کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد ثقیف آپ کے تبوک سے واپسی کے بعد اور اون کا قصہ اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ لوٹے طائف سے تو آپ سے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجیے ثقیف کے لیے پس کہا کہ اے اللہ ہدایت کر قبیلہ ثقیف کو اور لا اونکو یعنی اسلام لانے کی غرض سے اپس جبکہ لوٹے وہاں سے تو آپ کے پیچھے چلے عروہ بن مسعود یہانتک کہ آپ کو پالیا پس اسلام لائے اور پوچھا آپ سے کہ لوٹ جاویں اپنی قوم کی طرف اسلام لے کر پس جب اونپر ظاہر ہوئے

بالاسلام فلما اشرف لهم على
علية وقد دعاهم الى الاسلام
واظهر لهم دينه رموه بالنبل
من كل وجه فاصابه سهم فقتله ثم
اقام ثقيف بعد قتله اشهرا ثم انهم
استمروا فيما بينهم وروا انهم لاطاقة
لهم بحرب من حولهم من العرب وقد
بايعوا واسلموا فاجمعوا ان يرسلوا
اليه صلى الله عليه وسلم فبعثوا
عبد يا ليل بن عمرو بن عمير ومعه
اثنان من الاحلاف الحكم بن عمرو
وشرحبيل بن غيلان وثلثة من
بني مالك عثمان بن ابي العاص
واوس بن عوف ونمير بن جرشة
فلما قدموا ضرب عليهم قبة من
ناحية المسجد وكان خالد بن سعيد
بن العاص هو الذي يمشي بينهم
وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى اسلموا واكتتبوا كتابهم وكان
خالد هو الذي كتبه وكان فيما
سئلوا رسول الله ان يدع لهم الطاغية
وهي اللات لا يهدمها ثلث سنين
فابى صلى الله عليه وسلم عليهم الا
ان يبعث ابا سفيان بن حرب والمغيرة
ابن شعبة يهدمانها وكان فيما سألوا
ان يعفيهم من الصلوة فقال صلى
الله عليه وسلم لاخير في دين لا صلوة

ایک جھروکے سے اور بلایا اونکو اسلام کی طرف اور
ظاہر کیا اونپر اپنا دین تو اونھوں نے تیر مارے یہانتک
کہ انکو ایک تیر لگا جس سے وفات ہوئی۔ پھر چند ماہ ان
کے قتل کے بعد ثقیف بدستور اپنی حالت پر رہے
پھر جب اونھوں نے دیکھا کہ اون کے گرداگرد جو عرب
کہ ہیں اور جو اسلام لے آئے ہیں اور جنھوں نے کہ
بیعت کرلی ہے اون سے لڑنے کی ان میں طاقت
نہیں ہے تو اتفاق کیا اس بات پر کہ بھیجیں قاصد
رسول اللہ کی طرف پس بھیجا عبد یالیل بن عمرو بن عمیر
کو اور اون کے ساتھ دو آدمی اپنے حلیفوں میں سے
حکم بن عمرو اور شرجبیل بن غیلان اور تین آدمی قبیلہ
بنی مالک سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف
اور نمیر بن جرشہ۔ پس جب یہ آئے تو ان کے لئے
مسجد میں خیمہ کھڑا کیا گیا اور تھے خالد بن العاص جو
درمیانی تھے گفتگو میں رسول اللہ اور اون کے
درمیان۔ یہانتک کہ وہ اسلام لائے اور فرمان لکھوانا
چاہا اور خالد نے ہی یہ فرمان لکھا تھا۔ اور اونھوں نے
جو رسول اللہ سے چاہا تھا اون میں سے یہ بھی تھا کہ اونکا
بت لات تین سال تک اون کے لیے رہنے دیں
اور اوسکو توڑیں نہیں پس انکار کیا رسول اللہ نے
مگر یہ کہ بھیجیں ابو سفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ کو
اوس کے توڑنے کے لیے اور یہ خواہش کی تھی کہ
نماز اونکو معاف کردیں پس فرمایا رسول اللہ نے
نہیں ہے بھلائی اوس دین میں جس میں نماز نہیں ہے
پس جب وہ اسلام لائے اور اون کے لیے فرمان
لکھا گیا تو امیر بنایا اوسپر عثمان بن ابی العاص کو جو سب
سے چھوٹے تھے لیکن قرآن سیکھنے اور اسلام کی

فيه فلما اسلموا وكتب لهم الكتاب
امر عليهم عثمان بن ابی العاص وكان
من احدثهم سنا لكنه كان من
احرصهم على التفقه فی الاسلام و
تعلم القرآن فرجعوا الى بلادهم
ومعهم ابو سفيان بن حرب والمغيرة
ابن شعبة لهدم الطاغية فلما دخل
المغيرة عليها علاها يضربها بالمعول
وخرج نساء ثقيف حسرا ابيكين
عليها واخذ المغيرة بعد ان كسرها
مالها وحليها وكان كتاب رسول الله
صلعم۔

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى
المؤمنين ان عضاه وج وصيده
حرام۔ لا يعضد من وجد يفعل
شيئا من ذلك فانه يجلد وتنزع
ثيابه فان تعدى ذلك فانه يوخذ
فيبلغ النبی محمدا صلى الله عليه وسلم
وهذا امر النبی محمد رسول الله و
كتب خالد بن سعيد بامر محمد بن
عبد الله فلا يتعداه احد فيظلم
نفسه فيما امر به محمد رسول الله۔

هكذا ذكره شيخ الدحلان فی سيرته
وغير واحد من اصحاب السير هكذا
وله ذكر فی طبقات محمد بن سعد
فی ترجمة خالد بن سعيد بن العاص

معلومات حاصل کرنے میں سب سے زائد حریص تھے
پس واپس ہوئے وہ اور اون کے ہمراہ ابوسفیان بن حرب
اور مغیرہ بن شعبہ تھے بت توڑنے کے لیے پس جب
مغیرہ وہاں گئے تو مارا اوسکو تیر اور ثقیف کی عورتیں
اوسپر افسوس کرکے روتی تھیں اور مغیرہ نے
اوس کو توڑنے کے بعد اوس کا مال اور زیور لیلیا۔ اور تھا
رسول اللہ کے فرمان میں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤمنین کی طرف۔ خار دار درخت
وادی وج کے اور وہاں کا شکار حرام ہے نہ کاٹا جائے
کچھ۔ جو شخص کہ ان امور منہی عنہ کا مرتکب پایا جاسے
تو چاہیے کہ اوسے کوڑے مارے جاویں اور چھین
لیے جائیں اوس کے کپڑے اور جو حجت کرے اس
بارہ میں پس اوس کو پکڑ لیا جائے اور پہونچایا جائے
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔
یہ حکم ہے محمد رسول اللہ کا۔ اور لکھا ہے اسکو خالد
بن سعید نے محمد بن عبد اللہ کے حکم سے۔ پس
چاہیے کہ نہ ظلم کرے کوئی اپنے نفس پر اوس چیز میں
جس کی بابت حکم کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے۔

اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو شیخ الدحلان نے اپنی سیرت
میں اور بہت سے اصحاب سیر نے بھی اسیطرح ذکر
کیا ہے۔ اور اس کا ذکر ہے محمد بن سعد کے طبقات
میں عثمان بن ابی العاص کے ترجمہ میں جن کو اونپر امیر بنایا
تھا اور وہ سب سے چھوٹے تھے اور خالد بن سعید بن العاص کے ترجمہ
میں بھی کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمر نے کہا کہ
حدیث بیان کی مجھ سے جعفر بن محمد بن خالد نے

عثمان بن ابی العاص۔ وقد امره عليهم وكان احدثهم سنا و ص

فقال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنی
جعفر بن محمد بن خالد عن محمد بن
عبد الله بن عمرو بن عثمان بن عفان
قال اقام خالد بعد ان قدم من ارض
الحبشة مع رسول الله صلعم بالمدینة
وکان یکتب له وهو الذی کتب کتابا
لوفد الثقیف وهو الذی مشی فی الصلح
بینهم وبین رسول الله صلعم۔
عضاه۔ بمهملة مکسورة ثم معجمة
وآخره هاء لا تاء شجر ذی شوك۔
وج بفتح الواو وشد الجیم واد
بالطائف لا بلد به وغلط الجوهری
حیث قاله بلدا کذا فی القاموس۔

نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان سے روایت کرکے کہا کہ خالد حبشہ کی واپسی کے بعد رسول اللہ کے پاس ٹھہرے مدینہ میں اور وہ آپ کے کاتب تھے۔

اور وہی ہیں جنہوں نے وفد ثقیف کا فرمان لکھا اور یہی اون کے اور رسول اللہ کے درمیان ثالث تھے صلح کی گفتگو میں۔

عضاہ۔ عین مہملہ مکسورہ پھر ضاد معجمہ اور آخر میں ہا ہوز نہ تار فوقانیہ۔ ایک درخت کانٹوں دار۔

وج۔ بفتح واؤ اور تشدید جیم ایک طائف کے جنگل کا نام ہے نہ شہر کا اور غلطی کھائی ہے جوہری نے کہ کہا ہے اوسکو شہر۔ اسی طرح ہے قاموس میں۔

المسائل

مسائل

قوله وضرب علیهم قبة فی المسجد۔ یفید جواز انزال المشرك فی المسجد لا سیما اذا کان یرجو اسلامه وتمکینه من سماع القرآن ومشاهدة اهل الاسلام وعبادتهم **قوله امر علیهم** یستفاد منه ان المستحق للامارة القوم واما منهم افضلهم واعلمهم بکتاب الله وافقههم واحرصهم فی دینه ولو کان من احدثهم سنا۔ **قوله الا ان یبعث ابا سفیان**

قولہ وضرب علیہم قبۃ فی المسجد۔ فائدہ دیا اس قول نے اس بات کا کہ جائز ہے مشرک کا اُتارنا مسجد میں خاصکر جبکہ اُمید ہو اوس کے اسلام لانے کی اور اس بات کی کہ جگہ پکڑے گا اسلام اوس کے دل میں قرآن کے سننے اور اہل اسلام اور اون کی عبادات کے دیکھنے سے۔ **قولہ امر علیہم**۔ معلوم ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ مستحق امارت قوم کے لئے وہ ہے جو اون میں سب سے زائد جاننے والا اور سمجھنے والا ہو کتاب اللہ کو اور حریص ہو دین میں۔ اگرچہ عمر میں سب سے چھوٹا ہو۔

قولہ الا ان یبعث ابا سفیان۔ فائدہ دیا اس نے مواضع الشرک کے گرائے جانے کے جواز کا۔ وہ جو بنائے

يقينا جواز هدم مواضع الشرك
التي تتخذ بيوتا للطواغيت وهدمها
احب الى الله ورسوله وانفع للاسلام
والمسلمين وهذا حال المشاهد المبنية
على القبور التي تعبد من دون الله
ويشرك باربابها مع الله لا يحل ابقاءها
في الاسلام ويجب هدمها ولا يصح
وقفها والوقف عليها وللامام ان
يقطعها واوقافها لجنود الاسلام
ويستعين بها على مصالح المسلمين
كما اخذ النبي صلى الله عليه وسلم
اموال بيوت هذه الطواغيت
وصرفها في مصالح الاسلام وكان
يفعل عندها ما يفعل عند هذه
المشاهد سواء من النذر لها
والتبرك بها والتمسح بها وتقبيلها
واستلامها وهذا كان شرك
القوم بها ولم يكونوا يعتقدون
انها خلقت السموات والارض
بل كان شركهم بها كشرك اهل
الشرك من ارباب المشاهد في
زماننا بعينه - اعاذنا الله منه -

**قوله عضاه وج وصيده
حرام** - اختلف فيه هل هو حرم
يحرم صيده وقطع شجره فالجمهور
على انه لا يحرم ذلك لانه ليس في
البقاع حرم الا حرم مكة والمدينة

جاتے ہیں گھر بتوں کے لئے مندر) اور اوس کا گرانا
بہت محبوب ہے اللہ اور اوس کے رسول کو اور نافع
ہے اسلام اور مسلمانوں کے لئے۔ اور یہی حال ہے
اور عمارات کا جو بنائی جاتی ہیں قبروں پر جو پوجے جاتے
ہیں اللہ کے سوا اور شریک کیا جاتا ہے قبروں والوں
کو اللہ کے ساتھ۔ نہیں جائز ہے اوسکا باقی رکھنا
اسلام میں اور واجب ہے اونکا گرانا اور نہیں صحیح ہے
اونکا وقف اور نہ اونپر وقف۔ اور امام کو چاہیئے کہ
جاگیر میں دیدیں وہ اور اون کے اوقاف مسلمان لشکروں
کو اور صرف کریں اوسکو مصالح مسلمین پر جیسے کہ
لیلیا رسول اللہ نے ان مندروں کا مال اور خرچ کیا
اوسکو مصالح مومنین میں۔

اور اون مندروں میں بھی یہی ہوتا تھا جو ہوتا ہے ان
زیارت گاہوں پر یعنی اونپر نذریں چڑھانا اونسے تبرک
حاصل کرنا اونکو چھونا اور چومنا چاٹنا۔

اور یہی تھا شرک اون کفار کا اون بتوں کے ساتھ
نہ یہ کہ وہ اعتقاد رکھتے تھے اس بات کا کہ ان بتوں نے
پیدا کیا ہے آسمان زمین بلکہ اونکا شرک بالکل ہمارے
زمانہ کے زیارت گاہوں پر جانے والوں کے شرک
کی طرح تھا۔ اللہ اس سے ہم کو بچائے

قولہ عضاہ وج وصیدہ حرام۔ اختلاف ہے اس میں
کہ کیا وادی وج حرم ہے اور حرام ہے اوسکا شکار اور وہاں
کے درخت کاٹنا ایں جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ حرم
نہیں ہے کیونکہ دنیا میں مکہ اور مدینہ کے سوا اور کوئی
حرم نہیں ہے۔ اور مخالفت کی ہے اون کی حرم مدینہ
کی بابتہ پس حلال کیا ولا کا شکار اور وہاں کے
درختوں کا کاٹنا اور اسکے حرم ہونے پر حجت نہیں

وخالفهم ابو حنيفة فى حرم المدينة
فابلم صيده وقطع شجره وهو محجوج
بالاحاديث الصحيحة فى البخارى
وغيره وقال الشافعى فى احد قوليه
وج حرم يحرم صيده وشجره وهذا
هو القول الجديد عنه واحتج لهذا
القول بحديثين احدهما هذا
الكتاب واجاب عنه الجمهور
بضعفه اذ ذكره ابن اسحق بلا سند
والثانى حديث عروة بن الزبير
عن ابيه ان النبى صلى الله عليه
وسلم قال ان صيد وج وعضاهه
حرم محرم الله رواه الامام احمد
وابو داؤد ولكن فى سماع عروة
عن ابيه نظر وان كان قد راٰه
فاصحاب الحديث نفوا سماعه منه

احادیث صحیحہ جو بخاری وغیرہ میں ہیں اور کہا امام شافعی نے اپنے ایک قول میں کہ وج حرم ہے حرام ہے وہاں کا شکار اور وہاں کے درخت اور یہ قول جدید ہے اونکا اور حجت اس قول کی دو حدیثیں ہیں اول یہ حدیث فرمان کی اور جواب دیا ہے جمہور نے اسکا کہ یہ ضعیف ہے کیونکہ ذکر کیا ہے اسکو ابن اسحق نے بلا سند۔

اور دوسری حدیث عروہ بن زبیر کی وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ وادی وج کا شکار اور وہاں کے خاردار درخت حرم ہیں حرام کیے ہوئے اللہ کے روایت کیا اس کو امام احمد اور ابو داؤد نے ولیکن اس میں کلام ہے کہ عروہ نے اپنے باپ سے حدیث سُنی یا نہیں اگرچہ اونہوں نے دیکھا ہو اپنے باپ کو پس اصحاب صحیح نے انکار کیا ہے اون کے سماع کا اون کے والد سے۔

هذا وصية من آدم ابو البشر الى جميع ذريته

یہ وصیت ہے آدم ابو البشر کی جانب سے اپنے تمام اولاد کی جانب

وصیت نامہ از آدم علیہ السلام

قال الحافظ يروى عن سليمان
الاشجع صاحب كعب الاحبار عن
كعب الاحبار ان الخضر كان وزير
ذى القرنين وانه واقف معه على
جبل الهند فرأى ورقة مكتوب
فيها ـ

بسم الله الرحمن الرحيم من آدم
ابى البشر الى ذريته ـ اوصيكم

کہا حافظ نے کہ روایت ہے سلیمان اشجع سے جو شاگرد ہیں کعب الاحبار کے وہ روایت کرتے ہیں کعب الاحبار سے کہ خضر جو وزیر تھے ذوالقرنین کے وہ کھڑے ہوئے تھے اون کے ساتھ ہند کے پہاڑ پر دفعتاً کوہ سراندیب پس دیکھا ایک ورق جس میں لکھا ہوا تھا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (وصیت ہے) آدم ابو البشر کی جانب سے اونکی اولاد کے نام وصیت کرتا ہوں

بتقوى الله واحذركم من كيد عدوى وعدوكم ابليس فانه انزلنى هنا۔

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور ڈراتا ہوں تم کو میرے اور تمہارے دشمن کے مکر سے جو ابلیس ہے کیونکہ اوسی نے مجھے یہاں اُتارا ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى هرقل ملك الروم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے ہرقل بادشاہ روم کی طرف

وكتب صلى الله عليه وسلم الى قيصر المدعو بهرقل ثم قال بعد تمام الكتاب من ينطلق بكتابى هذا الى هرقل وله الجنة فقالوا وان لم يصل يا رسول الله قال وان لم يصل فاخذه دحية بن خليفة الكلبى وتوجه به الى مكان فيه هرقل وهو بيت المقدس كما هو الصحيح ۔ ونسخة الكتاب ۔

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ من محمد رسول الله ۔ عبد الله ورسوله الى قيصر صاحب الروم السلام على من اتبع الهدى اما بعد فانى ادعوك بدعاية الاسلام اسلم تسلم يؤتك الله اجرك مرتين فان توليت فعليك اثم الاريسين وَيَآ اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوْا

اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف فرمان جسکا نام ہرقل تھا پھر فرمان ختم ہونے کے بعد فرمایا کہ کون لیجاتا ہے یہ میرا خط ہرقل کی طرف اور بعوض اس کے اوس کے لیے جنت ہے صحابہ نے پوچھا اور اگرچہ وہاں نہ پہونچے یا رسول اللہ فرمایا ہاں اگرچہ نہ پہونچے پس لیا اوسکو دحیہ بن خلیفہ کلبی نے اور روانہ ہوئے قیصر کے رہنے کی جگہ کی طرف اور وہ بیت المقدس تھا جیسے کہ یہی ثابت ہوا ہے صحیح روایت سے۔ اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ جو اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول ہیں قیصر شاہ روم کی طرف۔ سلام اوس شخص پر جس نے پیروی کی ہدایت کی۔ بعد حمد کے بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اسلام کی طرف اسلام لا سلامت رہیگا۔ دیگا اللہ تجھے ثواب دوہرا پس اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہے گناہ کاشتکاروں کا (یعنی تیری قوم کے تمام آدمیوں کا) اور اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں یہ کہ نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک بناویں اوسکے کسی کو اور نہ بناوے بعض ہمارا بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو اونسے کہ گواہ ہو جاؤ تم اِس بات پر کہ ہم مسلمان

اشهدوا بانا مسلمون ۔
رواه البخاری فی مواضع کثیرة
واخرجه مسلم فی المغازی ورواه
البزار وکثیر من اصحاب السیر
واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة دحیة الکلبی قال اخبرنا
یعقوب بن ابراهیم بن سعد الزهری
عن ابیه عن صالح بن کیسان قال
قال ابن شهاب اخبرنی عبید الله
ابن عبد الله بن عتبة بن مسعود
ان عبد الله بن عباس اخبره ان
رسول الله صلعم کتب الی قیصر
یدعوه الی الاسلام وبعث بکتابه
مع دحیة الکلبی وامره صلعم ان
یدفعه الی عظیم بصری لیدفعه الی
قیصر فدفعه عظیم بصری الی قیصر
قال محمد بن عمر لقیه بحمص فدفعه
کتاب رسول الله صلعم وذلک فی
محرم سنة سبع من الهجرة ۔
والذی رواه ابوعبید القاسم بن
سلام من عبد الله بن شداد رض
فلما کان نسخة علی اختلاف ما
رویناه اوردناه بلفظه لانه یمکن
ان یکون مرة اخری ویؤید هذا القول
قول الزهری کما ذکرناه فی کتاب
النجاشی الذی لم یسلم من کون
الآیة فی الکتب ولیس فی روایة

ہیں۔ روایت کیا اسکو بخاری نے بہت جگہ اور تخریج کی
ہے مسلم نے مغازی میں اور روایت کیا ہے اسکو بزار
اور بہت سے اصحاب سیر نے۔ اور تخریج کی ہے
اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں دحیہ کلبی کے ترجمہ
میں۔ کہا کہ خبر دی ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن
سعد زہری نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے
ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا ابن شہاب نے
کہ خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن
مسعود نے کہ عبد اللہ بن عباس نے خبر دی اون کو
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمان لکھا قیصر کو دعوت اسلام
کا اور بھیجا وہ فرمان لیکر دحیہ کلبی کو اور حکم دیا اون کو
کہ دے دیں وہ حاکم بصرے کو تاکہ پہونچا دے
حاکم بصرہ قیصر کی طرف۔
کہا محمد بن عمر نے کہ ملا وہ حمص میں پس دیدیا اوسکو
فرمان رسول کا۔ اور یہ قصہ محرم سنہ ۷ کا ہے۔
اور وہ فرمان جس کو روایت کیا ہے ابو عبید
قاسم بن سلام نے عبد اللہ بن شداد سے پس
جبکہ اوس کا نسخہ علیحدہ تھا اوس روایت سے
جس کا ہم نے ذکر کیا تو اوسکو یہاں بلفظہ ذکر
کر دیا کیونکہ ممکن ہے یہ دوسری مرتبہ ہو
اور تائید اس قول کی قول زہری کا ہے
جس کو ہم نے ذکر کیا نجاشی غیر مسلم کے فرمان
میں کہ۔
وہ آیت ہی سب فرمانوں میں
اور ابو عبید کی روایت
میں وہ آیت نہیں
ہے

الی عبید هذه الآیة فالظاهر انه مرة اخری او الی قیصر آخر فانه لم یسم قیصر فی الکتاب -

پس ظاہر یہ ہے کہ یا تو یہ فرمان دوسری مرتبہ لکھا گیا ہے یا دوسرے قیصر کی طرف ہے کیونکہ فرمان میں قیصر کا نام تو ہے نہیں +

هذا ایضا الی هرقل کما رواه ابو عبید

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرقل کی طرف بروایت ابوعبید

من محمد رسول الله الی صاحب الروم انی ادعوك الی الاسلام فان اسلمت فلك ما للمسلمین وعلیك ما علیهم وان لم تدخل فی الاسلام فاعط الجزیة فان الله تبارك وتعالی یقول قَاتِلُوا الَّذِینَ لَا یُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْآخِرِ وَلَا یُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَلَا یَدِینُونَ دِینَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِینَ اُوتُوا الْکِتَابَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّهُمْ صَاغِرُونَ - والا فلا تحل بین الفلاحین وبین الاسلام ان یدخلوا فیه او یعطوا الجزیة +

(فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے حاکم روم کی طرف بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف پس اگر تو اسلام لے آئیگا تو مسلمانوں کے نفع نقصان کا شریک ہے اور اگر نہ داخل ہو تو اسلام میں تو جزیہ دے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ لڑو اون لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے اللہ اور یوم قیامت پر اور نہیں حرام جانتے اون چیزوں کو جن کو حرام کیا ہے اللہ اور اوس کے رسول نے اور نہیں اختیار کرتے ہیں دین حق (یہ اون لوگوں میں سے ہیں) جو دیئے گئے ہیں کتاب یہاں تک کہ دیں وہ جزیہ در آنحالیکہ وہ ذلیل ہوں ورنہ مت حائل ہو عوام الناس اور اسلام کے درمیان میں اس بابت کہ وہ داخل ہوں اسلام میں یا دیں جزیہ +

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لهرمزان الفارسی ملك الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرمزان الفارسی شاہ فارس کے نام

قال الحافظ اخرج القاضی اسمعیل بن اسحق قال حدثنا یحیی بن عبد الحمید قال حدثنا عباد بن العوام عن حصین عن عبد الله بن شداد قال کتب النبی صلی الله علیه وسلم الی الهرمزان من محمد رسول الله الی الهرمزان انی ادعوك الی الاسلام اسلم تسلم +

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے قاضی اسمعیل بن اسحق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد الحمید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عباد بن العوام نے حصین سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن شداد سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرمزان کی طرف (فرمان) کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے ہرمزان کی طرف۔ بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف۔ اسلام لے آ۔ سلامت رہیگا +

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لهلال صاحب البحرین

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہلال حاکم بحرین کے لئے

ذکر فی مصباح المضی انه قال ابن سعد وکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم الی هلال صاحب البحرین نسخته -
سلم انت فانی احمد الیک الله الذی لا اله الا هو لا شریک له وادعوک الی الله وحده تومن به وتطیع وتدخل فی الجماعة فانه خیر لک والسلام علی من اتبع الهدی -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان ہلال حاکم بحرین کی طرف۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ سلامت رہے تو پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیری ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی نہیں ہے کوئی اوسکا شریک اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کی طرف جو اکیلا ہے ایمان لے آ اوسپر اور اطاعت کر اور داخل ہو جا جماعت میں کیونکہ وہ بہتر ہے تیرے لئے اور سلام ہو اوسپر جو پیروی کرے ہدایت کی

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لهوذة بن علی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہوذہ بن علی کو

ذکر فی المواهب ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی صاحب الیمامة هوذة بن علی وارسل به مع سلیط بن عمرو العامری هکذا ذکره محمد ابن سعد فی الطبقات فی ترجمة سلیط فقال وشهد سلیط احدا والمشاهد کلها مع رسول الله صلعم وکان صلعم وجهه بکتابه الی هوذة بن علی وذلک فی المحرم سنة سبع من الهجرة - ونسخته -
بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی هوذة بن علی سلام علی من اتبع الهدی واعلم ان دینی لیظهر الی منتهی الخف والحافر فاسلم تسلم واجعل لک ما تحت یدیک -
فلما قدم علیه سلیط بکتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم مختوما انزله وحباه واقرأ علیه

مواہب میں مذکور ہے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ہوذہ بن علی حاکم یمامہ کی جانب اور بھیجا اوسکو سلیط بن عمرو عامری کے ہمراہ۔ اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں سلیط کے ترجمہ میں پس کہا کہ حاضر ہوئے سلیط احد میں اور سب لڑائیوں میں رسول اللہ کے ساتھ اور بھیجا تھا آپنے اونکو اپنا فرمان لیکر ہوذہ بن علی کی طرف اور یہ قصہ محرم سنہ ۷ ہجری کا ہے اور نسخہ اوس کا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے ہوذہ بن علی کی طرف سلام ہو اوس پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور جان تو کہ میرا دین ظاہر ہوگا اوس حد تک جہاں تک پہونچ سکتے ہیں اونٹ اور گھوڑے پس اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اور میں تیرے مقبوضات بدستور تیرے قبضہ میں رکھونگا۔
جب سلیط رسول اللہ کا فرمان لیکر وہ مہر لگا ہوا تھا اوسکے پاس پہونچے تو مہمانی کی اونکی اور اونکو خلعت دیا اور پڑھا گیا اوسپر فرمان

نقل کتاب الی هلال صاحب البحرین

نقل کتاب الی هوذة بن علی

الکتاب فردّد ادون ردّ وکتب للنبی صلے اللہ علیہ وسلم ما احسن ما تدعوا الیہ واجملہ و العرب تهاب مکانی فاجعل لی بعض الامر اتبعک - کانہ اراد شرکتہ فی النبوۃ والخلافۃ بعدہ واجاز سلیطا وکساہ اثوابا من نسیج ہجر فقدم بذلک علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخبرہ وقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتابہ قال لو سالنی سبابۃ من الارض ما فعلت باد ر باد ما فی یدیہ فلما انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفتح جاءہ جبرئیل بان ہوذۃ قد مات -

رسول اللہ کا پس جواب دیا اوسکا اور اوسکو نہیں کیا اور لکھا نامہ رسول اللہ کو کہ کتنی عمدہ اور کیسی اچھی ہے وہ بات جس کی طرف آپ بلاتے ہیں، اور عرب میرا مرتبہ زیادہ جانتے ہیں پس کر دیجیے میرے لیے بعض امر تو تابعداری کرونگا میں آپکی گویا اوس نے ارادہ کیا شرکت نبوت کا اور خلافت کا آپ کے بعد اور رخصتانہ دیا سلیط کو اور ہجر کے بنے ہوئے کپڑے دیے۔ پس آئے وہ یہ لیکر رسول اللہ کے پاس اور آپ کو خبر دی اور پڑھا رسول اللہ نے اوسکا خط تو فرمایا آپ نے کہ اگر مانگے مجھسے ایک ٹکڑا زمین کا تو نہیں دونگا اوسکو۔ ہلاک ہوا اور تباہ ہوا جو کچھ کہ اوس کے قبضہ میں ہے پس جبکہ لوٹے رسول اللہ فتح مکہ سے تو خبر دی آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے کہ ہوذہ مر گیا +

غرائب ما فی ھذا الکتاب

وہ لغات جو اس فرمان میں آئے ہیں

الخف للابل والحافر للخیل والبغال وغیرہا والمراد انہ یصل الی اقصی ما یصلان الیہ وفی المصباح انتہی الامر الی بلغ النہایۃ وہی اقصی ما یمکن ان یبلغہ - **قولہ حباہ** - بفتح مہملۃ وموحدۃ خفیفۃ ای اعطاہ کما فی النور ولا یتکرر مع قولہ بعد اجازۃ لانہا عند السفر وھذا الحباء عند القدوم - **قولہ اقترأ** - ہو لغۃ ای تلاہ قالہ السہیلی - **تهاب مکانی** - تجلہ وتعظمہ - **ہجر** - بفتحتین بلد بالیمن مذکر منصرف وقد یؤنث ویمنع وہو اسم لجمیع ارض البحرین کما فی القاموس

الخف اونٹ کے لیے اور **حافر** گھوڑے اور خچر وغیرہ کے لیے آتا ہے اور مراد یہ ہے پہونچیگا میرا دین منتہائی اوس جگہ تک جہاں کہ پہونچتے ہیں یہ دونو۔ اور مصباح میں ہے کہ بولا جاتا ہے انتہی الامر یعنی پہونچگیا اپنی نہایت پر اور وہ درجہ ہے کہ جہاں تک پہونچنے کا امکان ہو۔ **قولہ حباہ** بفتح حاء مہملہ اور بائے موحدہ خفیفہ یعنی دیا اوسکو جیسے کہ نور میں ہے اور نہیں مکرر ہوگا اس کے بعد قولہ اجازہ۔ کیونکہ یہ سفر کی وقت کا ہے اور حبا وہاں پہونچنے کے وقت **قولہ اقترا**۔ اور یہ لغت ہے یعنی پڑھا اوسکو۔ بیان کیا اسکو سہیلی نے **تہاب مکانی** یعنی بڑا جانتے اور عزت کرتے ہیں **ہجر** بفتحتین شہر ہے یمن میں۔ مذکر منصرف اور کبھی مؤنث غیر منصرف بھی آتا ہے اور یہ تمام سے جمیع ارض بحرین کا جیسے کہ قاموس میں ہے

وهو المراد ههنا - سيابة - بفتح المهملة وخفة التحتانية فالف فموحدة مفتوحة فتاء تانيث اى ناحية وقطعة - باد - بموحدة فالف فمهملة هلك بمعنے ذهب عنه وتفرق وهو خبر او دعاء -

اور یہی مراد ہے یہاں سیابتہ بفتح سین مہملہ اور تخفیف یار ساکنہ. پھر الف پھر بار موحدہ مفتوحہ پھر تار تانیث یعنی ٹکڑا اور قطعہ زمین - باد - بار موحدہ پھر الف پھر دال مہملہ ہلاک ہوگیا یعنی جاتا رہا اوس سے اور جدا ہوگیا اور یہ یا تو خبر ہے یا دعا ہے -

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو

ذكر فى مصباح المضى انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلے الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثى ان له المقنبة كلها لا يحاقه فيها احد ما اقام الصلوٰة واٰتى الزكوٰة وحارب المشركين وكتب جهيم بن الصلت -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا کہ ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو کہ معاف ہے اوس کے لیئے مقنبہ سب کا سب نہ جھگڑا کرے اوس میں کوئی جب تک کہ وہ نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور لڑے مشرکین سے اور لکھا جہیم بن صلت نے +

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم ليزيد بن محجل الحارثى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن محجل حارثی کے لئے

اخرج ابن عبد البر قال يزيد بن محجل و يزيد بن عبد الملك الحارثيان من بلحارث قدما علے رسول الله فى وفد بنى الحارث مع خالد بن الوليد فاسلموا وذلك فى سنة عشر وفى المصباح انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلے الله عليه وسلم ليزيد بن محجل الحارثى - اَنّ لهم نمرة ومساقيها ووادى الرحمن من بين غابتها وانه علے قومه بنى ملك وعقبه لا يغزون ولا يحشرون وكتب المغيرة بن شعبة

تخریج کی ہے ابن عبد البر نے کہا کہ یزید بن محجل اور یزید بن عبد الملک حارثی قبیلہ بنی حارث کے آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد بنی حارث میں خالد بن ولید کے ہمراہ پس اسلام لائے اور یہ سنہ ۱۰ھ کا قصہ ہے اور مصباح میں ہے کہ کہا ابن سعد نے کہ اور فرمان لکھا رسول اللہ نے یزید بن محجل حارثی کے لئے کہ معاف ہے اونکو نمرہ اور وہاں کی نہریں اور وادی رحمن اوس کی دونوں گھاٹیوں کے درمیان. اور وہ اور اونکی اولاد سردار ہیں اپنی قوم بنی ملک پر نہ لڑائی کیے جاویں اور نہ جمع کیے جاویں لشکر بنا نے کو لکھا مغیرہ بن شعبہ نے +

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم ليحنة بن رؤبة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یحنہ بن روبہ کے لیئے

ذکر فی المواهب فی کتب النبی صلی الله علیه وسلم
لیحنة بن رویه صاحب ایلة لما اتاه بتبوك
وصالح رسول الله صلی الله علیه وسلم
واعطاه الجزیة - ونسخة الکتاب هکذا
بسم الله الرحمن الرحیم - هذه امنة من الله
ومحمد النبی رسول الله لیوحنا بن رویة واهل
ایلة اساقفتهم وسائرهم فی البر والبحر لهم ذمة الله
وذمة النبی ومن کان معه من اهل الشام واهل
الیمن واهل البحر فمن احدث منهم حدثا فانه لا
یحول ماله دون نفسه وانه طیب لمن اخذه
من الناس وانه لا یحل ان یمنعوا ماء یریدونه
ولا طریقا یریدونه من بر او بحر - هذا کتاب
جهیم بن الصلت وشرحبیل بن حسنة باذن
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الزرقانی لعل
حکمة تعدد الکاتب انه بمنزلة تعدد الشاهد
وان کلا منهما کتب نسخة او ان احدهما کتب
بحضور الآخر فنسب الیها - وهذا الکتاب
بهذا اللفظ اورده ابن اسحق وتابعه التیمی
فی غزوة تبوك وکذا ذکره ابن سعد عن
الواقدی رحمه الله -

ذکر کیا ہے مواہب میں اور لکھا رسول اللہ نے فرمان یحنہ بن
رویہ حاکم ایلہ کو جبکہ آیا وہ آپکے پاس تبوک میں اور مصالحت کی
رسول اللہ سے اور دیا آپ کو جزیہ۔ اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہو کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ امان نامہ ہے اللہ اور محمد نبی
رسول اللہ کی جانب سے یوحنا بن رویہ اور اہل ایلہ اور اون
کے علماء اور اون کے تمام آدمیوں کے لیے جو خشکی اور تری
میں ہوں ذمہ ہے اللہ کا اور ذمہ ہے صلعم کا اور اون
لوگوں کے لیے جو اوس کے ساتھ ہوں اہل شام اور اہل
یمن اور اہل بحر میں جو اون میں سے کوئی نئی بات کرے گا
تو نہیں آڑے آئیگا اوسکا مال اوس کی جان کے اور وہ مال
پاک و جائز ہوگا ہر اوس شخص کے لیے جو اوسے لیلے اور نہیں
جائز منع کیے جاویں اس پانی سے جسکا وہ ارادہ کریں اور نہ
اوس راستہ سے جسکا وہ ارادہ کریں خواہ خشکی کا ہو یا تری کا۔
یہ تحریر ہے جہیم بن صلت اور شرحبیل بن حسنہ کے رسول اللہ
کے حکم سے۔ کہا زرقانی نے کہ شاید حکمت تعدد کاتب یہ کہ وہ
بمنزلہ تعدد گواہ کے ہے یا یہ کہ دونوں نے ایک ایک نسخہ لکھا یا یہ
ایک نے دوسرے کی موجودگی میں لکھا پس نسبت کی گئی دونوں کیطرف
اور یہ فرمان انہی لفظوں سے بیان کیا ہے ابن اسحق نے اور
متابعت کی ہے اسکی تیمی نے غزوہ تبوک کے ذکر میں اور
اسیطرح ذکر کیا ہے ابن سعد نے بروایت واقدی رحمہ اللہ

١٣٧ کتاب ایضا لیحنة بن رویه

هذا ما کتب صلی الله علیه وسلم ایضا لیحنة بن رویه

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یحنہ بن رویہ کو

ثم قال وذکر ابن سعد ایضا انه صلی الله علیه وسلم
کتب الی یحنة بن رویه وسروات اهل ایلة
سلم انتم فانی احمد الیکم الله الذی لا اله الا
هو وانی لم اکن لاقاتلکم حتی اکتب الیکم فاسلم

پھر کہا اور ذکر کیا ابن سعد نے ہی کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا
یحنہ بن رویہ اور سرداران اہل ایلہ کو کہ سلامت رہو تم پس میں
حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے اوسی اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی
معبود مگر وہی اور میں نہیں لڑوں گا تم سے یہانتک کہ لکھوں

واعط الجزية واطع الله ورسوله ورسل رسوله
واكرمهم واكسهم كسوة حسنة فمهما رضيت
رسلي فاني قد رضيت وقد علم الجزية فان
اردتم ان يامنوا البر والبحر فاطع الله ورسوله
ويمنع عنكم كل حق كان للعرب والعجم الا حق
الله وحق رسوله وانك ان رددتهم ولم
ترضهم لا اخذ منك شيئا حتى اقاتلكم
فاسبي الصغير واقتل الكبير واني رسول
الله بالحق اومن بالله وكتبه ورسله
والمسيح بن مريم انه كلمة الله واني اومن
به انه رسول الله واتت قبل ان يمسكم
الشر فاني قد اوصيت رسلي بكم واعط
حرملة ثلثة اوسق من شعير وان
حرملة شفع لكم واني لولا الله وذلك
لم ارسلكم شيئا حتى ترى الجيش
وانكم ان اطعتم رسلي فان الله لكم جار
ومحمد ومن كان معه ورسلي شرحبيل
وابو حرملة وحريث بن زيد الطائي
فانهم مهما قاضوك عليه فقد رضيت
وان لكم ذمة الله وذمة محمد رسول الله
والسلام عليكم ان اطعتم۔
قال الزرقاني لعل هذا كما ترى
ارسل ليحنة قبل اتيانه اليه صلى الله
عليه وسلم فانه لم يقنع بضرب الرسل
الجزية واتى هو بنفسه للمصطفى و
اهدى له وصالحه فحينئذ كتب
له الكتاب المذكور اولا۔ فلا منافاة۔

تم کو پس اسلام لے آ اور جزیہ دے اور اطاعت کر اللہ
اور رسول کے قاصدوں کی اور اکرام کر اونکا اور اونکو اچھا خلعت
دے پس جبکہ راضی ہونگے تجھ سے میرے قاصد تو
راضی ہوں گا میں اور تحقیق معلوم ہے جزیہ پس اگر ارادہ کرو
تم یہ کہ بےخوف رہو بر و بحر میں تو اطاعت کر اللہ اور اوس کے
رسول کی اور رک جائے گا تم سے ہر وہ حق جو عرب و عجم کا
تہا مگر حق اللہ اور حق رسول۔ اور اگر تو نے اونکو لوٹا دیا اور راضی
نہیں رکہا تو نہیں لوں گا تجھ سے کچھ یہانتک کہ لڑوں تم سے
پس قید کرونگا بچوں کو اور مار ڈالوں گا بڑوں کو اور میں رسول
ہوں اللہ کا سچا ایمان رکہتا ہوں اللہ اور اوسکی کتابوں اور
سب رسولوں اور مسیح بن مریم پر کہ وہ کلمہ ہیں اللہ کے یعنی
پیدا ہوئے ہیں اوس کے کلمہ سے اور میں ایمان رکھتا ہوں
اسپر کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آجا میرے پاس پہلے اس
سے کہ پہونچے تمکو شر پس بیشک وصیت کر دی ہے تمہاری
بابتہ اپنے قاصدوں کو اور دی حرملہ کو تین وسق جو اور حرملہ
نے سفارش کی ہے تمہاری پس اگر نہ ہوتا حکم اللہ کا اور یہ
سفارش تو نہیں مراسلت کرتا میں بالکل یہانتک کہ دیکہتا تو لشکر
اور اگر تم نے اطاعت کی میرے قاصدوں کی تو اللہ تمہارا محافظ
ہے اور محمد صلعم اور جو آپ کے ساتھ ہیں اور میرے قاصد شرحبیل
اور ابو حرملہ اور حریث بن زید طائی ہیں پس یہ جو حکم کرینگے
تجھپر تو راضی ہونگا میں اوسپر اور تحقیق واسطے تیرے ذمہ
اللہ اور ذمہ محمد رسول اللہ کا ہے اور سلام ہو تم پر اگر تم اطاعت
کرو۔ کہا زرقانی نے یہ فرمان جیسا کہ ظاہر ہے بہیجا تہا یحنہ کو
اوس کے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے کیونکہ
اوسنے قاصدوں کے جزیہ مقرر کرنے پر نہیں قناعت کی اور خود چلا آیا
رسول اللہ کیخدمت میں اور ہدیہ دیا آپکو اور صلح کی آپسے اور اسوقت لکہی گئی
اوس کے لئے وہ تحریر جو اوپر مذکور ہوئی پس نہیں ہے کوئی منافات

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ليهود خيبر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یہود خیبر کو

اخرج ابو داؤد فی باب القسم بالقسامة قال حدثنا احمد بن عمرو بن السرح قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنی مالك عن ابی ليلى بن عبد الله بن عبد الرحمن بن سهل عن سهل ابن ابی خيثمة انه اخبره هو ورجال من كبراء قومه ان عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا الی خيبر من جهد اصابهم فاتی محيصة فاخبر ان عبد الله بن سهل قد قتل وطرح فی فقير او عين فاتی يهود فقال انتم والله قتلتموه قالوا والله ما قتلناه فاقبل حتی قدم على قومه فذكر لهم ذلك ثم اقبل هو واخوه حويصة وهو اكبر منه وعبد الرحمن بن سهل فذهب محيصة ليتكلم وهو الذی كان بخيبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر كبر يريد السن فتكلم حويصة ثم تكلم محيصة فقال اما ان يدوا صاحبكم واما ان يؤذنوا بحرب فكتب اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك فكتبوا انا والله ما قتلناه فقال صلى الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن اتحلفون وتستحقون دم صاحبكم قالوا لا قال فتحلف اليهود قالوا ليسوا مسلمين فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث اليهم مائة ناقة حتى ادخلت عليهم الدار ولفظ الكتاب كما رواه ايضا ابو داؤد فی باب ترك القود

تخریج کی ہے ابو داؤد نے باب القسم بالقسامۃ میں کہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عمرو بن السرح نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے ابو لیلی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سہل سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سہل بن ابی خثیمہ سے کہ خبر دی اونکو ابو خثیمہ اور اوسکی قوم کے بڑے بوڑھوں نے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ نکلے خیبر کی طرف بوجہ اوس تکلیف کے جو اونکو پہونچی تھی پس آیا محیصہ اور خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ڈالدیے گئے ایک جنگل میں پس آنا کیا یہود نے پس کہا محیصہ نے قسم اللہ کی تم نے ہی اوسکو مارا ہے کہا یہود نے قسم اللہ کی ہم نے نہیں قتل کیا پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور ذکر کیا اونسے یہ پھر چلے اور حویصہ اون کے بھائی جو اونسے بڑے تھے اور عبد الرحمن بن سہل پس محیصہ نے کلام کرنا چاہا اور انہوں نے ہی خبر دی تھی تو فرمایا رسول اللہ نے کہ کبیر کبیر مراد آپکی عمر سے تھی یعنی بڑا گفتگو کرے پس کلام کیا حویصہ نے پھر محیصہ نے پس فرمایا تو وہ دیت دیں تمہارے ساتھی کے یا لڑائی کا اعلان سنے جاوینگے پس لکھا اونکو رسول اللہ نے اسکی بابت تو اونہوں نے جواب لکھا کہ قسم اللہ کی ہم نے اوسکو قتل نہیں کیا ہے پس فرمایا رسول اللہ نے حویصہ اور محیصہ اور عبد الرحمن سے کہ کیا قسم کھاتے ہو تم اور مستحق ہوتے ہو اپنے بھائی کے خون کے تو کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ پھر قسم کھالیں یہود۔ تو کہا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں پس دیت دی اوسکی رسول اللہ نے اپنے پاس سے پس بھیجے اونکو سو اونٹ یہانتک کہ وہ اون کے گھر پہونچا دیے گئے اور لفظ فرمان کے جیسے کہ روایت کیا ہے ابو داؤد نے

بالقسامة بطريق عبدالعزيز بن يحيى
الحراني هكذا -
انه قد وجد بين اظهركم قتيل فدوه

ہی باب ترک القود بالقسامۃ میں عبد العزیز بن یحیی
حرانی کے طریقہ سے یہ ہیں کہ
پایا گیا ہے تم میں مقتول- پس دیت ادا کرو تم اوس کی-

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا ليهود خيبر يدعوهم الى الاسلام

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یہود خیبر کو دعوت اسلام کے لئے

ذكر في السيرة المحمدية انه اخرج ابو اسحق
وابو نعيم عن ابن عباس قال كتب
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى يهود خيبر-
بسم الله الرحمن الرحيم- من محمد
رسول الله صاحب موسى واخيه
والمصدق بما جاء به موسى الا ان
الله قال لكم يا معشر يهود واهل التوراة
وانكم لتجدون ذلك في كتابكم محمد
رسول الله والذين آمنوا معه اشداء
على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا
يبتغون فضلا من الله ورضوانا واني انشدكم
بالله وبالذي انزل عليكم وانشدكم
بالذي اطعم من كان قبلكم المن والسلوى
وايبس البحر لآبائكم حتى انجاهم من فرعون
وعمله الا اخبرتموني هل تجدون فيما انزل
الله عليكم ان تومنوا بمحمد قد تبين الرشد
من الغي وادعوكم الى الله
والى رسوله -

ذکر کیا ہے سیرت محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے ابو اسحق اور
ابو نعیم نے ابن عباس رض سے کہ لکھا رسول اللہ نے
فرمان یہود خیبر کی طرف کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی
جانب سے جو ساتھی ہیں موسیٰ کے (رسالت میں) اور بھائی ہیں
اونکے اور تصدیق کرنیوالے ہیں اون امور کی جن کو لائے
موسیٰ اے گروہ یہود اور اے اہل تورات کیا اللہ نے تم سے
نہیں کہا ہے اور پاؤ گے تم اسکو اپنی کتابوں میں کہ محمد اللہ کے
رسول ہیں اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ہیں بہت سخت ہیں کفار
پر اور بہت رحم والے ہیں آپس میں دیکھے گا تو اونکو رکوع و سجدہ
تلاش کرتے ہیں فضل اللہ کا اور رضامندی اوس کی اور میں قسم
دلاتا ہوں تم کو اللہ اور اوس کی جس نے اتاری ہے تم پر تورات
اور قسم دلاتا ہوں اوس ذات کی جس نے کھلایا تمہارے بزرگوں
کو من و سلوے اور خشک کیا دریا تمہارے باپ دادا کیلئے
یہانتک کہ نجات دی اونکو فرعون اور اوس کے کام کی کیا
نہیں خبر دیتے تم مجھکو کیا پاتے ہو تم اوس کتاب میں جو نازل
کی اللہ نے تم پر کہ ایمان لاؤ محمد پر- اور تحقیق ظاہر ہو گئی ہدایت
گمراہی سے اور بلاتا ہوں میں تم کو اللہ اور اوس کے رسول
کی طرف +

تمت بالخیر

کتبہ احقر ابو ظفر

۱۲۹ تتمہ صفحہ

هذا ما كتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ثمامة بن اثال فى قريش ۲۹

یہ فرمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ثمامۃ بن اثال کو در بار سفارش قریش کے

قال الحافظ ابن الاثير فى الاسد اخبرنا ابو جعفر عبيد الله بن احمد بن على باسناده الى يونس بن بكير عن ابن اسحاق عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة قال كان اسلام ثمامه بن اثال الحنفى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا الله حين عرض لرسول الله صلى الله عليه وسلم بما عرض ان يمكنه منه وكان عرض لرسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مشرك فاراد قتله فاقبل ثمامة معتمرا وهو على شركه حتى دخل المدينة فتحير فيها حتى اخذ فاتى به رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر به فربط الى عمود من عمد المسجد فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم عليه فقال مالك يا ثمامة هل امكننى الله منك فقال قد كان ذلك يا محمد ان تقتل تقتل ذا دم وان تعف تعف عن شاكر وان تسأل مالا تعطه فمضى رسول الله صلى الله عليه وسلم وتركه حتى اذا كان من الغد مر به فقال مالك يا ثمامة قال خير يا محمد ان

حافظ ابن اثیر نے کتاب اسد الغابہ میں روایت کیا ہے اپنی سند سے بواسطہ عبید اللہ ابن احمد یونس بن بکیر تک وہ روایت کرتے ہیں ابن اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہا کہ قصہ ثمامۃ بن اثال حنفی کے اسلام کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی سے دعا کی جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے کہ اللہ تعالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون پر قبضہ دیدے اور جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے حالت شرک میں تھے پس ارادہ کر لیا تھا اون کے قتل کا پس آئے تھے ثمامۃ عمرہ کی حالت میں کہ شرک کی حالت میں عمرہ کی نیت کی تھی پس مدینہ میں داخل ہوئے اور تحیر رہے یہاں تک کہ گرفتار کیے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے پس آپ نے حکم فرمایا اور مسجد کے ستون سے باندھے گئے پس تشریف لائے انکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے

تقتل تقتل ذا دم و ان تعف تعف
عن شاكر و ان تسأل مالا تعطه
ثم انصرف رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ابو هريرة فجعلنا
المساكين تقول بيننا ما نصنع
بدم ثمامة والله لاكلة من
خبز و رسمنية من فداثه احب
الينا من دم ثمامة فلما كان
من الغد مر به رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال مالك يا ثمامة
قال خير يا محمد ان تقتل تقتل
ذا دم و ان تعف تعف عن شاكر
وان تسأل مالا تعطه فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اطلقوه
فقد عفوت عنك يا ثمامة فخرج
ثمامة حتى اتى حائطا من حيطان
المدينه فاغتسل فيه وتطهر وطهر
ثيابه ثم جاء الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو جالس في
المسجد فقال يا محمد لقد كنت
وما وجه ابغض الى وجهك ولا دين
ابغض الى من دينك ولا بلد
ابغض الى من بلدك ثم لقد
اصبحت وما وجه احب الى
من وجهك ولا دين احب الى
من دينك ولا بلد احب الى
من بلدك واني اشهد ان لا اله

ثمامہ کیا اللہ تعالی نے مجھکو تجھپر قدرت دی ہے ثمامہ
نے عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی ہوا
ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے
اور اگر معاف کروگے تو شکر گذار شخص کو معاف
کروگے۔ اور اگر مال چاہوگے تو مال نذر کیا جائے گا
آپ واپس تشریف لے گئے اور ثمامہ کو اسی طرح سے
دوسرے دن تک رہنے دیا۔ پھر دوسرے روز اون
کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے
ثمامہ عرض کیا اے محمد خیر ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو
مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے تو شکر گذار
شخص کو معاف کروگے۔ اور اگر مال چاہتے ہو تو مال نذر
کیا جائے گا۔ پھر لوٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون کے پاس سے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ہم
مساکین لوگوں نے کہا کہ کیا رسول اللہ آپ ثمامہ کو
قتل کرکے کیا لیں گے ایک لقمہ روٹی کا اور تھوڑا
سا گھی قسم اللہ کی بہتر ہے اگر یہ فدیہ میں دیدے
جب اوس سے دوسرا روز ہوا پھر اون کے پاس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا
کیا ہوا تجکو اے ثمامہ۔ عرض کیا خیر ہے اے محمد۔ اگر آپ
قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے
تو شکر گذار شخص کو معاف کروگے اور اگر مال چاہوگے تو
مال نذر کیا جائے گا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ ثمامہ کو کھول دو۔ اس لئے کہ میں نے
اس کا قصور معاف کر دیا پس نکلے ثمامہ مسجد سے اور
مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں آئے۔ پھر غسل
کیا اور اپنے کپڑے پاک کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے۔ آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ ثمامہ نے

الا الله واشهد ان محمدا عبده
ورسوله يا رسول الله اني كنت
خرجت معتمرا وانا على دين قومي
فأسرني اصحابك في عمرتي
فسيرني صلى الله وسلم
عليك في عمرتي فسيره رسول
الله صلى الله عليه وسلم في عمرته
وعلمه فخرج معتمرا فلما قدم
مكة وسمعته قريش يتكلم
بامر محمد قالوا صبا ثمامة فقال
والله ماصبوت ولكنني اسلمت
وصدقت محمدا وامنت به والذي
نفس ثمامة بيده لا ياتيكم حبة
من اليمامة وكانت ريف
اهل مكة حتى ياذن فيها رسول
الله صلى الله عليه وسلم وانصرف
الى بلده ومنع الحمل الى مكة
فجهدت قريش فكتبوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يسالونه بارحامهم ان اكتب
الى ثمامة يخلي لهم حمل الطعام
ففعل ذلك رسول الله صلى الله
عليه وسلم واخرجه ابو عمرو
ابن عبد البر عن عبد الرزاق
عن عبد الله وعبد الله بن عمر
عن سعيد المقبري عن ابي هريرة
ان ثمامة بن اثال الحنفي —

عرض کیا کہ اے محمدؐ کوئی منہ آپ کے منہ سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا. اور کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا. اور کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مبغوض
نہ تہا. پس ہوگیا میں ایسی حالت میں کہ کوئی منہ آپ کے
منہ سے زیادہ محبوب نہیں اور کوئی دین آپ کے دین
سے زیادہ مجکو محبوب نہیں اور کوئی شہر آپ کے شہر سے
زیادہ مجکو محبوب نہیں. اور گواہی دیتا ہوں کہ سوائے
اللہ سبحانہ کے کوئی معبود نہیں. اور محمدؐ اوس کا بندہ
ہے اور اوس کا رسول ہے. یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم. میں نیت عمرہ کی کرکے اپنے گھر سے نکلا تہا اس
حالت میں کہ اپنے قوم کے دین پر تہا. پس آپ کے
اصحاب نے مجکو حالت عمرہ میں قید کرلیا ہے پس آپ
مجکو حکم دیجئے کہ میں عمرہ کی حالت میں چلا جاؤں. آپ نے
اونکو عمرہ کی حالت میں بہیجا اور عمرہ کے احکام کی اونکو
تعلیم فرمائی. ثمامہ نے بحالت عمرہ مدینہ سے سفر کیا اور
مکہ میں داخل ہوئے. جب قریش نے انکو سنا کہ ثمامہ
محمدؐ کی اطاعت کی باتیں کرتے ہیں تو قریش نے کہا کہ ثمامہ
بددین ہوگئے. ثمامہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میں بددین
نہیں ہوں لیکن اسلام لایا ہوں اور محمدؐ پر ایمان لایا ہوں
اور اون کی رسالت کی تصدیق کی ہے اور قسم ہے اوس
ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں ثمامہ کی جان ہے
نہیں لائیں گے ہم ایک دانہ ملک یمامہ سے دیمامہ میں سے
مکہ معظمہ میں غلہ آیا کرتا تہا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے اور ثمامہ اپنے ملک کو لوٹ
آئے اور مکہ کی جانب غلہ کی باربرداری کو روک دیا جس
سے تنگی میں پڑگئے قریش. پس قریش نے عریضہ بہیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور اوس میں درخواست کی

وساق الحديث الى ان قال وكانت ميرة قريش ومنافعهم من اليمامة ثم خرج فحبس عنهم ما كان ياتيهم من ميرتهم ومنافعهم فلما اضربهم كتبوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عهدنا بك وانت تامر بصلة الرحم وتحض عليها وان ثمامة قد قطع عنا ميرتنا واضربنا فان رأيت ان تكتب اليه ان يخلي بيننا وبين ميرتنا فافعل فكتب اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان خل بين قومي وبين ميرتهم الحديث

***

رحم کے طفیل سے یہ کہ فرمان بھیجے ثمامہ کو غلہ کی باربرداری کو ہماری طرف مانع نہو پس ایسا ہی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس قصہ کو حافظ عبد البر نے بھی روایت کیا ہے۔ حافظ عبد الرزاق نے اونہوں نے عبید اللہ عبد اللہ ابن عمر سے اونہوں نے سعید مقبری سے اونہوں نے ابو ہریرہ سے کہ ثمامہ بن اثال حنفی اسطرح پر ایمان لائے اور سلسلہ قصہ کا یہاں تک پہونچایا کہ کہا تہا ملک یمامہ قریش کے لیے غلہ کی آمد کی جگہ اور تجارتی منافع بھی قریش کے لیے ملک یمامہ سے بہت کچھ تھے۔ پس ثمامہ اپنے ملک گئے اور غلہ قریش کا روک دیا۔ اور منافع تجارتی بھی جب قریش کو اس کا نقصان محسوس ہوا تو قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عریضہ لکھا کہ ہماری آپ کے ساتھ صلح ہے اور معاہدہ ہوچکا ہے اور آپ صلۂ رحم کا حکم دیتے ہو اور اوس پر ترغیب دلاتے ہو اور حال یہ ہے کہ ثمامہ نے ہم سے غلہ کو ترک کر دیا جس سے ہم کو بہت ضرر پہونچا۔ پس اگر آپ کی رائے ہے کہ آپ اون کو فرمان دیں جس سے غلہ کو ہماری جانب نہ روکیں تو ایسا کیجیے۔ اس بنا پر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا کہ قریش کی جانب غلہ لے کر اون کی قوم کو جانے دیں

****

متعلق بکتاب مجاعة بن مرارہ السلمی ۹۲ سلسلہ سطر ۱۱ صفحہ ۲۵۸

وقال فی السیرة الشامیة روی الطبرانی والبغوی برجال ثقات عن مجاعة بن مرارة رضی الله تعالیٰ عنه قال اعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم مجاعة بن مرارة ارضا بالیمامة یقال له الغورة وکتب له بذلك کتابا من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لمجاعة بن مرارة من بنی سلمی انی قد اعطیتك فمن خالفنی فیها فالنار وکتب یزید - هذا ما قال وفیه اختلاف یسیر-

سیرة شامیہ میں کہا ہے کہ طبرانی نے بروایۃ رواۃ ثقات مجاعۃ بن مرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعۃ کو ملک یمامہ میں معانی کی زمین جو غورہ کے نام سے مشہور تھی عطا فرمائی اور فرمان میں سند یہ لکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مجاعۃ بن مرارہ کے نام جو بنی سلمی سے ہیں کہ دیئے زمین تجکو عطا فرمائی جو اسمیں میری مخالفت کرے اوسکی سزا دوزخ ہے۔ آمین

کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم لمجاعة بن سلمی الیمامی رضی الله عنه ۹۲/۲

یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنام مجاعۃ بن سلمی یمامی رضی اللہ عنہ کے

قال فی السیرة الشامیة روی الحافظ ابو بکر احمد بن عمرو بن عاصم النبیل عن مجاعة بن سلمی الیمامی رضی الله عنه قال اتیتُ رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقطعنی الغورة واعوانة والجَبَل وکتب لی - بسم الله الرحمن الرحیم انی اقطعتك الغورة واعوانة والجبل فمن حاجك فأتنی - ثم اتیتُ ابا بکر بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقطعنی الحضرمة ثم اتیت عمر بعد ابا بکر فاقطعنی وروی الحافظ النبیل ایضا عن سراج بن هلال بن سراج بن مجاعة قال وفدت الی عمر بن عبد العزیز فاخرجت الیه هذا الکتاب فقبله ووضعه

احمد بن عمر بن عاصم النبیل نے روایت کیا حضرت مجاعہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے اراضی غورہ اور اعوانہ اور جبل عطا فرمائی اور اوس کی سند میں یہ فرمان لکھدیا کہ میں نے تجکو غورہ اور اعوانہ اور جبل اراضی معانی میں عطا کی۔ پھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حاضر ہوا تو اونہوں نے مجکو حضرمہ نام کی زمین اور عطا کی پھر میں حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اور بھی زیادہ زمین عطا کی۔ اور حافظ نبیل نے سراج بن ہلال بن سراج بن مجاعہ سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا اور اونکو یہ فرمان دکھایا اونہوں نے اوس کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا +

ترجمۂ عبارت صفحہ ۱۱۳

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کا بیان

سیرۃ نبویہ میں لکھا ہے کہ وہ دُعا اور وہ فرمان جو بنی نہد کے لئے فرمائی گئی اوسکو نظر غائر سے دیکھئے کہ کیا خوب مطابق ہے بنی نہد کے لغت سے اور پورا حصہ برابری کا لئے ہوئے ہے الفاظ کے نادر ہونے میں۔ پھر اسپر مزید براں خوبی نظم کلمات و حسن ترکیب بھی ہے یہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص سے یہ خاصہ ہے کہ آپ ہر ایک اہل لغت سے اوس کی زبان میں تکلم فرماتے تھے باوجود اس کے کہ اہل عرب کی لغات میں بہت اختلاف ہے اور ترکیب الفاظ اور سلیقہ ہر اہل زبان کا عرب میں اختلاف ملکی کی حیثیت سے جُدا جُدا ہے اور چونکہ کلام بنی نہد کا اور فصاحت و بلاغت اونکی اس سلیقہ کی تھی اور اون کے الفاظ مستعملہ بیشتر اونکے محاورات میں وہی تھے جو اون سے سابق کلام میں مذکور ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھیں الفاظ کو اونسے خطاب کرنے میں استعمال فرمایا۔ پس ان الفاظ کا استعمال کرنا اونکے ساتھ بات کرنے میں فصاحت میں خلل انداز نہیں۔ بلکہ بلاغت کا اعلیٰ درجہ ہے اگرچہ وہ الفاظ بہ نسبت دوسری قوم عرب کے اجنبی و غیر مستعمل ہوں۔ کیونکہ بدو کا کلام بہ نسبت شہری زبان کے بدو کے لئے زیادہ تر فصیح ہے کہ وہ اپنی زبان سے تجاوز نہ کرے اگرچہ بدو شہری زبان بھی سُنتا ہے اور سمجھتا ہے جیسے پارسی زبان کا شخص عربی سُنتا ہے اور یہ مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قوت الٰہیہ اور موہبت ربانیہ کی وجہ سے تھا کہ رسالت آپ کی تمام مخلوق اور تمام بنی نوع انسان سیاہ و سُرخ و سپید کی جانب ہے اس لئے سبحانہٗ تعالیٰ نے آپ کو تمام لغات اہل زمین کی تعلیم فرمائی تھی کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے کسیکو رسول نہ بنایا مگر اوس کی قوم کے لغت کا اور رسالت آپ کی جب عام ہے جمیع خلق کی جانب تو آپ کو لغات بھی جمیع مخلوق کے تعلیم کیے گئے کہ ہر اہل زبان سے آپ اوسی کی زبان میں بات کریں کہ وہ سمجھ جائے پس یہ مرتبہ آپکی معجزات سے ہوا۔ اس لئے آپنے اہل حبش سے اونکی زبان میں بات کی ہے اور فارسی شخص سے فارسی زبان میں چنانچہ روایات حدیث و سیر سے یہ بات ثابت ہے انتہی اور قاضی عیاض نے آپکے کلام کی فصاحت و بلاغت کے بارے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ فصاحت میں نہایت برتر محل پر ہے اور اوس مقام پر ہے جسکی بلندی پوشیدہ نہیں طبیعت کی سلامتی میدان کلام کی فراخی مقطع کلام کے ایجاز الفاظ کی فصاحت کلام کی ترکیب معانی کی صحت تکلف کی نہ ہونے میں ان سب امور میں جوامع کلم عطا فرمائے گئے تھے اور نوادر حکمت سے خاص بہرہ مندی پائے ہوئے تھے اور سب عربوں کے مختلف زبان سے واقف فرمائے گئے تھے ہر ہر قوم سے اوسکی لغت میں خطاب فرماتے اور اونکے محاورات استعمال فرماتے اور میدان بلاغت میں جولانی

فرماتے ہیں بیشتر موقع پر صحابہ آپکے کلام کی شرح اور آپ کی قول کی تفسیر موقع بموقع دریافت کیا کرتے تھے۔ جس نے آپ کی روایات واحادیث وسیر کو دیکھا ہے وہ اس امر کو خوب سمجھا ہوگا او حقیقت امر اوسپر منکشف ہوگئی ہوگی آپ کا کلام قریش وانصار کے لوگوں سے وہ تھا جو محاورۂ آپنے ذو مشعار اور طہفہ نہدی اور قطن بن حارثہ کے ساتھ استعمال فرمایا ہے (چنانچہ تو نے اس مجموعہ میں دیکھا) اسی طرح اشعث بن قیس اور وائل کندی وغیرہ سے جو گفتگو فرمائی ہے یمن اور حضرموت کے سرداروں سے *

ترجمہ عبارت صفحہ ۲۸۲

اِس صراحت کے ساتھ سوائے اون لفظوں کے جنکو محمد بن سعد نے طبقات میں علا حضرمی کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے کہ کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمر واقدی۔ نے انہوں نے کہا کہ مجس ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ نے روایت کی اونھوں نے محمد بن یوسف سے اونھوں نے سائب بن یزید سے اونھوں نے علا حضرمی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے علا حضرمی کو منذر بن ساوی کے پاس بھیجا اور اونکو فرمان تحریر فرما کر دیا جس میں دعوت اسلام تحریر تھی

ترجمہ صفحہ ۲۴۶

قولہ بیبیح۔ یہ تصغیر ہے بیبح کی جو وزن انجیب پر ہے۔ فارسی لغت میں قمیص کو کہتے ہیں اور کسی نے کہا ہے کہ اس کے معنی سیاہ صوف کا کپڑا۔ قولہ انتفجت۔ یعنی وثبت بمعنی ظہرت کے یعنی ظاہر ہوا۔ قولہ القصۃ قص عربی میں آثار قدم پر چلنے کو کہتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فقالت لاختہ قصیہ یعنی اوس کے آثار قدم کے درپے ہو اور عرب فال نیک حاصل کیا کرتے تھے خرگوش کے ساتھ اسی لیے کہا ہے قصہ۔ یعنی ہم اوس کے آثار قدم کے درپے ہوں بسلنے یعنی ظاہر ہوا حلس۔ حلس وہ کپڑا ہے جو اونٹ کے پالان کے نیچے ڈالا جاتا ہے۔ دیر۔ نصاریٰ کی چوپال کو کہتے ہیں اور اوس کے مالک کو دیّار کہا جاتا ہے۔ اس کلمہ سے غرض گالی دینا ہے اوس کے دین کی۔ سامر۔ عرب کا محاورہ ہے سمر المال سشیتہ اللنیات یعنی جانوروں نے چراگاہ میں چارہ چرا۔ ذا قشر۔ قشر بکسرہ قاف لباس ہر جمع اس کی قشور ہے۔ قولہ طمح الیہ بصری۔ یہ عرب کا محاورہ ہے معنی اس کے آنکھ اوٹھا کر دیکھنا۔ اسمال۔ عرب کا محاورہ ہے سمل۔ الثوب۔ سمول۔ یعنی کپڑا پرانا ہو ملیتین۔ ملیہ تصغیر ہے ملاۃ کی بمعنی تہبند۔ قولہ قد نفضتا۔ یعنی جاتا رہا ہوگیا رنگ۔ فترا قضاء جلسہ احتیاط کو کہتے ہیں (احتیاط کے معنے پہلے آچکے ہیں) قولہ شخص بہ یہ عرب کا محاورہ ہے۔ یعنی ایسا واقعہ حادث ہوتا کہ جس سے آدمی گھبرا جائے *

غلطنامہ عربی رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١	١٣	عنہ وعط علی	عنہ وعلی عط	٢٤	١٣	فی الکنی	وفی الکنی
١	١٤	امیز المؤمنین	امیر المؤمنین	٢٥	١٩	اعتق	اعنق
٢	١٥	النساء اللتی	النساء فاطمۃ الزہراء اللتی	٢٦	٦	عمائۃ	عمائہ
٥	٨	راجعنا لیہا	راجعنا الیہا	″	١٦	بعص	بعض
٧	١١	شوکانی	الشوکانی	٢٧	١	فاتینا اشیئا	فاتینا شیئا
″	٢٢	ابونا	ابینا	٢٨	١٢	موسی ابن سلیمان	موسی بن سلیمان
٨	٣	خیر المکاتیب	خیر المکاتیب	٢٩	١٦	لایقرأۃ	لایقرأہ
٩	٢	سیمان	سلیمان	٣٠	١٥	حزار	ضرار
″	٨	وفد النبی	وقد علی النبی	٣٧	٢	البتحتری	البحتری
″	٩	وسلم واخوہ	وسلم ہو واخوہ	٣٨	٥	مایحبکم فقالو البرجع	مایعجلکم فقالوا نرجع
١٠	٤	والغنزی	والعنزی	″	٦	فنجزہم	فنجیزہم
١١	٢	یا ؤہم	یا ویہم	٣٩	١١	وازہنہ	وازہدہ
″	٣	ان تقدما	ان یقدما	٤٠	٣	جازیۃ	جاریۃ
١٢	٣	البنلایجی	البندنیجی	٤١	٣	اوردہ	التحریج اوردہ
١٣	١١	کتبہم کتابا	کتب لہم کتابا	٤٣	٢	عن	علی
١٤	٢٤	الجہنی الی	الجہنی وفد الی	٤٤	١٦	وامام	والامام
١٥	٢	لحدایث	الحدیث	٤٥	١٥	وابن للبون	وابن اللبون
″	١٢	الہندی	النہدی	″	٢٥	منفرق	متفرق
١٨	٨	قال وقدمنا	قال وفد منا	٤٦	١٨	وجوب الجمع	الوجوب یلزم الجمع
″	١٥	کتب بلسم اللہ	کتب لی بسم اللہ	٤٧	٢٠	فالاولی	فاول
″	١٩	عن ابیہ عن محمد	عن ابیہ عن ابیہ عن محمد	٥١	٢	ابن سعد	ابن سعدو
١٩	١	ابتس	ربتس	″	٢٢	والتیم	والیتیم
″	١٨	اروو الجیش	اردد الجیش	٥٢	٩	یکرۃ	بکرۃ
٢٠	٤	اقبل وحیۃ	اقبل دحیۃ	٥٣	١٦-١٧	الیمن الکتبوا	الیمن وقال اکتبوا
″	١١	وحیۃ	دحیۃ	٥٦	٦	للافاقی	للافاقی
″	١٣	دجیۃ	دحیۃ	″	٢٢	دینازا	دینارٍ
٢١	٩	والشتیہ	والتشبہ	٥٨	١٠	وابی	والی
٢٢	٦	لغث	بعث	″	١٦	سرداث	سروات
″	٢٠،٢١،٢٢	سبز	بستیر	٥٩	١١	اذاہم	آذاہم
٢٣	١٠	وقد فاسلم	وفد فاسلم	٦٠	٩	ماحسن	باحسن
″	١٨	مالک فی نصر	مالک فی نفر	٦٢	١٨	قد نزل الیہ	قد انزل اللہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٢	٢٦	صفراء	صفراءو
٦٣	٨	ورعا	درعا
〃	٩	، بذرة	متدرة
〃	٢٦	يامرة واصلحوا	بامرة ما نصحوا وصلحوا
٦٥	٢٥	احبور	احبوا
٦٧	٢٢	اليعل	البعل
٦٩	٧	وتراط	وَرّاط
〃	١١	يعتسر	يتعسر
٧٥	٢٣	الثلايثة قال ابن عبدالله	الثلاثة قال ابن عبد البر
٧٦	١٦	فنهايته	فنهاية
〃	٢١	وخيلا	دخيلا
٧٧	٢٠	وانفقوا	دانفقوا
٧٨	٣	ايدا	احدا
٨١	٢١	عن	لمن
〃	٢٥	حرمة لخمر	حرمت الخمر
٨٢	٢٢	الى	اى
〃	٢٣	يشرب	ليشرب
〃	٢٦	طبيخ	طبخ
٨٦	١٠	الحصون فى	الحصون ايضا فى
〃	١٣	والسلا	والسلاح
٨٨	٦	اعطك	اعظك
〃	١٧	اكنم	اكتم
٨٩	١٧	طيبنة	طيبة
٩١	٦	عنية	عنبسته
٩٣	٦	بيعثه	يبعثه
〃	حاشية	هرمز	شرويه
٩٦	٧	سودات	سروات
٩٦	٢٦-٢٧	ورقاء بسر سردات	ورقاء وسروات
٩٧	٦	عمر	محمد
〃	٢٢	يجفنته	جفنة
٩٨	١	لنصره	نصره
〃	٣	المسلم	السلم
١٠٠	١٣	الكفر كالحبشة يفيد	الكفر كالحبشة
١٠١	١٠	من	بن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٠١	٢٥	قبية	قبلية
〃	٢٦	جلسيها	جلسها
١٠٢	٧	معادان القبيلة حليتها	معادن القبلية جليستها
〃	٨	حلبستها	جلسها
〃	٢٦	ن	و
١٠٤	٢٣	خمسه	خمسة
١٠٥	١٠	وفد	وفد
〃	١٣	فقال	فقام
〃	١٤	ماثله	غائلة
〃	١٩	الابلوح	الايلوج
١٠٦	١٣	حكم	لكم
〃	١٥	الركوب الفلو	الركوب والفلو
١٠٧	٥	رابعث	وابعث
١٠٨	٢٣	لحضرة	حضرة
١٠٩	١٩	الادل	الازل
〃	٢٠	الثوية	الشوبة
١١٠	٨	بخضبة	مخيضة
١١١	١٨	فعليها	فلها
١١٢	٢٧	وفتحهما	وفتحها
١١٣	١٠	من فقهاء	من الفقهاء
〃	١٧	حاشية على كتاب بنى نهد بيان فصاحه	بيان فصاحته صلعم
١١٤	٥	لهم	له
١١٥	٣	كما اقول	اقول كما
〃	١٠	بمقنته	يمقتنه
١١٧	١٣	المتبرع	المتزبع
١١٨	٦	يحرجه	ليحرجه
١١٩	٣	بامنهم	بانهم
〃	٧	الله اليه وذمة	الله وذمة
〃	٨	رسوله متعلق لكتاب بنى ضمرة واخرجه	رسوله واخرجه
١٢٠	٦	يخرج	نخرج
〃	١٧	ان لالى	ان صارت لالى
١٢١	٧	خزوج	خزرج

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٣١	١١	التشریل	التنزیل
〃	٢٥	فیہا	فیہا
١٣٢	١١	الحرام	الحرم
〃	١٢	وزیر	وزیراً
١٢٤	٩	الصلاح	المصباح
〃	١٩	تحوصا	مخوصا
١٢٥	١٧	شیخ الدحلانی	الشیخ دحلان
١٢٦	١٨	لہ	لنا
١٢٧	١٢	ابی عبیدة الجراح	ابی عبیدة بن الجراح
〃	١٥	قری	قری
١٢٧	١٧	فیزرعوها	فلیزرعوها
١٢٨	١٤	اباحة	اباحته
١٢٩	١٤	الی النبی	اتی النبی
١٣٠	٦	اموك الکم	اموالکم
〃	١٢	ابن اجزم	ابن حزم
〃	١٣	حرم	حزم
١٣١	٢٣	الیهقی	البیهقی
١٣٣	٢	یصرح	یصوخ
〃	٣	اسحرقتنا	احرقتنا
〃	٢٦	ونبتکما	ولیتکما
١٣٦	٨	بنو	بنی
〃	٢٦	ابنا	ابنی
١٣٧	٢٥	بنو	بنی
١٣٨	٤	بنو	بنی
١٣٩	٢٢	العشری	العثری
١٤٠	٢٢	موصعین	موضعین
١٤٢	١٨	خاد	خالد
١٤٣	٧	وفی وبهذا	وفی بهذا
〃	٢١	الکلی	العکلی
〃	٢٢	المنیرین	المنیرین
١٤٤	٩	بروایته	بروایة
〃	٨	سبیعی ابی اسحق	عبید بن ابی اسحق
〃	٩	بنیو	بنی
١٤٥	٧	ایلفوها	ابلغوها

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٤٥	١٤	لاتخاونوا	لاتخذلوا
〃	١٨	ابن سبیل	ابن السبیل
〃	١٩	العیب	الغیب
١٤٦	٣	عقیة	عقبة
〃	١١	فیه	فی
〃	١٩	ربیه	ربیعة
١٤٨	٢١	وقد	وفد
١٤٩	٧	انس سلمی	انس السلمی
〃	١٣	بایل	بابل
〃	١٨	اتیت والنبی	اتیت النبی
١٥٠	٩	لززیل	لوزیل
١٥١	١٣	فی سمه	فی اسمه
١٥٢	١٣	الناس الاسلام	الناس الا الاسلام
١٥٤	٢٥	مهیاره اقاریه	مهیاره واقاربه و
١٥٦	٢٣	ساة	شاة
〃	٢٤	ومائة فیها الخ ففیها	ومائة ففیها
١٥٧	١٠	وفی سبیل	ولابن السبیل
〃	١١	ولاعمالها	ولابعمالها
١٥٩	١٩	بنو	بنی
١٥٩	٢٢	لنفسه	بنفسه
١٦١	٤	اوتیتة	اوقیة
〃	٢٤	تتکافا	تتکافأ
١٦٤	٩	التی	اللتی
〃	١٤	بعد الاسلامه	بعد الاسلام
〃	١٥	نظام	نظامه
١٦٥	١٢	الشعبئ	الشعبی
〃	٢٧	یوم	یوما
١٦٦	١٤	خیر	غیر
〃	١٥	عانما	عالما
〃	٢٧	من الفتیا	من الفتیا علیه
١٦٧	١٢	وعرقوا	وعرفوا
١٦٨	٢٥	املاه	اعلاه
١٦٩	١٦	ارض تظلنی	ارض تقلنی
١٧٣	٩	الحلسن	الحلس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٧٣	٢٦	سمعتم	سمعت
١٧٤	٢٠	واللہ لا تقتل	واللہ ان لا تقتل
١٧٥	١٥	الاجابیش	الاحابیش
〃	٢٤	جاؤا	جاء
١٧٧	١٨	بعض علی	بعض وعلی
١٧٩	١-٢	شیبة	شیتة
١٨٠	٧	محبتاز	مجتازا
〃	١٧	یخیل	بخیل
〃	٢٢	عمرو وا صطلحا	عمروا صطلحا
١٨٢	١	الشبہ	اشبہ
١٨٤	١٠	اختلفوا	اختلف
١٨٥	٤	الیتیمیة	التیمیة
〃	٢٢	جبان	حیان
١٨٨	٧	جرج	حرج
١٨٩	١٣	الصیفی	الصفی
١٩٠	١١	عمرو قال	عمرو بن حزم قال
〃	٢٠	اسهم	السهم
〃	٢١	حنی	حتی
〃	٢٤	مکیم	حکیم
١٩٢	١٣	معجة الصحابة	معجم الصحابة
١٩٥	١	وبتجوا	واحتجوا
〃	١١	للانتفاع	الانتفاع
١٩٧	٦	سیرة	السیرة
١٩٩	٩	جامع ازهر	الجامع الازهر
٢٠٢	١٩	العیب	الغیب
٢٠٤	١٢	اذاجاء	اذجاء
٢٠٨	٢٣	الانف اوعی	الانف اذا اوعی
٢١٠	٢١	تزیع	تزیغ
٢١٣	١٩	عمی مها	عمی منها
٢١٧	١٥	هذا الکتب	هذا الکتب
٢١٨	١٤	برویتہ	برؤیتہ
〃	١٦	نضیعوعوها	فضیعوها
〃	٢٣	بادمر	بادر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢١٨	٢٦	عقمة بن	عقبة بن
〃	٢٧	اسی	اصتی
٢٢١	٤	فقرنه	وفرنه
٢٢٣	٢٥	حازثة	حارثة وفد
٢٢٣	٢١	سفنة	مسنّة
〃	٢٣	العشری	الخشری
٢٢٤	٢٤	یتمنتا	یمتعنا
٢٧٦	٢٧	عند	عند ابی داؤد
٢٧٧	٥	الوضائعین	الوضاعین
〃	٧	〃	〃
٢٧٩	٩	انه رب	انه الرب
٢٨٠	١	بالجوفی	بالنجوی
٢٨١	٧	احادیث	الاحادیث
〃	٢٣	الهدایه	للهدایه
〃	٢٤	بسبب	لسبب
〃	٢٥	بقبول	لقبول
٢٨٢	٢٠	قساد	فساد
〃	٢١	الکنابی	الکتابی
٢٨٦	١٠	لم لیستهلاه	لم یستهلہ
٢٨٨	١٣	تزعی	ترعی
٣٠٧	٢٤	شیخ	الشیخ
٣١٠	٢٣	وزقه	ورقه
〃	٢٦	البش	البشر
٣١٥	٩	باورباد	بادوباد
٣١٧	٢	اهلة	ایلة
〃		سرارت	سراة
٣١٨	٣٠	فاضوك	قاضوك

غلطنامہ اردو کتاب رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	فرمایا ہے کہ میرے	فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور میرے
۴	۱	مرد ہیں ہے	مروی ہیں۔
۶	۱۵	کتاب	کتابت
۷	۱۶	والا اس لیے	والا اسی لیے
″	۱۷	خارج لیکن	خارج ہے لیکن
″	۲۲	بھی شمار میں آتے ان کے سوار	بھی اوس شمار میں آتے جنکی گنتی اوپر بیان ہو چکی لیکن ان کے سوا۔ الخ
۷	۲۷	اونپر قسم	اونپر رقم
۹	۱۶	کی ہے شاہین	کی ہے ابن شاہین
۹	۱۷	عالبس نخع	عالیس نخعی
۱۰	۵	وہ عبری ہیں ساعدہ	وہ عنبری ہیں بنی ساعدہ
۱۱	۱۶	عبید نہیں تو	عبید ہیں تو
۱۲	۳	بند بلجی	ینند یحیی
۱۳	۱۴	ذکر میں بولا جاتا ہے وہ ایک	ذکر میں قولہ الزرق عربیکا محاورہ ہے فی زرق فشور زرق وہ ایک
۱۵	۶	ایں	سے
″	۱۱	ہندی	مہندی
۱۷	۲۶	ماکولا	ماکولا نے
۲۲	۱۹	سبز الاراشی	سنبر الآراشی
۲۴	۴	بالوں	الوں

Checked
198

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۴	حسزار	ضرار
۳۲	۱۸	مسلمان	سلمان
″	۵	مردبانی نے	مرزبانی نے
″	۲۶	سے روایت	سے وہ روایت
۳۵	۱۶	کیے	کیا
۳۸	۱۸	گرہ	گروہ
۴۰	۳	کے یے خیبر کے قلعہ کثیبہ میں	کے خیبر کے قلعہ کثیبہ میں سے
۴۴	۲۵	اور	وہ
۴۵	۱۸	حمو	حموی
۵۰	۶	توسلے	نوتے
۵۴	۱۲	گا	کا
۵۸	۱	پرت	پٹرت۔ یعنی اقنا وہ
۵۸	۲۵	صعقا	ضعفا
۵۹	۱۴	تقطر	نقطر
۶۲	۱	اسلام	سلام
۶۴	۵	اور احمد	اور وہ اصح
۶۹	۱۶	شین اور دونو	شین اور غین دونو
۷۵	۱۷	اور	اوسکو
۷۶	۱	عبداللہ	عبدالبر
۷۸	۲۶	گوپہت	گوپہت کے
۸۳	۱۵	لبنی	لکھیتی
۸۸	۱۹	شہیا	سٹھیا
۹۲	۱۶	عمار کے	عمان کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۷	۳	شکروں	لشکروں
۱۰…	۱۷	بیرسے	ابرسے
۱۰…	۲۷	اس ہتھوڑے	اس کے مثل ہتھوڑے
۱۱…	۴	مزاد	مراد
۱۱…	۱۷	اول اورسے	اوس چیز سے
۱۱…	۱۱	لیا ہیں اور	لیا ہیں سنے اور
۱۲…	۱۵	لیجانب سے	کیجانب سے
۱۲۱	۱۹	کہاہے کو کیا	کہاہے کہ کیا
۱۲…	۲		کہ
	۲۴	سیجے	سیجئے
	۲۵	نہ	کہ
۱۲…	۲	بہنبناہٹ	بھنبھناہٹ
	۶	چھاؤ	چھاؤ
	۹	ابرائی	بُرائی
	۱۵	کے	کے لیے
۱…	۳	کیئے	کیئے جائیں
۱۷…	۲	اللہ	اللہ کے
	۳	سیمہ	سیجہ
۱…	۱۳	۰	۰
۱…	۱۰	کوٹی	کوتھی
۱…	۲۵	حکم یا ایسی	حکم سے یا ایسی
۱…	۱۲	اونٹ	اونٹ پر
۱…	۱	شبیہ	شبتہ
	۲	شبیہ	شبتہ
	۳	تولوں	قولوں
۱…	۹	کے	کی طرف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۸	۹	صیفی	صفی
رر	۱۲	صیفی	صفی
رر	۱۶	معیب	مسیب
۱۹۲	۱۴	معجمتہ	معجم
۱۹۵	۱۴	دماغ	دیاغ
۲۰۵	۳	مددگاری	مَدَد
رر	۴	مددگاری	مَدَد
رر	۱۰	ہو	ہوں
۲۰۷	۶	جانے	جاتے
۲۱۰		فسرق	فسرزت
۲۱۷	۷	خاہ	یا سوئے
رر	۷	کاہو	کے
۲۳۲	۱۹	عسرفہ	صرفہ
۲۳۵	۱۹	عاتیہم	عانیہم
رر	۲۰	سینے	عنے
۲۳۶	۱۱	سبب	سبب سے
۲۴۹	۲۱	اور مردویہ	اور ابن مردویہ
۲۵۴	۲۰	مرٹر	مرطے
رر	۲۵	تلفظ	بلفظ
۲۵۵	۱۰	دین	عر…
۲۵۷	۱۶	عیوض	
۲۵۸	۴	عیوض	
رر	۸	عیوض	
۲۵۹	۲۵	قیاسفہ	
۲۷۰	۱۳	عیوض	
۲۷۵	۲	د -	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۷	۲۷	ہیں اورلکھا	ہیں اور معنی تفث کی بڑھا پاہے اور معنی رفث کی فاحش کلام
۲۸۸	۱۲	بیروں چرتے	بیروں میں چرتے
۲۸۸	۱۸	دالی	ڈالی
۲۹۲	۱۴	روسہے	داروسہے
۲۹۴	۱۳	ارعایت	
۲۹۰	۵	اروعاد	روعاد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۹	۱۷	کو	کے
۳۰۲	۲۰	صورت	سو[illegible]
۳۱۷	۶	ترین	تری
″	۱۷	ہیں	میں
۳۱۸	۱	آاور	آیا
″	۵	ہر	بر
″	″	کہ	کر
۳۱۹	۱۸	دہ ثبت	دہ[illegible]